LAW OF EVIDENCE
IN
BRITISH INDIA,
BEING A COMMENTARY IN HINDUSTANI
ON
THE INDIAN EVIDENCE ACT
(I OF 1872.)
AS AMENDED BY
THE INDIAN EVIDENCE ACT AMENDMENT ACT,
(XVIII OF 1872.)
TOGETHER WITH
THE INDIAN OATHS ACT (X OF 1873.)
BY

SYED MAHMOOD,
OF LINCOLN'S INN, ESQUIRE, BARRISTER AT LAW,
ADVOCATE OF THE HIGH COURT, ALLAHABAD.

شرح
قانون شہادت مجریہ ہند
یعنی
ایکٹ اول سنہ ۱۸۷۲ ع
حسب ترمیم ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع
معہ
قانون حلف مجریہ ہند
یعنی
ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع

مؤلفہ
سید محمود
بیرسٹر ایٹ لا — لنکنز اِن و ایڈووکیٹ ہائی کورٹ الہ آباد

ALIGARH:
PRINTED AT THE INSTITUTE PRESS.
1876.

TO

JOHN PEARSON Esquire, Q. C.

BENCHER OF LINCOLN'S INN,

THIS WORK IS,

WITH KIND PERMISSION,

INSCRIBED AS AN HUMBLE TOKEN

OF

SINCERE RESPECT AND GRATITUDE.

بجناب

جان پیرسن اسکویر — کیو. سی

بینچر آف لنکنز ان

اس کتاب کو

اُن کی عنایت آمیز اجازت سے

بطور ادای تعظیم و احسانمندی کی ایک نیازمندانہ نشانی کے

اُن کے نام سے معنون کیا

دیباچه

یهه کتاب اس غرض سے تالیف کي گئي هی که وه حاجت رفع هو
جو که وکلاء ضلع کو قانون شهادت مجریه هند کے مسایل سمجهنے میں
پیش آتي هی قانون شهادت گو که هر حالت اور درجه مقدمه سے متعلق
ی اور هر عدالت میں کارآمد هی تاهم اُسکي ضرورت مقدمات ابتدائي
میں سب سے زیاده هوتي هی — حکام هائي کورٹ اور نیز حکام پریوي
کونسل اکثر اس امر کے شاکي هوتے هیں که بڑے بڑے مقدمات کي
رتیب عدالت ضلع میں نهایت ابتر هوتي هی اور شهادت مناسب طور پر
اخل نهیں هوتي — کبهي تو بیکار شهادت غیر متعلق مسل میں داخل
و جاتي هی اور کبهي عمده شهادت داخل هونے سے ره جاتي هی —
س مجهکو اُمید هی که میري اس ناچیز شرح سے اُن فرایض منصبي
ے پورا کرنے میں مدد ملے جو که ضلع کي عدالتوں میں وکلاء اور نیز
کام کو پیش آتي هیں *

علاوه اس کے میں نے اس کتاب کو خاص کر اس نیت سے بهي
یا هی که اُن لوگوں کو جو قانون کو سیکهنا چاهتے هیں ایک مشکل
اهم حصه قانون کے سیکهنے میں آساني هو — اس غرض کو حاصل
نے کے لیئے میں نے اکثر مقاموں میں جهاں اختصار بآساني هوسکتا تها
ت کو گوارا کیا هی *

حتی الوسع جو مسئله قانوني بیان کیا گیا هی اُس کي تائید نظایر
کورٹ کلکته و مدراس و بمبئي و الهآباد و نیز پریوي کونسل سے
ا *

اس کتاب کے بآساني کام میں آنے کے لیئے مختلف قسم و قد کے
رف مستعمل کیئے گئے جنکي وجهه سے متن دفعه و تمثیلات و شرح
اشیه و حواله صاف الگ الگ دیکهائي دیتے هیں *

ایکٹ ہذا کی ترمیم کہیں کہیں حسب ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ع کے عمل میں آئی ہی مینے جہاں جہاں ترمیم ہوئی ہی وہاں متن ایکٹ میں حسب منشاء ترمیم عبارت تبدیل کردی ہی اور بطور علامت کے حیثیت ترمیم شدہ کو مابین بریکٹ چھاپا ہی اور ہندسہ لگاکر حاشیہ پر حوالہ دیا ہی کہ کس دفعہ کے موافق ہوئی ہی اور خود اُس ایکٹ کو بھی تتمہ میں چھاپ دیا اس سے اُمید ہی کہ بہ نسبت اَوْر نسخوں ایکٹ ہذا کے جو میں چھپی ہیں اس نسخہ سے کچھہ زیادہ مدد ملے *

قانون حلف یعنی ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ع قانون شہادت ... ملا ہوا اور ہم مضمون ہی کہ میری شرح میں جا بجا اُس کی حوالہ ہی اور چونکہ گواہوں کی شہادت لینے میں حلف لازمی لہذا اس ایکٹ کو بھی بغرض رفع دقت مینے تتمہ میں چھاپ دیا

اس کتاب کے لکھنے میں مینے اپنی ذاتی راے کو بہت دیا ہی بلکہ نظر اس بات پر رکھی ہی کہ محقق مسائل قانون میں لکھے جاویں اور اس غرض سے ... مشہور ... تصنیفات سے مدد لی ہی *

بینتھم — ٹیلر — بیسٹ — راسکو — اسٹارکی — نارٹن کننگہم *

مگر سب سے زیادہ مدد مجھکو فیلڈ صاحب کی عمدہ کتاب ... شہادت سے ملی ہی جسکا شکریہ یہاں ادا کیا جاتا ہی *

الہ آباد
۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۷۶ع

راقم ——
سہیل *

فہرست مضامین

صفحہ

قانون شہادت مجریہ ہند

ایکٹ نمبر ۱ بابت سنہ ۱۸۷۲ع

باب ۱ — متعلق ہونا واقعات کا

فصل ۱ — مراتب ابتدائی

دفعہ	مضمون	صفحہ
	تعریف شہادت	۳۰
	شجرہ تقسیم شہادت	۳۱
	واقعہ کا اثبات	۳۲
	واقعہ کا استرداد	″
	واقعہ غیر مبینہ	۳۳
	فرق مابین ثبوت و شہادت	″
	— جواز قیاس	۳۵
	لزوم قیاس	″
	ثبوت قطعی	″
	ہ مندرجہ مسودہ	۳۶
	ت	۳۷
	ف قیاس	″
	م قیاس	″
	ت قطعی	″
	ف ثبوت قطعی	۳۸
	بہت مابین ثبوت قطعی و مانع تردید	
	خالف	″

فصل ۲ — واقعات کا متعلق مقدمہ ہونا۔

دفعہ	مضمون	صفحہ
۵	— شہادت واقعات تنقیحی اور واقعات متعلقہ کی	
	دی جا سکتی ہے	۳۹
	احکام ضابطہ دیوانی نسبت پیشی شہادت کے	۴۱
۶	— تعلق اُن واقعات کا جو جزو معاملہ ہوں	۴۲
	دفعہ ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ — ایک اُصول پر	
	مبنی ہیں	

دفعہ	مضمون	صفحہ
	خاندان کرنل اسکنر	۷۰
	حق شفع اور اُسکے اقسام	۷۱
	رسم خلاف شرع محمدی قابل پابندی نہیں ...	۷۲
	تمثیلات مندرجہ مسودہ ایکٹ ھذا	؍
	فیصلجات مابین غیر اشخاص کے متعلق ہیں	
	جبکہ کسی حق یا رسم عام کی بحث ہو	۷۳
	علی ھذالقیاس راے اور بیانات اشخاص	؍
	رواج تجارتی	۷۴
	احکام قوانین نسبت رسم و رواج	؍
	حصول حقوق آسایش	۷۵
	دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع	؍
	لفظ بلا مزاحمت سے	۷۶
	لفظ بطور آسایش	؍
	لفظ بطور استحقاق	۷۷
	لفظ بلا فصل	؍
	لفظ راستہ	؍
	لفظ مجراے آب یا پانی کا فائدہ	۷۸
	لفظ شی آسایش بطور اثبات یا سلب	۷۹
	تشریح دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع	۸۰
	لفظ قائم نہ رھنا	؍
	لفظ مزاحمت	؍
	لفظ مطلع ہونا	۸۱
	تمثیلات دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع	؍
	دفعہ ۲۸ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع	۸۲
	تمثیل دفعہ ۲۸ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع	؍
	اقوال جن سے کہ حالت ذہنی یا جسمی ظاہر	
	ہوتی ہی واقعات متعلقہ ہیں	؍

دفعه	مضمون			صفحه

دفعہ	مضمون		صفحہ

بیانات اُن اشخاص کے جو گواہی میں طلب نہیں ہو سکتے ہیں

صفحہ　　مضمون　　حاشیہ

دفعہ | مضمون | صفحہ

دفعہ	مضمون		صفحہ
	شرایط جو عذر امر تجویز شدہ کے عارض ہونے کے لیئے لازمي ہیں ...	...	۱۹۳
	شرط اول حد اختیار عدالت	...	'
	طریقہ اختیار عدالت کے قرار دینے کا ...	...	۱۹۵
	نوعیت اُن مقدمونکي جنکو عدالت دیواني سن سکتي هی ...	...	'
	شرط دوم تجویز خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کے هو ...	...	۱۹۸
	شرط سوم یعني فریقین وهي هوں یا اُنکے قایمقام ...	...	۲۰۳
	شرط چهارم یعني یهہ کہ تجویز متعلق هو اُس شی سے جس سے کہ فیصلہ سابق متعلق هو ...	...	۲۰۶
	فیصلہجات عدالت ملک غیر ...	...	۲۱۱
	وجوهات ناجوازي فیصلہجات ملک غیر ...	...	۲۱۲
	فیصلہجات دفعہ ۱۵ ـ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۵۹ع ...	...	۲۱۳
	فیصلہجات عدالت فوجداري مانع تجویز آیندہ	...	۲۱۴
	اتحاد شرایط مابین مقدمات فوجداري و دیواني	...	'
۴۱	ـ تجویزات بمقدمات عطاے پروبیٹ یا ازدواج یا اڈمرلٹي یا دیوالیہ ...	...	۲۱۷

دفعہ	مضمون	صفحہ

دفعه	مضمون			صفحه
٦٨	ثبوت تکمیل دستاویزات جنپر گواهي هوني قانوناً لازمي هی	...	...	٣٠١
٦٩	ثبوت جبکه گواه حاشیه نه ملیں	...	...	٣٠٢
٧٠	اقبال فریق دستاویز نسبت اُسکي تکمیل کے	...	...	٭
٧١	ثبوت جبکه گواهٔ حاشیه تکمیل دستاویز سے منکر هو	...	...	٣٠٣
٧٢	ثبوت دستاویزات جن پر گواهي هوني قانوناً لازمي نهیں	...	...	٣٠٣
٧٣	خطوط کا مقابله	...	...	٭

سرکاري دستاویزات

				٣٠٦
٧٤	دستاویزات سرکاري	...	...	٭
٧٥	دستاویزات خانگي	...	...	٣٠٨
٧٦	دستاویزات سرکاري کي نقول مصدقه احکام ضوابط دیواني و فوجداري نسبت عطاے نقول	...	...	٣٠٩
		...	...	٣١٠
٧٧	نقول مصدقه دستاویزات سرکاري داخل هو سکتي هیں	...	...	٣١١
٧٨	دیگر دستاویزات سرکاري کا طریقه ثبوت	...	...	٭

قیاسات نسبت دستاویزات کے

				٣١٣
٧٩	قیاس نسبت صحت نقول مصدقه	...	...	٭
٨٠	قیاس نسبت شهادت کے جو مسل میں تحریر هو کر رکهي گئي هو	...	...	٣١٦
٨١	قیاس نسبت گزٹوں کے	...	...	٣١٧
٨٢	قیاس اُن دستاویزات کي نسبت جو انگلستان میں بغیر ثبوت مهر یا دستخط قابل ادخال هیں	...	...	٣١٨

دفعہ	مضمون	صفحہ
۸۳	— ثبوت نقشہ جات جو کسي خاص غرض کے لیئے طیار کیئے گئے ہوں	۳۱۹
۸۴	— قیاس نسبت مجموعہ ھاے قانون یا نظایر مقدمات منفصلہ	۳۲۰
۸۵	— قیاس نسبت مختار نامے کے	۳۲۱
۸۶	— قیاس نسبت نقول مصدقہ مسل عدالت ھاے ملک غیر	"
۸۷	— قیاس نسبت کتابوں اور نقشہ جات کے	۳۲۲
۸۸	— قیاس نسبت خبر تاربرقي	۳۲۳
	نسبت تصاویر عکسي	"
۸۹	— قیاس نسبت تکمیل اُن دستاویزات کے جو پیش نہیں ہوئیں	۳۲۴
۹۰	— دستاویزات جو تیس برس سے پہلے کي ہوں	"

فصل ۶ نامنظوري شہادت زباني کي بمقابلہ شہادت دستاویزي کے ... ۳۲۸

دفعہ	مضمون	صفحہ
۹۱	— شہادت نسبت شرایط معاہد تحریري	"
۹۲	— خارج کرنا شہادت کا نسبت اقرار لساني کے	۳۳۵
۹۳	— خارج کرنا شہادت کا جس سے توضیح دستاویز مبہم کي ہوني ہو	۳۳۵
	نسبت ابہام جلي	۳۳۷
	نسبت ابہام خفي	"
۹۴	— خارج کرنا ایسي شہادت کا جس سے مضمون دستاویز واقعات غیر سے متعلق ہو جاوے	"
	فرق مابین دفعہ ۹۲ و ۹۳	۳۳۸

دفعه	مضمون			صفحه
۹۵	شہادت جس سے دستاویز کے معنی کا تعلق واقعات موجودہ سے ظاہر ہو	...	...	۳۴۹
۹۶	شہادت نسبت تخصیص تعلق مضمون دستاویز جبکہ وہ مضمون چند اشخاص یا اشیاء میں سے صرف ایک سے متعلق ہو سکتا ہی	...	...	۳۵۰
۹۷	شہادت نسبت تعلق مضمون دستاویز جبکہ اُسکی عبارت دو قسم کے واقعات میں سے کلیۃ کسی سے متعلق نہیں ہو سکتی	...	...	۳۵۱
۹۸	شہادت نسبت حروف غیر مفہوم وغیرہ	...	...	۳۵۲
۹۹	دستاویز کے مضمون کے خلاف شہادت دینے کا کس کو منصب ہی	...	...	۳۵۳
۱۰۰	بحالی احکام قانون وراثت مجریہ ہند	...	...	۳۵۴

باب ۳

شہادت کا پیش کرنا اور اُسکی تاثیر ۳۵۴

فصل ۷ بار ثبوت ۳۵۵

دفعه	مضمون			صفحه
۱۰۱	بار ثبوت کی تعریف	...	...	۶
	أصول جسپر بار ثبوت مبنی ہی	...	...	۳۵۶
	تصریح پڑنے بار ثبوت کی	...	...	۳۵۸
۱۰۲	کسپر بار ثبوت ہوتا ہی	...	...	۳۵۹
	بار ثبوت کی علامت	...	...	۳۶۰
	اُلٹنا بار ثبوت کا	...	...	۳۶۱
	اُلٹنا بار ثبوت کا بوجہہ اقبال کے	...	...	۶
	اُلٹنا بار ثبوت کا بوجہہ قیاس کے	...	...	۳۶۲
	اقسام قیاسات	...	...	۶

صفحہ			مضمون	دفعہ

دفعہ	مضمون		صفحہ
۱۰۶ — بار ثبوت ایسے واقعہ کا جو خصوصاً علم میں ہو		...	۳۷۷
۱۰۷ — بار ثبوت وفات ایسے شخص کے جو تیس برس کے اندر زندہ ہو	...	...	۳۷۹
۱۰۸ — بار ثبوت وفات ایسے شخص کے جس کي سات برس سے کچھہ خبر نہ ملي ہو	...	...	؍
۱۰۹ — بار ثبوت نسبت شراکت کرایہ داري و گماشتگي		...	۳۸۱
۱۱۰ — بار ثبوت نسبت ملکیت شی مقبوضہ	...	...	۳۸۳
مقدمات مقابضت حسب دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع	...	...	۳۸۴
دفعہ ۱۵ — ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع	...	...	؍
قبضہ جو کہ فریباً و جبراً حاصل کیا گیا ہو قیاس ملکیت نہیں پیدا کرتا اور موثر بار ثبوت نہیں ہی	...	...	۳۸۵
۱۱۱ — بار ثبوت نیک نیتي ایسے معاملہ کا جو معتمدعلیہ کے ساتھہ کیا گیا ہو	...	...	۳۸۶
۱۱۲ — ولادت بایام ازدواج ثبوت قطعي صحت نسب		...	۳۸۸
۱۱۳ — ثبوت تفویض ملک	...	...	۳۹۰
۱۱۴ — عدالت کو بعض واقعات کا وجود قیاس کرلینا جائز ہی	...	...	؍

فصل ۸ موانع تقریر مخالف

دفعه	مضمون	صفحه
۱۱۶	مانع تقرير متخلف بمقابله کرايه دار وغيره ...	۳۰۷
۱۱۷	مانع تقرير متخلف بمقابله سکارنے والا و ليسنس دار ...	۳۱۰

فصل ۹ گواه ۳۱۱

دفعه	مضمون		صفحه

فصل ۱۰ اظهار گواهان ... ۳۳۱

صفحه			مضمون	دفعه
			ضابطه عدالت ايسي صورت میں که جب سوال بلا وجهه معقول پوچها جاے	۱۵۰
۳۴۹	...	...		
۳۵۰	...	...	سوالات فحش و تهتک آمیز	۱۵۱
؍	...	...	سوالات موجب رنج و توهین	۱۵۲
			تخریج شهادت جو بغرض تکذیب جوابات متعلق صداقت گواه پیش کي جاوے	۱۵۳
۳۵۱	...	...		
۳۵۴	...	...	سوالات فریق مقدمه خود اپنے گواه سے	۱۵۴
؍	...	...	اعتراض گواه کي معتبري پر	۱۵۵
۳۵۷	...		سوالات موید بیان گواه نسبت واقعه متعلق	۱۵۶
۱۵۸	...	...	بیانات سابق گواه کے بغرض تائید اظهار	۱۵۷
۳۵۹	...		امورات قابل ادخال نسبت بیانات دفعه ۳۲ و ۳۳	۱۵۸
؍	...	...	تازه کرنا یاد کا	۱۵۹
			کب گواه نقل دستاویز بغرض تازه کرنے یاد کے مستعمل کرسکتا هی	
۳۶۰	...	...		
			شهادت نسبت واقعات مندرجه دستاویز مذکوره دفعه ۱۵۹	۱۶۰
۳۶۱	...	...		
			استحقاق فریق مخالف نسبت تحریر کے جو بغرض تازگي یاد مستعمل هوئي هو	۱۶۱
۳۶۲	...	...		
؍	...	...	پیشي دستاویزات	۱۶۲
۳۶۳	...	...	ترجمه دستاویزات	
؍	...		شهادت میں داخل کرنا دستاویزات طلب شده کا	۱۶۳
			ممنوع الادخال هونا اُن دستاویزات کا جنکي پیشي سے انکار هی	۱۶۴
۳۶۴	...	...		
			اختیار عدالت نسبت سوالات و طلبي دستاویزات	۱۶۵
۳۶۵	...	...		
۳۶۷	...	...	اختیار جوري و اسیسران نسبت سوالات	۱۶۶

مخففات

جو نظایر کے حوالوں میں مستعمل ہوئے ہیں

ویکلي —— سے مراد وہ نظایر ہفتہوار ہیں جو کہ باہتمام مستر سدرلینڈ کے کلکتہ ہائي کورٹ کے اور نیز پریوي کونسل کے چہپتے ہیں اور جسکو ویکلي رپورتر کہتے ہیں *

دیواني —— سے مراد وہ جزو ویکلي رپورتر و بنگال لا رپورت ہی جس میں دیواني کي نظایریں چہپتي ہیں اور جسکي ہر جلد میں علحدہ صفحے ہیں *

مورز انڈین اپیل —— سے مراد وہ نظایر پریوي کونسل ہیں جو مور صاحب کے اہتمام سے چہپا کرتي تہیں مگر سنہ ۱۸۷۲ ع میں بند ہوگئیں *

انڈین اپیل —— سے وہ نظایر مراد ہیں جوکہ مکفرسن صاحب کے اہتمام سے بجاے مورز انڈین اپیل کے اب نکلتے ہیں *

سدرلینڈ پریوي کونسل اپیل —— سے وہ مجموعہ فیصلہ جات پریوي کونسل مراد ہی جو سدرلینڈ صاحب نے جمع کرکے چہاپا ہی *

بنگال — سے وہ نظایر مراد هیں جو کہ بحکم گورنمنت هائي کورت کے نظایر سالانہ چھپا کرتي تهیں اور جس کي جگهہ اب انڈین لازپورت جاري هوئي هی *

انڈین لا رپورت — سے مراد وہ نظایر هیں جو کہ بحکم گورنمنت هند پریوي کونسل و هائي کورت هاے کلکتہ و مدراس و بمبئي و الہ آباد کي چهپتي هیں *

فوجداري — سے مراد وہ جزو ویکلي رپورت و بنگال لارپورت هی جس میں فوجداري کي نظیریں چهپتي هیں اور جس کي هر جلد میں علحدہ صفحہ هیں *

ابتدائي — سے مراد وہ جزو ویکلي رپورت اور بنگال لارپورت هی جس میں هائي کورت بنگالہ کے ابتدائي فیصلجات چهپتے هیں اور جسکي هر جلد میں علحدہ صفحہ هیں *

فهرست نظائر

الف

ب

پ

ت

نام صفحه نام صفحه

نام   صفحہ   نام   صفحہ

ک

گ

ل

م

مقدمہ

قانون کے لغوي معني مختلف هيں ليکن هر ايک معني ميں علم مراد يهه هی که أسکے ذريعه سے بعض واقعات کے کسي حکومت اعلی کي وجهه سے هميشه ايک سے نتيجے پيدا هوں — قانون جس سے همکو غرض هی وہ قانون هی که جو هر گروہ انسان ميں بوجهه أن کے مدني الطبع هونے اور ملکر رهنے کے جاري هو — يهه قانون مرکب هوتا هی أن احکام سے جو که ايسے گروہ پر حکومت کرنے والوں نے جاري کيئے هوں *

قانون اور أس کي ضرورت

حکومت کي بقا کے ليئے لازم هی که کچهه قواعد جن کو قانون کهتے هيں موجود هوں اور اسي طور پر يهه بهي لازم هی که جهاں قانون هو وهاں أسکي بقا کے ليئے حکومت هو — غرض که ايک دوسرے کي بقا کے ليئے لازم و ملزوم هيں اور وجهه أس کي يهه هی که في نفسه قانون کے بنانے سے پهلے يهه امر خيال کر ليا جاتا هی که أس سے کسي کو انحراف نهوگا *

پس قانون کي بڑي قسميں دو هيں :—

ايک کو قانون اصلي کهتے هيں يعني وہ قانون جس کو اولاً اجماع عقل انساني نے اور بعد ازاں حاکموں کي رائے نے قرار ديا هی اور جس کے موافق حقوق اشخاص اور جائداد اور چارہ کار اور أن قواعد کے انحراف کي مکافات قرار پاتي هی *

قانون کي تقسيم

دوسرے کو قانون اضافي کهتے هيں يعني وہ قانون جس کو حاکموں نے بغرض اس امر کے که قانون اصلي کي ٹهيک طور پر کار روائي هو قايم کيا هی اس قسم کے قانون کو ضابطه بهي کهتے هيں *

ہر انحراف قانون سے ایسی عملداریوں میں جہاں کہ امن اور انصاف جاری ہو لازم ہی کہ مفصلہ ذیل نتیجے پیدا ہوں :—

مدارج تصفیہ

(۱) اس امر کا بیان کیا جاوے کہ انحراف ہوا یعنی شکایت کسی شخص کے فعل کی کی جاوے *

(۲) اس امر کا بیان ہو کہ انحراف کرنے والا قانوناً اپنے فعل کا ذمہ دار ہی *

(۳) تنقیح اور تجویز ایسی شکایت کی جسکا اولاً ذکر ہوا *

(۴) عمل میں لانا اُس تجویز کے نتیجہ کا *

ایسی عملداریوں میں جہاں کہ اُصول انصاف اور قواعد عدل لا معلوم ہیں ان چاروں مدارج کا خیال نہیں رہتا اور اکثر بلکہ ہمیشہ یہہ ہوتا ہی کہ بیچ کے دو درجوں پر عمل نہیں ہوتا اور بعد شکایت کے یا تو مجرم کو فوراً سزا دیدی جاتی ہی یا رہائی کر دی جاتی ہی *

پھر اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ قانون کی ابتدا بالکل مبنی ہی خیال ملکیت پر یعنی اُس تعلق کے خیال پر جو کہ مابین مضاف اور مضاف الیہ کے ہوتا ہی جیسے زید کا گھر اور بکر کا گھوڑا — بڑے مقننوں کا یہہ قول ہی کہ فی الحقیقت ابتدا حق کی رشتۂ اضافت پر مبنی ہی — لیکن واسطے برقرار رکھنے حق کے سب سے بڑا کام قانون کا یہہ ہی کہ اُن اثروں کو باز رکھے جو بوجہہ غیر مساوی ہونے جسمی قوتوں مختلف اشخاص ایک جماعت مدنی الطبع کے پیدا ہوں یعنی کمزور مستحق کو زور آور غیر مستحق سے بچاوے ہر شخص کو اپنی ملکیت سے اس طور پر متمتع ہونے دے کہ اُس کو پورا اختیار حاصل رہے کہ غیر کو اُس سے متمتع نہونے دے — بغیر حاصل کرنے ان مقاصد کے مالک کوئی اپنی ملکیت سے پورے طور پر متمتع نہیں ہو سکتا اور امن اصلی کسی گروہ انسانی میں قایم نہیں رہ سکتا *

قانون کی بنیاد

اب اس امر پر غور کرنا چاهیئے که حق ملکیت کے ساتهه امور

لوازم حق

مفصله ذیل کا بهي تعلق هوتا هی :—

(۱) اشخاص جو که مالک هوں مثلاً زید *
(۲) اشیاء جو که مملوکه هوں مثلاً زمین — مکان — گهوڑا میز — روپیه *
(۳) وه واقعات جن کے وقوع کي وجهه سے حق شروع هوتا هی یا ختم هوتا هی مثلاً وفات مورث — بیع — رهن — اختتام میعاد رهن *
(۴) نوعیت بحیثیت کیفیت اور کمیت حق کي مثلاً حق راهني — حق مرتهني — حق ملکیت *
(۵) واقعي حاصل هونا نتیجه ملکیت کا مثلاً مقابضت مالک *

پهر هر ایک مفصله بالا قسموں کي تقسیم اور پهر اُس کي تقسیم در تقسیم بهي هو سکتي هی مثلاً قسم نمبر ۲ مذکوره بالا پر غور کرنے سے معلوم هوگا که شے مملوکه کي اس طرح پر تقسیم هو سکتي هی :—

(۱) منقوله یا غیر منقوله *
(۲) قابل مرگ یا غیر قابل مرگ *
(۳) قابل زوال یا غیر قابل زوال *
(۴) قابل تقسیم یا غیر قابل تقسیم *
(۵) قابل تمتع واحدانه یا مشترکانه *

اسي طرح اس سے بهي زیاده اور مختلف طرحپر تقسیمیں هوسکتي هیں *

اس قدر تقریر سے یهه ثابت هوگا که ایک ادنی نزاع قانوني فیصل

فرض عدالت

کرنے کے لیئے کس قدر واقعات پر لحاظ کرنا ضرور هوتا هی پس هر عدالت کا سب سے اول فرض یهه هی که تنقیح کرے وجود یا عدم وجود واقعات کي اور پهر بعد قرار دینے واقعات کے موافق قواعد قانون اضافي کے قانون اصلي کو اُن واقعات سے متعلق کرے *

وہ جزو قانون اضافي کا جس کے قواعد کے موافق عدالتیں واقعات

تعریف قانون شہادت اور اس کي ضرورت

کي تنقیح کرتي هیں قانون شہادت هی — اور تمام اجزاء قانون اضافي میں سب سے بڑا اور مقدم جزو قانون شہادت هی اس لیئے که کوئي قانوني کارروائي بلا لحاظ اُس کے قواعد کے نہیں هوسکتي *

ضرورت قایم کرنے قواعد قانون شہادت کي یہه هی که تربیت یافته عملداریوں کا اول اصوؔل قانون یہه هی که بے گناہ کا سزا پاجانا مجرم کے رها هو جانے کي به نسبت زیادہ بدتر هی — اس وجهه سے نہایت مشکل اور اهم کام عدالت کا یہه هی که اس امر کي تنقیح کرے که في الحقیقت مدعي کو کوئي ایسا استحقاق حاصل هی یا نہیں جو مدعی علیه کے حقوق پر غالب هو — تجربه انساني سے یہه بات ثابت هو گئي هی که وہ چیزیں جن کو عوام الناس شہادت تصور کرتے هیں في الحقیقت امور تنقیح طلب سے بالکل غیر متعلق اور لا حاصل هوتي هیں اُن سے نه کوئي چیز متعلق امر متنازعه فیه ثابت هوتي هی نه رد هوتي هی — اور اس سے بهي بدتر یہه بات تجربه انساني سے ثابت هوئي هی که اکثر اهل غرض اپني غرض کي پیروي میں راست بازي سے قطع نظر کر کے هر قسم کي پیروي واسطے حاصل کرنے اپنے مطلب کے کرتے هیں اور تجربه انساني سے یہه بهي معلوم هوا هی که ایسے دماغ جن کو کافي تربیت اور تعلیم نہیں هوتي هی راے کو واقعه سے علحدہ نہیں کرسکتے اور اکثر ایسے ذهنوں میں بلا لحاظ امر واقعه کے اُن کا تصور اُن کي خواهش کو ایک واقعه قرار دیتا هی — پس بے گناہ کو اُن ذمه داریوں سے بچانے کے لیئے جو جھوٹي اور ناکافي شہادت سے اُس پر عاید هو سکتي هیں اور مستحق کو غیر مستحق کے مقابله پر چارہ اور علاج حاصل هونے کے لیئے عقول مجتمع انساني یعني مدبران لایق نے ایسے قواعد قایم کیئے هیں که جنسے بے گناہ ذمه دار نه قرار دیا جاوے اور غیر مستحق حق نه پاوے — اسي قانون کو قانون شہادت کہتے هیں *

منجمله ادنی فوائد قانون شہادت کے یہه هی که غیر متعلق اور بے وقعت شہادت داخل نہیں هوسکتي اور اس وجهه سے هر نزاع کا فیصله کرنا مختصر عرصه میں اور بآساني هوتا هی *

قانون شہادت جو اب جاری ہی

- ہندوستان میں قبل عملداری انگریزی کے ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں نے اگرچہ قانون فوجداری میں موافق اپنے خیالات کے تبدیلی کی اور غیر مسلمان رعایا کو بھی اُس قانون کا مطیع کیا لیکن اُن حقوق میں جو بر بناے مذہب پیدا ہوتے ہیں جیساکہ بمقتضاے اصلی اصول انصاف اور قواعد عمدہ سلطنت کے کرنا چاہیئے تھا اُنہوں نے ویسا ہی کیا یعنی ہندوؤں کے قانون وراثت میں اور اُن قانونوں میں جو کہ قانون وراثت سے متعلق ہیں مطلق دخل نہیں دیا اور ہندوؤں کی وارثت ہمیشہ موافق قواعد شاستر کے جاری رکھی — جبکہ عملداری برطانیہ ہندوستان میں آئی تو اُسیطرح گورنمنٹ نے رعایا کے قانون وراثت اور اُسکے متعلقات میں کچھہ دخل نہیں دیا جیسا کہ پورانے قوانین مجریہ کو نسل ہند سے اور دفعہ ۲۴ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۱ ع مجریہ حال سے ثابت ہوتا ہی — البتہ اُن قانونوں میں جو کہ قطعاً دنیوی ہیں اور فی الواقع دنیوی معاملات سے متعلق ہیں گورنمنٹ نے تبدیل اور تنسیخ کی ہی — ہاں قانون وراثت میں بھی کسیقدر ترمیم جو کہ مصلحت ملکی اور بعض رعایا کی تبدیل حالت کی وجہ سے ضروری تھی عمل میں آئی ہی اُسکا ذکر کرنا اِس قانون شہادت میں ضرور نہیں لیکن یہہ بیان کرنا لازم ہی کہ جو قانون شہادت ہندوؤنمیں بموجب شاستر کے جاری تھا یا وہ قانون شہادت جسکو علماء اور مجتہدین اسلام نے اپنے قیاس و اجتہاد سے جمع کیا تھا اور جو مسلمانوں میں بطور ایک جزو شرع محمدی کے سمجھا جاتا تھا اب جاری نہیں ہی اور اب عدالتہاے فوجداری و دیوانی ہرقسم کے معاملات کے فیصلہ کرنے میں خواہ وہ متعلق بوارثت ہوں یا نکاح یا اور کسی قسم کے تنازع جائداد یا اور کسی حق کے قانون شہادت مجریہ گورنمنٹ انگلشیہ کی پابند ہیں — گو بعض خاص ادنیٰ امور میں مثل قیاس نسب بوجہ صحبت دائمی وغیرہ کے عدالتیں خاص طریقہ شہادت مسلمہ رعایا پر بھی غور کرتی ہیں اور لحاظ رکھتی ہیں جیسا کہ آیندہ ذکر کیا جاویگا *

لیکن اصل میں بجاے کل قوانین شہادت کے جو ہندوستان میں قبل یا بعد عملداری انگریزی کے جاری تھے ایکٹ اول سنہ ۱۸۷۲ ع گورنمنٹ

سے جاري هوا هی اور اسليئے اُسکي شرح لکھنے سے حال کا قانون شہادت هندوستان ظاهر اور مبين هوگا *

کيفيت شہادت

سوائے اُن امور کے جو علوم حسابيه و هندسيه يا ايسے علوم سے جو که اُسپر مبني هيں علاقه رکھتے هيں اور کسي امر ميں پورے يقين کا مرتبه حاصل نہيں هوسکتا ليکن روز مرہ کے کار و بار ميں يقين کامل کے حاصل کرنے کا انتظار کبھي نہيں کيا جا سکتا اور عملدرآمد هماري روزانه زندگي کا صرف اعتبار اور ظن غالب پر هے — زندگي جوکه هر شخص کو دنيا کي چيزوں ميں سب سے زيادہ عزيز هی اُسکي نسبت بھي احتياط کرنے ميں کامل يقين کے هم منتظر نہيں رهتے اور يهي وجه هی که هر شخص بلا تلاش يقين کامل نسبت تندرستي بخش هونے خوراک کے کھانا کھاتا هی پس ظن غالب روز مرہ کي زند گي کے ليئے کافي شہادت تصور کي جاتي هی پورا درجه يقين کا دنيا ميں بہت کم چيزوں کي نسبت حاصل هو سکتا هی اور اکثر چيزيں صرف اعتبار پر ماني جاتي هيں *

کيفيت شہادت قانوني

اس امر پر غور کرنا چاهيئے که شہادت جو که واسطے مقاصد عدالته کے ماني جاتي هی نه اُس درجه کي هی جس کو درجه يقين کامل کهه سکتے هيں اور نه اُس درجه اعتبار کي هی جسپر روز مرہ زندگي کا کاروبار چلتا هی بلکه اُن دونوں ميں ايک متوسط درجه رکھتي هی اور شايد اس سے بهتر نوعيت شہادت قانوني کي جو عدالتوں ميں کام ميں آتي هی بيان نہيں هوسکتي *

اصول جن پر که قانون شہادت مبني هی

نسبت شہادت کے دو اُصول اختيار کيئے جاسکتے هيں ايک جسکو اصول ادخال شہادت کهه سکتے هيں اور دوسرا جسکو اصول اخراج شہادت کہنا چاهيئے — اُصول ادخال شہادت سے مراد يهه هی که ايسے قواعد منضبط کيئے جاويں که جن سے هر چيز شہادت ميں داخل هوسکے سوائے اُس شہادت کے جو که صريح ممنوع هی — اور اُصول اخراج شہادت سے يهه مراد هی که تمام شہادت نا قابل ادخال تصور کي

جاوے جب تک کہ وہ ایک خاص مرتبہ کی جسکو قابل ادخال سمجھا جاوے نہو *

نقص اصول ادخال شہادت

اب اگر فرض کیا جاوے کہ قانون شہادت صرف اُصول ادخال پر مبني هو تو لازم آتا هی کہ ہر ادنیٰ امر متنازعہ فیہ میں جو کہ عدالت کے روبرو هو ایسي کثیر اور غیر ضروري شہادت داخل هو سکے کہ جس سے نہ صرف دماغ حاکم مجوز کو پریشاني هو بلکہ بے انتہا وقت ادنیٰ امور کے طے کرنے میں صرف هو اور مستغیثوں کو ایک دوسرے کے هاتھہ سے اذیت پہونچے اور بدنیت لوگوں کو بے انتہا موقع فریب دینے کا عدالت کے فیصلہ کي تاخیر کرانے میں حاصل هو مثلاً فرض کرو کہ زید پر اس جرم میں کہ اُسنے ایک مقام ممنوع پر ایک میلا برتن رکھا پانچروپیہ جرمانہ هونے کي سزا مل سکتي هی اور شاهد اُسکے فعل کا صرف بکر هی جو بغرض تجارت بالفعل چین کو گیا هی تو ایسي صورت میں کیا کوئي دانشمند مقنن اس بات کو خلایق کي آسایش کا سبب سمجھیگا کہ بکر کو واسطے دینے شہادت کے چین سے طلب کرائے جس کي وجھہ سے اُس کا اس قدر بڑا ھرج ایک ایسے ادنی معاملہ کي تنقیح کي وجھہ سے کیا جاوے — اسي طور پر ایک اور مثال دي جاسکتي هی فرض کرو کہ کوئي شخص جس پر کہ ادنی قرضہ کي نالش هوئي هو اپنے جواب کے ثبوت میں ایسے گواهوں کا نام جو دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلے هوئے هیں لکھواوے تو عدالت کو کبھي پابندي اس امر کي لازم نہیں هی کہ اُس کے اس قول کو کہ یہہ دور دراز کے گواہ معاملہ متنازعہ فیہ سے واقف هیں منظور کرکے اُن گواهوں کو طلب کرے گو بیان مدعاعلیہ نسبت واقفیت اُن گواهان کے معاملہ سے کتنا هي راستي پر مبني هو ایسي صورت میں فیصلہ مقدمہ میں بانتظار گواهان مذکور تاخیر نہ کي جاویگي — اس قدر مضمون سے ظاهر هوگا کہ اُصول ادخال شہادت سے کسقدر هرج اور دقت پیدا هوسکتي هی *

أصول اخراج شہادت کا یہہ ہی کہ عدالتوں میں مقدار شہادت پر

ارادۂ اصول اخراج شہادت

کبھی لحاظ نہیں ہوتا بلکہ أس کی وقعت پر لحاظ ہوتا ہی مثلاً ایک واقعہ کے پانسو غیر معتبر گواہوں سے عدالت کی راے پر اس قدر اثر نہیں ہوتا جیسا کہ ایک گواہ ذی وقعت کے اظہار سے — پس اصل أصول یہہ قرار پایا کہ ایسے قواعد قایم کرنے چاہئیں جن سے کیفیت شہادت پر لحاظ رہے نہ کمیت پر — پس قانون شہادت جو ہندوستان میں جاری ہی مبنی أصول اخراج شہادت پر ہی *

پس سیدھی طرح پر تعریف قانون شہادت کی یہہ ہو سکتی ہی

تعریف قانون شہادت کی

کہ وہ قواعد جن سے کیفیت شہادت معلوم ہو اور بے وقعت شہادت خارج رہے قانون شہادت ہی *

یہہ ایکٹ جس کی ہم شرح لکہہ رہے ہیں جزو اعظم قانون شہادت

اصول جن پر اۤہ ایکٹ ہذا مبنی ہی

کا ہی جو بالفعل ہندوستان میں جاری ہی اور یہہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ یہہ ایکٹ مفصلہ ذیل تین أصول پر مبنی ہی :—

اول — یہہ کہ شہادت صرف أن واقعات کی نسبت گذرنی چاہئیے جن سے أمور تنقیح طلب پر کچہہ اثر ہو *

دوم — یہہ کہ صرف اعلی سے اعلی درجہ کی یعنی سب سے اچھی شہادت جو بہم پہونچ سکے داخل کرنی چاہئیے *

سوم — یہہ کہ سنی سنائی بیانات کوئی شہادت نہیں ہی *

واضح رہے کہ لفظ صرف جو اول و دوم اصول کے بیان میں مستعمل ہوا ہی أس سے یہہ مطلب ہی کہ اور قسم کی شہادت خارج سمجہی

جاویگي — اور لفظ سنے سنائے سے وہ شہادت مراد هی جس کو عوام‌الناس غلطي سے سماعي کہتے هیں لیکن سماعي شہادت اور سني سنائي شہادت میں بہت بڑا فرق هی *

بیان هر واقعه کا جس کے وجود کا علم حواس سامعه سے معلوم هوتا هی شہادت سماعي هو سکتي هی — اور سني سنائي شہادت صرف اُس بیان کو کہتے هیں جو که کسي واقعه کے وجود کي نسبت دوسرے شخص سے ذکر سنکر کیا گیا هو مثلاً بیان زید که میںنے اپنے کان سے بکر کو غل مچاتے سنا سماعي شہادت هی اور حسب شرایط قانون قابل ادخال بهي هی لیکن بیان زید که مجهکو عمر کي زباني معلوم هوا که بکر غل مچاتا تها سني سنائي شہادت هی اور قانوناً واسطے ثابت کرنے اس واقعه کے که بکر غل مچاتا تها قابل ادخال نهیں هی *

فرق مابین سماعي شہادت اور سني سنائي شہادت کے

اس ایکت کے تین باب کیئے گئے هیں اور گیاره فصلیں اور بعد تمہید کے مفصله ذیل طور پر مضامین شہادت کي ترتیب دي گئي هی *

طریقه ترتیب ایکت هذا

باب اول — داخل بحث هونا واقعات کا *

فصل اول — مراتب ابتدائي *

فصل دوم — واقعات کا متعلق مقدمه هونا *

اقبال *

بیانات اُن اشخاص کے جو گواهي میں طلب نهیں هو سکتے *

بیانات جو خاص حالات میں کیئے جائیں *

بیان میں کس قدر ثابت کرنا چاهیئے *

باب دوم — ثبوت

باب سوم — شہادت کا پیش کرنا اور اُس کي تاثیر *

بعد بیان اسقدر مدارج کے مجھکو مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اس مقدمہ میں وہ چند اصول متعارفہ و مسلمہ عام بھي بیان کروں جنپر قانون شہادت مبنی ہی اور في الحقیقت قانون شہادت جنکي شرح قرار پاسکتا ہی *

اصول متعارفہ مسلمہ عام قانون شہادت

اول — برتاؤ سب سے بہتر مبین اشیاء کا ہی *

اِس مقولہ کے یہہ معني ہیں کہ اگر یہہ بات ثابت ہوجاوے کہ اسي طرح پر عملدرآمد رہا ہی تو فی نفسہ وہ برتاؤ اُس امر کے وجود کي شہادت ہی * •

دوم — نسبت کسي پیشہ کے اُس پیشہ ور کي شہادت قابل اعتبار ہی *

اس مقولہ کے یہہ معني ہیں کہ جب کبھي مقدمات میں انفصال کسي امر کا مبني ہو کسي ایسے امر کي تنقیح پر جو عوام‌الناس کو معلوم نہیں ہی بلکہ خاص پیشہ سے متعلق ہی تو جو شخص اُس پیشہ کو کرتا ہو اُس کي شہادت اُس امر کي نسبت قابل اعتبار تصور کي جاویگي *

سوم — ہر قیاس قانوني مرتکب فعل نا جائز کے مضر خیال کیا جاویگا *

اِس مقولہ کا مطلب یہہ ہی کہ جب یہہ بات ثابت ہوجاوے کہ ایک شخص نے فعل نا جائز کیا ہی تو قانون شہادت کے موافق بعد ثبوت اس امر کے کہ اُس نے فعل نا جائز کیا جملہ قیاسات مضر اور خلاف اُس کے تصور کیئے جاوینگے مثلاً کوئي شخص خود اپني مرضي سے ایک شہادت کو عدالت میں پیش نہونے دے تو اُس شہادت کو عدالت مضر اُس کے تصور کریگي *

چہارم — تمام افعال درستي اور جائز طور سے کیئے گئے قیاس کیئے جائینگے *

اِس کا یہہ مطلب هی کہ تمام امور جو عدالت کے علم میں آویں اُن کي نسبت یہہ قیاس هوگا کہ اُن کاموں کے کرنے والوں کو اُن کے کرنے کا اختیار تها اور اُنهوں نے جوازاً وہ کام کیئے اور بار ثبوت اس امر کا کہ وہ جوازاً یا درستي سے نہیں کیئے گئے تهے ذمہ اُس شخص کے هی جو اُن کو نا جائز قرار دینا چاهتا هی — مثلاً اگر کوئي ڈگري کسي عدالت کي پیش کي جاوے تو عدالت تصور کریگي کہ وہ ڈگري عدالت مجاز نے صادر کي هی تاوقتیکہ یہہ ثابت نهو کہ عدالت مذکور کو ایسي ڈگري کا اختیار نہ تها یا کوئي بے ضابطگي ثابت هو *

پنجم — کوئي معاملہ مابین دو شخصوں کے شخص ثالث کے حق میں مضر نهوگا *

اِس مقولہ کا مطلب یہہ هی کہ فریقین معاملہ یا اُن کے قایم‌مقاموں کے سوا اُس معاملہ کا اثر غیر اشخاص پر نهوگا — اور لفظ معاملہ میں کل کار روائي هاے عدالت نسبت حاصل کرنے ڈگري وغیرہ کے داخل هی *

یہہ پانچ مقولے متذکرہ بالا وہ مقولے هیں جو کہ قانون شهادت کے اعلی اصولوں میں شمار کیئے جاسکتے هیں اور آیندہ ایکٹ هذا کي شرح سے معلوم هوگا کہ بہت سي دفعات سے یہہ مقولے متعلق هیں *

ایکٹ مفصلہ ذیل نے حضور ویسراے گورنر جنرل هند کي منظوري ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۷۲ ع کو حاصل کي *

ایکٹ نمبر ۱ بابت سنہ ۱۸۷۲ع

قانون شہادت مجریہ ہند

تمہید

ہر گاہ قرین مصلحت ہی کہ قانون شہادت کا اجتماع اور اُس کی تعریف اور ترمیم عمل میں آوے لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہی*

باب ۱

متعلق ہونا واقعات کا

فصل ۱ — مراتب ابتدائی

یہہ فصل اس ایکٹ سے وہ نسبت رکھتی ہی جیسے کہ تشریحات عامہ یا تشریح اصطلاحات کسی فن کی اُس فن سے — جو تعریفات اصطلاحات کی اس فصل میں بیان کی گئی ہیں وہ نہایت مقدم ہیں اور جو معنی ان تعریفات میں اصطلاحات کے قرار دیئے گئے ہیں اُسی کے موافق آیندہ کل ایکٹ میں اُن کا استعمال ہوا ہی — ان تعریفات کو ہر اُس شخص کو جس کو اس ایکٹ سے کام پڑیگا خوب جاننا چاہیئے اور میں نے اس غرض سے کہ ان تعریفات کو جو کہ واضعان قانون نے قایم کی ہیں مبین اور واضح کروں اُس کی صاف اور منفصل شرح لکھی ہی اور اس امر کو ملحوظ رکھا ہی کہ طوالت نہو جاوے یا قانون شہادت کے باریک اور پیچیدہ اور دقیق مسائل میں بحث کرنے سے اُن لوگونکو جن کو کہ صرف اس ایکٹ کا سمجھنا منظور ہی پریشانی نہو — تاہم جہانتک ایکٹ ہذا کے متن کو بخوبی سمجھنے کے لیئے ضرورت ہی اُسی قدر اصول و مسائل بیان کیئے ہیں*

دفعہ ۱ جایز هی که اس ایکٹ کو قانون شہادت مجریہ هند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ع کے نام سے موسوم کریں*

نام ایکٹ

یہہ قانون تمام برٹش انڈیا میں نافذ اور تمام کارروائی هاے تجویزي سے جو کسي عدالت میں یا اُس کے روبرو هوں جس میں عدالت هاے کورٹ مارشل بهي داخل هیں لیکن اُن اقرارات حلفي سے علاقہ نہیں رکهتا جو کسي عدالت یا عہدہ دار کے روبرو پیش هوں اور نه اُن کارروائیوں سے جو کسي ثالث کے روبرو هوں*

حدود نفاذ

یہہ قانون یکم ستمبر سنہ ۱۸۷۲ع سے عمل درآمد هوگا*

اقرار حلفي ایک قسم کا اظہار هی که جس کو ایک دفعہ لکهہ کر مظہر حاکم مجاز کے سامنے جس کو حلف دینے کا اختیار هو اُس بیان قلمبند شدہ کي صداقت کي نسبت حلف اُٹهاوے لیکن وہ اظہار جواب میں کسي سوال کے نہیں هوتا بلکہ بطور ایک بیان کے هوتا هی اور لازم هی که اُس میں صاف طور پر وہ واقعات اور حالات جو که مظہر کے علم میں هوں بیان کئے جاویں اور یہہ بهي بتایا هو که اُس کو اُس علم

کے کیا وسیلے هیں کون سي اطلاع اوروں سے پاکر اُس کو معلوم هوا اور کون سي بات خود اُس کو معلوم هی — لیکن چونکه اس قسم کے بیانات یعني اقرارات حلفي عدالت هاے دیواني میں عموماً جاري نهیں هیں لهذا اُن کي نسبت زیاده بحث کرنے کي ضرورت نهیں هی *

دفعه ۲ تاریخ مذکور کو اور اُس تاریخ سے قواعد مفصله ذیل منسوخ هو جاوینگے *

تنسیخ قوانین

(۱) تمام قواعد شهادت جو کسي آئین انگلستان یا ایکت یا قانون میں جس کا نفاذ برتش انڈیا کے کسي جزو میں هو مندرج نهیں هیں *

(۲) تمام وه قواعد اور آئین و قوانین جو بموجب دفعه ۲۵ قانون کونسل هند مصدره سنه ۱۸۶۱ع کے حکم قانون کا رکھتے هیں جسقدر که اُن کو تعلق کسي معامله متذکره قانون هذا سے هی *

(۳) احکام قوانین مندرجه ضمیمه منسلکه قانون هذا جسقدر که ضمیمه مذکور کے خانه سوم میں لکھے گئے هیں *

لیکن کوئی عبارت مندرجہ قانون ہذا مخل حکم کسی قانون مصدرہ پارلیمنٹ یا کسی ایکٹ یا قانون مجریہ کسی جزو برٹش انڈیا کے نہوگی جو صراحتاً اِس ایکٹ کی رو سے منسوخ نہیں کیا گیا *

قبل نافذ ہونے اِس ایکٹ کے عدالت ہاے برٹش انڈیا کے لیئے فی الحقیقت کوئی قانون شہادت جامع نہ تہا اور اکثر عدالت ہاے ضلع میں جب کبھی کوئی بیرسٹر کسی مقدمہ میں پیروی کرتا تہا تو وہ انگلنڈ کے قانون شہادت کو اپنی کار روائی میں کام میں لاتا تہا اور اکثر حکام عدالت ہاے مذکور اُس قانون پر توجہہ بہی کرتے تہے اور بہت سی شہادت حسب قواعد قانون مذکور کے خارج کردیتے تہے *

فی الحقیقت قواعد قانون شہادت انگریزی ہندوستان کی حالت کے مناسب نہ تہے اور زیادہ تر خرابی یہہ ہوتی تہی کہ انگریزی قانون شہادت کی کتابیں ہندوستان کے حکام کے روبرو پیش کی جاتی تہیں حالانکہ اُن کتابوں کا سمجھنا زیادہ تر اُس تجربہ پر منحصر ہی جو کہ بیرسٹر کو انگلستان کی عدالت میں کام کرنے سے حاصل ہوتا ہی پس ہندوستان کے حکام کو اُس قانون ولایت کے مسائل کو ہندوستان سے متعلق کرنے میں دقت واقع ہوتی تہی تاہم انگریزی قانون کو متعلق سمجہتے تہے *

انگلستان کے قانون کے بموجب بہت سی ایسی شہادت خارج سمجہی جاتی تہی جسکے داخل ہونے سے فی الحقیقت کسقدر سچائی معلوم ہوتی ہندوستان اور انگلستان کے طریقہ انصاف میں یہہ فرق ہی کہ تنقیح واقعات وہاں ہمیشہ جوری [1] کے ذمہ رہتی ہی اور قانون

(۱) جوری نام ہی اُن بارہ شخصوں کا جنکو واسطے سماعت کسی مقدمہ دیوانی یا فوجداری کے حسب قانون انگلستان منتخب کیا جاتا ہی اور اُن کو پیشی مقدمہ میں موجود رہنا پڑتا ہی — اور ولایت کے قانون کے موافق اُن کے ذمہ واقعات کی تنقیح ہوتی ہی جو واقعات کہ جوری کی راے میں ثابت قایم ہوتے ہیں اُن واقعات سے حاکم عدالت قانون متعلق کرکے اپنا فیصلہ صادر کرتا ہی *

کي تنقیح حاکم کے ذمہ ——— ھندوستان میں جج یعنی حاکم عدالت کو نسبت واقعات اور قانون دونوں کے تنقیح کرنی پڑتی ھی *

یہہ ایکٹ اِس قدر سادگي اور صفائي سے تیار کیا گیا ھی کہ اُن لوگوں کو جنکو اُس قسم کا تجربہ حاصل نہیں ھی جو کہ بیرسٹرو کو کام کے انجام کرنے سے ولایت کي عدالت میں حاصل ھوتا ھی کوئي مشکل نہ پیش آوے اور اِس دفعہ کے فقرہ اول میں بعض قواعد شہادت کو منسوخ قرار دینے سے اُس خرابي کو باز رکھا ھی جو ولایت کے قانون شہادت کے متعلق کرنے سے پیدا ھوتي تھي *

نسبت جزو ثاني فقرہ سوم دفعہ ھذا کے اسقدر لکھنا ضرور ھی کہ ان الفاظ کے ذریعہ سے بعض وہ قوانین منسوخ ھونے سے بچ گئے ھیں جو کہ انگلستان میں بغرض متعلق ھونے برٹش انڈیا کے جاري کیئے گئے ھیں *

یہہ واضح رھے کہ ایکٹ ھذا میں کامل قواعد اُس قانونِ شہادت کے جو ھندوستان میں جاري تھی مکمل طور پر درج نہیں ھیں لیکن کل قانون شہادت دیگر آئین و ایکٹ ھاے پارلیمنٹ اور قوانین مجریہ کونسل گورنر جنرل میں شامل تھی *

علاوہ ایکٹ اول اور ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ع کے قوانین مفصلہ ذیل ھندوستان میں نسبت شہادت کے اب بھي جاري ھیں *

(۱) ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۵۳ع دفعہ ۲۶ *

(۲) ایضا ۴ سنہ ۱۸۶۹ع دفعہ ۵۲ *

(۳) ایکٹ آف پارلیمنٹ سنہ ۱۳ جلوس جارج سوم باب ۶۳ دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۴ و ۴۵

(۴) ایضا سنہ ۲۶ ایضا باب ۵۷ دفعہ ۲۸

(۵) ایضا سنہ ۳۲ ایضا باب ۸۵

(۶) ایضا سنہ ۳ و ۴ جلوس ملکہ وکٹوریہ باب ۱۰۵ دفعہ ۶۷

(۷) ایضا سنہ ۶ و ۷ ایضا باب ۹۸ دفعہ ۴

(۸) ایضا سنہ ۱۵ و ۱۶ ایضا باب ۸۶ دفعہ ۴۰

(۹) ایضا سنہ ۱۷ و ۱۸ ایضا باب ۱۰۴ دفعہ ۲۷۰

(۱۰) ایکٹ سنہ ۱۹ و ۲۰ جلوس ملکہ وکٹوریہ		باب ۱۱۳ دفعات ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶
(۱۱) ایضا سنہ ۲۰ و ۲۱	ایضا	باب ۷۷ دفعہ ۳۲ باب ۷۹ دفعہ ۳۷ باب ۸۵ دفعہ ۴۹
(۱۲) ایضا سنہ ۲۱	ایضا	باب ۲۰ دفعہ ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶
(۱۳) ایضا سنہ ۲۲ و ۲۳	ایضا	باب ۶۳ دفعات ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵
(۱۴) ایضا سنہ ۲۴	ایضا	باب ۱۱ دفعات ۱ و ۲ و ۳ و ۴
(۱۵) ایضا سنہ ۳۰ و ۳۱	ایضا	باب ۴۴ دفعات ۸۱ و ۱۰۳

لیکن یہہ قوانین عدالتوں میں عموماً اس قدر قلیل الاستعمال ہیں کہ اُن کی نسبت زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت نہیں ہی *

تعریفات

دفعہ ۳ ایکٹ هذا میں الفاظ اور عبارات مصرحہ ذیل اُن معاني میں مستعمل ہونگي جو اُنکے واسطے بیان کیئی گئے ہیں بشرطیکہ فحواے کلام سے کوئي اَوْر مراد نہ پائي جاوے *

جن اصطلاحات اور الفاظ کي کوئي خاص تعریف اس ایکٹ میں نہیں ہی اُن سے وہ معني مراد ہونگے جو کہ تعریفات کے عام قانون ایکٹ اول سنہ ۱۸۶۸ع میں لکہے گئے ہیں اور اُس کے دیکہنے سے معلوم ہوگا کہ تعریفات مندرجہ ایکٹ مذکور تمام قوانین سے جو بعد ایکٹ مذکور کے نافذ ہوئے ہوں متعلق ہی *

عدالت

لفظ عدالت میں تمام جج اور مجسٹریٹ اور تمام اشخاص بجز ثالثوں کے داخل ہیں جو قانوناً مجاز لینی شہادت کے ہوں *

یہہ صاف نہیں معلوم ہوتا کہ عدالت کے لفظ میں وہ اشخاص بھي جو بذریعہ کسي کمیشن کے (جو کہ عدالت ما سواے عدالت ہاے برٹش انڈیا نے صادر کیا ہو) شہادت لیتے ہوں شامل ہیں یا نہیں لیکن ظاہرا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ ایکٹ اُس شہادت سے متعلق نہو جو کہ بغرض فیصلہ یا تحقیقات کسي ایسے امر کے جو کسي عدالت ما سواے عدالت ہاے برٹش انڈیا کے روبرو پیش ہو بلکہ وہي قانون شہادت اُس سے متعلق ہوگا جس قانون کي مطابع اصل عدالت صادر کنندہ کمیشن هی *

واقعه

لفظ واقعہ کے معني اور اُس کے مفہوم میں یہہ امور داخل ہیں *

(۱) ایسي ہر چیز یا چیزوں کي ایسي کیفیت یا چیزوں کا ایسا تعلق جو حواس سے محسوس ہونے کے قابل ہو *

(۲) ہر حالت ذہني جس سے کسي شخص کے دل کو آگاہي ہو *

اقسام واقعات

مقننوں نے واقعات کے تین طریقے ترتیب کے بیان کیئے ہیں :—

(۱) مثبتة اور منفیه *
(۲) ظاهري اور باطني یعني ذهني *
(۳) حادثات اور حالات اشیاء *

اول ترتیب میں یهه بات بدیهي هی که مثبتة واقعات وه واقعات هیں که جن سے کسي امر کا وجود ثابت هو اور منفیه وه هیں که جن سے عدم ثابت هو — في الحقیقت یهه دونوں باتیں ایک هي هیں کیونکه هر بیان کو مثبت طور پر اور منفي طور پر بیان کرسکتے هیں مثلاً یهه کهنا که فلاں وقت زید ایک مقام خاص میں تها یهه مثبت طور بیان کرنے کا هی اور یهه کهنا که زید اُسوقت اُس مقام سے باهر نه تها منفي طور سے بیان کرنا هی *

نسبت دوسري ترتیب کے یهه بیان کرنا ضروري هی که واقعه ظاهري وه هی که جو حواس خمسه بیروني یعني آنکهه ناک کان زبان اور جسم سے محسوس هو اور واقعه باطني وه هی که جو صرف ذهن میں موجود هو مثلاً بندوق کي گولي سے ایک شخص کا هلاک هونا ایک واقعه ظاهري هی اور ارادهٔ قتل جو که قاتل کے ذهن میں هو ایک واقعه باطني هی *

نسبت تیسري ترتیب کے یهه بیان کرنا ضرور هی که هر واقعه یا تو ایک حادثه هوتا هی یا ایک حالت هوتي هی مثلاً درخت کا گرنا ایک حادثه هی اور اُس کا وهاں پڑا هونا ایک حالت هی *

بعضے مقننوں کي رائے میں فعل اور حادثه ایک هي چیز هی لیکن ٹهیک رائے یهه معلوم هوتي هی که فعل صرف اُس حادثه کو کهتے هیں جو که بذریعه انسان کے هوا هو مثلاً درخت کا از خود گر پڑنا ایک حادثه هی اور زید کا ایک درخت کو گرانا ایک فعل هی — کوئي واقعه ایسا نهیں هوسکتا که جسپر تینوں ترتیبوں کا ایک هي ساتهه اطلاق نهو اور گو اس ایکٹ میں تعریف واقعه صرف بلحاظ ترتیب نمبر (۲) کے کي گئي هی اور حالت اور حادثه اور فعل میں کچهه تفریق نهیں کي گئي هی تاهم تمثیلات سے ظاهر هوگا که واضعان ایکٹ حادثه اور حالت اور فعل تینوں کو لفظ واقعه میں شامل کرتے هیں مثلاً واقعات کي جو تمثیلیں آینده بیان هوتي هیں اُن میں :—

تمثیل (الف)   ایک مثبتہ ظاهري حالت هی *
تمثیل (ب)   ایک مثبتہ ظاهري حادثہ هی *
تمثیل (ج)   مثبتہ ظاهري فعل هی *
تمثیل (د)   مثبتہ باطني حالت و فعل و حادثہ هی *
تمثیل (ه)   مثبتہ باطني حالت هی *

یہہ امر قابل غور هی کہ یہہ سب مثالیں واضعان ایکٹ نے واقعات مثبتہ کي دي هیں اور منفیہ کي کوئي تمثیل نہیں دي اس وجہہ سے کہ جیسا هم اوپر بیان کر آئے هیں في‌الحقیقت مثبت اور منفي محض مجازي طریقے بیان کے هیں *

تمثیلات

(الف)   یهه کہ چند اشیاء ایک خاص وضع پر کسي جگهہ میں ترتیب دي هوئي‌هیں ایک واقعہ هی *

(ب)   یهه کہ کسي شخص نے کچهہ سنا یا دیکها امر واقعہ هی *

(ج)   یهه کہ کسي شخص نے کچهہ الفاظ کهے ایک واقعہ هی *

(د)   یهه کہ ایک شخص کچهہ راے رکهتا هی یا کچهہ ارادہ رکهتا هی یا اُس کا عمل نیک نیتي یا فریب کا هی یا کسي خاص لفظ کو کسي خاص معني‌میں مستعمل کرتا هی یا ایک خاص وقت پر اُس کا دل کسي خاص امر محسوس سے آگاہ تها ایک واقعہ هی *

(ه)   یهه کہ ایک شخص کسي امر میں شهرت رکهتا هی ایک واقعہ هی *

لفظ تمثیلات ایکٹ ھذا میں پہلی دفعہ اس دفعہ میں مستعمل ہوا

فوائد تمثیلات

ھی اور یہہ بات بیان کرنی مفید معلوم ہوتی ھی کہ واضعان قانون نے ایک عمدہ طریقہ مبین کرنے مطالب قانون کا اختیار کیا ھی اور وہ یہہ ھی کہ ہر دفعہ کے بعد چند تمثیلات اس غرض سے داخل کی ہیں کہ اُن لوگوں کو جن کو قانون کے موافق کارروائی کرنی پڑتی ھی قانون کے سمجھنے میں آسانی ہو — یہہ طریقہ تعزیرات ہند اور قانون معاہدہ اور ایکٹ ھذا اور اور ایکٹوں میں بھی اختیار کیا گیا ھی — زبان قانونی سے جو کہ مرکب تعریفات اور پیچیدہ اور دقیق اصطلاحات سے ہوتی ھی مطلب اخذ کرنا ایک دشوار بات ھی اور اس سے بھی زیادہ قانون کے قاعدوں کو روز مرہ کی زندگی کے کاروبار سے ٹھیک طور پر متعلق اور چسپاں کرنا مشکل ھی — اُن تمثیلات سے قانون کے مطالب اور اُن کا روز مرہ کی زندگی سے لگاؤ صاف طور پر معلوم ہوتا ھی — ایک بڑا فائدہ اِس قسم کی تمثیلات سے یہہ ھی کہ قانون کے پڑھنے والے کا ذہن ہر دفعہ کے سمجھنے میں وھی مراتب طی کرتا ھی جو کہ واضعان قانون نے اپنے دل میں خیال کیئے تھے — اسقدر بیان کرنا اَور ضرور ھی کہ جو وقعت خود متن قانون کی ھی وھی وقعت تمثیلات کی ھی یعنی تمثیلات فی الحقیقت وہ نظائر ہیں جن کو کونسل قانونی نے اپنے اختیار سے قانون کے نافذ کرنے کے وقت قایم کیا ھی ان نظائر کی وقعت نظائر ہائی کورٹ سے بھی زیادہ مستحکم تصور کرنی چاھیئے مگر اِن تمثیلات سے متن قانون پر اضافہ کرنے کی غرض نہیں ھی بلکہ اگر تمثیلات ایکٹ میں سے معدوم بھی کردی جاویں تب بھی وسعت قانون میں مطلق فرق نہیں آنے کا بلکہ قانون کی وسعت وھی رھیگی جو کہ معہ تمثیلات کے اب ھی — غرض اُن تمثیلات سے صرف بیان کرنا اور واضح کرنا قانون کا ھی تاکہ اُس کا مطلب آسانی سے سمجھہ میں آوے — تمثیلات کبھی مخالف متن قانون کے نہیں ہوسکتیں اور قانون کے پڑھنے والے کو اس امر پر خوب خیال کرنا چاھیئے کہ تمثیلات متن قانون کی مطیع ہیں ؛؛

واقعہ متعلقہ

ایک امر واقعہ کا دوسرے امر واقعہ سے متعلق ہونا اُسوقت کہا جاویگا جب کہ وہ امر واقعہ دوسرے امر واقعہ سے ایسے طور پر علاقہ رکھتا ہو جسکا ذکر احکام ایکٹ ھذا میں درباب متعلق ہونے واقعات کے مرقوم ھی *

جو تعریف واقعہ متعلقہ کي ایکٹ ھذا میں کي ھی وہ في نفسہ کوئي تعریف نہیں ھی کیونکہ اُسکا حوالہ و طریقہ تعلق واقعات پر جسکا ذکر اس ایکٹ میں ھی کردیا گیا ھي لیکن ایکٹوں میں جو کہ واسطے ھدایت عوام‌الناس کے ھیں یہہ طریقہ ان دقیق مسئلوں کے بیان کرنے کا نہایت آسان اور سب سے زیادہ کارآمد تصور کیا گیا ھی (دیکھو مجموعہ تعزیرات ھند کي دفعہ ۴۰) *

لفظ واقعہ متعلقہ کي تعریف

میرے نزدیک اگرچہ پورے طور پر واقعہ متعلقہ کي تعریف لکھني نہایت مشکل ھی لیکن شاید یہہ تعریف واقعہ متعلقہ کي کافي طور پر جامع ھی یعني :—

واقعات متعلقہ اُن واقعات کو کہتے ھیں کہ جنکے ثبوت یا نفي سے امور تنقیح طلب [2] کے ثبوت یا نفي پر کوئي اثر معتد بہ پیدا ہو *

یہہ بات مقدمہ میں بیان ھوچکي ھی کہ یہہ ایکٹ اصول اخراج شہادت پر مبني ھی لہذا اُس بڑي دشواري کو جو کہ اس امر کے فیصل کرنے میں کہ کون سے واقعات متعلقہ ھیں اور کون سے نہیں واضعان قانون نے مفصل طور پر ھر حالت تعلق کو دفعات میں بیان کیا ھی [3] اور

۲ دیکھو حاشیہ تعریف واقعہ تنقیحي کا

۳ دیکھو ایکٹ ھذا کي دفعہ ۵ سے ۵۵ تک

سواے اُن حالتوں کے جنکي اُن دفعات میں تشریح هی کسي حالت کو اس ایکٹ کے موافق واقعہ متعلقہ نهیں کهہ سکتے جیسا کہ دفعہ (۵) کے اخیر الفاظ سے معلوم هوگا *

جو تعریف کہ مبنے بیان کي هی اُس میں لفظ معتدبہ اس غرض سے لکها هی کہ ایسي شہادت جو کہ گو ایک بعید طور پر امور تنقیح طلب سے متعلق هو تاهم اُسکو عدالت اس وجهہ سے داخل نہ کریگي کہ اُس کے داخل کرنے سے کافي نتیجہ حاصل نهیں هوتا — گو بعض واقعات في الحقیقت واقعات متعلقہ کہے جاسکتے هوں لیکن تاهم عدالت کو اختیار هی کہ اُنکي نسبت شہادت مفصلہ ذیل دو وجهوں سے داخل نکرے :—

(۱) جبکہ امور تنقیح طلب سے تعلق اسقدر بعید اور خیالي هو کہ جس سے کوئي معتدبہ نتیجہ نهیں نکل سکتا *

(۲) جبکہ سوال و جواب فریقین سے کسي امر کا ثابت کرنا غیر ضروري هو مثلاً اُن واقعات کي نسبت جنکو فریق ثاني تسلیم کرتا هی شہادت دیني ضرور نهیں هی گو اگر عدالت چاهے تو ثبوت طلب کرسکتي هی [۴] *

اس امر پر لحاظ رکهنا چاهیئے کہ قسم اول کے واقعات کو اس ایکٹ نے واقعات غیر متعلقہ میں قرار دیا هی *

لفظ واقعات تنقیحي سے مراد اور اُس کے معني میں داخل :—

واقعہ تنقیحي

**هر واقعہ هی جس سے بنفسہ یا بہ تعلق اور واقعات کے وجود یا عدم یا نوعیت یا حد کسي ایسے حق یا ذمہداري یا ناقابلیت کي لازم آتي هو جسکے اثبات یا سلب کي کسي نالش یا کارروائي میں بحث کي جاے *

[۴] دیکهو دفعہ ۵۸ ایکٹ هذا

لفظ شہادت کي تعريف آگے بيان ہوگي اور اُسپر شرح لکھي جاويگي ليکن يہاں يہہ بيان کرنا ضرور ھی کہ مادہ شہادت کا کيا ھی يعني وہ چيز کيا ھی جسکے متعلق شہادت ليجاتي ھی حقيقت ميں شہادت کا مادہ واقعات ھيں اور اسي وجھہ سے واضعان قانون نے واقعات کي تعريف شہادت کي تعريف سے پہلے بيان کي ھی *

تقسيم واقعات

اب تعريف اور تقسيم ايکٹ سے قطع نظر کرکے ميں وہ تقسيم بيان کرنا چاھتا ھوں کہ جو في الحقيقت واقعات کي تقسيم درست معلوم ھوتي ھی اور جس سے مضمون ايکٹ کا صاف سمجھہ ميں آويگا علي الخصوص تعريف امر تنقيحي کي *

مقدمات ميں دو قسم کے واقعات ھوتے ھيں

تمام مقدمات ميں واقعات دو قسم کے ھوتے ھيں :-

اول — واقعات مقصود بالذات يعني وہ واقعات جنکا ثابت کرنا اصل مقصود ھی *

دوم — واقعات مقصود بالعرض يعني جنکا ثابت کرنا في نفسہ مقصود نہيں ھی بلکہ صرف بغرض ثبوت واقعات مقصود بالذات کے انکي نسبت شہادت دي جاتي ھی :-

واقعات مقصود بالذات

واقعات مقصود بالذات وہ واقعات ھيں کہ جو ھر مقدمہ ميں ايسے ھوتے ھيں کہ ھر فريق اپنے اپنے ليئے ثابت کرنا چاھتا ھی تا کہ اُنکي بنا پر اُس کے حق ميں فيصلہ ھو اور اُنکي وقعت تجويز مقدمہ کے ليئے اسقدر مقدم ھوتي ھی کہ جب اُنکي نسبت کوئي تجويز اثبات يا ترديد کي قايم ھوجاوے تو فيصلہ اُس مقدمہ کا اُن واقعات کي تجويز سے لازمي اور ضروري طور پر خود بخود نکل آوے — مثلاً مورث کي وفات جس سے وارث کا حق نسبت ترکہ کے قايم ھوجاتا ھی *

واقعات مقصود بالعرض

واقعات مقصود بالعرض وہ واقعات ھيں کہ جنکي تجويز اثبات يا ترديد سے کوئي نتيجہ ايسا کہ جسکي بنا پر فيصلہ ھوسکے نہيں نکل سکتا اور نہ اُنکے اثبات

یا تردید سے فیصله مقدمه کا لازمي اور ضروري طور پر خود بخود نکلتا
هی مثلا مورث کا بیمار هونا جس سے وارث کا حق قایم نہیں هوتا *
حقیقت میں امور تنقیح طلب واقعات مقصود بالذات کو کہتے هیں

امور تنقیح طلب

اور جو تعریف که اس شرح میں لکھي گئي
هی اُسکے بخوبي جاننے سے معني تعریف
مندرجه ایکت هذا کے بخوبي سمجھه میں آوینگے اور یہه ظاهر هوگا که
واقعات مقصود بالذات هر مقدمه میں بمقابله واقعات مقصود بالعرض کے
تعداد میں کم هوتے هیں اور جو واقعات مقصود بالذات نہیں هیں وه
کبھي تنقیح طلب نہیں هوسکتے سواے واقعات مقصود بالذات کے اور سب
واقعات مقصود بالعرض هوتے هیں اور واقعات تنقیح طلب نہیں هوتے *
واقعات مقصود بالعرض نہایت کثرت سے هوتے هیں که جنکي حد
قرار دیني نہایت مشکل هی اور جو قواعد ایکت هذا میں نسبت تعلق
واقعات کے باب اول میں قرار دیئے گئے هیں وه زیاده تر متعلق واقعات
مقصود بالعرض سے هیں کیونکه اُنہیں کي نسبت مشکل اکثر واقع هوتي هی *

تشریح — جب بموجب احکام قانون مجریه وقت متعلقه ضابطه دیواني کے کوئي عدالت کسي تنقیح واقعاتي کو قلم بند کرے تو جس واقعه کا اثبات یا سلب اُس تنقیح کے جواب میں هوتا هو وه واقعه تنقیحي هی *

ضابطه فوجداري میں چونکه امور متنازعه فیه اسقدر پیچیده نہیں هوتے
جسقدر که دیواني کے معاملات میں هوتے هیں لہذا کوئي قاعده یا دفعه
ضابطه فوجداري میں نسبت تحریر امور تنقیح طلب کے نہیں قرار دیا
گیا اور اسي وجهه سے اس تشریح میں بھي صرف ضابطه دیواني کا ذکر
هی — لیکن فوجداري کے مقدمات میں بھي فرد قرار داد جرم سے کسیقدر
وهي کام نکلتا هی [۵] *

۵ دیکھو دفعات ۲۳۹ سے ۲۴۲ تک ضابطه فوجداري ایکت ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع

اقسام امور تنقیح طلب

ضابطہ دیوانی میں تین قسم کے امور تنقیح طلب قرار دیئے جاتے ہیں :—

اول — عارض دعوی یعنی وہ امور جن کے تصفیہ سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ مقدمہ جس حیثیت سے پش ہوا ہی اور جس عدالت میں پیش ہوا ہی اُس حیثیت سے اُس عدالت کی تجویز کے قابل ہی یا نہیں *

دویم — امور واقعاتی جن کی تجویز سے یہہ نتیجہ پیدا ہوتا ہی کہ وہ واقعات جو فریقین نے پیش کیئے ہیں وہ فی‌التحقیقت واقع ہوئے ہیں یا نہیں یا کسی حکم قانونی کی وجہہ سے اُسکی تجویز روئداد پر ہوسکتی ہی یا نہیں *

سویم — امور قانونی یعنی جو واقعات کہ فریقین نے تسلیم کیئے ہیں یا حاکم کی تجویز میں وہ واقعات ثابت ہوئے ہیں اُن سے مسائل قانونی کو کیا تعلق ہی *

قسم دوم — ہمیشہ واقعات تنقیحی پر مشتمل ہوتی ہی اور قسم اول میں بھی کبھی واقعات تنقیحی ہوتے ہیں جبکہ اس بات کی تجویز کہ مقدمہ قابل تجویز اور سماعت عدالت کے ہی یا نہیں کسی واقعہ کی تجویز پر منحصر ہو *

قانون کے الفاظ پر جوکہ اس تشریح میں مستعمل ہوئے ہیں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر کسی عدالت نے غلطی سے بھی کسی واقعہ مقصود بالعرض کو واقعہ تنقیحی قرار دیا ہو تب بھی اُس کو واقعات متعلقہ سمجھنا لازم ہی گو فی‌التحقیقت وہ واقعہ متعلقہ ہو یا نہو اُس کی نسبت بحث نہیں کی جا سکتی *

تمثیلات

زید عمرو کے قتل عمد کا ملزم ٹھہرایا گیا *

اُس کی تجویز میں واقعات مفصلہ ذیل واقعات تنقیحی ہو سکتے ہیں :—

یهه که زید باعث هلاکت عمرو کا هوا *

یهه که زید کي نیت میں تها که عمرو کي هلاکت کا باعث هو *

یهه که زید کو عمرو سے سخت اور ناگهاني اشتعال پهونچا *

یهه که زید بروقت صدور اُس فعل کے جو عمرو کي هلاکت کا باعث هوا بوجهه فتور عقل اُس فعل کي نوعیت کے جاننے کي قابلیت نهیں رکهتا تها *

غور کرنے سے یهه معلوم هوتا هی که اول دو تنقیحیں جو مثال میں لکهي هیں وه متعلق جانب مدعي هیں اور دو اخیر کي متعلق جانب مدعاعلیه هیں *

اگرچه تشریح میں لفظ ضابطه دیواني کا درج هی مگر تمثیل میں مقدمه فوجداري کا بیان کیا گیا هی اس کا سبب یهه هی که مقدمه فوجداري میں بمجرد قرار داد جرم کے دونوں قسم کي تنقیحیں یعني وه جو مدعي کي جانب متعلق هیں اور وه جو مدعي علیه کي جانب متعلق هیں خواه نخواه واقعات تجویزي هوتے هیں اور مقدمات دیواني میں اُن کا قرار دینا مدعي اور مدعا علیه کے بیان پر منحصر هوتا هی اور اس سبب سے کوئي ایسي مثال جزئي خاص جو ناقابل تغیر هو اور قانون میں بطور قانون مستحکم کے شامل هونے کے لایق هو نهیں آسکتي تهي برخلاف تمثیل فوجداري کے که اُسمیں دونوں قسم کي تنقیحیں ناقابل تغیر بطور قانون کے داخل هوسکتي هیں علاوه اس کے فوجداري کي تمثیل سے مضمون دفعه کا بهي بلا لحاظ انتظار اَور کسي بیان و تشریح کے بآساني سمجهه میں آجاتا هی *

دستاویز	لفظ دستاویز سے مراد هر مضمون هی جو کسي شے پر بذریعه

حروف یا اعداد یا علامات یا اُن وسایل میں سے ایک سے زیادہ وسیلوں کے ذریعہ سے جن کا اُس مضمون کے قلمبندی کرنے کے لیئی مستعمل ہونا مقصود ہو یا جو مستعمل ہوں ظاہر کیا جائے یا منقوش کیا جائے *

تعزیرات ہند میں جو تعریف دستاویز کي کي گئي ہی وہ بھي اسی تعریف کے قریب قریب ہی مگر اُس تعریف سے اُن جرایم کي نسبت اشارہ پایا جاتا ہی جو دستاویزات سے متعلق ہیں اور اس تعریف سے اُن امور کي طرف اشارہ ہی جو شہادت سے علاقہ رکھتے ہیں اس تعریف میں تمام دستاویزات تحریري یا مطبوعہ یا کندہ جیسے کہ تانبے کے پتر پر کھودي جاویں یا پتھر پر کندہ ہو کر بطور کتبہ یادگار کے لگائي جاویں شامل ہیں *

تمثیلات

ایک تحریر دستاویز ہی *

الفاظ جو سیسہ یا پتھر کے چھاپہ سے مطبوع ہوں یا بطور تصویر عکسي کے اُتارے گئے ہوں دستاویزات ہیں *

نقشہ زمین یا عمارت کا دستاویز ہی *

کندہ جو کسي فلزاتي پترہ یا پتھر پر ہو دستاویز ہی *

شبیہہ دستاویز ہی *

شہادت

لفظ شہادت سے مراد اور اُس کے مفہوم میں داخل یہہ چیزیں ہیں :—

(۱) تمام بیانات گواہوں کے جو عدالت کی اجازت یا حکم سے اُمور واقعاتی تحقیق طلب کے باب میں اُس کے روبرو کیئی جاویں *

ایسے بیانات شہادت زبانی کہلاتے ہیں *

(۲) تمام دستاویزات جو عدالت کے معائنہ کے لیئی پیش کی جائیں *

ایسی دستاویزات شہادت دستاویزی کہلاتی ہیں *

اس تعریف سے اصلی تعریف شہادت کی نہیں معلوم ہوتی جز تعریف اس میں ہی وہ تعریف فی‌الحقیقت بالمثال ہی لیکن ایک بڑے مقنن نے شہادت کی تعریف یوں بیان کی ہی :—

تعریف شہادت

شہادت ایسا ہر امر ہی کہ جس کا اثر اور میلان اور مقصود ایسا ہو کہ جب انسان کے ذہن میں سما جاوے تو اُس سے ایک رجحان طبیعت کو نسبت اثبات یا سلب وجود کسی واقعہ کے پیدا ہو *

شہادت تین قسم کی ہوتی ہی :—

(۱) شہادت ماسی یعنی کوئی شی فی نفسہ مثلاً چھری جس سے قتل صادر ہوا یا مقام متنازعہ فیہ *

(۲) شہادت شخصي یعني بیان گواهان مثلاً بیان زید *

(۳) شہادت دستاویزي یعني وہ جو حروف یا ھندسوں یا نقوش سے ظاهر هو مثلاً رهن‌نامه — اقرارنامه — بیع‌نامه *

یہه بات قابل غور هی که اس ایکت میں اقسام مذکورہ میں سے صرف دوسري اور تیسري قسم کا ذکر کیا هی اور قسم اول یعني شہادت مادي کا سواے فقرہ اخیر دفعه ۶۰ کے اور کہیں صاف ذکر نہیں هی معلوم نہیں هوتا که واضعان قانون نے کیوں اول قسم کي شہادت کا ذکر نہیں کیا شاید یہه وجہه هو که کوئي شہادت مادي بلاشہادت شخصي یعني زباني کے متعلق تصور نہیں هوسکتي مگر بہتر هوتا که منجمله اقسام شہادت کے شہادت مادي بهي قرار دي جاتي علی‌الخصوص ایسي صورت میں جبکه ضابطه فوجداري کي دفعه ۱۹۸ و دفعه ۲۵۳ میں شہادت مادي کے ملاحظه کا ذکر هی اور گو ضابطه دیواني میں ملاحظه مقام متنازعه فیه کي نسبت کوئي قاعدہ لازمي نہیں هی تاهم بعض مقدمات میں ملاحظه موقع کي ضرورت هوتي هی وہ بهي ایک شہادت مادي هی *

پس شہادت چهه قسم پر منقسم هوتي هی چنانچه هر ایک قسم کي تفصیل مفصله ذیل شجرہ سے بخوبي معلوم هوتي هی :—

شجرہ تقسیم شہادت
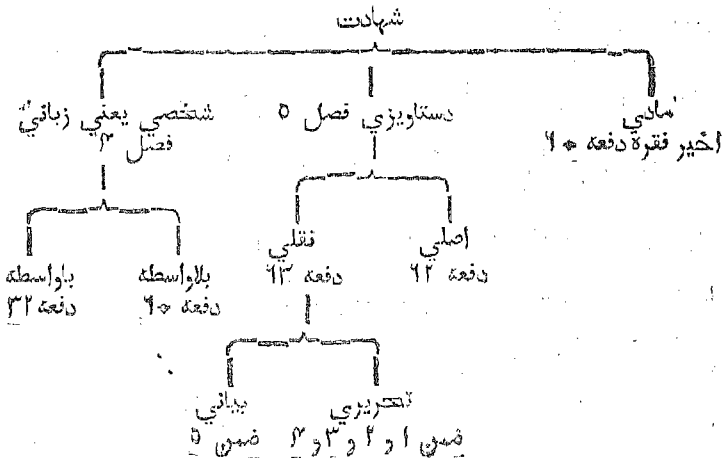
ان اقسام شہادت میں سے شہادت مادی کا نام اس ایک ایکٹ میں نہیں پایا جاتا مگر دفعہ ۶۰ کے اخیر فقرہ میں ضمني طور پر ذکر ہی ـ شخصي شہادت اور زباني شہادت ایک چیز ہی ـ لفظ شہادت باواسطہ بھي جس کو سني سنائي شہادت کہنا چاهیئے اس ایکٹ میں مستعمل نہیں ہوا ہی مگر جو شہادت کہ حسب منشاء دفعہ ۳۲ قابل ادخال قرار دي گئي ہی وہ في التحقیقت شہادت باواسطہ ہی جیسا کہ اُس دفعہ کي شرح پڑھنے سے معلوم ہوگا *

زباني شہادت همیشہ بلاواسطہ لي جاتي ہی (دیکھو دفعہ ۶۰) سواے چند محدود حالتوں کے (دیکھو دفعہ ۳۲) ـــ دستاویزي شہادت بھي همیشہ اصلي ہوني چاهیئے (دیکھو دفعہ ۶۴ و ۹۱) سواے خاص صورتوں کے (دیکھو دفعہ ۶۵ و تشریح ۳ دفعہ ۹۱) *

واقعہ کا اثبات

واقعہ کا اثبات اُس صورت میں کہا جاویگا جبکہ امورات پیش شدہ پر غور کرنے کے بعد عدالت کو اُس کے موجود ہونے کا باور ہو یا یہہ خیال کرے کہ اُس کا وجود اِس نہج پر امکان رکھتا ہی کہ اُس خاص مقدمہ کي صورت میں کسي شخص محتاط کو اُس کے موجود ہونے کے قیاس پر عمل کرنا چاهیئے *

واقعہ کا استرداد

واقعہ کا استرداد اُس صورت میں کہا جائیگا جبکہ عدالت امورات پیش شدہ پر غور کرنے کے بعد یہہ باور کرے کہ اُس واقعہ کا وجود

نهیں هی یا یهه خیال کرے که اسکا انعدام
ایسا امکان رکهتا هی که اس خاص مقدمه
کی صورت میں کسی شخص محتاط کو
اُسکے نه موجود هونیکے قیاس پر عمل کرنا
چاهیئے *

واقعه غیر مثبته اُسوقت کہا جاویگا
جبکه نه اُسکا اثبات هو نه
استرداد *

واقعه غیر مثبته

لفظ شهادت اور لفظ ثبوت کو عوام الناس مخلوط کردیتے هیں اور
دونوں کو ایک هي شی تصور کرتے هیں لیکن
جو لوگ منطق سے واقف هیں اُنکو یهه بات

فرق مابین ثبوت و شهادت

بآساني معلوم هوگي که ان دونوں اصطلاحوں میں بڑا فرق هی شهادت
علت هی اور ثبوت معلول یا دوسرے لفظوں میں شهادت سبب هی اور
ثبوت مسبب یعني شهادت وسیله هی اور ثبوت اُسکا نتیجه هی — پس
ایکٹ هذا میں جو فرق مابین اثبات واقعه و استرداد واقعه اور واقعه غیر
مثبته کے بیان هوا هی بآساني معلوم هوگا — منطق کے جاننے والیکو یهه
بات آساني سے سمجهه میں آویگي که درحقیقت اثبات واقعه اور استرداد
واقعه ایک هي چیز هی کیونکه کسي واقعه کا مثبت ثابت کرنا اور
منفي ثابت کرنا ایک هي طریقه پر هوتا هی مثلاً جب یهه ثابت کردیا
جاوے که (الف) زید هی تو یهه بهي لازمي ثابت هوگیا که (الف) غیر
زید نهیں هی — جو فرق که تینوں اصطلاحات مذکورۂ بالا میں ایکٹ
هذا نے قرار دیا هی وه یهه هی :—

(۱) جب رجحان طبیعت اپني غایت کو نسبت وجود کسي واقعه کے پہونچ جاوے تو واقعه مثبته هی *

(۲) اور جب وہ رجحان اپني غایت کو نسبت عدم کسي واقعه کے پہونچ جاوے تو واقعه مسترده هی *

(۳) اور جب وہ رجحان غایت تک نه پہونچے تو وہ واقعه غیر مثبته هی *

مثلا یہه امر تنقیح طلب هی که آیا زید مرگیا هی یا نہیں — پس اگر پورے طور پر یہه ثابت هوجاوے که زید کو چند شخصوں نے دفن کیا تھا تو ایسي صورت میں موت زید واقعه مثبته هی — اور اگر زید عدالت میں زنده موجود هو تو ایسي صورت میں موت زید واقعه مسترده هی — اور اگر زید کي نسبت چند برس سے کسي نے کچھه نه سنا هو که کہاں هی تو ایسي صورت میں موت زید واقعه غیر مثبته هی *

اس تمثیل میں جو که ابھي بیان هوئي هی اگر امر تنقیح طلب یہه هوتا که زید زنده هی یا نہیں اور موت کي نقیض کو واقعه فرض کیا جاوے تو صورت اول میں یعني زید کے دفن هونے سے زنده هونا زید کا واقعه مسترده هوگا اور دوسري صورت میں یعني زید کے عدالت میں موجود هونے سے اُسکا زنده هونا واقعه مثبته هوجاویگا اور تیسري صورت میں یعني اُس کي کچھه خبر نه سنے جانے سے زید کا زنده هونا واقعه غیر مثبته رهیگا — اس سے صاف ظاهر هوگا که ایک هي واقعات سے جس امر کا اثبات هوتا هی اُسي سے اُسکي نقیض کا استرداد هوتا هی اور ایک هي واقعات سے نقیضین غیر مثبته رهتي هیں *

اس سے یہه ظاهر هوگا که اثبات اور استرداد نقیضین یعني باهم مخالف هیں اور واقعه کا غیر مثبت هونا ایک حالت ان دونوں سے مختلف هی — اسقدر بحث سے یہه امر ظاهر هی که یہه ممکن هی که شہادت هو اور ثبوت نهو لیکن یہه ممکن نہیں که ثبوت هو اور شہادت نهو مثلا فرض کرو که ایک گلا کٹا هوا آدمي پایا جاوے ایک ایسي جگهه پر که جدهر تھوڑے عرصه پہلے ایک آدمي جاتا هوا دکھائي دیا تھا اُس آدمي کا اُس طرف جانا شہادت اُسکے قاتل هونے کي هی لیکن هرگز ثبوت اُس کے قاتل هونے کا نہیں هی *

دفعہ ۴　جہاں ایکت هذا میں یہہ مرقوم هی کہ عدالت ایک امر واقعہ کو قیاس کرلے وهاں اسکو اختیار هی کہ اُس امر واقعہ کو امر مثبتہ تصور کرے الا اُس حالت میں اور اُسوقت تک کہ اُس کا استرداد هو یا اُس کو جائز هی کہ اُس کا ثبوت طلب کرے *

جواز قیاس

جہاں ایکت هذا میں یہہ هدایت هی کہ عدالت کو امر واقعہ پر قیاس کرلینا لازم هی تو اُسے لازم هی کہ اُس امر واقعہ کو مثبتہ تصور کرے الا اُس حال میں اور اُسوقت تک کہ استرداد هو *

لزوم قیاس

جہاں ایک امر واقعہ از روے ایکت هذا کے دوسرے امر واقعہ کا ثبوت قطعي قرار دیا گیا هی وهاں عدالت کو لازم هی کہ ایک امر واقعہ کے ثبوت پر دوسرے کا اثبات تصور

ثبوت قطعي

کرلے اور عدالت اُسکے ابطال کے لیئے شہادت کے پیش کیئے جانے کی اجازت نہ دیگی*

منجملہ اُن کاموں کے جو عدالت کے فرض ہیں صرف لینا اور تحریر کرنا شہادت کا ہی نہیں ہی بلکہ اُسکی نسبت اپنی راے قایم کرنا اور اُس سے نتیجہ نکالنا بھی اُسکا کام ہی حقیقت میں شہادت کا پیش کرنا یعنی اثبات واقعہ فریق مقدمہ کا کام ہی اور شہادت پیش شدہ سے نتیجہ نکالکر راے قایم کرنا عدالت کا کام ہی *

واضعان ایکٹ ہذا نے اس قانون کے مسودہ میں اس فصل میں ایک یہہ دفعہ قایم کی تھی *

دفعہ مندرجہ مسودہ

عدالت کو چاہیئے کہ معاملات واقعاتی میں امور مفصلہ ذیل کے استدلال سے اپنی راے قایم کرے :—

(۱)۔ اُس شہادت سے جو واقعات مبینہ کے وجود کی بابت پیش کی جاوے *

(۲) اُن واقعات سے جن کا اثبات یا استرداد واقعات غیر مثبتہ کی بابت ہوا ہو *

(۳) اُن گواہوں کی غیر حاضری سے یا اُس شہادت کی عدم موجودگی سے جس کا پیش کیا جانا ممکن تھا *

(۴) اہالی مقدمہ اور گواہوں کے اقبال اور بیان اور چال چلن اور وضع سے اور عموماً مقدمہ کے حالات سے *

اِس دفعہ سے یہہ غرض تھی کہ عدالت کو اس امر اہم میں یعنی نتیجہ نکالنے اور راے قایم کرنے میں مدد ملے اور ہدایت ہو مگر جو کہ یہہ مقصد قواعد قیاسات کے قایم کرنے سے بطور قواعد کلیہ حاصل ہوتا تھا اِس لیئے واضعان ایکٹ ہذا نے مسودہ کی اِس دفعہ کو خارج کر کر قواعد نسبت قیاسات کے عمدہ طور سے اس ایکٹ میں قایم کیئے ہیں *

قیاس کا مضمون قانون شہادت کے مشکل مضمونوں میں سے ہی اور اُس کی شرح آیندہ کی جاویگی لیکن اسقدر یہاں بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہی کہ اِس ایکٹ میں سواے دفعہ ہذا کے کہیں تعریف قیاس کی نہیں لکھی اور گو لفظ قیاس مستعمل ہوا ہی لیکن ایکٹ کے الفاظ سے کوئی حاوی یا کافی تعریف اس لفظ کی نہیں معلوم ہوتی قیاس کی تعریف یہہ ہوسکتی ہی :—

قیاسات

قیاس ایک رجحان ذہن نسبت وجود کسی واقعہ مثبتہ یا منفیہ کے اس قسم کا ہی کہ جس کی صحت پر عمل کرسکیں بشرطیکہ کہ کسی کافی شہادت سے اُس رجحان کے خلاف وجہہ معلوم نہو *

تعریف قیاس

اقسام قیاس

قیاس دو قسم کے ہیں :—

اول — قیاسات جو کہ ہر عدالت نسبت غالب یا غیر غالب ہونے واقعہ کے قایم کرتی ہی *

دویم — قیاسات جو کہ قانون نے نسبت واقعہ کے قائم کیئے ہیں *

اُس ایکٹ میں جہاں نسبت قیاسات اختیاری عدالت کے ذکر لکھا ہی وہ اول قسم کے قیاسات ہیں اور جہاں قیاس کرنا لازمی لکھا ہی وہ دوسری قسم کے قیاسات ہیں *

نسبت ثبوت قطعی کے صرف اس قدر شرح بیان کرنی ضرور ہی کہ ثبوت قطعی فی الحقیقت نہایت اعلی درجہ کا قوی قیاس ہی جو کہ فی نفسہ کوئی ثبوت نہیں ہی لیکن قانون نے اُس کو ثبوت کا مرتبہ عطا کیا ہی پس تعریف ثبوت قطعی کی وہی ہی جو کہ قیاس کی تعریف اوپر بیان ہو چکی ہی صرف چند الفاظ ثبوت قطعی کی تعریف میں بدلے جاتے ہیں — ثبوت قطعی کی تعریف یوں ہوسکتی ہی :—

ثبوت قطعی

ثبوت قطعي ایسا ایک رجحان نسبت وجود کسي واقعۂ مثبتہ یا

تعریف ثبوت قطعي

منفیہ کے هی جسکي صحت پر عمل کرسکیں اور وہ رجحان اس قدر وقعت رکھتا هی کہ وہ بمنزلہ ثبوت کامل کے تصور کیا جاتا هی اور اُس کے خلاف شہادت لینے کو قانون نے صاف منع کیا هی — گو اصطلاح میں اُس کو ثبوت قطعي کہتے هیں لیکن قطعٔ نظر الفاظ قانون کے ثبوت قطعي کو قیاس قطعي کہنا انسب هوتا اور یہہ امر قابل غور هی کہ در حقیقت قیاس قطعي درجۂ ثبوت کا رکھتا هی *

اس ایکٹ کي دفعات ۴۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ میں اور دفعہ ۱۱ قانون حلف یعني ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع میں ثبوت قطعي کا ذکر هی اور اُن کے پڑھنے سے مثالیں ثبوت قطعي کي معلوم هونگي *

ثبوت قطعي اور مانع تقریر مخالف (جس کا ذکر دفعہ ۱۱۵ میں

مشابہت مابین ثبوت قطعي و مانع تقریر مخالف

مندرج هی) کسي قدر ایک دوسرے کے مشابہ هیں اور اُن کا اثر نسبت مانع هونے ادخال شہادت کے یکساں هوتا هی باایں همہ ثبوت قطعي اور مانع تقریر مخالف میں بڑا فرق هی جس کا یہاں ذکر کرنا ضروري نہیں هی آیندہ واضح طور پر بیان کیا جاویگا *

فصل ۲ — واقعات کا متعلق مقدمہ هونا *

مقدمہ شرح هذا میں یہہ امر بیان هو چکا هی کہ شہادت واقعات سے متعلق هوتي هی اور شرح دفعہ ۳ میں واقعہ کے معني اور اقسام پر بحث کي گئي هی — اس فصل میں واضعان قانون نے وہ صورتیں بیان کي هیں کہ جن میں واقعات متعلق مقدمہ تصور هوتے هیں — پس قبل اس کے کہ دفعات کي شرح لکھي جاوے یہہ بیان کرنا مناسب معلوم هوتا هی کہ جب کبھي واقعات کي نسبت کوئي بحث هوتي هی یا کوئي راے قایم کرني منظور هوتي هی تو اُس کي نسبت مفصلہ ذیل سوالات ذهن میں گذرتے هیں :—

اول — کیا وقوع پذیر ہوا اور اُس کي نسبت کیا کیا گیا (دیکھو دفعہ ٦ سے دفعہ ١٦ تک) *

دوم — اُس واقعہ کي نسبت کیا کہا گیا (دیکھو دفعہ ١٧ سے دفعہ ٣٩ تک) *

سوم — عدالتوں نے اُس واقعہ کي نسبت کیا تجویز کي (دیکھو دفعہ ۴۰ سے دفعہ ۴۴ تک) *

چہارم — اُس واقعہ کي نسبت کیا خیال کیا گیا یا کیا خیال کیا جاتا ھی (دیکھو دفعہ ۴۵ سے دفعہ ۵١ تک) *

پنجم — اُن لوگوں کا جو اُس واقعہ سے تعلق رکھتے ھیں کیا چال چلن ھی (دیکھو دفعہ ۵۲ سے دفعہ ۵۵ تک) *

پس مفصلہ بالا پانچ بڑے امور نسبت واقعات کے خیال میں آتے ھیں اور واضعان قانون نے دفعہ ۵۵ تک جو کہ اس فصل کي اخیر دفعہ ھی ان امور کي نسبت بحث کي ھی — جب تک کہ کوئي واقعہ ان پانچ امور میں سے کسي نہ کسي سے تعلق نہ رکھتا ھو تب تک وہ واقعہ متعلقہ نہیں قرار پا سکتا گو یہہ ممکن ھی کہ ایک ھي واقعہ دو تین امور سے متعلق ھو — ابتداء فصل ھذا میں میںنے وہ اصولي سوالات بیان کردیئے کہ جن سے تعلق واقعات پیدا ھوتا ھی اس کے بعد اس فصل کي دفعات کے مضامین بآساني سمجھہ میں آوینگے *

دفعہ ۵

شہادت واقعات تنقیحي اور واقعات متعلقہ کي دي جاسکتي ھی

ھر مقدمہ یا کارروائي میں جائز ھی کہ شہادت وجود یا انعدام ھر واقعہ تنقیحي اور ایسے واقعات کي ادا کیجاوے جو ایکٹ ھذا میں بعد ازیں واقعات متعلقہ قرار دیئے گئے ھیں نہ کسي اور واقعات کي *

واقعه تنقیحي اور واقعه متعلقه کي تعریف دفعه ۳ کي شرح میں بیان هوچکي هی [۶] *

تشریح — از روے دفعه هذا کے کسي شخص کو منصب اداے شهادت ایسے امر واقعه کا حاصل نهوگا جسکے ثابت کرنے کا وه ازروے کسي حکم قانون مجریه وقت متعلقه ضابطه دیواني کے مستحق نهیں هی *

ظاهر هی که اس تشریح میں مراد اُن قواعد سے هی جو که ضابطه دیواني میں واسطے صاف هوجانے امر متنازعه فیه اور آسایش عدالت اور عجلت انفصال مقدمات کے قایم کیئے گئے هیں اور جنکي رو سے عدالتیں امور تنقیح طلب قرار دیتي هیں *

تمثیلات

(الف) زید کي تجویز بعلت قتل عمد عمرو کے کي گئي جسکو اُس نے ایک لاٹھي سے به نیت اُس کي هلاکت کے مارا *

زید کي تجویز میں واقعات مفصله ذیل واقعات تنقیحي هیں :—

زید کا عمرو کو لاٹھي سے مارنا *

زید کا عمرو کي هلاکت کا باعث اُس ضرب سے هونا *

زید کي نیت عمرو کي هلاکت کا باعث هونے [illegible] *

۶ دیکھو صفحه ۲۳ سے ۲۷ تک

(ب) زید ایک اهل مقدمه بر وقت اول پیشي مقدمه کے اپنے ساتهه ایک تمسک جسپر وه اِستدلال کرتا هی نه لایا اور پیش کرنے کے لیئے تیار نهیں رکهتا هی تو از روے اِس دفعه کے وه اُس تمسک کو کارروائي مقدمه کي کسي نوبت ما بعد میں پیش کرنے اور اُس کے مضمون کو ثابت کرنے کا اِستحقاق بجز مطابقت شرایط مذکوره مجموعه ضابطه دیواني کے اور طور پر نهیں رکهتا *

ان تمثیلوں میں سے تمثیل (الف) تو متن دفعه سے متعلق هی اور تمثیل (ب) اُس دفعه کي تشریح سے علاقه رکهتي هی *

تمثیل (ب) جسمیں ممانعت پیش هونے دستاویز کي بعد گذرنے وقت مناسب کے بجز صورت خاص کے هی قابل لحاظ کے هی — دیواني عدالتوں کے ضابطه میں دستاویزات پیش هونے کے اوقات معین کیئے گئے هیں *

احکام ضابطه دیواني نسبت پیشي شهادت کے

پہلا وقت یهه هی که جب مدعي عرضي دعوی پیش کرے تو اُسکے ساتهه وه دستاویز جس کي رو سے اُس نے نالش کي هی یا اُس پر بطور تائید اپنے دعوي کے حواله دیا هی عرضي دعوی کے ساتهه عدالت میں پیش کرے *

اور اگر وه دستاویز مدعي کے قبضه میں نهو بلکه مدعاعلیه کے قبضه میں هو تو عرضي کے ساتهه اُسکي کیفیت پیش کرے تا که مدعاعلیه سے طلب کي جاوے *

دوسرا وقت وه هی که جب مقدمه اول مرتبه روبکار هوتا هی اور اُمور تنقیح طلب قرار پاتے هیں اُسوقت پر فریقین کو واجب هوتا هی که تمام وجهه ثبوت تحریري هر قسم کي جو پیشتر عدالت میں داخل نهو چکي هو اور جمله دستاویزات اور تحریرات حاضر لاویں اور عندالطلب حاکم عدالت پیش کریں *

اور اگر وہ دستاویز جسکا پیش کرنا بر وقت پیشی اول مقدمہ کے ضرور ہی اُس فریق کے قبضہ میں نہو جو اُسکا پیش ہونا چاھتا ہی تو اُسکو ضرور ہی کہ قبل اُس وقت کے اُسکي طلبي کے لیئے سمن جاري ہونے کي درخواست عدالت میں پیش کرے *

یہہ اخیر وقت ہی دستاویزات کے داخل ہونے اور پیش ہونے کا اگر اُس وقت تک کوئي دستاویز نہ داخل ہو اور نہ پیش ہو تو وہ پھر نہ لي جاویگي اِلا اُس حالت میں کہ وجہہ موجہ اِس بات کي حسب اِطمینان عدالت پیش کي جاوے کہ وہ بر وقت اول روبکار ہونے مقدمہ کے اُسکو پیش نہین کرسکتا تھا *

تعلق اُن واقعات کا جو جزو معاملہ ہوں

دفعہ ۶ واقعات جو اگرچہ داخل تنقیح نہوں مگر واقعات تنقیح طلب سے اِس قدر اِلحاق رکھتے ہوں کہ جزو ایک ہي معاملہ کے ہوگئے ہوں وہ بھي واقعات متعلقہ ہیں عام اِس سے کہ وہ ایکھي وقت اور مقام میں وقوع میں آئے ہوں یا اوقات اور مقامات مختلفہ میں *

واضح رہے کہ یہہ دفعہ اول دفعہ ہی جسمیں ایکٹ ھذا نے اُس رشتہ کو جسکي وجہہ سے واقعات متعلقہ تصور کیئے جاتے ہیں بیان کیا ہی اور دفعات جو اُسکے بعد ہیں دفعہ ۵۵ تک ہر دفعہ میں ایک قسم کے رشتہ کي جسکي وجہہ سے واقعات متعلقہ ہوجاتے ہوں تعریف بیان کي ہی ـ لیکن جو تعلق کہ اِس دفعہ میں بیان کیا گیا ہی وہ سب سے سادہ طریقہ تعلق کا ہی یعني وہ تعلق جو کہ واقعات میں بوجہہ ہونے اِجزاء ایک معاملہ کے پیدا ہوجاتا ہی *

عموماً شہادت جو کہ نسبت افعال اشخاص خارج معاملہ کے ہو داخل نہیں ہو سکتی مثلاً یہہ امر کہ کسی غیر شخص نے کسی معاملہ کی نسبت کیا کہا اکثر سنی سنائی شہادت تصور ہوکر شہادت میں داخل نہوگا لیکن جب کہ وہ بیان اصل معاملہ سے اِس طرح پر ملا ہوا ہو کہ فی الحقیقت اُس کل معاملہ کا ایک جزو تصور کیا جاوے تب وہ شہادت میں داخل ہوگا اِس لیئے کہ در حقیقت وہ بیان صرف بغرض واضح کرنے اصل واقعہ کے جس سے کہ مقصود ہی داخل ہوتا ہی۔ اور بغیر ایسے بیان کے صرف اصل واقعہ اکیلا سمجھہ میں نہ آتا *

دفعہ ۹ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ ایک اصول پر مبنی ہیں

دفعات ۹ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ — ایک ہی قسم کی ہیں اور پانچوں ایک ہی اُصول پر مبنی ہیں یعنی اِس مسئلہ قانون شہادت پر کہ جو کچھہ گرد و نواح کے حالات نسبت کسی واقعہ مقصود بالذات کے ایسے ہوں کہ جن کے کھلنے سے اصل حال واقعہ مقصود بالذات کا واضح ہوتا ہو شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں — دیکھو دفعہ ۱۹۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع جس میں مجسٹریٹوں کو یہہ ہدایت ہوئی ہی کہ جب ایسے مقدمات کی تحقیقات کریں جو قابل تجویز عدالت سشن یا ہائی کورٹ کے ہیں تو علاوہ واقعات منشاء اِلزام کے اُن حالات اور اُمور کی نسبت بھی شہادت لیں جو فی الحقیقت منشاء اِلزام یا نالش نہیں ہیں *

تمثیلات

(الف) زید پر ضرب سے عمرو کے قتل عمد کرنے کا اِلزام لگایا گیا پس جو کچھہ کہ زید یا عمرو یا اُن شخصوں نے جو کھڑے ہوئے تھے مارنے کے وقت کہا یا کیا یا اس سے اِسقدر قلیل عرصہ کے پہلے یا پیچھے کہا یا کیا کہ وہ جزو اُس واقعہ کا ہو گیا ہو وہ واقعہ متعلقہ ہی *

(ب) زید پر بمقابله ملکه معظمه کے اِس طرح پر جنگ کرنے کا اِلزام رکھا گیا که ایک جماعت مفسدان مسلح کا وه شریک هوا اور اُس مفسده میں کچهه مال تلف کیا گیا اور فوج پر حمله کیا گیا اور جیلخانے توڑ ڈالے گئے پس وقوع اِن واقعات کا واقعه متعلقه هی اِس واسطے که وه جزو اُس عام واردات کے هیں گو که زید اِن سب واقعات میں موجود نهو *

(ج) زید نے عمرو پر واسطے ایک عبارت تهتک آمیز مندرجه کسي خط کے جو جزو ایک مراسلت کا هی نالش رجوع کي پس وه خطوط جو فیمابین فریقین درباب اُس مضمون کے جس سے تهتک پیدا هوا تحریر میں آئے هوں اور جزو اُس مراسلت کے هوں جس میں وه عبارت مندرج هی واقعات متعلقه هیں گو که اُن خطوط میں وه عبارت تهتک آمیز مندرج نهو *

(د) نزاع اِس امر کي هی که کوئي خاص مال جو عمرو سے طلب کیا گیا تها زید کے حواله کیا گیا اور وهي مال درمیان میں کئي اشخاص کو بعد یک دیگرے حواله کیا گیا پس هر حوالگي واقعه متعلقه هی *

واقعات جو که نتیجه یا وجهه یا باعث واقعه تنقیحي کے هوں

دفعه ۷ جو واقعات که باعث یا وجه یا نتیجه قریب یا بعید واقعات متعلقه

یا واقعات تنقیحي کے هوں یا داخل اُن حالات کے هوں جن میں که واقعات تنقیحي وقوع میں آے یا جنسے که موقع اُن واقعات تنقیحي کے وقوع یا معامله کا پیدا هوا هو وہ بهي واقعات متعلقه هیں *

دیکهو شرح دفعه ۹ جو اس دفعه سے بهي متعلق هی — اور یهه ظاهر هی که سبب کے جاننے سے نتیجه یعني مسبب کا حال کهلتا هی اور نتیجه جاننے سے سبب کا پس رشته سبب و مسبب واقعات کو قانون نے واقعه متعلقه کردیا هی *

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کي هی که عمرو نے بکر کا سرقه بالجبر کیا یا نهیں *

یهه واقعات که سرقه بالجبر سے ذرا پهلے عمرو ایک میله میں اپنے ساتهه روپیه لیکر گیا اور وہ روپیه اور اشخاص کو دکهلایا یا اُنسے یهه کها که یهه روپیه میرے پاس هی واقعات متعلقه هیں *

(ب) بحث اس امر کي هی که زید نے عمرو کا قتل عمد کیا یا نهیں *

اُس مقام میں یا اُسکے قریب جهاں قتل وقوع میں آیا کشا کشي کے نشانات زمین پر دکهلائے گئے پس یهه واقعات متعلقه هیں *

(ج) بحث اس امر کي هی که زید نے عمرو کو زهر کهلایا یا نهیں *

عمرو کی حالت تندرستی زہر کھانیکی علامات مبینہ کے پہلے اور عمرو کی عادات جو زید کو معلوم تہیں اور جنسے موقع زہر کھانیکا پیدا ہوا واقعات متعلقہ ہیں *

وجہہ تحریک یا تیاری یا عمل مابعد یا ماقبل واقعہ متعلقہ ہیں

دفعہ ۸ هر واقعہ جو وجہہ تحریک یا تیاری کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کا هو یا جس سے یہہ بات ظاهر هوتی هو واقعہ متعلقہ هی *

عمل کسی ایسے شخص کا یا ایسے شخص کے کسی مختار کا جو کسی نالش دیوانی یا کار روئی میں فریق هو بلحاظ اُسی نالش یا کار روائی کے یا بلحاظ کسی امر تنقیحی یا امر متعلقہ اُس نالش یا کار روائی کے اور عمل کسی ایسے شخص کا کہ کوئی جرم اُسکے مقابل کار روائی هونے کے بنا هو واقعہ متعلقہ هی بشرطیکہ وہ عمل کسی امر تنقیحی یا امر متعلقہ مقدمہ پر موثر هو یا اُس سے متاثر هو عام اس سے کہ وہ امر اُسکے پہلے یا اُسکے بعد وقوع میں آئے *

ایکٹ هذا میں لفظ اقبال میں جسکي تعریف دفعه ۱۷ میں مندرج هی وه افعال جو که بیانات زباني یا دستاویزي نهوں شامل نهیں رکهے گئے اور اس دفعه کي تشریح اول میں یهه امر صاف کردیا گیا هی که لفظ عمل میں بیانات داخل نهیں هیں لیکن واضح رهے که عمل علاوه بیانات کے کبهي ایک قسم کا اقبال هوتا هی *

گو ایکٹ هذا کي اس دفعه میں اقبالوں کا ذکر نهیں هی تاهم یهه مناسب معلوم هوتا هی که مختصر طور پر اُن اثروں کا بیان کیا جاوے جو که حسب قانون شهادت عمل سے پیدا هوتے هیں *

دفعه ۱۷ میں جو اقبال کي تعریف لکهي هی اور جو اُس کا اثر بیان کیا گیا هی اُس قسم کا اثر بعض حالتوں میں عمل سے بلا کسي بیان کے پیدا هوتا هی مثلاً ملزم کا بهاگنا یا چهپنا بهیس بدلنا یا اُن هتیاروں کا چن کو که وه جرم کے کرنے میں کام میں لایا هی تلف کرنا یا کپڑوں کو خون چهڑانے کے لیئے دهونا یا اس قسم کا کوئي اور فعل اُس عمل میں داخل هی جس سے که قیاس مجرم هونے ملزم کا پیدا هوتا هی اور اپني حیثیت کے موافق اقبال جرم هی اِسي طرح پر دیواني کے معاملوں میں بهي عمل سے اثر پیدا هوتا هی مثلاً بهي کهاته میں کسي خاص شخص کے لیکهے میں ایک رقم کا لکها جانا اپني حیثیت کے موافق اقبال منجانب مالک بهي کهاته کے اِس امر کا هی که وه رقم اُس شخص کے حساب سے متعلق هی جس کے لیکهے میں وه لکهي گئي هی نه کسي دوسرے شخص کے — اسي طرح پر وصي کا ایک موصی له کو شے موصي به کا دیدینا بادي النظر میں اقبال اس امر کا هی که وصي کے قبضه میں کافي جائداد متوفی کي هی جس میں سے تمام موصی لهم کو اُن کے حصص موافق وصیت کے مل سکتے هیں — اسي طرح پر متوفی کي جائداد میں سے قرضه درجه دوم کا ادا کرنا اقبال بادي النظري اس امر کا هی که قرضه درجه اعلی کے ادا کرنے کو کافي مال متوفی چهوڑ کر مرا *

عمل جس کا اثر اقبال کے برابر هی

اسي طرح پر ایسي حالتوں میں جب که عمل در آمد روز مره مقتضي اس امر کا هو که کوئي فعل بطور اعتراض کے کیا جاوے تو ترک

ایسے فعل کا اور چپ اور ساکت رهنا بعضي حالتوں میں اثر اقبال کا رکھتا هی مثلاً جب کہ ایک سوداگر دوسرے کو فرد حساب بھیجتا هی اور وہ دوسرا سوداگر بغیر کسي اعتراض کے ایک معقول عرصہ تک ساکت رهے تو في نفسہ یہہ سکوت بادي‌النظر میں اقبال درست هونے حساب کا تصور کیا جاویگا اور اسي طرح پر ما بین دو شخصوں کے ایک حساب میں سے چند رقوم پر اعتراض کرنے سے مابقي کي صحت کا اقبال هی *

قانون معاهدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع کي دفعہ ۱۷ کي تشریح اور تمثیلات قابل غور هیں اور وہ یہہ هیں :—

ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ دفعہ ۱۷ کي تشریح

محض سکوت نسبت ایسے واقعات کے جو قیاساً موثر اس بات کے هوں کہ کوئي شخص کسي معاهدہ پر راضي هو جاوے فریب نہیں هی الا اُس حال میں کہ حالات مقدمہ ایسے هوں کہ اُن کے لحاظ سے سکوت کرنے والے کو بولنا لازم هو یا اُس کا سکوت براے خود بمنزلہ بولنے کے هو *

دفعہ ۱۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع کي تمثیلات

(الف) زید نے بطور نیلام کے هندہ کے هاتھہ ایک گھوڑا فروخت کیا جسکو زید جانتا هی کہ وہ صحیح سالم نہیں هی اور زید نے هندہ سے اُس گھوڑے کے صحیح و سالم نہونے کے باب میں کچھہ نہیں کہا یہہ زید کا فریب نہیں هی *

(ب) هندہ زید کي بیٹي هی اور ابھي بحد بلوغ پہنچي هی اِس صورت میں جو رشتہ کے مابین ان دونوں فریق کے هی اُس کے لحاظ سے زید پر لازم هی کہ اگر وہ گھوڑا صحیح و سالم نہو تو هندہ سے کہہ دے *

(ج) هندہ نے زید سے کہا کہ اگر تم اِس گھوڑے کے صحیح سالم هونے سے انکار نہ کرو تو میں اُس کو ایساهي سمجھہ لونگي زید نے کچھہ نہ کہا اِس صورت میں زید کا سکوت بمنزلہ بولنے کے هی *

(۵) زید و عمرو نے جو دونوں تاجر ہیں باہم ایک معاہدہ کیا اور زید کو خفیہ قیمت کے کم و بیش ہوجانے کي اطلاع ہی کہ جسکے سبب سے اُس معاہدہ کے انعقاد میں عمرو کي رضامندي میں خلل واقع ہوتا ہی پس زید پر لازم نہیں ہی کہ عمرو کو اُس سے مطلع کرے *

سکوت کا اثر

اگر کسي شخص کے سامنے کوئي ایسا امر بطور معاملہ بیان کیا جاوے جس کا اثر اُسکے مضر ہو تو اگر وہ سنکر ساکت رہے اور کوئي اعتراض نکرے تو اُسکا سکوت بمنزلہ اقبال کے ہی — اگر کوئي بیان بطور معاملہ مضر کسي شخص کے بذریعہ چٹھي کے اُس کو معلوم ہو تو قانوناً اُس شخص کا اُس چٹھي کا جواب معترض نہ لکھنا اُس کے مضر نہیں *

قاعدہ مذکورہ بالا نسبت سکوت کارروائي ہاے عدالت کے متعلق نہیں ہی اِس وجہہ سے کہ في نفسہ نوعیت اُن کارروائیوں کي ایسي ہی کہ سواے فریقین مقدمہ کے شخص غیر دخل در معقولات نہیں دے سکتا مثلاً اگر کوئي گواہ عدالت میں کسي شخص کے مضر اظہار دے تو اُس شخص کو منصب عدالت میں جواب سوال کرنے کا نہیں ہی جب تک کہ خود فریق مقدمہ نہو اور اِس وجہہ سے اُس کا سکوت عدالت میں موافق دفعہ مذکور کے اُس کے مضر نہوگا *

اثر اداے سود یا جزو زر قرضہ نسبت قانون تمادي کے

ایک نئي قسم کا اقبال طریق عمل سے پیدا ہوتا ہی جسکي وجہہ سے ایام تمادي از سر نو تاریخ اقبال سے شمار ہوتے ہیں چنانچہ تفصیل اُسکي دفعہ ۲۱ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع میں مندرج ہی اور وہ یہہ ہی :—

دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

جب سود کسي قرضہ یا مال متروکہ کا قبل انقضاے میعاد معین کے اُس شخص نے جو مواخذہ دار اداے قرضہ یا مال متروکہ کا ہو یا اُس کے مختار عام یا خاص نے جو اُس باب میں مجاز ہو ادا کردیا ہو *

یا جب جزو قرضہ کے زر اصل کا قبل انقضاے میعاد معینہ کے مدیون یا اُس کے مختار عام یا خاص نے جو اِس باب میں مجاز ہو ادا کیا ہو *

تو نئي میعاد سماعت کے مطابق نوعیت اصل مواخذہ کي اُس وقت سے شمار ہوگي جب کہ اداے مذکور عمل میں آیا ہو *

مگر شرط یہہ ہی کہ زر اصل میں سے ایک حصہ کے ادا ہونے کي صورت میں قرضہ معاہدہ تحریري کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور ادا کیا جانا بدستخط اس شخص کے جو کہ ادا کرے نوشتہ پر یا خود اسکي بھي جات میں یا داین کي بھي جات میں مرقوم ہو *

دفعہ مذکورہ بالا کي رو سے یہہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ سوداگر کا بل بھي ایک معاہدہ ہی پس ایک سوداگر کے بل یعني فرد حساب کي مقدار کا ایک جزو دینا اور پشت پر بل کے مدیون کا تحریر کرنا تمادي ازسرنو قایم نہیں کرتا کیونکہ بل ایک معاہدہ نہیں ہی *

تشریح ۱ — لفظ عمل کا اِس دفعہ میں حاوي معني بیانات کا نہیں ھی اِلا اُس حال میں کہ وہ بیانات بجز بیانات کے کسي افعال کي معیت رکھتے ھوں یا اُنکي توضیح کرتے ھوں لیکن یہہ تشریح اُن بیانات سے علاقہ نہیں رکھتي جنکا متعلق واقعات ھونا اِس ایکت کي کسي اور دفعہ کي رو سے لازم آتا ھو *

نسبت بیانات کے دیکھو دفعہ ۳۲ — ایکت ھذا سے دفعہ ۳۹ — ایکت ھذا تک *

تشریح ۲ — جب عمل کسي شخص کا متعلق واقعہ ھو تو جو بیان کہ اُس سے یا اُسکے روبرو اور اُسکي سماعت میں کیا جاوے اور اُس عمل پر موثر ھوتا ھو وہ امر متعلقہ ھی *

تمثیلات

(الف) زید کي تجویز بعلت قتل عمد عمرو کے ھوئي *

یہہ واقعات کہ زید نے بکر کو قتل کیا تھا اور عمرو جانتا تھا کہ زید نے بکر کو قتل کیا ھی اور عمرو نے زید کو یہہ دھمکي دیکر کہ میں اُس راز کو فاش کردونگا زید سے بجبر روپیہ اینا چاھا تھا یہہ سب واقعات متعلقہ ھیں *

(ب) زید نے عمرو پر بذریعہ تمسک کے روپیہ کے دلاپانیکي نالش کي عمرو نے تمسک کے لکھنے سے انکار کیا یہہ واقعہ کہ بروقت تحریر تمسک مبینہ کے عمرو کسي خاص غرض کے واسطے ضرورت روپیہ کي رکھتا تھا واقعہ متعلقہ ھی *

(ج) زید کي تجویز بعلت اس امر کے کیگئي کہ اُسنے عمرو کو زھر کھلاکر ھلاک کیا *

یہہ واقعہ کہ عمرو کي وفات سے پہلے زید اُسیطرح کا زھر جو کہ عمرو کو کھلایا گیا لایا تھا واقعہ متعلقہ ھی *

(د) بحث اس امر کي ھی کہ ایک خاص دستاویز زید کا وصیت نامہ ھی یا نہیں *

یہہ واقعات کہ وصیت نامہ مبینہ کي تاریخ سے تھوڑے عرصہ پہلے زید نے اُن امور کي تحقیقات کي تھي جن سے کہ وصیت نامہ مبینہ کي شرایط متعلق ھیں اور وصیت نامہ کي تحریر کے باب میں وکیلوں سے مشورہ لیا تھا اور اُسنے آور وصیت نامجات کا مسودہ تیار کرایا تھا جنکو اسنے پسند نہیں کیا واقعات متعلقہ ھیں *

(ہ) زید ایک جرم کا ملزم ٹھیرایا گیا *

جرم مبینہ سے پہلے یا اُسکے وقوع کے وقت یا اُسکے بعد زید نے ایسي شہادت بہم پہونچائي جو واقعات تنقیحي مقدمہ مذکور کو رنگت اسکے مفید مطلب دیسکے یا اسنے شہادت کو تلف کیا یا چھپایا یا جو اشخاص کہ گواہ ھوسکتے تھے اُنکي حاضري کا مانع ھوا یا ان کو غیر حاضر کرایا یا اُسنے اُس معاملہ میں اشخاص سے جھوٹي گواھي دلائي یہہ سب واقعات متعلقہ ھیں *

(و) بحث اِس امر کي ھی کہ زید نے عمرو کا سرقہ کیا یا نہیں عمرو کے سرقہ کے بعد بکر نے زید کے روبرو یہہ کہا کہ جس شخص نے عمرو کا سرقہ کیا اُسکي تلاش

کے لیئے اهلکاران پولیس آتے هیں اور اِس بات کے کهے جانے کے بعد فوراً زید بهاگ گیا یهہ سب واقعات متعلقہ هیں *

(ز) بحث اِس امر کي هی کہ زید کو عمرو کے دس هزار روپیہ دینے هیں یا نهیں *

زید نے بکر سے روپیہ قرض مانگا اور خالد نے بکر سے اُسوقت کہ زید موجود تها اور اِسبات کوسنتا تها یهہ کہا کہ میں تمکو یهہ صلاح دیتا هوں کہ زید کا اعتبار نہ کرنا اسواسطے کہ اُسے عمرو کے دس هزار روپیہ دینے هیں اُسوقت زید بغیر دینے کسي جواب کے چلا گیا یهہ سب واقعات متعلقہ هیں *

اس تمثیل میں سکوت زید درجہ اقبال کا رکهتا هی دیکهو شرح متن دفعہ هذا جس میں سکوت کا اثر لکها هی *

(ح) بحث اِس امر کي هی کہ زید نے ایک جرم کا ارتکاب کیا یا نهیں *

یهہ واقعہ کہ زید بعد وصول هونے ایک چتهي کے جس میں اُسکو اِطلاع دي گئي تهي کہ مجرم کي تلاش هو رهي هی بهاگ گیا اور نیز مضمون اُس چتهي کا یهہ دونوں امر واقعات متعلقہ هیں *

(ط) زید ایک جرم کا ملزم ٹهرایا گیا *

یهہ واقعات کہ بعد اِرتکاب جرم مبینہ کے زید بهاگ گیا یا اُسکے پاس وہ جائداد یا اُس جائداد کي

قیمت کا روپیہ تھا جو اُسنے اُس جرم سے حاصل کي
یا اُسنے اُن اشیاء کے چھپانے کا ارادہ کیا جو اس جرم
کے اِرتکاب میں مستعمل تھیں یا مستعمل ھو سکتي
تھیں واقعات متعلقہ ھیں *

(ي) یہہ بحث ھی کہ ھندہ کا بجبر ازالۂبکارت
کیا گیا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ زنا بالجبر مبینہ کے بعد عنقریب ھندہ
نے اُس جرم کي نالش کي اور وہ حالات جن میں کہ
نالش کيْ گئي اور وہ مضمون جو اس نالش میں لکھا
گیا واقعات متعلقہ ھیں *

یہہ واقعہ کہ بغیر نالش کرنے کے ھندہ نے یہہ کہا کہ
اُسکا ازالہ بکارت بجبر کیا گیا ھی حسب دفعہ ھذا
ایسا عمل نہیں ھی جو کہ واقعہ متعلقہ سمجھا جاے
گو کہ وہ صورت ھاے مفصل ذیل میں واقعہ متعلقہ
ھوسکتا ھو یعني :—

بطور اقرار وقت نزع کے حسب دفعہ ۳۲ ضمن ۱
یا بطور شہادت تائیدي کے حسب دفعہ ۱۵۷ *

(ک) بحث اس امر کي ھی کہ زید کا سرقہ
ھوا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ سرقہ مبینہ کے بعد ھي اُس نے اُس
جرم کي بابت نالش کي اور حالات نالش اور وہ

مضمون جو اس نالش میں لکھا گیا سب واقعات متعلقہ هیں *

یہہ واقعہ کہ اُسنے اپنے سرقہ کے هونیکا بیان بغیر رجوع کرنے کسي استغاثہ کے کیا ایک ایسا عمل حسب دفعہ هذا نہیں هی جو واقعہ متعلقہ هو گو کہ وہ صورتہاے مفصلہ ذیل میں واقعہ متعلقہ هو سکتا هو یعني :—

بطور اقرار وقت نزع کے حسب دفعہ ۳۲ ضمن ۱

یا بطور شہادت تائیدي کے حسب دفعہ ۱۵۷ *

دفعہ ۹ واقعات جو کسي واقعہ تنقیحي یا واقعہ متلقہ کي وجہہ ظاهر هونے یا بنا پڑنے کے لئے ضروري هوں یا جن واقعات سے کسي ایسي دلیل کي تائید یا تردید هوتي هو جو کہ کسي واقعہ تنقیحي یا واقعہ متعلقہ سے پیدا هو یا جن واقعات سے کہ کسي شي یا شخص کي شناخت هوتي هو اور وہ شناخت متعلق مقدمہ هی یا جن واقعات سے کہ کسي واقعہ تنقیحي یا متعلقہ کے وقت یا مقام کا تعین هوتا هو یا جن

واقعات جو تمہید واقعات متعلقہ کے هوں

واقعات سے کہ اُن فریق کا باہم تعلق معلوم ہوتا ہو جن کے درمیان میں ایسے امر واقعہ کا معاملہ ہوا وہ سب جہاں تک کہ اُس غرض کے لیئے اُن کی ضرورت ہو واقعات متعلقہ ہیں *

کاروبار انسان کے ایسے پیچیدہ معاملات کے متعلق اور مرکب ہیں جو کہ آپس میں باہم بنے ہوئے ہیں — ہر حالت کسی حالت سابقہ کی وجہہ سے پیدا ہوتی ہی یعنی حالت سابق علت ہوتی ہی اور حالت ثانیّ معلول اور نتیجہ ہوتی ہی اور پھر یہہ حالت سبب ہوتی ہی بہت سی اور حالتوں کی اور ہر حالت کے متعلق واقعات اور صفتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جو اُس سے علیحدہ نہیں ہو سکتیں اور جسکی وجہہ سے اُس حالت کی نوعیت پر اثر ہوتا ہی اور جنکا جاننا واسطے ٹھیک طور پر سمجھنے اُن حالتوں کے ضرور ہوتا ہی — واقعہ اصلی یعنی مقدم واقعہ کے ساتھہ اِن چیزوں کا بیان بھی بطور واقعات متعلقہ کے شہادت میں داخل ہوسکتا ہی — لیکن عدالت کا کام یہہ ہی کہ اِس امر کا تصفیہ کرے کہ تعلق اِن حالات اور واقعات کا واقعہ مقدم سے ایسا قریب ہی یا نہیں کہ جس سے نتیجہ معتدبہ حاصل ہوسکے اِن حالات سے گرد نواح واقعہ مقدم کی نسبت کوئی صریح قاعدہ قائم کرنا محال ہی اور یہہ عدالت کی راے پر چھوڑا گیا ہی کہ اِس امر کو طے کرے کہ کونسی حالت کی نسبت شہادت مناسب ہی اور کونسی کی نہیں *

ایسی راے قائم کرنے میں عدالت کو دو اُمور پر لحاظ رکھنا چاہیئے —

امور قابل لحاظ در بارہ تجویز تعلق واقعات تمہیدی

اول — یہہ کہ آیا یہہ حالات واقعہ مقدم کے ہم زمانہ ہیں یا نہیں *

دوم — یہہ کہ آیا وہ اِس قسم کے ہیں کہ جن سے واقعہ مقدم کی نوعیت کی تصریح ہوتی ہی یا نہیں *

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کي هی که ایک خاص دستاویز وصیت‌نامہ زید کا هی یا نہیں *

اِس صورت میں زید کي جایداد اور اُسکے خاندان کي وہ حالت جو بتاریخ مبینہ وصیت نامہ کے هو واقعات متعلقہ میں داخل هوسکتي هی *

(ب) زید نے عمرو پر بابت کسي عبارت تہتک آمیز کے جس سے زید پر معیوب چال چلن کا اتہام هوتا هی نالش رجوع کي عمرو بیان کرتا هی کہ وہ مضمون جو تہتک آمیز بیان کیا گیا واقعي هی *

حالت اور تعلقات فریقین کے اُس زمانہ میں جبکہ عبارت تہتک آمیز مشتہر کي گئي واقعات متعلقہ بطور مبادي واقعات تنقیح طلب کے متصور هوسکتے هیں *

جزئیات کسي تنازع کے جو فیمابین زید اور عمرو کے ایسے امر کي بابت تھا جسکو عبارت تہتک آمیز سے کچھہ واسطہ نہیں هی واقعات متعلقہ نہیں هیں اگرچہ اُن دونوں کے درمیان تنازع کا هونا اُس حال میں کہ زید اور عمرو کے تعلق باهمي پر کچھہ موثر هوا هو واقعہ متعلقہ هوسکتا هی *

(ج) زید پر ایک جرم کا الزام کیا گیا ارتکاب جرم کے بعد هي زید اپنے گھر سے فراري هوا تو یہہ واقعہ حسب دفعہ ۸ کے واقعہ متعلقہ هی اِسواسطے کہ وہ ایک

ایسا عمل ھی جو واقعات تنقیحي کے قائم ھونے کے بعد اور اُنکي تاثیر سے سرزد ھوا *

یہہ واقعہ کہ جسوقت زید اپنے مکان سے گیا تو جس مقام کو گیا وھاں اُسکو ایک ضروري اور ناگھاني کام پیش آیا تھا واقعہ متعلقہ ھی اِسواسطے کہ اُس سے یک بیک مکان سے چلے جانے کي توضیح ھوتي ھی *

جس کام کے واسطے کہ وہ گھر سے گیا اُسکے جزئیات واقعات متعلقہ نہیں ھیں مگر اُسیقدر کہ واسطے ثبوت اِس امر کے ضروري ھوں کہ وہ کام ناگھاني اور ضروري پیش آیا تھا *

ولایت کے قانون شہادت کے سب سے بڑے مصنف نے یعني ٹیلر صاحب نے اپني کتاب میں لکھا ھی کہ جو بیانات اور چٹھیات گھر سے باھر ھونے کے زمانہ میں لکھي گئي ھوں اور جس سے وجہہ گھر سے باھر جانے کي معلوم ھوتي ھو بطور شہادت مقبول ھوسکتي ھیں اسواسطے کہ گھر سے باھر جانا اور وھاں سے غایب رھنا افعال مسلسل ھیں *

(د) زید نے عمرو پر اِس امر کي نالش کي کہ بکر نے جو معاھدہ نوکري کا زید کے ساتھہ کیا تھا اُسکے نقض کي ترغیب بکر کو دي بکر نے زید کي نوکري چھوڑنے کے وقت زید سے یہہ کہا کہ میں تمھاري نوکري اِسواسطے چھوڑتا ھوں کہ عمرو نے اس سے ایک اچھي نوکري دینے کو کہا ھی یہہ بیان واقعہ متعلقہ ھی اِسواسطے کہ اُس سے بکر کے اُس عمل کي توضیح ھوتي ھی جو کہ امر تنقیحي متعلقہ مقدمہ ھی *

(ه) زید پر الزام سرقه کا هو اور وه عمرو کو مال مسروقه دیتے هوئے دیکھا گیا اور وهي مال زید کي زوجه کو دیتے هوے عمرو کو دیکھا اور عمرو نے جبکه اُسے وه مال حواله کیا تو یهه کها که زید نے کها هی که تم اِسکو چھپا رکھو عمرو کا یهه بیان واقعه متعلقه هی اِس واسطے که اُس سے توضیح اوس واقعه کي هوتي هی جو که جزو ایسے معامله کا هی *

(و) زید کي تجویز بعلت ایک بلوه کے هوئي اور ثابت هوا که وه سرغنه هوکر جاتا تھا شور و غل بلوه کے لوگوں کا امر واقعه هی اِس واسطے که اوس سے توضیح نوعیت اوس فعل کي هوتي هی *

دفعه ۱۰ جبکه وجهه معقول اِس امر کے باور کرنے کي هو که دو یا چند اشخاص نے کسي جرم یا حرکت بیجا قابل نالش کے ارتکاب کے لیئے باهم سازش کي هی تو جو چیز که اُنمیں سے کسي ایک شخص نے نسبت اُنکے عام ارادہ کے بعد ازاں که وه عام ارادہ اُنمیں سے کسي ایک کے ذهن میں گذرا هو کهي یا کي یا لکھي هو وه نسبت

اُمور جو که کسي سازش نے نسبت مقصد عام سازش کے کیئے یا کهے هوں

ہر شخص شریک سازش کے واسطے ثابت کرنے وجود سازش کے اور نیز واسطے ثبوت اِس امر کے کہ ہر ایسا شخص شریک اُس سازش کا تھا امر واقعہ ہی *

ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ لفظ وجہہ معقول سے شہادت بادی النظری مراد ہی — یہہ ایک مسئلہ قانونی طی شدہ ہی کہ جب چند شخص ملکر ایک مقصد ناجائز کے لیئے کوئی فعل کرتے ہیں تو اُس گروہ کے ایک فرد اور ایک شخص کا فعل جو کہ بغرض پورا کرنے مقصد عام کے کیا جاوے وہ کل گروہ کا فعل سمجھا جاویگا اور تمام تحریرات اور بیانات جو کہ ایک سازش کنندہ کرے وہ اَوْر سازش کنندگان کے مخالف شہادت میں مستعمل ہو سکتے ہیں لیکن یہہ امر ضروری ہی کہ تمام افعال اور بیانات وغیرہ بغرض حصول مقصد عام کے کیئے گئے ہوں یعنی جب تک کہ یہہ امر ثابت نہو کہ وہ افعال وغیرہ بغرض حصول مقصد عام کے کیئے گئے ہیں تب تک مضر دیگر اشخاص سازش کنندگان کے تصور نہ کیئے جاوینگے *

تمثیل

(الف) وجہہ معقول اِس امر کے باور کرنے کی ہی کہ زید نے بمقابلہ ملکہ معظمہ کے لڑائی کرنے کے لیئے سازش کی *

یہہ واقعات کہ واسطے حصول غرض اِس سازش کے عمرو نے اسلحہ یورپ میں حاصل کیئے اور اُسی مطلب سے بکر نے کلکتہ میں روپیہ جمع کیا اور خالد نے بمبئی میں لوگوں کو اُس سازش میں شریک ہونے کا اغوا کیا

اور ولید نے آگرہ میں اُس غرض کی تائید میں تحریرات مشتہر کیں اور حامد نے دھلی سے محمود کے پاس کابل میں وہ روپیہ جو بکر نے کلکتہ میں جمع کیا تھا پہنچایا اور مضمون اُس خط کا جو کہ خالد نے اُس سازش کے بیان میں لکھا اِن سب واقعات میں سے ہر ایک واسطے ثابت کرنے وجود اُس سازش اور شرکت زید کے واقعہ متعلقہ ہی گو کہ وہ اُن سب سے لا علم ہو اور گو کہ وہ اشخاص جنہوں نے یہہ افعال کیئے اُس سے نا آشنا ہوں اور افعال مذکور قبل ازاں کہ وہ اس سازش میں شریک ہوا یا بعد ازانکہ وہ اُس سے نکل گیا وقوع میں آئے ہوں *

فیلڈ صاحب نے نہایت خوبی کے ساتھہ اِس دفعہ کی شرح یوں کی ہی کہ اُمور مفصلہ ذیل پر اِس دفعہ کے سمجھنے کے لیئے غور کرنا چاہیئے :—

اُمور قابل لحاظ دفعہ هذا

اول — یہہ دفعہ متعلق ہی جرم سے اور نیز اُن افعال ناجائز سے جو کہ بناے مخاصمت نالش دیوانی قرار پا سکتے ہیں — اور جب کبھی چند اشخاص سازش کر کے کوئی جرم یا فعل ناجائز کریں تو اُن سے یہہ دفعہ متعلق ہوگی *

دوم — یہہ کہ قبل اِسکے کہ شہادت اِس دفعہ کے موافق لی جاوے وجہہ موجہہ وجود سازش کی ضرور ہو *

سوم — بعد ثبوت سازش کے ہر فعل و بیان ہر فرد سازش کنندگان تا بمقابلہ اور مضر ہر دیگر فرد سازش کنندگان کے تصور کیا جاویگا گو یہہ مختلف افراد سازش کنندگان ایک دوسرے کے فعل سے ناواقف ہوں بلکہ ایک دوسرے کو جانتے بھی نہوں *

چہارم — وہ افعال اور بیانات شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں گو قبل یا بعد اُس زمانہ کے کیئے گئے ہوں جب کہ وہ شخص (جسکے

مخالف بطور شہادت اِستعمال کیئے جاتے ہیں) اِس سازش میں شریک ہوا ہو *

پنجم — چٹھي جسمیں کہ حال سازش کا درج ہو اور گو وہ چٹھي بغرض اُس سازش کي امداد کے یا کسي اور مقاصد متعلقہ سازش کے نہ لکھي گئي ہو تاہم شہادت میں درج ہوسکتي ہی جیسا کہ ایک مقدمہ میں ہائي کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ گزٹ آف انڈیا میں جو چٹھیات سرکاري مشعر حالات باغیان سرحد مندرج تھیں وہ اُس ملزم کے مقابلہ میں جسپر جرم بغاوت اور امداد باغیان سرحد لگایا گیا تھا شہادت میں داخل ہو سکتي ہیں [7] — اور اسي طرح پر بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام امیرخان وغیرہ جنکے ذمہ وہي الزام بغاوت لگایا گیا تھا یہہ امر تجویز ہوا کہ وہ خطوط جنکے وجود کي نسبت پہلے شہادت گذرچکي تھي اور جو اُسکے بعد ملزم کے مکان میں سے وقت خانہ تلاشي پائے گئے داخل شہادت ہو سکتے ہیں [8] *

دفعہ ۱۱ واقعات جو اَور نہج پر واقعہ متعلقہ نہیں ہیں وہ صورتہاے مفصلہ ذیل میں واقعات متعلقہ ہیں *

واقعات غیرمتعلقہ متعلقہ کب ہوجاتے ہیں

(۱) — اگر وہ کسي واقعہ تنقیحي یا واقعہ متعلقہ کے مغائر ہوں *

(۲) — اگر اُنسے في نفسہ یا بمعیت اَور واقعات کے کسي واقعہ تنقیحي یا واقعہ

---

۷ ملکہ معظمہ بنام امیرالدین — بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۳

۸ ملکہ معظمہ بنام امیرخان وغیرہ — بنگال جلد ۹ صفحہ ۳۶

متعلقه کا وجود یا عدم بلوجه شایت قرین قیاس یا بعید از قیاس هوتا هو *

دفعات ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ — ایکٹ هذا ایک اصول پر مبني نهین لیکن اس دفعه سے ایک نیا اصول قانون شهادت شروع هوتا هی اور منجمله دفعات ایکٹ هذا کے یهه ایک مقدم دفعه هی جیسا که شرح سے معلوم هوگا *

ایکٹ هذا کي دفعه ۳ کي شرح میں جهاں که همنے واقعات کي تقسیم مثبته اور منفیه کي هی یهه امر بیان هو چکا هی [۹] که في الحقیقت هر واقعه مثبته اور منفیه طور پر بیان کیا جاسکتا هی اور اُس جگهه پر هم یهه مثال دے آئے هیں که یهه کهنا که فلاں وقت زید ایک مقام خاص میں تها دوسرے طور پر یوں کهنا هی که زید اُسوقت اُس مقام سے باهر نه تها مثلاً جب یهه امر ثابت کرنا منظور هو که زید وقت خاص پر فلاں مقام پر نه تها اور کوئي شهادت ایسي بهم نهیں پهنچ سکتي که جس سے یهه ثابت هو که اُسوقت زید وهاں نه تها تو اس غرض کو اس طرح پر حاصل کیا جاسکتا هی که یهه امر ثابت کریں که زید اُس خاص وقت میں دوسري جگهه میں موجود تها اور چونکه یهه امر محال هی که زید ایک هي وقت میں دو جگهه موجود هو تو خواه مخواه یهه نتیجه نکلتا هی که جب زید کا ایک جگهه هونا ثابت هو جاوے تو معاً زید کا باقي اور کل مقاموں میں موجود نهونا ثابت هوجاویگا غرض که جب واقعه مثبته کو منفیه طور پر ثابت کرنا منظور هو یا منفیه واقعات کو مثبته طور پر ثابت کرنا منظور هو تب حسب منشاء دفعه هذا ایسي شهادت جو که بظاهر (اور بحالت نهونے دفعه هذا کے) قابل ادخال نه سمجهي جاتي قابل ادخال سمجهي جاویگي *

اس امر پر لحاظ رکهنا چاهیئے که ضمن اول دفعه هذا وه حالت هی که جسمیں ایک واقعه کا وجود ثابت هونے سے دوسرے واقعه کا عدم خواه مخواه ثابت هوجاتا هی اور اِسکي مثال تمثیل (الف) کے جزو اول

[۹] دیکهو صفحه ۲۰

میں مندرج ہی اور ضمن دوم ایسے اعلیٰ درجہ کي حالت نہیں ہی بلکہ ایسي حالت ہی کہ ایک واقعہ کے وجود ثابت ہونے سے دوسرے واقعہ کا عدم غالب طور پر معلوم ہوتا ہی اور اُسکي مثال جزء آخر تمثیل (الف) میں مندرج ہی الغرض ضمن اول جب متعلق ہوتي ہی جب کہ دو واقعات کا وجود محال ہی اور ضمن دوم جب کہ وجود دو واقعات کا مشکل ہی فرق مابین محال اور مشکل کے ظاہر ہی *

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کي ہی کہ زید سے کلکتہ میں ایک خاص تاریخ میں ایک جرم سرزد ہوا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ اُس روز زید لاہور میں تھا واقعہ متعلقہ ہی *

یہہ واقعہ کہ قریب زمانہ سرزد ہونے جرم کے زید مقام اِرتکاب جرم سے اِسقدر فاصلہ پر تھا کہ وہاں سے اِرتکاب اُسکا گو کہ غیر ممکن نہو لیکن بدرجہ غایت بعید از قیاس ہی واقعہ متعلقہ ہی *

(ب) بحث اِس امر کي ہی کہ زید نے ایک خاص جرم کا اِرتکاب کیا یا نہیں *

حالات اِس مقدمہ کے ایسے ہیں کہ وہ جرم زید یا عمر یا بکر یا خالد سے ضرور ہوا ہوگا پس ہر واقعہ جس سے یہہ ثابت ہو کہ اُس جرم کا اِرتکاب کسي اور سے نہیں ہو سکتا تھا یا یہہ کہ اُسکا اِرتکاب عمر یا بکر یا خالد میں سے کسي سے نہیں ہوا واقعہ متعلقہ ہی *

تمثیل (ب) وہ صورت ھی جبکہ چند واقعات کے ثابت ہونے سے ایک نئے واقعہ کا پورا اثبات ھوجاوے ایسے طور پر جیسا کہ ضمن اول دفعہ ھذا میں مندرج ھی *

دفعہ ۱۲ جن نالشات میں کہ دعوی ھرجہ کا ھو اُن میں ھر واقعہ جس سے عدالت تعداد زر ھرجہ کی جو دلایا جانا چاھیئے تجویز کرسکے واقعہ متعلقہ ھی *

واقعات ممد تعین مقدار ھرجہ

گو مضمون دفعہ ھذا بآسانی سمجھہ میں آتا ھی تاھم یہہ بیان کرنا ضرور معلوم ھوتا ھی کہ تعریفات واقعات تنقیحی مندرجہ دفعہ ۳ — ایکٹ ھذا کی مطابقت کرنے سے یہہ امر معلوم ھوگا کہ یہہ دفعہ زیادہ تر متعلق أمور تنقیحی سے ھی کیونکہ مقدار ھرجہ فی الحقیقت حد ذمہ‌داری ھی جسکا ذکر تعریف واقعات تنقیحی میں ھی [1] *

ھر مقدمہ میں جسمیں کہ دعوی واسطے دلاپانے ھرجہ کے ھو لازم ھی کہ منجملہ أمور تنقیح طلب کے یہہ امر قرار پاوے کہ مقدار زر ھرجہ مدعا بہا کیا ھی کیونکہ بغیر تنقیح مقدار مذکور کے ڈگری قرار نہیں پاسکتی اور جو واقعات کہ امر تنقیح‌طلب مذکور کے تجویز کرنے میں ضروری ھوں وہ سب حسب منشاء دفعہ ھذا متعلق قرار دیئے گئے ھیں *

بعض حالتوں میں مثل مقدمات ھتک‌عزت جو دیوانی میں دائر کیئے جاویں مقدار زر ھرجہ کی تنقیح کرنے کے لیئے مدعی کے چال‌چلن کے دریافت کرنے کی ضرورت پڑتی ھی تاکہ اُسکی وقعت کے موافق ھرجہ دلایا جاوے اسکا ذکر دفعہ ۵۵ — ایکٹ ھذا میں مندرج ھی *

دفعہ ۱۳ جس حال میں کہ کسی حق یا کسی رسم کے وجود کی بحث ھو واقعات مفصلہ ذیل واقعات متعلقہ ھیں —

جب حق یا رسم کی بحث ھو تو کیا کیا واقعات متعلقہ ھیں

[1] دیکھو صفحہ ۲۲ سے ۲۷ تک

(الف) ھر معاملہ جس سے حق یا رسم مذکور پیدا ہوئي ھو یا اُسکا دعوي کیا گیا ھو یا اُسمیں تبدیل ہوئي ھو یا جس سے اُس کي نسبت اقبال یا اصرار یا اِنکار کیا گیا ھو یا جو اُسکے وجود کا مغائر ھو *

(ب) وہ خاص حالات جنمیں کہ حق یا رسم مذکور کا دعوي کیا گیا ھو یا جنمیں وہ تسلیم کي گئي ھو یا مستعمل ہوئي ھو یا جنمیں کہ اُسکے استعمال کي نسبت نزاع یا اصرار ھوا ھو یا اُس سے تجاوز کیا گیا ھو *

تمثیل

بحث اس امر کي ھی کہ زید ایک جاے شکار ماھي کا حق رکھتا ھی یا نہیں پس ایک وثیقہ جسکے ذریعہ سے وہ جگہہ زید کے آبا و اجداد کو دي گئي یا ایک رھن نامہ اُسي جگہہ کا جو زید کے باپ نے کیا اور بعد اُسي جگہہ کو زید کے باپ کا کسي آور شخص کو بخلاف اُس رھن کے دینا اور وہ خاص حالات جنمیں

که زید کا باپ اُس حق کو عمل میں لاتا رها یا جنمیں که زید کے همسایوں نے اُس حق کے استعمال کا انسداد کیا یهه سب واقعات متعلقه هیں *

مقوله اول منجمله مقولات خمسه مندرجه کتاب هذا یهه هی که :— برتاؤ سب سے عمده مبین اشیاء کا هی *

رسم کیا هی

یهه دفعه اسي مقوله پر مبني هی — رسم ایک ایسا قانون هی که جسکو نه تو کسي ایکٹ نے جاري کیا هو اور نه کسي قانون خاص پر مبني هو بلکه صرف استعمال اور برتاؤ کي وجهه سے وقعت قانون کي رکهتا هو — قانون اور رسم میں یهه فرق هی که قانون ایک عملداري کي کل رعایا پر حاوي هوتا هی اور رسم صرف ایک خاص جگهه یا خاص قوم یا برادري سے متعلق اور اُنپر واجب‌التعمیل هوتي هی — جب کبهي ایک طرح کے عملدرآمد کو لوگ موجب آسایش سمجهتے هیں اور بار بار وقتاً فوقتاً متواتر اُسکو عمل میں لاتے لگتے هیں تو بعد انقضاے میعاد دراز کے وه عملدرآمد رسم قرار دیدیا جاتا هی اور اُسکا زور بمنزله قانون کے هو جاتا هی بهرحال رسم و رواج بمنزله قانون اُس صورت میں هوتا هی جبکه مفصله ذیل شرائط اُسمیں پائي جاویں :—

شرائط جواز رسم

اول — رسم صریح و واضح هو یعني اُسکے عملدرآمد کرنے میں کوئي شک و شبهه باقي نهو مثلاً ایسي رسم که سب سے لایق بیٹے کو اَور بیٹوں سے دوچند ترکه ملے کبهي رسم نهیں هو سکتي کیونکه یهه امر کبهي طے نهیں هو سکتا که سب سے لایق کون هی — لیکن ایسي رسم که سب سے بڑے بیٹے کو دوچند ترکه ملیگا جایز تصور هوگي کیونکه یهه امر تحقیق هو سکتا هی که کون سب سے بڑا بیٹا هی [۲] *

۲ بهگوان داس بنام پالگرینن سنگهه — بنگال جلد اول صفحه ۹ تتمه ۱۵ اریه ڈیش

دوم — رسم بلا وجهه موجهه اور غیرواجبي نهو مثلاً یهه رسم که جب تک افتاده زمین میں نمبردار اپني مویشي نه چرا لیوے دیگر شرکاء پٹي‌دار اپني مویشي نه چرا سکیں رسم نهیں هو سکتي کیونکه اگر نمبردار اپني مویشي کبهي نه چراوے تو آؤر پٹي‌داروں کے وه چراگاه کسي کام نهیں آسکتي *

سوم — رسم قدیم هوني چاهیئے یعني بوجهه امتداد کے کسیکو ٹهیک معلوم نهو که کب سے شروع هوئي *

چنانچهه پریوي کونسل نے یهه تجویز کیا که جب که یهه ثابت هوگیا که آٹهه یا چوده نسل سے ایک زمینداري کل بطور راج کے بڑے بیٹے کو ملتي رهي هی تو اُس عملدرآمد کو ایسي رسم تصور کیا که جسکي وقعت علم شاستر کے قواعد سے بڑه جاوے اور اس وجهه سے بڑے بیٹے کو کل راج دلوایا [۳] *

چهارم — رسم متواتر ماني گئي هو یعني اُسپر همیشه عملدرآمد هوتا رها هو ورنه رسم نهیں هو سکتي [۴] *

پنجم — رسم قدیم سے غیرمتنازعه فیه رهي هو یعني عموماً سب اُسکو مانتے آئے هوں *

ششم — رسم لازمي هو یعني یهه که همیشه اُسکے موافق عمل کرنا لازم هو نه خلاف اُسکے مثلاً ایسي رسم که کبهي بڑا بیٹا گدي پر بیٹهے اور کبهي چهوٹا بیٹا رسم نهیں هوسکتي *

هفتم — رسم ایسي هوني چاهیئے که اُس قوم یا برادري یا مقام کي کسي اور رسم سے نقیض نهو *

الغرض بسا اوقات رسم ثبوت هوتي هی وجود کسي حق کي لیکن اُسکے ثبوت کے طور پر کام میں لانے کے لیئے شرائط بالا ضروري هیں اور جب یهه شرائط پوري پوري کسي رسم میں پائي جاتي هوں تو وه بمنزله

۳ راوت اوجن‌سنگهه و راوت هرجن‌سنگهه بنام راوت گهنشام‌سنگهه مورزانڈین اپیل جلد ۵ صفحه ۱۶۹ و گنیش‌دت‌سنگهه بنام مهاراجه مهیشورسنگهه مورزانڈین اپیل جلد ۶ صفحه ۱۸۷

۴ امرت‌ناتهه چودهري بنام گوري‌ناتهه چودهري — بنگال جلد ۹ صفحه ۲۳۲ و نکندرنرائن بنام رگوناتهه‌نرائن دیو — ویکلي جلد سنه ۱۸۶۴ صفحه ۱۵

قانون کے هو جاتي هی چنانچه هائي کورت ممالک مغربي اور شمالي نے اپنے فیصله مورخه ۲۶ مارچ سنه ۱۸۶۸ ع نمبري ۲۰۹ عام سنه ۶۷ میں یهه تجویز کیا که جب رسم و رواج شفع کسي خاص مقام میں ثابت هوجاوے تو اُسکي بنیاد پر ڈگري مل سکتي هی [5] *

رسم خلاف قانون

رسم اگر خلاف قانون عام کے هو تب بهي خاص برادري یا خاص مقام پر جهاں وہ جاري هو اور اُس پر عملدرآمد هو واجب التعمیل هوگي چنانچه پریوي کونسل نے ایک مقدمه میں جسمیں که راج کي بحث تهي ۵ امارچ سنه ۱۸۶۹ ع کو یهه تجویز کیا که جب رسم خاص کا وجود ثابت هو جاوے تو وہ عام قاعدہ قانون سے بڑهکر زور رکهتي هی [6] لیکن اگر کوئي ایسي رسم جو صریح قانون نافذ کردہ گورنمنت کے خلاف هو تو اُسکا عملدرآمد نه هوگا *

رسم خلاف قاعدہ عام شاستر

حسب احکام شاستر کے رسم باوجود خلاف هونے عام مسائل شاستر کے قابل پابندي تصور کي گئي هی اس وجهه سے شاستر کے موافق رسم خود ایک شاخ قانون کي هی اور منو کا قول هی که رسم قدیم سب سے اعلی قانون هی ــ اور حکام پریوي کونسل نے اِسکے موافق یهه صاف تجویز کردیا هی که حسب احکام قانون اهل هنود ثبوت کامل رسم کا لکهے هوئے قانون کے الفاظ پر غالب هی [7] *

اقسام رسوم اهل هنود

هندؤں میں دو قسم کي رسم هوتي هیں ایک کلاچار یعني رواج کسي خاندان کا دوسرے دشاچار یعني رواج کسي خاص مقام کا *

واسطے ثابت کرنے اور وقعت قائم کرنے کلاچار کي اُن شرایط کے جنکا اوپر ذکر هو چکا هی پابندي لازم هی علی الخصوص شرایط سوم وچهارم مذکور الصدر کي [8] *

---

۵ دیشورراے بنام بشایکراے

۶ تپل کرشتو دیتهو مالو بنام بیرچندر ڈهاکر بنگال جلد ۳ صفحه ۱۳ فیصلجات پریوي کونسل وراثت ارجن سنگهه بنام گهنشام سنگهه مورزانڈین اپیل جلد ۵ صفحه ۱۶۹

۷ ٹهاکر متورا بنام متورا ماننگا ستهو پتي مورزانڈین اپیل جلد ۱۲ صفحه ۴۳۶ و بنگال جلد ۱ صفحه ۱ ۲ نظایر پریوي کونسل و چهارام سنگهه بنام بهیاگر سنگهه مورزانڈین اپیل جلد ۱۳ صفحه ۳۹۰

۸ امرت ناتهه چودهري بنام گوري ناتهه چودهري ــ بنگال جلد ۶ صفحه ۲۳۲ و راجه ٹگندر نراین بنام رگهوناتهه نراین دیو ــ بنگالي جلد سنه ۱۸۶۳ ع صفحه ۲۰

علاوه غیر منقسم هونے راج کے اور رواج بهي جو متعلق کسي خاص راج کے هوں قابل پابندي قرار دیئے گئے هیں مثلاً راجه کي اولاد جو که کم قوم زوجه سے هو اُسکا مرتبه هم قوم زوجه کي اولاد سے کم تصور هوتا هی ۹ *

اور راجه کے بهائي کا حق بمقابله راجه کي کنیزک زاده اولاد کے اعلی متصور هوتا هی ۱ *

مقدمه ابراهيم بنام ابراهيم

یهه بڑا نامي مقدمه پریوي کونسل نے ۱۳ جون سنه ۱۸۶۳ع کو فیصل کیا جسمیں که حکام نے یهه تجویز کي که جب کبهي کسي خاندان خاص میں کوئي ایسا طریقه جانشیني اور وراثت کا پایا جاوے جو که اُس جگهه کے عام طریقه وراثت سے مختلف هو تو ایسے خاص طریقه وراثت کو رواج خاندان خاص قرار دینا چاهیئے اور جائداد اُس خاندان کي (خواه موروثي هو یا مکسوبي) اوسي قاعده وراثت کے موافق بتیگي — اس مقدمه میں فریقین قوم کے هندو تهے مگر اُنکے اجداد نے مذهب عیسائي قبول کر لیا تها اور ایک نئے طور پر وراثت کا سلسلهٔ قایم کیا تها ۲ *

خاندان کرنل اسکنر

بحواله مقدمه مذکور پریوي کونسل نے نسبت جایداد متروکه کرنل اسکنر واقع دهلي و میرتهه یهه تجویز کیا که جو خاندان ایک ایسي خاص قسم کا هو که جسمیں آدهے مسلمان اور آدهے عیسائي هیں اور جنمیں که سب غیر صحیح النسب هیں اُس خاندان کي نسبت قانون قائم کرنے کے لیئے اُس خاندان کا خاص طریقه زندگي پر لحاظ رکهنا چاهیئے اور یہاں تک قرار دیا که حسب منشاء وصیتنامه کرنل اسکنر کے لفظ اولاد میں اولاد ولدالحرام داخل هی ۳ *

---

۹ رانی بشنوپریا پتوماديا بنام بانس ديو دل پدوارتي پتنايک — ويکلي جلد ۲ صفحه ۲۳۲ نظاير ديواني

۱ ننانند موديوانچ بنام سريکرن جگرناتهه ديوتا پتنايک ويکلي جلد ۳ صفحه ۱۱۶ نظاير ديواني

۲ ابراهيم بنام ابراهيم — مورزانڈين اپيل صفحه ۲۲۴ و سدرلينڈ پريوي کونسل ججمنٹ صفحه ۵۰۱

۳ مسماة فنني بارا بنام مسس آرتی — بنگال جلد ۵ صفحه ۱ نظاير پريوي کونسل

حق شفع اور اُسکے اقسام

حق شفع ایک حق هی جو کہ شرع محمدي کے موافق ابتداءً هندوستان میں مسلمانوں نے جاري کیا رفتہ رفتہ هندوؤں میں بهي وہ رسم جاري هوگئي اور یہاں تک کہ دیہات کے واجب‌العرضوں میں بهي داخل هونے لگي — بوجهہ انقضاے مدت دراز کے اب حق شفع نہایت عام طور پر جاري هوگیا هی اور اُسکي نزاعیں عدالتوں میں اکثر پیش هوتي هیں لہذا مختصر طور پر اُسکا یہاں ذکر کرنا بیجا نہوگا *

حق شفع هندوستان میں اب چار قسم کا هی *

۱ — حسب احکام شرع محمدي *

۲ — حسب احکام ایکٹهاے کونسل قانوني هند (دیکهو دفعہ ۱۳ ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱)

۳ — حسب شرایط واجب‌العرض دیہہ *

۴ — حسب رواج مقام گردنواح *

نسبت قسم اول و دویم کے همکو کچهہ بیان کرنا ضرور نہیں کیونکہ وہ حق بر بناء قانون هی اور بغیر پورا کیئے اُن شرایط کے جو کہ قانون و شرع محمدي میں لازمي هیں کوئي شخص مستحق حق شفع نہیں هی [۴] اور هندو پر وہ حق شفع شرعي جاري نہیں هوسکتا [۵] *

قسم سویم سے بهي همکو کچهہ غرض نہیں هی کیونکہ وہ بر بناء معاهدہ واجب‌العرض هی اور اُسمیں شرایط شرعي پورا کرنے کی ضرورت نہیں هی [۶] اور اُس شخص پر جو فریق واجب‌العرض نہیں هی جاري نہیں هوسکتا [۷] *

قسم چہارم کا شفع منحصر هی رواج مقام پر اور بلا لحاظ مذهب و قوم سب پر جاري هوتا هی — چنانچہ هائي کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ ملک بہار میں عموماً رسم شفع جاري هی اور ایک هندو دوسرے هندو

---

۴ کریم‌الدین بنام معزالدین منفصلہ هائي‌کورٹ اضلاع شمال و مغرب مورخہ ۳۱ اگست سنہ ۱۸۶۶ع نمبري ۹۳۷ سنہ ۶۶ و بهورو چاسهت بنام پهلوان‌راے ویکلي جلد ۶ صفحہ ۳ نظایر دیواني

۵ شیخ قدرت الله بنام موهني موهن شاها بنگال جلد ۴ صفحہ ۱۳۴ نظایر اجلاس کامل و ویکلي جلد ۱۳ صفحہ ۲ نظایر اجلاس کامل

۶ چودهري برج لال بنام راجہ گوسهاے منفصلہ هائي‌کورٹ شمال و مغرب مورخہ ۲۹ جولائي سنہ ۱۸۶۷ع نمبر ۱۶۷ سنہ ۶۷ فیصلہ اجلاس کامل

۷ جیکشو سنگهہ بنام ٹهاکر داس منفصلہ هائي‌کورٹ شمال و مغرب ۷ فروري سنہ ۱۸۶۸ع نمبري ۱۷۱ سنہ ۱۸۶۷ع

پر شفع کا دعوی حسب شرایط شرع محمدي کرسکتا هی [۸] مگر بغیر ثبوت رسم هندو پر شفع جاري نهیں هوسکتا [۹] اور نه عیسائیوں پر [۱] اور هائي کورٹ شمال و مغرب نے یهه تجویز کیا هی که کسی مقام پر ایک یا دو دفعه حق شفع کے قائم هونے اور جائز رکھے جانے سے کوئي ثبوت هونے رسم حق شفع نهیں هوتا [۲] رسم عام هوني چاهیئے — واجب‌الغرض شهادت رواج شفع قرار پاسکتي هی *

لیکن حسب احکام شرع کوئي رسم جو صریح نص کے خلاف هو واجب‌التعمیل نهیں هی مثلاً کوئي ایسي رسم که بڑے بیٹے کو کل جائداد متروکه پدر ملجاوے یا یهه که دختر کو کچهه ترکه نه ملے (جوکه خلاف احکام شرع کے هی) قابل پابندي نهوگي [۳] *

رسم خلاف شرع محمدي قابل پابندي نهیں

تمثیل دفعه هذا سے یهه معلوم هوتا هی که یهه دفعه حقوق سے جو متعلق کسي خاص شخص سے هوں یا جو عموماً سب اشخاص سے متعلق هوں دونوں پر حاوي هی — معني لفظ حق کے جو اِس دفعه میں مستعمل کیا گیا هی نهایت وسیع معلوم هوتے هیں اور وه معني تمام حقوق متعلق جائداد منقوله اور غیر منقوله پر حاوي هیں *

اصل مسوده ایکٹ هذا میں منجمله تمثیلات اس دفعه کے یهه تمثیلات دي گئي تهیں :—

(الف) بحث اِس امر کي هی که کوئي خاص قطعه اراضی کا زید کا هی یا نهیں انتقالات اراضي مذکور کے جو ایک شخص سے دوسرے شخص کے

تمثیلات مندرجه مسوده ایکٹ هذا

---

۸ رامدار مشر بنام جودهکا لال مشر بنگال جلد ۸ صفحه ۲۵۵

۹ سراج علي بنام رحمان ڈبلیو ویکلي جلد ۸ صفحه ۲۰۲ نظایر دیواني

۱ موهیشي لال بنام جے کشن ویکلي جلد ۹ صفحه ۲۵۰ نظایر دیواني

۲ بنارسي داس بنام پهولچند منفصله هائي کورٹ شمال و مغرب مورخه تاریخ ۵ دسمبر سنه ۱۸۶۹ ع نمبري ۱۳۱۲ سنه ۶۹

۳ محمد خان بنام قادرداد خان منفصله هائي کورٹ شمال و مغرب مورخه ۵ اکتوبر سنه ۱۸۶۹ ع فیصله اجلاس کامل

ھاتھہ اور بالاخر زید کے ھاتھہ ھوئے واقعات متعلقہ ھیں *

(ب) بحث اس امر کی ھی کہ ایک خاص گھوڑا زید کے وصی عمرو کا ھی یا بکر کا جسکے پاس وہ ھی *

یہہ امر کہ وہ گھوڑا زید نے بکر کو اپنے حین حیات دیا تھا واقعہ متعلقہ ھی **

واضح رھے کہ ضمن (ب) دفعہ ھذا کی وجہہ سے ایسے معاملات کی نسبت بھی جو کہ مابین ایسے شخصوں کے ھوں جو کہ اُس مقدمہ میں جسمیں کہ رسم کی بحث ھی کوئی فریق نھوں شہادت دی جاسکتی ھی[۴] چنانچہ وہ فیصلجات جنمیں اشخاص غیر فریق ھوں لیکن جنمیں بحث وجود یا عدم رسم متنازعہ فیہ کی ھو شہادت میں داخل ھو سکتے ھیں - چنانچہ ایک مقدمہ شفع میں عدالت ھائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ سابق کی کارروائیاں عدالت کی (جو کہ مقدمات سابق میں جنکے حالات مقدمہ حال کے ھمشکل اور مشابہ تھے اور جنمیں وجود حق شفع کا قرار پایا تھا) بہ ثبوت شفع داخل ھو سکتے ھیں گو وہ کارروائیاں مابین فریق حال کے نہ تھیں[۵] - عدالت مذکور نے اپنے فیصلہ میں یہہ امر بیان کیا کہ گو عموماً کارروائیاں مابین اشخاص غیر کے مقدمہ میں بطور شہادت کے داخل نہیں ھو سکتیں لیکن چونکہ اِس حالت میں رواج متعلق اشخاص عام کی بحث ھی تو داخل ھو سکتی ھیں اِسوجہہ سے کہ کارروائی ھر فیصلہ ثبوت اِس امر کا ھی کہ فلاں حالت میں یہہ رواج جائز رکھا گیا *

فیصلجات مابین غیر اشخاص کے متعلق ھیں جبکہ کسی حق یا رسم عام کی بحث ھو

دفعہ ۴۸ — ایکٹ ھذا کے دیکھنے سے یہہ اور ظاھر ھوگا کہ رائے اُن اشخاص کی جو کہ غالباً کسی رسم کے وجود سے واقف ھوں شہادت میں لی جا سکتی ھی اور دفعہ ۳۲ ضمن ۴ سے یہہ بات ظاھر ھوتی ھی کہ بیان اُن اشخاص کے کہ جو بطور گواہ طلب نہ کیئے جاویں نسبت

رائی ھذالقیاس والے اور بیانات اشخاص

۴ دیکھو دفعہ ۳۲ ایکٹ ھذا

۵ مادھب چندرناتھہ بسواس بنام توسی بیرا ویکلی جلد ۷ صفحہ ۴۱۰

ايسي رسم کے داخل هو سکتے هيں ـ ضمن ۷ دفعه مذکور سے واضح هوگا که رسم کي نسبت جو بيانات کسي دستاويز يا وصيت‌نامه يا کسي اور کاغذ ميں مندرج هوں داخل شهادت هو سکتے هيں ـ نسبت رواج خاندان خاص کے بهي شهادت ليجا سکتي هی [۶] اور نسبت رواج

رواج تجارتي

تجارتي کے پريوي کونسل نے يهه تجويز کيا که ثبوت رسم و رواج تجارتي کے ليئے ضرورت ايسي قدامت اور شرايط کي جو که اور قسم کي رسموں کے ليئے ضروري هيں چنداں نهيں هی کيونکه جب تک رواج پورے طور پر قائم نهوچکا هو بلکه قايم هونے کي حالت ميں هو اور جب تک که وه رواج اِس قدر مشهور اور معروف نهو جاوے که هر معاهده کو اُسکے مطيع سمجهيں تب تک شهادت هر ايسي حالت کي ليجاويگي که جب اُس رواج پر عمل هوا هو [۷] (مقابله کرو شرط پنجم دفعه ۹۲ ايکٹ هذا) *

احکام قوانين نسبت رسم و رواج

اِسقدر اور بيان کرنا ضرور معلوم هوتا هی که دفعه ۵ و دفعه ۷ ـ ايکٹ ۴ سنه ۱۸۷۲ع متعلقه عدالت‌هاے پنجاب ميں يهه صاف درج هی که رسم و رواج متخاصمين مقدمه پر (اگر وه رسم و رواج اصول انصاف کے خلاف نهو يا جسکو قانون حکومت نے منسوخ نکر ديا هو) عمل کرنا چاهيئے اور اسيطرح پر دفعه يکم قانون معاهده يعني ايکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع ميں اُن رسومات کي پابندي جائز کي گئي هی که جو ايکٹ کے منشاء کے صريح خلاف نهوں دفعه ۱۱۰ ايکٹ مذکور ميں بهي رواج پر لحاظ رکهنا جائز رکها هی *

فيلڈ صاحب نے اپني کتاب لاجواب شرح ايکٹ هذا ميں نهايت خوبي کے ساتهه يهه بيان کيا هی که دفعه ۲ بنگال ريگيوليشن نمبر ۱۱ سنه ۱۸۲۵ع ميں يهه حکم درج هی که جب کبهي کوئي صاف اور صريح

---

۶ ديکهو دفعه ۴۹ ـــ ايکٹ هذا

۷ صدر لينڈ پريوي کونسل جج مڈاس صفحه ۳۵۷

رواج نسبت اراضي دریا بُرد اور دریا برار کے مدت مدید سے جسکي اِبتداء یاد سے باهر هو بغرض اِنفصال اور تجویز حقوق مالکان اراضیات ملحقۂ کے جسکو ایک دریا ایک دوسرے سے علیحدہ کرتا هو جاري هو تو ایسا رواج تمام اُن نزاعوں کے تصفیہ کرنے میں جو کہ نسبت اراضي دریا بُرد و دریا برآر کے مابین اُن فریق کے هو جنکي کہ جائداد اُس رواج کي مطیع هو متعلق اور حاوي هوگا اور فیصلہ ایسے مقدمات کا حسب رواج مذکور قرار پاویگا — ضمن ۵ دفعہ ۳ قانون مذکور میں یہہ حکم هی کہ وہ نزاعیں جو کہ نسبت ایسي اراضي کے هوں جو کہ دریا برار سے حاصل هوں اور جنکا قانون مذکور میں کوئي صریح ذکر نہیں عدالتیں اُس اعلیٰ شہادت کي جو کہ اُنکو بہم پہونچ سکے پابند هونگي نسبت رواج مقام خاص کے اگر کوئي ایسا رواج تنازعہ خاص سے متعلق هو اور اگر نہو تو عدالتیں موافق اُصول عدل و اِنصاف کے عمل کریں *

نسبت اُن حقوق کے جو کہ صرف بوجہہ مدت تک عمل میں آنے کے قائم هوجاتے هیں اور وقعت ایک حق جائز حاصل کردہ کي رکھنے لگتے هیں — یہہ بیان کرنا ضرور هی کہ حقوق آسایش مثل حق راہ اور حق مجرائے آب اور حق روشني اور حق هوا وغیرہ مابہ النزاع رهتے تھے اور عدالتوں کو سخت دشواري پیش آتي تھي کہ ایسي حالتوں میں جبکہ ثبوت حاصل کرنے حق متنازعہ فیہ کا کسي مالک ذي اختیار سے موجود نہو تو کیا کریں —

حصول حقوق آسایش

اب دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع سے یہہ صاف هو گیا هی کہ کتنے زمانہ کے بعد محض اِستعمال ایک حق کا حق ملکیت قائم کردیتا هی اور وہ دفعہ یہہ هی :—

جبکہ اِستحصال اور اِستفادہ روشني یا هوا کا کسي مکان میں یا کسي مکان کے لیئے بلا مزاحمت بطور آسایش اور بطور اِستحقاق کے بلا فصل بیس برس تک هوتا رها هو —

دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

اور جس حال میں کہ کسي راستہ یا مجرائے آب سے یا کسي پاني کے فائدہ سے یا اور کسي شي آسایش سے (علم اِس سے کہ وہ بطور اثبات حق

سلب کے هو) بلا مزاحمت اور علانیه کوئي شخص جو اُسکے اِستحقاق کا دعوي‌دار هو بطور آسایش اور حق کے بلا فصل بیس برس تک متمتع هوتا رها هو —

تو حق اُس اِستحصال اور اِستفاده روشني یا هوا یا راسته یا مجراے آب یا پاني کے فائده یا اور شی آسایش کا قطعي اور غیر زائل هوگا *

میعاد بست ساله مذکوره بالا میں سے هر ایک ایسي میعاد متصور هوگي جو اُس نالش کے رجوع هونے سے پہلے جس میں که دعوي متعلقه میعاد مذکور کي بابت نزاع هو دو برس کے اندر تک قائم رهنے کي صورت میں مؤثر هوتي هی *

شرح دفعه ۲۷ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع جسکي اوپر نقل هوئي اِس مقام پر لکھي جاتي هی *

لفظ بلا مزاحمت سے

یهه مراد هی که وه اِستفاده مابه‌النزاع نهوا هو کیونکه اگر اُسکي نسبت جھگڑے هوتے رهے هوں تو اِستحصال و اِستفاده بلا مزاحمت نهیں تصور هو سکتا *

لفظ بطور آسایش

کوئي تعریف ایکٹ تمادي میں لفظ شی آسایش کي نهیں بیان کي لیکن یهه راے صحیح معلوم هوتي هی که لفظ آسایش میں مویشي دوسرے کي زمین پر چرانا یا دوسرے کي زمین سے چکني مٹي کھودنا داخل نهیں هی اور فی نفسه اُسپر سے راسته چلنا داخل هی جب تک که ایسا حق بوجهه ایک دوسري اراضي کے قبضه کے نهو — شرط قائم هونے حق آسایش کي یهه هی که دو اراضي مختلف اور علیحده هوں ایک پر لواحق ملکیت قائم هوں اور دوسري پر صرف حق آسایش جسپر لواحق ملکیت قائم هوتے هیں اُس اراضي کو اراضي متبوع کهتے هیں اور اُسکو جسپر که حق آسایش هو اراضي تابع کهتے هیں اِسوجهه سے که دوسري قسم کي زمین اول قسم کي زمین کي تابع هی کیونکه بوجهه حاصل هونے حق ملکیت اراضي متبوع کے اراضي تابع پر حق آسایش قائم هو جاتا هی اور یهه امر ضرور هی که اراضي متبوع اور اراضي تابع مختلف اشخاص کي ملکیت هوں کیونکه اگر دونوں اراضي ایک هي شخص کي ملکیت

ہوں تو کوئي حق آسایش قائم نہیں ہو سکتا اِسوجہہ سے کہ حق ملکیت میں حق آسایش شامل ہی — چنانچہ اگر مالک ایک مکان کا کرایہدار قریب کي اراضي کا ہو تو بیس برس تک اُسکا اپنے مکان میں اُس اراضي پر سے جسکا وہ کرایہدار ہی روشني حاصل کرنا کوئي حق نہیں بخشیگا اِس وجہہ سے کہ یہہ شرط ضروري ہی کہ روشني بطور حق آسایش کے حاصل ہوئي ہو اور حق آسایش صرف اُس صورت میں حاصل ہوتا ہی جبکہ دوسري اراضي کي نسبت جس سے کہ روشني حاصل ہوئي ہی کوئي حق حاصل کنندہ روشني کو حاصل نہیں ہوتا ٭

لفظ بطور اِستحقاق

اسکے معني یہہ ہیں کہ ایسا اِستفادہ کسي کي اِجازت سے نہو بلکہ بلا اِجازت و رضامندي کسي شخص کے اِستفادہ حاصل ہوا ہو — اگر کوئي اِستفادہ باجازت حاصل ہوا ہو تو وہ بطور اِستحقاق نہیں کہلایا جا سکتا ٭

لفظ بلا فصل

اِسکے معني یہہ ہیں کہ اگر اُس قسم کا فصل نہ ثابت ہو جسکا ذکر تشریح دفعہ ہذا میں مندرج ہی تو حق حاصل ہو جاوے گا یہہ امر ملحوظ رہے کہ بار ثبوت وقوع ایسي فصل کا ذمہ اُس شخص کے ہی جو کہ حق آسایش کے وجود سے اِنکار کرتا ہی اوسي طرح پر جس طرح پر کہ بار ثبوت اِس امر کا کہ قبضہ مخالفانہ نہیں ہی ذمہ اُس شخص کے ہی جو قبضہ مخالفانہ سے اِنکار کرتا ہی اور قابض کو بیدخل کرنا چاہتا ہی ٭

لفظ راستہ

دوسرے کي زمین پر راستہ چلنے کے اِستحقاق کے یہہ معني ہیں کہ وہ ایک لکیر کے طور پر راہ ہو اور کوئي ایسا حق کہ مویشي چرنے جانے کے وقت زمین پر پھیل کر اور تتر بتر ہوکر چلیں نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر کوئي ایسا حق ہوتا تو اصل مالک زمین تابع اُسپر کاشت کرنے سے باز رہتا اور کوئي حق آسایش ایسا نہیں ہو سکتا کہ جس سے اصل مالک اراضي تابع کو اُسکي جائداد سے منفعت نہ حاصل ہو سکے اور جس سے اُسکي زمین بیکار ہو جاوے —

مالک اراضي متبوع کو حق آسایش صرف اِسقدر حاصل هو سکتا هی که جس قدر سے اراضي تابع بالکل بیکار نهو جاوے [۸] *

هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا که ظاهر طور پر غیر کي زمین که سڑک یا بٹیا یا پگڈنڈي کے مدت دراز تک بلا فصل اِستعمال کرنا اور بلا کسي اِجازت ضمني یا صریحي کے ایک قیاس اِس امر کا پیدا کرتا هی که وه اِستعمال زمین کا بطور اِستحقاق کے تها [۹] *

اور ایک اور مقدمه میں عدالت مذکور نے یهه تجویز کیا که اُس صورت میں جبکه اِستعمال وقتاًفوقتاً مالک زمین نے جس پر سے که سڑک گئي هو روک دیا هو اور اپني زمین پر قبضه کلي کرلیا هو تو وه اِستعمال اراضي بغرض راه باجازت مالک تصور هوگا نه بطور اِستحقاق کے [۱] *

اور ایک اَور مقدمه میں یهه اصول قرار پایا که اگر زید جو قریب رشته دار بکر کا هی ایک مکان میں رهتا هو جو که بکر کے مکان سے متصل هی اور بوجهه رشتهداري کے بکر زید کو اپني اراضي پر سے آنے جانے دیوے اور زید بیس برس سے زائد اُس راسته کو اِستعمال کرتا رها هو اور بعد ازآن اپنے مکان کو ایک شخص مسمي عمرو کے نام بیع کردے تو ایسي صورت میں زید کو کوئي حق راه بطور اِستحقاق کے نهیں حاصل هوا تها اور نه عمرو مشتري کو کوئي ایسا اِستحقاق راه زید دے سکتا هی *

مدراس هائي کورٹ نے ایک مقدمه میں یهه تجویز کیا که حق

> لفظ مجراے آب یا پاني کا فائده

اسایش نسبت ایسے پاني کے جو که بني هوئي نهر سے بهتا هو بمقابله گورنمنٹ کے ایسي هي وقعت رکهتا هی جیسي که بمقابله کسي شخص عام کے جو که مالک زمین کا هو [۲] *

---

۸ جگرناتهه راے بنام جی درگاداس ویکلي جلد ۱۵ صفحه ۲۹۵
شمیرعلي بنام درگاهم ویکلي جلد اول صفحه ۲۳۰ و جلد ۶ صفحه ۲۱۲
گوالک چند چودهري بنام تارمني چکرورتي ویکلي جلد ۲ صفحه ۴۲۹
گنگاگوبند چاٹرجي بنام گوروچرن گرن ویکلي جلد ۸ صفحه ۲۶۹
۹ محمدعلي بنام جگل رامچندر ویکلي جلد ۱۴ صفحه ۱۲۴
۱ ملاٹین لوار بنام ورکهي ویکلي جلد ۱۳ صفحه ۴۲۹
۲ دیکهو مقدمه بیني مادهو بنام کالیپرشاد ویکلي جلد ۱۳ صفحه ۴۱۴

اور ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ اصول قایم کیا ہی کہ جو پانی زید کی زمین پر گرتا تھا اور ایک گڈھے میں جمع ہوتا تھا بکر کی زمین پر بطور سیلاب کے اُمنڈ آتا تھا زید نے اس اراضی پر ایک منڈیر بنائی جس کی وجہہ سے بکر کی زمین پر پانی جانا بند ہوگیا تو یہہ قرار پایا کہ مدت تک بکر کا اُس سیلاب سے جو کہ زید کی اراضی پر سے اُس کی زمین پر آتا تھا استفادہ اُٹھانے سے کوئی حق اُس کو حاصل نہیں ہوتا اور یہہ کہ بکر زید کی منڈیر کے تڑوانے کی نالش نہیں کرسکتا [۳] لیکن ایک اور مقدمہ میں یہہ تجویز ہوا کہ زید کو بوجہہ امتداد زمانہ کے ایسا حق حاصل ہو سکتا ہی کہ ایسے تالاب سے جو کہ بکر کی اراضی میں واقع ہو پانی لیکر اپنے کھیتوں کی کاشت کرے اور نالش بمقابلہ بکر کے اگر وہ زید کو پانی لینے سے منع کرے دایر ہوسکتی ہی [۴] *

لفظ شے آسایش بطور اثبات یاسلب

شے آسایش بطور اثبات اُس کو کہتے ہیں کہ جس سے ایسا حق پیدا ہوتا ہی کہ جس کے نفاذ سے دوسرے کو کسی قسم کا ضرر ہو مثلاً ایک حق ہمسایہ کی زمین پر پرنالہ ڈالنے کا یا اُس پر سے آنے جانے کا اور جس حق کی نسبت نالش دایر ہو سکتی ہی — شے آسایش بطور سلب وہ ہیں کہ جن سے منفیہ طور پر حق قایم ہوتا ہو یا جن سے بالواسطہ ضرر پہونچتا ہو اور جن کے واسطے مالک زمین تابع کے حقوق ملکیت کو نسبت اراضی تابع کے کسی قدر حد قایم ہو مثلاً یہہ کہ وہ اپنی زمین پر ایسی عمارت نہ بنا سکے جس کی وجہہ سے مالک اراضی متبوع کی روشنی بند ہو جاوے — یہہ ظاہر ہی کہ کوئی بناء مخاصمت نسبت دوسری قسم کی آسایش کے یعنی جو بطور سلب کے ہیں نہیں قایم ہوسکتی جب تک کہ کوئی فعل صادر نہو — اس دفعہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ استفادہ جس کی وجہہ سے حق نسبت آسایش

۳ دیکھو مقدمہ بینی ساہو بنام کالی پرشاد ویکلی جلد ۱۳ صفحہ ۳۱۳

۴ دیکھو مقدمہ مہرب لعل تیواری بنام تلسی داس چوبے راج ویکلی جلد ۸ صفحہ ۲۱۱ و رام نہال لعل بنام شیوناتھ سنگھ منفصلہ ہائی کورٹ الہ آباد ۱۳ فروری سنہ ۱۸۶۹ ع

کے حاصل ہوا ہی کم سے کم بیس برس کے عرصہ تک حاصل ہوتا رہا ہو اور دو سال کے اندر نالش دایر کرنے سے پہلے تک وہ استفادہ قایم رہا ہو اور تمثیل (ب) کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ اگر مابین دو سال قبل دایر ہونے نالش استفادہ حاصل نرہا ہو تو دعوی نا کامیاب ہوگا — ضمیمہ دوم ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے سمجھہ میں نہیں آتا کہ اُس کے منشاء کو اس دفعہ کے منشاء سے کیونکر متفق کریں کیونکہ نمبر ۱۴۶ کی عبارت یہہ ہی کہ نالش واسطے استقرار کسی آسایش کے مابین دوازدہ سال ہونی چاہیئے اور میعاد حد سماعت محسوب ہوگی اُس تاریخ سے جب کہ اُس آسایش سے مدعی یا اُن اشخاص کا متمتع ہونا موقوف ہوا جن کی طرف سے وہ نالش کرے *

تشریح دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع

از روے معنی قرار دادہ دفعہ ہذا کے کوئی امر داخل مزاحمت نہیں ہی الا اُس حال میں کہ دعویدار کے سوا کسی اَور شخص کے فعل سے مزاحمت ہونے کے باعث قبضہ یا استحصال تمتع کا نہ رہا ہو یا اُس مزاحمت سے اور اُس شخص سے جس نے کہ مزاحمت کی یا جس کی اجازت سے مزاحمت کی گئی مطلع ہونے کے بعد ایک سال تک اتباع یا سلوک اختیار کیا گیا ہو *

لفظ قایم نہ رہنا

گو بار بار ایسی مزاحمت سے اور ایسے قبضہ یا استفادہ کے قایم نہ رہنے سے (جو مزاحمت یا قایم نہ رہنا ایک سال سے کم ہو) نسبت ایام استحصال استفادہ جو بیس برس تک ہونا چاہیئے حسب شرایط تشریح ہذا کی خلل نہیں ڈالتا اِلا ایسی مزاحمت ثبوت اِس امر کا ہو سکتی ہی کہ حق آسایش کا بلا مزاحمت اِستفادہ نہیں اُٹھایا گیا *

لفظ مزاحمت

مزاحمت کے لیئے شرط ہی کہ بوجہہ فعل شخص غیر کے ہوتی ہو اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے اِستفادہ حق آسایش بند کردے تو وہ مزاحمت نہیں متصور ہو سکتی *

لفظ مطلع ہونا

یہہ امر لازمی ہی کہ مزاحمت کی خبر دعویدار حق آسایش کو پہونچی ہو کیونکہ حقوق آسایش اُس قسم کے نہیں ہیں کہ جنکی ہر وقت اور ہر لمحہ ضرورت پڑتی ہو اور جب تک کہ شخص مستحق کو خبر نہ ملے فی الحقیقت کسی بناء مخاصمت کا وجود اُس کو معلوم نہیں ہو سکتا *

تمثیلات دفعہ ۲۷ ـ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

(الف) زید نے بوجہہ مزاحمت اِستحقاق راہ کے سنہ ۱۸۷۱ع میں نالش کی مدعاعلیہ نے مزاحمت سے اقبال کر کے راہ کے اِستحقاق سے اِنکار کیا مدعی نے یہہ ثابت کیا کہ وہ اِستحقاق بلا مزاحمت اور علانیہ اُس کو حاصل تھا اور اُس نے اپنے اِستحقاق کا دعوی اِس بناء پر کیا کہ بطور آسایش اور حق کے بلا فصل یکم جنوری سنہ ۱۸۵۰ع سے یکم جنوری سنہ ۱۸۷۰ع تک متمتع ہوتا رہا ہی اِس صورت میں مدعی مستحق ڈگری کا ہی *

(ب) اِسیطرح کے مقدمہ میں کہ وہ بھی سنہ ۱۸۷۱ع میں دائر ہوا مدعی نے صرف اِس قدر ثابت کیا کہ وہ بطور مذکورہ بالا سنہ ۱۸۴۸ع سے سنہ ۱۸۶۸ع تک اُس حق سے متمتع ہوتا رہا ہی اِس صورت میں نالش خارج کی جاویگی اِس واسطے کہ قائم رہنا اُس حق کے تمتع کا بوجہہ واقعی اِستفادہ کے رجوع نالش سے پہلے دو برس کے اندر تک ثابت نہیں کیا گیا ہی *

مگر دیکھو ضمیمہ دوم ـ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع نمبر ۱۴۶ جو کہ اِس سے نقیض ہی *

(ج) اِسیطرح کی نالش میں مدعی نے ثابت کیا کہ وہ حق بلا مزاحمت اور علانیہ بیس برس تک اُس کو حاصل رہا مدعاعلیہ نے ثابت کیا کہ مدعی نے اُس بیس برس کے اندر ایک مرتبہ اِجازت اُس حق کے اِستفادہ کی چاہی تھی اِس صورت میں نالش خارج کی جاویگی *

کیونکہ مدعی کا استفادہ اِس تمثیل میں بطور اِجازت ہی نہ بطور اِستحقاق کے *

لیکن بغرض سمجھنے دفعہ ۲۷ کے دفعہ ۲۸ ـ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کا پڑھنا ضرور ہی اور وہ یہہ ہی :-

مگر شرط یہہ ہی کہ جب کوئی زمین یا پانی جسکے اُوپر یا جس سے تمتع یا حصول کسی آسایش کا (بجز استحصال اور استفادہ روشنی اور ہوا کے) ہوتا رہے از روے یا بوسیلہ کسی حقیت کے ایک شخص کی حیات تک یا تاریخ عطا سے تین سال سے زیادہ میعاد تک اُسکے قبضہ میں ہو تو اُس آسایش کے حصول کی مدت در اثناء قائم رہنے اُس حقیت یا میعاد کے بیس برس کی میعاد مذکورہ بالا کے شمار میں اُس صورت میں محسوب نہوگی جبکہ دعوی کی نسبت اُس حقیت یا میعاد کے منقضی ہونے کے بعد تین برس کے اندر اُس شخص نے باوجود اُس اراضی یا پانی پر بروقت اُسکے منقضی ہونے کے استحقاق رکھتا تھا اعتراض نہ کیا ہو *

دفعہ ۲۸ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع

زید نے بغرض استقرار اِس امر کے نالش کی کہ وہ عمرو کی اراضی پر راستہ کا استحقاق رکھتا ہی اور زید نے یہہ ثابت کیا کہ وہ پچیس برس تک اُس حق سے متمتع ہوتا رہا ہی لیکن عمرو نے یہہ ثابت کیا کہ اُس عرصہ پچیس برس میں دس برس تک ہندہ ایک بیوہ متوفی قوم ہنود کی اراضی کی حقیت حین حیات رکھتی تھی اور ہندہ کی وفات پر عمرو اراضی مذکور کا مستحق ہوا اور ہندہ کی وفات کے بعد دو برس کے اندر زید کے استحقاق کی نسبت اُسنے اعتراض کیا تو اُس صورت میں نالش خارج کیجاویگی اِسواسطے کہ زید نے بلحاظ احکام دفعہ ہذا کے صرف پندرہ برس تک تمتع اِس استحقاق کا ثابت کیا *

تمثیل دفعہ ۲۸ — ایکٹ سنہ ۱۸۷۱ ع

دفعہ ۱۴ واقعات جنسے ذہن کی

کسی حالت کا ہونا مثلاً ارادہ یا علم یا نیک نیتی یا غفلت یا بےاحتیاطی یا ناراضمندی یا رضامندی کا ہونا نسبت کسی خاص شخص کے ظاہر

واقعات جنسے کہ حالت ذہنی یا جسمانی ظاہر ہوتی ہی واقعات متعلقہ ہیں

ہوتا ہو یا موجودگی کسی حالت جسم یا جسم کی قوت حسی کی ظاہر ہوتی ہو واقعات متعلقہ ہیں جس حال میں کہ ذہن یا جسم یا جسم کی قوت حسی کی اُس حالت کا موجود ہونا واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ ہو *

مقابلہ کرو ضمن ۲ دفعہ ۲۱ ایکٹ ہذا کو اِس دفعہ سے — اُس ضمن میں ذکر اُن اقبالوں کا جو متعلق حالت ذہنی یا جسمی کے ہیں مندرج ہی *

تشریح — جس واقعہ متعلقہ سے وجود ذہن کی حالت متعلقہ مقدمہ کا ثابت ہوتا ہو اُسکے واسطے یہہ ضرور ہی کہ وہ اُس حالت کے وجود کو نہ بالعموم ثابت کرے بلکہ بلحاظ خاص امور نزاعی کے *

گو ایسی نزاعوں میں جنمیں کہ بحث حالت ذہن کسی شخص کی ہو طریق عمل غیر شخصوں کا نسبت اُس شخص کے بذاتہ شہادت سماعی ہی اور قابل ادخال نہیں تاہم خود شخص مذکور کا عمل درآمد (جس سے کہ وہ اگرچہ تاثیر طریق عمل اشخاص غیر سے شخص مذکور پر پیدا ہوا ہو واضح ہوتا ہو) شہادت قابل ادخال ہی اور طریق عمل اشخاص غیر کا جبکہ خود اُس شخص کے طریق عمل سے متعلق ہو قابل ادخال شہادت ہی — گوڈیو صاحب نے اپنی کتاب قانون شہادت میں ایک نامی مقدمہ منفصلہ عدالت انگلستان کا حوالہ دیا ہی اور اُس میں ایک بڑے لائق جج کی رائے پر استدلال کیا ہی جس میں کہ صاف طور

پر یہہ امر تجویز هوا هی که کونسي شہادت نسبت عمل درآمد اشخاص غیر کي بابت حالت ذهني کسي شخص خاص کے داخل هوسکتي هی — اُس مقدمه میں یہہ امر تنقیح طلب تها که آیا ایک موصي بوقت لکھنے ایک وصیتنامه کے صحیح العقل تها یا نہیں اِس امر کي بحث تهي که آیا وہ خطوط جو اشخاص غیر نے اُس اثناء میں اُس شخص کو لکھے تھے اِس امر کي شہادت میں پیش هوسکتے هیں یا نہیں که وہ شخص اُس زمانه میں صحیح العقل تها — اُس مقدمه کے فیصله میں لائق جج نے یہہ بیان کیا که :—

"اِس مقدمه میں امر تنقیح طلب یہہ هے که آیا موصي بروقت لکھنے وصیت نامه کے ایک شخص صحیح العقل اور سالم الحواس تها که اُس کي وصیت جایز رکھي جاوے یا نہیں واسطے تنقیح کرنے اِس امر کے میري راے یہہ هی که هر چیز جو که اُس اثناء میں جبکه وصیت نامه تحریر هوا موصي نے کہي هو لکھي هو یا کي هو سب سے اعلیٰ درجه کي شہادت اُس کي حالت ذهني کي کیفیت ثابت کرنے کے لیئے هی — اور اُسکي به نسبت دوسرے درجه کي شہادت هر وہ چیز هی جو که اور لوگوں نے جو اُس تک رسائي رکھتے تھے اُس اثناء میں اُس سے کہي هو اُس کو لکھي هو یا اُسکے ساتهه کي هو کیونکه طریق عمل اور شخصوں کا اُس خود شخص کے طریق عمل سے نہایت اتصال رکھتا هی لیکن اس دوسري قسم کي شہادت کے ادخال کے لیئے یہہ شرط لازمي هی که جو کچهه اوروں نے اُس شخص سے کہا هو یا اُس کو لکھا هو یا اُس کے ساتهه کیا هو اُس شخص کے علم تک پہونچ گیا هو — کیونکه ایسے امور جو که اوروں نے کیئے هوں لیکن اُس شخص کے کان تک (جسکي که فہم اور حالت ذهن کي نسبت بحث هی) نه پہونچے هوں اور وہ امور جو که اوروں نے اُس کو لکھے هوں لیکن اُس تک نه پہونچے هوں یا وہ امور جو که اوروں نے اُس کے ساتهه کیئے هوں لیکن اُن امور کے کیئے جانے کا اُس کو علم نه هوا هو اُن امور کي نسبت میري یہہ راے هی که ایسا کہنا یا لکھنا یا کرنا صرف بطور کہنے والے یا لکھنے والے یا کرنے والے کي راے کے تصور هوسکتا هی اور چونکه ایسي راے اُس وقت جبکه ظہور پذیر هوئي حلفاً ظاهر نہیں کي گئي تهي اور نه اُس پر طرفثاني کو جرح کرنے کا موقع

ملا تھا اِس لیئے شہادت میں قابل ادخال نہیں تصور کی جاسکتی — میں اِس لیئے اجازت نہیں دے سکتا کہ شہادت بابت ایسے طریق عمل اشخاص غیر کے جو طریق عمل اُس موصی کے علم تک نہ پہونچا ہو داخل کیجاوے" *

یہہ امر قابل بیان ہی کہ بیانات ایک شخص کے جسکی حالت ذہنی کی بحث ہو گو بطور ذکر اُس نے خود بیان کیا ہو قابل ادخال ہیں کیونکہ ایسے بیانات اُس کی حالت ذہنی کے قدرتی نتایج ہیں مثلاً کوئی بیمار شخص اپنی طبیعت کا حال کسی سے بیان کرے تو وہ بیان شہادت میں داخل ہو سکتا ہی *

تمثیلات

(الف) زید پر یہہ الزام رکھا گیا کہ اُسنے مال مسروقہ کو مسروقہ جانکر لیا اور یہہ ثابت ہوا کہ اُسکے پاس ایک خاص شی مسروقہ ہی *

پس یہہ واقعہ کہ اُسیوقت اُسکے پاس اور کئی اشیاء مسروقہ بھی تھیں واقعہ متعلقہ ہی اِسواسطے کہ اُس سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ ہر شی اور تمام اشیاء کو جو اُسکے پاس تھیں مسروقہ جانتا تھا *

(ب) زید پر یہہ الزام رکھا گیا کہ اُسنے فریباً دوسرے شخص کو ایک سکہ منقلب حوالہ کیا جسے اوس وقت کہ وہ سکہ اوسکے پاس آیا منقلب جانتا تھا *

یہہ واقعہ کہ بروقت اُسکی حوالگی کے اوسکے پاس اور کئی سکے منقلب تھے واقعہ متعلقہ ہی *

تمثیل (الف) اور تمثیل (ب) میں جو نسبت ادخال شہادت کے لکھا گیا ہی اِسقدر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ثبوت کامل اِس امر کا ہونا چاہیئے کہ جو چیزیں قبضہ میں پائی گئیں وہ مسروقہ

هیں اور یہہ کہ سکہ جو قبضہ میں پایا گیا وہ سکہ منقلب ہی اور بلا ثبوت شی کے مسروقہ ہونے یا سکہ کے منقلب ہونے کے وجود اُن اشیاء یا سکہ کا قابل ادخال شہادت واسطے تنقیح حالت ذہنی قابض کے نہیں ہی کیونکہ ممکن ہی کہ وہ اشیاء نیک نیتی سے خریدی گئی ہوں اور فی نفسہ اُنکے قبضہ سے کوئی شہادت متعلقہ نہیں نکلتی *

تمثیل (ب) دفعہ ہذا سے تمثیل (ج) دفعہ ۹۵ — ایکٹ ہذا کا مقابلہ کرو *

(ج) زید نے عمرو پر اس نقصان کی نالش کی جو اوسکو عمرو کے کتے سے ہوا تھا جسے عمرو کٹکہنا جانتا تھا *

یہہ واقعات کہ اُس کتے نے پہلے حامد محمود مسعود کو بھی کاٹا تھا اور اُنہوں نے عمرو سے اِسبات کی شکایت کی تھی واقعات متعلقہ ہیں *

(د) بحث اِس امر کی ہی کہ زید ایک ہنڈی کا سکارنے والا یہہ بات جانتا تھا یا نہیں کہ نام اُس شخص کا جسکو روپیہ ملنا چاہیئے جھوٹا ہی *

یہہ واقعہ کہ زید نے اور ہنڈیاں اُسیطرح کی لکھی ہوئی قبل اَزآنکہ اور ہنڈیاں در صورت اصلیت اُس شخص کے جسکو روپیہ ملنے والا ہو زید کے پاس بھیجی جاسکتیں سکار دی تہیں واقعہ متعلقہ ہی اِسواسطے کہ اُس سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہی کہ جسکو روپیہ ملنے والا ہی اُسکے شخص فرضی ہونے سے زید آگاہ تھا *

(ہ) زید پر یہہ اِلزام رکھا گیا کہ اسنے عمر کی بدنامی کرنے کے ارادہ سے ایک مضمون اِفترا آمیز چھاپ کر عمر کا اِزالہ حیثیت عرفی کیا *

یہہ واقعہ کہ زید نے پہلے بھي اشتہارات نسبت عمرو کے جنسے اُسکي بدخواھي بحق عمرو پائي جاتي تھي مشتہر کیئے تھے واقعہ متعلقہ ھی کیونکہ اُس سے زید کي یہہ نیت پائي جاتي ھی کہ اُس خاص اشتہار متنازعہ فیہ کے چھاپنے سے عمر کي بدنامي ھو *

یہہ واقعات کہ اُس سے پہلے کوئي نزاع مابین زید اور عمرو کے نہ تھي اور زید نے اعادہ اُس امر متنازعہ فیہ کا کیا جو کہ اُسنے سنا تھا واقعات متعلقہ ھیں کیونکہ اُنسے یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ زید کي نیت میں عمرو کو بدنام کرنا نہ تھا *

(و) زید پر عمرو نے اِس بات کي نالش کي کہ اُسنے عمرو سے فریباً بیان کیا تھا کہ بکر ایک شخص مالدار ھی اور اِسي بات سے عمرو کے دل میں بکر کا اعتبار پیدا ھوا جو کہ ایک شخص دیوالیہ تھا اور عمرو کو اُس سے نقصان ھوا *

یہہ واقعہ کہ جس وقت زید نے بکر کا مالدار ھونا بیان کیا تھا بکر کو اُسکے ھمسائے اور وہ اشخاص جو اُس سے داد ستد رکھتے تھے مالدار سمجھتے تھے واقعہ متعلقہ ھی کیونکہ اُس سے یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ زید نے وہ بیان نیک نیتي سے کیا تھا *

(ز) زید پر عمرو نے اُس کام کي مزدوري کي نالش کي جو اُسنے زید کے گھر میں بکر ایک ٹھیکہ‌دار کے کہنے سے کیا تھا *

زید کا عذر یہہ ھی کہ عمر کا ٹھیکہ بکر سے تھا *

یہہ واقعہ کہ زید نے بکر کو اُس کام کا روپیہ ادا کردیا واقعہ متعلقہ ھی کیونکہ اُس سے یہہ ثابت ھوتا ھی کہ زید نے بہ نیک نیتي اُس کام کا اهتمام بکر کو سپرد کیا تھا پس بکر کو وہ منصب حاصل تھا کہ وہ خود اپني طرف سے عمرو کي ساتھہ معاملہ کرے اور وہ بطور کارندہ زید کے نہ تھا *

(ح) زید پر الزام بد نیتي سے تصرف بیجا مال کا جو اُسنے پایا تھا کیا گیا اور اُس مقدمہ میں بحث یہہ ھوئي کہ بر وقت تصرف کے اُسنے نیک نیتي سے یہہ بات باور کي یا نہیں کہ اصل مالک اِس مال کا نہیں مل سکتا ھی *

یہہ امر واقعہ کہ اشتہار اُس مال کے گم ھو جانے کا اُس مقام پر کیا گیا تھا جہاں کہ زید تھا واقعہ متعلقہ ھی کیونکہ اُس سے یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ زید نے نیک نیتي سے یہہ باور نہیں کیا کہ مال کا اصل مالک نہیں مل سکتا ھی *

یہہ امر واقعہ کہ زید کو معلوم تھا یا اِس امر کے باور کرنے کي وجہہ تھي کہ بکر نے اُس مال کے گم ھوجانے کا حال سنکر فریباً اشتہار کیا تھا اور یہہ چاھا تھا کہ جھوٹا دعوي اُسپر قائم کرے واقعہ متعلقہ ھی کیونکہ اُس سے یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ اُس اشتہار کے حال سے زید کا

واقف ہونا باعث اُسکي نیک نیتي کے ابطال کا نہیں ہی *

(ط)　زید پر یہہ نالش ہوئي کہ اُسنے عمرو پر ہلاک کرنے کے ارادہ سے گولي چلائي — پس زید کا ارادہ ثابت کرنے کے لیئے جائز ہی کہ یہہ واقعہ ثابت کیا جائے کہ زید نے پیشتر عمرو پر گولي چلائي تھي *

(ي)　زید پر یہہ نالش کي گئي کہ اُسنے عمرو کو دھمکي کے خطوط لکھی تھی جائز ہی کہ جو دھمکي کے خطوط زید نے عمرو کو پیشتر لکھی تھی وہ ثابت کیئے جائیں تا کہ اُنسے خطوط کا منشاءٔ ظاہر ہو *

(ک)　بحث اِس امر کي ہی کہ زید اپني زوجہ ہندہ پر تشدد کرنے کا قصوروار ہی یا نہیں *

اُس تشدد مبینہ سے ذرا پہلے یا پیچھے اِن دونوں کے باہم جو کلام خصومت آمیز ہوئے وہ واقعات متعلقہ ہیں *

(ل)　بحث اِس امر کي ہے کہ زید کي وفات زہر سے ہوئي یا نہیں *

جو بیانات کہ زید نے اپني بیماري میں نسبت بیماري کي علامات کے کیئے واقعات متعلقہ ہیں *

(م)　بحث اِس امر کي ہی کہ جس وقت زید کي زندگي کا بیمہ کیا گیا اُسکي تندرستي کا کیا حال تھا *

جو بیانات کہ زید نے اپني تندرستي کي نسبت اُس زمانہ میں یا اُسکے قریب کیئے واقعات متعلقہ ہیں *

(ن) زيد نے عمرو پر يهه نالش كي كه اُسنے كرايه كي ايسي گاڑي اُسكے واسطے نهيں دي جو عقلاً سواري كے لائق تهي اور اِس سبب سے زيد كو ضرر جسماني پهونچا *

يهه واقعه كه عمرو سے اَوْر اوقات پر اُسي گاڑي كے ناقص هونے كا ذكر كيا گيا تها واقعه متعلقه هي *

يهه امر واقعه كه عمرو عادتاً كرايه پر گاڑيوں كے ديني ميں احتياط نهيں كيا كرتا تها واقعه غير متعلقه هي *

(س) زيد كي تجويز اِس علت ميں هوئي كه اُسنے عمرو پر عمداً گولي چلا كر اُسكا قتل عمد كيا *

يهه واقعه كه زيد نے اور اوقات پر عمرو پر گولي چلائي تهي واقعه متعلقه هي كيونكه اُس سے زيد كا ارادہ عمرو پر گولي چلانے كا پايا جاتا هي *

يهه واقعه كه زيد لوگوں پر اُنكے قتل عمد كے ارادہ سے گولي چلايا كرتا تها واقعه غير متعلقه هي *

(ع) زيد كي تجويز بعلت ايك جرم كے هوئي *
يهه واقعه كه اُسنے كچهه كها تها جس سے اُس خاص جرم كے اِرتكاب كا ارادہ ظاهر هوتا تها واقعه متعلقه هي *

يهه واقعه كه اُسنے كچهه كها تها جس سے اُسي قسم كے جرائم كے اِرتكاب كا عموماً اُسكا ميلان خاطر پايا جاتا هي واقعه غير متعلقه هي *

دفعه ١٥ جب نسبت کسي فعل کے بحث اِس امر کي هو که وه فعل اتفاقي تها يا ارادي تو يهه واقعه که وه فعل جزو اُسي طرح کے چند افعال کا تها جن ميں سے هر ايک سے فاعل اُس فعل کا تعلق رکهتا تها واقعه متعلقه هی *

واقعات جنسے که ارادي يا اتفاقي هونا افعال کا معلوم هو

دفعه هذا اُسي اصول پر مبني هی که جسپر دفعه ١٣ — ايکت هذا هی — اور دفعه هذا ميں جو متواتر افعال کي نسبت شهادت متعلق قرار دي گئي هی وه اِس وجهه سے هی که عقل انساني يهه امر قبول نهيں کرتي که متواتر افعال ايک هي قسم کے اتفاقيه هوں اور تجربه انساني سے يهه امر بعيد هی که ايسے افعال جنسے که اُس فعل کے کرنےوالے کا کچهه فائده نکلے محض اتفاقي هوں اور اتفاق سے متواتر صادر هوئے هوں مثلاً اگر کسي بهي کهاته ميں پانچ چهه جگهه غلطي هو اور هر غلطي ايسي هو که جس سے بهي کهاته والے کا فايده هو تو ايسا تواتر مضرنيت مالک بهي کهاته کے هی ليکن اگر اُن غلطيوں ميں سے چند مفيد هوں اور چند مضر هوں تو گو وقعت بهي کهاته ميں کچهه فرق هو ليکن في نفسه تواتر غلطيوں سے نيت مالک بهي کهاته پر چنداں الزام نهيں آتا *

تمثيلات

(الف) زيد پر الزام اس بات کا رکها گيا که اُس نے اپنا گهر اس واسطے جلا ديا که جس روپيه پر اُس نے بيمه اُس گهر کا کيا تها وه اُس کو مل جائے *

یہہ واقعات کہ زید متواتر چند مکانات میں رہا اور ہر ایک کا اُن میں سے بیمہ کیا گیا تھا اور اُن میں سے ہر ایک میں آگ بھي لگي اور ہر مرتبہ آگ لگنے کے بعد زید نے بیمہ کے کارخانہ ھاے جداگانہ سے روپیہ وصول کیا واقعات متعلقہ ھیں کیونکہ اُن سے یہہ بات ظاھر ھوتي ھی کہ سب مرتبہ آگ کا لگنا اتفاقي نہ تھا *

(ب) زید عمرو کے قرضداروں سے روپیہ وصول کرنے پر مامور تھا اور زید کي یہہ خدمت تھي کہ جو روپیہ وصول کرے وہ ایک بھي میں داخل کرایا کرے زید نے کچھہ روپیہ داخل کیا جس سے معلوم ھوتا ھی کہ اُس نے ایک مرتبہ جتنا کہ در حقیقت وصول کیا تھا اُس سے کم لکھا ھی *

اُس مقدمہ میں بحث اس امر کي ھی کہ یہہ داخلہ دروغ اتفاقي تھا یا ارادي *

یہہ امر واقعہ کہ دوسرے داخلے جو زید نے اُس کتاب میں کیئے دروغ ھیں اور ھر داخلہ میں فائدہ زید کا ھی واقعہ متعلقہ ھی *

(ج) زید پر یہہ الزام رکھا گیا کہ اُس نے عمرو کو فریباً ایک منقلب روپیہ دیا *

اس میں بحث اس بات کي ھی کہ اُس روپیہ کا دینا ایک امر اتفاقي ھی یا نہیں *

یہہ واقعات کہ عمرو کو حوالہ کرنے سے تھوڑے عرصہ پہلے یا پیچھے زید نے منقلب روپیہ بکر اور خالد اور ولید

کو بھی دیئے تھے واقعات متعلقہ ھیں اس واسطے کہ اُن سے یہہ بات ظاھر ھوتی ھی کہ عمرو کو منقلب روپیہ کا دینا اتفاقی نہ تھا *

اُس تمثیل کا مقابلہ کرو تمثیل (ب) دفعہ ۱۴ ایکٹ ھذا سے *

وجود سلسلہ کار و بار کب واقعہ متعلقہ ھی

دفعہ ۱۶ جب یہہ بحث ھو کہ ایک خاص فعل کیا گیا تھا یا نہیں تو وجود کسی سلسلہ کار و بار کا جسکے مطابق وہ فعل خواھی نخواھی کیا جاتا واقعہ متعلقہ ھی *

فی الحقیقت یہہ دفعہ مبنی ھی ایک قیاس پر یعنی یہہ کہ جب یہہ امر ثابت ھو جاوے کہ ھمیشہ حسب دستورالعمل کوئی کام اس طرحپر ھوتا ھی تو اُس سے بادی النظر میں یہہ نتیجہ نکلتا ھی کہ کسی خاص حالت متنازعہ میں بھی ویسا ھی ھوا ھوگا — مثلاً دفعہ ۱۱۴ ایکٹ ھذا میں عدالتوں کو صاف اجازت ھی کہ نسبت سلسلہ کار و بار کے قیاس قائم کرلیں اور تمثیلات دفعہ ھذا سے معلوم ھوتا ھی کہ کس قسم کی حالتوں میں ایسا قیاس قائم ھو سکتا ھی — مثلاً اگر سلسلہ کار و بار یہہ ثابت ھو کہ کسی شخص کا نوکر اُس شخص کے خطوط ڈاکخانہ سے لایا کرتا تھا تو اگر یہہ ثابت ھو جاوے کہ اُس نوکر کو وہ چٹھی حوالہ کی گئی تو بادی النظر میں یہہ قیاس ھو سکتا ھی کہ اُس نوکر نے اُس خط کو اپنے آقا کو دیدیا ھوگا اور اِسیطرح پر اگر سلسلہ کار و بار یہہ ثابت ھو کہ نوکر خطوط ڈاکخانہ میں لیجاکر ڈالتا ھی تو اگر یہہ ثابت ھو جاوے کہ کوئی خاص خط نوکر کو دیا گیا تھا تو بادی النظر میں ثبوت اُس خط کے ڈاک میں پڑنے کا ھوگا — لیکن اس امر کا تنقیح کرنا کہ سلسلہ کار و بار کے کیا معنی ھیں اور آیا کوئی نتیجہ معتدبہ بغرض شہادت ایسے سلسلہ کار و بار سے حاصل ھوتا یا نہیں بالکل حاکم عدالت کی راے پر منحصر ھی *

چنانچہ ایک ایسے مقدمہ میں جس میں یہہ امر تنقیح طلب تھا
کہ ایک خاص کرایہ‌دار سے مالک مکان کو ماھواري کرایہ واجب‌الادا ھوتا
تھا یا ششماھي تو شہادت اِس امر کي کہ اُس خاص مالک مکان کا ھمیشہ
یہہ دستور تھا کہ اپنے اور کرایہ‌داروں سے ماھواري کرایہ لیتا تھا قابل ادخال
نہیں تصور کي گئي گو ایسي شہادت اِس دلیل پر پیش کرني چاھیئے
تھي کہ ایک مالک مکان جس طرح پر اوروں سے کرایہ لیتا ھی اوسیطرح
پر اِس خاص شخص سے بھي لیتا ھوگا *

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کي ھی کہ ایک خاص
خط روانہ کیا گیا تھا یا نہیں *

یہہ واقعات کہ دستور معمولي کاروبار کا یہہ تھا کہ
تمام خطوط جو ایک خاص جگھہ میں رکھے جائیں وہ
ڈاک‌خانہ میں پہونچا دیئے جاویں اور وہ خط بھي اُس
جگھہ رکہہ دیا گیا تھا واقعات متعلقہ ھیں *

(ب) بحث اس امر کي ھی کہ ایک خاص
خط زید کے پاس پہونچا یا نہیں *

یہہ واقعات کہ وہ خط حسب معمول ڈاک میں
ڈالا گیا اور ڈاک‌گھر سے واپس نہیں آیا واقعات متعلقہ
ھیں *

اقبال

دفعہ ۱۷ اقبال وہ بیان زباني
یا دستاویزي ھی جس سے
کسي واقعہ تنقیحي یا واقعہ

تعریف اقبال

متعلقہ پر کسی طرح کا استدلال کیا جائے اور وہ بیان کسی شخص نے اُن حالات میں کیا ہو جنکا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہی *

جو تعریف دفعہ ہذا میں لفظ اقبال کی بیان ہوئی ہی وہ تعریف جب تک کہ کل دفعات دفعہ ہذا سے اکتیسویں دفعہ تک نہ پڑھی جاویں نا کافی ہی لیکن پوری اور حاوی تعریف اقبال کی بیان کرنا مشکل معلوم ہوتا ہی — میرے نزدیک تعریف اقبال کی یوں ہو سکتی ہی :—

دوسری تعریف اقبال کی

اقبال وہ بیان واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کا ہی کہ جسکے ذریعہ سے اُس شخص کے مقابلہ میں جس نے وہ بیان کیا ہو ایک حجت الزامی نسبت اوس واقعہ کے قائم ہو سکے *

شرح دفعہ ۸ — ایکٹ ہذا میں یہہ امر بیان ہو چکا ہی کہ بعض صورتوں میں طریق عمل وقعت اقبال کی رکھتا ہی لیکن ایکٹ ہذا میں اقبال کی اصطلاح میں طریق عمل داخل نہیں رکھا اور اقبال صرف دو قسم کا قرار دیا ہی ایک دستاویزی جیسے بہی کھاتہ کسی شخص کا (کیونکہ تعریف دستاویز مندرجہ دفعہ ۳ میں بہی کہاتہ دستاویز ہی) دوسرے زبانی جیسے بیان جو کہ کسی شخص نے کیا *

لیکن شہادت نسبت ایسے طرز عمل کے حسب منشاد دفعہ ۸ داخل ہوسکتی ہی اور عدالت اُس سے نتیجہ نکال کر راے قایم کرسکتی ہی *

اقبال شہادت باواسطہ ہی اُس کی تمثیل

فی الحقیقت اقبال کوئی شہادت بلا واسطہ سچے ہونے اُس امر کے جس کا کہ اقبال ہی نہیں ہی بلکہ اقبال کو سنی سنائی شہادت کی ایک قسم تصور کرنا چاہیئے — مثلاً زید نے بکر کے روبرو اقبال کیا کہ موضع اسلام پور میں نے پانچ ہزار روپیہ کو ہندہ سے خریدا ہی — عمرو نے زید مشتری اور ہندہ بایعہ پر شفع کی نالش کی اور زید نے جواب دعوی میں بیان کیا کہ موضع مذکور کی قیمت نو ہزار روپیہ دی

گئي هی اب عمرو مدعي نے بغرض ثبوت اس امر کے کہ واقعي قیمت پانچ هزار روپیہ زید نے هندہ کو دیئے تھے بکر کو بطور گواہ کے طلب کیا — موافق قاعدہ عام قانون شہادت کے بیان بکر کا کہ زید سے اُس نے پانچ هزار روپیہ قیمت هونا سنا هی سني سنائي شہادت هی اور قابل ادخال نہوتي اس وجہہ سے کہ اول تو یہہ ضرور نہیں کہ زید نے بکر کے سامنے اقبال کیا تو سچ کہا هو — دوسرے یہہ کہ اقبال زید جو کہ بکر کے سامنے کیا گیا بلا حلف تھا — تیسرے یہہ کہ اُس بیان پر کوئي جرح کا موقع نہیں ملا تھا — لیکن منشاء قانون میں بکر کي شہادت کو قابل ادخال قرار دیا هی اس اصول پر کہ کوئي شخص کبھي اپنے مضر بات نہیں کہتا اور اس وجہہ سے جو اور شہادت کي صداقت کے دریافت کرنے کے لیئے قواعد مقرر کیئے گئے هیں اس سے متعلق نہیں کیئے گئے اور اس کي وجہہ یہہ هی کہ جب کہ ایک شخص خود ایک امر کو جو کہ اُس کے مضر هی تسلیم کرتا هی تو اوروں کو کیا غرض کہ اُسکي صداقت پر شک کریں — اکثر ایسا هوتا هی کہ اقبال کرنے کے وقت شخص اقبال کنندہ کو یہہ یقین نہیں هوتا کہ وہ اپنے مضر بات بیان کرتا هی بلکہ اُس کے خلاف یقین هوتا هی لیکن تاهم وہ شہادت قابل ادخال تصور کي گئي هی اور زید مشتري کا اقبال مذکور بمقابلہ اُسکے قابل ادخال شہادت هی — واضح رهے کہ اثر ایسے اقبال کا مضر اقبال کنندہ کے هونا ضرور هی ورنہ اُس کي نسبت شہادت داخل نہوگي سوائے اُن صورتوں کے جن کي تصریح دفعہ ۲۱ ایکت هذا کي ضمن ۱ و ۲ و ۳ میں کي گئي هی — جب کہ کوئي اقبال ثابت کرنا منظور هو تو اُس کل اقبال کي شہادت لیني چاهیئے گو ایک جزو اُس کا مضر هو اور ایک مفید کیونکہ جب تک کہ پورا بیان نہ سنا جائے اُس جزو کے جو کہ اُس کے مضر هی پورے معني سمجھہ میں نہیں آسکتے گو یہہ ضرور نہیں کہ تمام بیان پر پورا یا برابر اعتبار هو ٭

اقسام اقبال

اقبال دو قسم کے هیں ایک وہ کہ مقدمات دیواني سے تعلق رکھتے هیں اور دوسرے وہ جو کہ مقدمات فوجداري سے علاقہ رکھتے هیں یعني بیانات ملزم جو اُس کے مقابلہ میں بغرض شہادت جرم پیش کیئے جاتے هیں — دیواني کے اقبا

فوجداري کے اقبال میں بہت فرق هی اور اقبال فوجداري کي وقعت اقبال دیواني سے بہت زیادہ هی یہاں تک کہ قانوناً صرف بیان ملزم پر عدالت فوجداري جرم کو ثابت تصور کرکے سزا دیدیتي هی چنانچہ دفعہ ۳۲۴ ضابطہ فوجداري ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع میں یہہ لکھا هی کہ :-

اگر شخص ملزم ایسي عدالت کے روبرو کسي جرم کے ارتکاب کا اقبال کرے جو اُس جرم کے تجویز کرنے کي مجاز هو تو وہ عدالت اُسي کے اقبال کي بناہ پر اُس کو مجرم قرار دے سکتي هی *

دفعہ ۳۲۴ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع

اور حسب منشاد ضابطہ دیواني کے جب عدالت اُس صورت میں جبکہ مدعاعلیہ اقبال کرتا هی ڈگري صادر کرتي هی تو وہ اس اصول پر نہیں هی کہ دعوی

اقبال دیواني

ثابت هی بلکہ اس اصول پر هی کہ جب مدعاعلیہ خود ایک ذمہداري اپنے ذمہ قبول کرتا هی تو في نفسہ وہ اقبال کافي وجہہ قایم هوجانے اُس ذمہ داري کي هی اور ظاهرا معلوم هوتا هی کہ منشاد دفعہ ۵۸ — ایکٹ هذا جس میں واقعات مسلمہ کا ذکر هی متعلق کارروائي هاے دیواني کے هی — لیکن اقبال فوجداري سے اگر ثبوت جرم تصور نہوتا تو سزا اس وجہہ سے نہ مل سکتي کہ کسي رعایا کے ناحق قید هو جانے سے عملداري کا نقصان هی اور دیواني کي ڈگري هو جانے سے صرف مدعاعلیہ کا نقصان هوتا هی نہ راج کا — اور یہہ قاعدہ اس وجہہ سے قایم کیا گیا هی کہ یہہ غالب قیاس هوتا هی کہ کوئي بے جرم شخص اپني زندگي یا آزادي یا حرمت کو ایک ایسے بیان سے جو کہ جھوٹا هو خطرہ میں نہیں ڈالتا اور قانون نے اس بات کي خاص احتیاط کي هی کہ اقبال فوجداري بوجہہ کسي دھمکي یا اقرار یا کسي اور دباؤ ناجایز کے نہ کیا گیا هو ۵ اور آیندہ ایکٹ هذا میں بھي ایسے اقبالات فوجداري جن کا هونا کافي احتیاط سے کیا جانا نہ معلوم هو غیر متعلق قرار دیئے گئے هیں ۶ *

۵ دیکھو دفعہ ۱۲۰ سے ۱۲۲ تک و دفعہ ۱۸۴ و ۱۹۳ و دفعہ ۳۴۲ سے دفعہ ۳۴۹ تک ضابطہ فوجداري ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع

۶ دیکھو دفعہ ۲۴ سے دفعہ ۳۰ — ایکٹ هذا تک

لیکن یہہ امر ملحوظ رہنا چاہیئے کہ اقبال فوجداري کے معني صرف یہہ ہیں کہ ملزم خود اپني زبان سے بیان کرے کہ اُسنے جرم کیا اور ایسے اقبالات جو

اقبال فوجداري

کہ متعلق اُن افعال ملزم کے ہیں جنمیں کہ نیت جرم داخل نہیں ہی وہ گو مقدمات فوجداري میں کیئے گئے ہوں اقبال فوجداري نہیں ہیں ـــ مثلاً ایک مقدمہ میں جسمیں کہ ملزم پر جرم تصرف بیجا مجرمانہ کا الزام لگایا گیا تھا تو ملزم کے کارندہ مجاز کا اقبال نسبت وصولیابي روپیہ کے صرف اِس امر کي شہادت تصور کیا گیا کہ روپیہ اُسکے کارندہ نے وصول پایا ـــ اور اِس امر کي شہادت میں کہ روپیہ ملزم کے ہاتھہ میں پہنچا اگر وہ اقبال پیش کیاجاتا تو منظور نہوتا ـــ جج نے اِسکي نسبت یہہ تجویز کیا کہ " سب سے اول امر اِس مقدمہ میں یہہ ہی کہ مدعاعلیہ کے کارندہ مجاز کے ہاتھہ میں روپیہ پہنچا اِسکے ثبوت میں اقبال دیواني بھي داخل ہوسکتا ہی کیونکہ امر واقعہ کا اثبات مقدمہ فوجداري کا ہو یا دیواني کا ایک ہي طرح پر ہوتا ہی ـــ گو مدعاعلیہ کے کارندہ مجاز کا روپیہ وصول پانا مدعاعلیہ کو بمقدمہ دیواني ذمہدار کرتا ہی لیکن مقدمہ فوجداري میں کارندہ کا روپیہ پانا مدعاعلیہ پر کچھہ اثر نہیں رکھہ سکتا " *

اِس دفعہ کي شرح ختم کرنے سے پہلے یہہ بات مناسب معلوم ہوتي ہی کہ اُن اقبالوں کا بھي ذکر کیا جاوے جنکے ذریعہ سے تمادي کے اثر سے دعوي محفوظ رہتا

اقبال حافظ تمادي

ہی ـــ قانون نسبت ان اقرارات کے مندرج ہے دفعہ ۲۰ قانون تمادي ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع میں اور وہ دفعہ یہہ ہی :ـــ

کسي اقرار یا وعدہ کے سبب سے جو کسي قرضہ یا مال متروکہ کي بابت کیا گیا ہو مقدمہ ایکٹ ھذا کي تاثیر سے باہر نہ سمجھا جاویگا اِلا اُس حال میں کہ وہ اقرار یا وعدہ اُس فریق کي کسي ایسي تحریر میں مندرج ہو جِسپر قبل منقضي ہونے میعاد معین کے اُس فریق نے

دفعہ ۲۰ (الف) ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع

جسپر اُسکي بابت نالش کيجاوے يا اُسکے مختار مجاز عام يا خاص نے دستخط کيئے هوں *

شرح — اُن لوگوں کي نسبت جو تحرير نهيں کرسکتے کوئي صاف منشاء قانون کا معلوم نهيں هوتا ليکن ظاهرا ايک تحرير پر نشاني ناخوانده شخص کے هاتهه کي کافي تصور هوگي — ليکن مهر لگانا کافي تحرير نهيں سمجها جاويگا جيسا که ايک مقدمه ميں هائي کورٹ کلکته نے يهه تجويز کيا که دستخط کرنا اقبال تحريري پر ايک بات هي اور مهر لگانا شي ديگر [7] اور في نفسه مهر لگانے سے يهه بات ثابت نهيں هوتي که مدعاعليه کي غرض اپنے دستخط کرنے کي تهي — اور يهه امر تمثيلات دفعه هذا ميں صاف کرديا گيا هے که مهر کرنا وقعت دستخط کي نهيں رکهتا — اور حسب منشاء قانون کے دستخط هونے شخص مديون کے لازمي هيں چنانچه ايک خط جس ميں که مديون اقبال ذمهداري کرتا هي اور جس خط پر که دستخط نهيں هيں اُس سے نئي ميعاد تمادي شروع نهوگي [8] *

تتمه دفعه ۲۰ — ايکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع (ب) — جس حال ميں که ايسي تحرير موجود هو ايک نئي ميعاد سماعت مطابق نوعيت اصل مواخذه کے اُسوقت سے شمار کيجاويگي جبکه اقرار يا وعده پر دستخط کيئے گئے هوں *

تتمه دفعه ۲۰ — ايکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع (ج) — جس حال ميں که تحرير متضمن اقرار يا وعده کے بلا تاريخ هو تو دستخط کے وقت کي بابت شهادت زباني ليجا سکتي هے ليکن جس حال ميں که اُس تحرير کا تلف يا گم هوجانا بيان کيا جاوے تو اُسکے مضمون کي بابت شهادت زباني منظور نهوگي *

شرح — يهه جزو اِس دفعه کا خاص کر قانون شهادت سے متعلق هے اور دفعه ۹۱ و ۹۲ ميں جو مشعر ممانعت ادخال شهادت لساني نسبت امور مندرجه دستاويز کے هيں جو لفظ شرايط مستعمل هوا

---

۷ رمضان مائي بنام اچهومن پرهلاد ويکلي جلد ۸ صفحه ۵۱۳

۸ بابو رام نراين بنام هرداس هائي کورٹ ممالک مغربي و شمالي ۱۷۸۶ سنه ۶۷ ع منفصله ۱۰ فروري سنه ۱۸۶۸ ع

هی اُسمیں ظاهرا تاریخ دستاویز داخل نہیں هے اور اگر تاریخ دستاویز کو منجملہ شرایط کے تصور بھي کیا جاوے تب بھي بموجب دفعه ۹۲ – ایکٹ هذا کے شہادت زبانی نسبت تاریخ تحریر دستاویز کے داخل هو سکتي هی — ماسواے اِسکے جبکہ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع جوکہ قبل قانون شہادت ایکٹ اول سنه ۱۸۷۲ ع کے نافذ هوا اور صراحتاً اُسکے ذریعہ سے منسوخ نہیں هوا تو حسب منشاء دفعه ۲ فقرہ اخیر ایکٹ هذا کے بدستور نافذ اور ایکٹ شہادت پر غیر متاثر هی *

تشریحات دفعه ۲۰ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع

(۱) واسطے اغراض دفعه هذا کے اقرار یا وعدہ کافي هی گو اُسمیں تصریح خاص تعداد قرضه یا مال متروکه کي نہو یا یہہ لکھا هو که وقت اداے یا حوالگي کا هنوز نہیں آیا هی یا اُسکے ساتھہ انکار ادا یا حوالگي کا هو یا دعوی کسي رقم کے مجرا هونے کا کیا گیا هو یا بجز مدیون یا موصي له کے کسي اور شخص کے نام لکھا هو — لیکن وہ وعدہ یا اقرار صراحتاً متضمن تعهد ادا یا حوالگي قرضه یا مال متروکه کا بلا کسي شرط کے متضمن اقبال ذمہ‌داري کے هونے کا هو *

شرح

اِس امر کا قرار دینا که اقبال بلاشرط متضمن تعهد اقبال ذمہ‌داري کیا هی ایک مشکل امر هی اور مندرجه حاشیه نظیروں کے دیکھنے سے اُسکا حال بخوبي واضح هوتا هی ۹ *

تتمه دفعه ۲۰ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ (ب)

(۲) اِس دفعه کي کسي عبارت سے یہہ لازم نہوگا که منجملہ چند شرکاء یا اوصیاء کے کسي پر مطالبه مستحق اِسوجہه هوسکے که اُن میں سے دوسرے نے کسي تحریري اقرار یا وعدہ پر دستخط کیئے هیں *

---

۹ کشبن بنام منگلیں مجوزہ هائي کورٹ الدآباد منفصله ۵ نومبر سنه ۱۸۷۰ ع — و وای منک بنام شیرمن بنگال جلد ۵ صفحه ۲۱۹ — و راجوس بنام مقبول بنگال جلد ۶ صفحه ۵۵ — و مانس بنام پیٹي مجوزہ هائي کورٹ الدآباد منفصله ۲۵ مئي سنه ۱۸۷۲ ع *

چنانچه ایک مقدمه میں هائي کورت ممالک مغربي و شمالي نے یهي امر تجویز کیا هی [۱] لیکن اگر منجمله چند شرکاء یا اوصیاء کے ایک کو اورونکي طرف سے دستخط کرنے کا اختیار هو تب یهه تشریح متعلق نهوگي اور تمادي دوباره از سر نو شروع هوگي *

شرح

نسبت ایسے اقبال تحریري کے جو موثر تمادي هوتا هی مفصله ذیل امور گویا که لب لباب قانون هیں :—

لب لباب قانون نسبت اقبال تحریري حافظ تمادي

اول یهه که تحریر ضرور هوني چاهیئے *

دوم — تحریري اور دستخط شده اقبال ایسا هو که جس سے ذمهداري بلا شرط حاصل هوتي هو *

سوم — جس صورت میں اقرار ذمهداري منحصر کسي شرط پر هو تو وه اقرار کافي اور حافظ میعاد نهیں [۲] *

چهارم — اقبال ذمهداري گو کسي شخص غیر سے کیا هو تب بهي کافي اور حافظ میعاد هی [۳] اور بعض مقدمات میں یهه بهي تجویز هوا هی که شخص غیر سے اقبال کرنا واسطے باز رکهنے اثر تمادي کے کافي نهیں هی لیکن وه نظایر حسب منشاء دفعه ۴ — ایکت ۱۴ سنه ۱۸۵۹ع کے قائم هوئي تهیں اور اب متعلق نهیں هیں کیونکه تشریح اول دفعه ۲۰ — ایکت ۹ سنه ۱۸۷۱ع میں یهه صریح لکها هی که شخص غیر سے اقبال کرنا کافي هی *

دو مقدموں میں هائي کورت الهآباد و کلکته سے یهه تجویز هوا هی که حسب منشاء دفعه ۱ ضمن ۱۵ ایکت ۱۴ سنه ۱۸۵۹ع کے اقبال تحریري جو که مرتهن نے نسبت حق راهن کے یا نسبت اُسکے استحقاق انفکاک کے جو که اُس مرتهن نے اپنے ایک خط میں بنام شخص غیر

۱ دیکهو مقدمه خوشحالچند بنام پامر

۲ پنک بنام منگلا وماي رمیا مدراس جلد ۳ صفحه ۲۰۸

۳ نظامالدین بنام محمدعلي مدراس جلد ۳ صفحه ۳۸۵ — و مقدمه مهاراج سروپ چودهري بنام برجناتهه چندر بنگال جلد ۶ صفحه ۲۹۹

لکھا تھا اس امر کے لیئے کافي هی کہ تاریخ تحریر اقبال مذکور سے تمادي شمار کي جاوے [۴] *

پنجم — مقدار ذمہداري کا تعین ہونا ضروري نہیں هی [۵] *

ششم — اقبال تحریري میں ضرور نہیں کہ بیان هو کہ کس سے اقبال کیا یا یہہ کہ کب کیا اور یہہ امور شہادت شخصي یعني زباني سے ثابت هو سکتے هیں *

هفتم — کوئي خاص مقام دستاویز پر ضرور نہیں کہ وهیں دستخط هوں دستاویز کي کسي جگہہ پر دستخط هوں کافي هیں [۶] *

هشتم — اقبال تحریري قبل انقضاء میعاد معینہ متعلقہ ذمہداري کے کیا گیا هو ورنہ حافظ میعاد نہوگا *

امور مندکرہ بالا نتایج هیں منشاء دفعہ ۲۰ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے جسکي وجہہ سے قانون تمادي میں بہت ترمیم هوئي هی اور جو نظایر کہ امور مصرحہ بالا کے خلاف هوئے هیں وہ قبل اجراء ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے هوئے اب وہ متعلق اور قابل استدلال نہیں هیں *

تمثیلات دفعہ ۲۰ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

زید ایک تمسک کے لکھدینے والے نے خود ایک چٹھي باقرار اداے قرضہ اپنے داین عمرو کے نام لکھي اور زید نے اپني مہر اسپر کي لیکن اس چٹھي پر دستخط نہیں کیئے *

اس نے ایک جزو قرضہ کا ادا کردیا اور باقي کے ادا کرنے کا اقرار زباني کیا *

اسنے ایک اشتہار اس مضمون کا کیا کہ اوسکے داین اپنا دعوی واسطے جانچ کرنیکے پیش کریں *

ان مقدمات میں سے کسي میں بھي قرضہ ایکٹ هذا کي تاثیر سے باهر نہیں هی *

---

۴ ایسري سنگھہ بنام بشیشر سنگھہ منفصلہ هائي کورٹ شمال و مغرب مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۸۶۸ع ڈگري ۳۷۹ خاص سنہ ۱۸۶۸ع — و درگوپال سنگھہ بنام کاشيرام پانڈے ویکلي جلد ۳ صفحہ ۳

۵ هریس بنام دوپ منذرجہ بنگال جلد ۹ صفحہ ۴۳ — و بہاري لعل سہاے بنام اومیش چندر مازمدار ویکلي جلد ۹ صفحہ ۱۲۰

۶ خواجہ محمود جان اللہ بنام دنکیا ایر مدراس جلد ۲ صفحہ ۷۹

یہہ تمثیلات حسب منشاء دفعہ ۲۰ کے لکھی گئی ہیں لیکن اگر زید مدیون نے ایک جزو ایک قرضہ کا جو کہ معاہدہ تحریری پر مبنی ہو ادا کرکے دستاویز پر یا اپنے بہی کھاتہ میں یا داین کے بہی کھاتہ میں نشان کردیا ہی تو حسب منشاء دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے قرضہ اثر تمادی سے بری ہو جاویگا *

دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع اُن اقبالات سے متعلق ہی جنسے کہ تمادی از سر نو شمار ہوتی ہی لیکن چونکہ وہ زیادہتر متعلق اقبال بذریعہ طریق عمل کے ہی اسوجہہ سے اُسکا ذکر شرح دفعہ ۸ ایکٹ ہذا میں مناسب سمجھہ کر کیا گیا ہی [۷] *

دفعہ ۱۸ بیانات جو کسی کارروائی کے فریق نے یا فریق مذکور کے ایسے مختار نے کیئے ہوں جنکو عدالت بحسب حالات مقدمہ یہہ تصور کرتی ہو کہ صراحتاً یا بحسب مفہوم وہ مختار اُسکی طرف سے اُن بیانات کے کرنے کا مجاز ہی اقبال میں داخل ہیں *

اقبال فریق مقدمہ یا اُسکے مختار مجاز کا

اس دفعہ میں واضعان قانون نے چار صورتیں ایک ایسی حالت کی بیان کی ہیں کہ جنکی وجہہ سے بیان ایک شخص کا بمقابلہ اسکے حجت الزامی تصور ہو سکتا ہی اور فقرہ اول میں سب سے اول صورت ادخال اقبال کی بیان کی ہی *

یہہ ظاہر ہی کہ جب ایک فریق مقدمہ کوئی امر بیان کرے تو اُسکے مقابلہ میں وہ بیان بطور شہادت استعمال ہو سکتا ہی اور بحالت مختار مجاز ہونے کے ایسے مختار کا بیان بھی اُس مختار کے اصل مالک کے مقابلہ پر بطور شہادت مستعمل ہو سکتا ہی — یہہ امر ضروری ہی کہ اُس مختار کو اختیار ایسے بیان کرنیکا اصل مالک سے پورا حاصل ہو ورنہ وہ

---

[۷] دیکھو شرح دفعہ ۸ ایکٹ ہذا صفحہ ۴۷ سے ۵۰ تک

بیان نسبت اُس معاملہ کے قابل ادخال نہیں — مثلاً ہر مقدمہ میں مختار یا وکیل مجاز کا بیان بمقابلہ اُسکے موکل کے مستعمل ہو سکتا ہی بشرطیکہ وہ بیان مابین حد اختیار اُس وکیل یا مختار کے ہو — اسی طرح پر اگر کوئی مالک مکان بذریعہ مختارنامہ خاص کے کسی شخص کو واسطے بیع کے اپنا مختار مقرر کرے اور وہ مختار اُس مکان کی بیع کرنے کے وقت نسبت اوس معاملہ کے کوئی بیان کرے تو وہ بمقابلہ بایع مکان کے مستعمل ہو سکتا ہی — فیلڈ صاحب نے بحوالہ کتاب استوری صاحب کے ایک مثال لکھی ہی کہ ایک مسافر نے ریل کی کمپنی پر واسطے ہرجہ اپنے اسباب تلف شدہ کے دعوی کیا تھا اور جب اُس مسافر نے ریل سے اوترتے وقت ملازم ریلوی سے جسکا کام اسباب کی خبرداری کرنے کا تھا نسبت اپنے اسباب کے حال دریافت کیا کہ کیونکر تلف ہوا تو جو بیانات اُس ملازم ریلوی نے اُس وقت اُس مسافر سے کیئے بمقابلہ ریلوی کمپنی کے اقبال تصور کیئے جاکر قابلِ ادخال قرار پائے *

یہہ ایک اصول قانون شراکت کا ہی کہ چند اشخاص ملکر ایک عام مقصد کی غرض سے ایک تجارتی شراکت قایم کریں تو بیان ہر فرد شریک کا نسبت اُس مقصد عام کے اقبال بمقابلہ اوروں کے تصور ہوگا کیونکہ ایسی صورت میں گویا ہر شریک دوسرے کا مختار مجاز ہی *

لیکن تشریح ۲ دفعہ ۲۰ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع قانون تمادی سے اقرارات ایک شریک کی نسبت دوسرے شریک کے موثر نہ ہونگے ۸ *

اقبال فریق مقدمہ بحیثیت قایمقامی

بیانات اُن فریق کے جو بقایمقامی کسی شخص کے مدعی یا مدعاعلیہ ہوں اقبال نہیں ہیں اِلا اُس حال میں کہ وہ بیانات اُس وقت کیئے جاویں جبکہ فریق مقبل حیثیت قایمقامی کی رکھتا ہو *

۸ دیکھو شرح دفعہ ۲۰ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع تتمہ دفعہ ۱۷ ایکٹ ہذا

اس فقرہ میں دوسري صورت بیان کي گئي هی یعني یہہ که جبکه اقبالات ایسے اشخاص کے هوں جو که بذات خود فریق نہوں بلکه بحیثیت قایمقامي فریق هوں — فیلڈ صاحب نے اپني کتاب میں مفصله ذیل مثالیں قایمقامي کي بیان کي هیں :—

اول — ایسا نئے شخص دیوالیے کا *

دوم — مہتمم یا منتظم جائداد متوفی کا *

سوم — مہتمم یا منتظم جائداد نابالغ کا بذریعه سارتیفکت ایکٹ ۴۰ سنه ۱۸۵۸ع *

بیانات جو اشخاص مفصله ذیل نے کیئے هوں :—

اقبال اشخاص حقدار

(۱) اُن اشخاص نے جو کسي کارروائي کے امر متنازعه میں حق کسي ملکیت یا زر نقد کا رکھتے هوں اور بمنصب رکھنے اُس حق کے اُن بیانات کو کریں *

(۲) اُن اشخاص نے جنسے فریق مقدمه نے اپني حقیت شی متنازعه مقدمه مذکور حاصل کي هو *

اقبال اشخاص جنسے که حق حاصل هوا

یہه بیانات اقبال میں داخل هیں مگر اِس شرط پر که وہ اُس زمانه میں کیئے گئے

هوں جبکه اُن بیانات کے کرنیوالے اشخاص وہ حقیت رکھتے تھے *

واضعان قانون نے اس فقرہ دفعہ هذا میں دو صورتیں بیان کی هیں *

اول — یہہ کہ اُن لوگوں کا بیان جنکو کہ شی متنازعہ فیہ میں حق حاصل هو بمقابله دیگر حقداران اقبال هوتا هی — مثلاً بیان ایک شریک کوٹهي تجارتي کا بمقابله دوسرے شریک کے اقبال کے طور پر مستعمل هو سکتا هی اور اسیطرح پر بیان ایک مدیون تمسک کا بمقابله دوسرے مدیون کے بطور اقبال شهادت متصور هو سکتا هی بشرطیکه تمسک اجمالي هو — اور علیٰ هذالقیاس اگر چند اشخاص کو ایک هي وصیت‌نامه کے ذریعه سے کچهه جایداد پهونچي هو تو ایک شخص کا بیان نسبت وصیت مذکور بمقابله دیگر اشخاص کے (جنکو اُس وصیت کے ذریعه سے جایداد پهونچي هو) بطور اقبال شهادت میں مستعمل هو سکتا هی *

دوم — اُن لوگوں کا بیان جنسے کہ حق حاصل هوا هی بمقابله اُنکے جنکو کہ حق حاصل هوا هی اقبال خیال کیا جاتا هی — مثلاً بیان مورث بمقابله وارثونکے شهادت میں داخل هو سکتا هی اور اس هي طرحپر بایع کا بیان (جو کہ ما قبل بیع کیا گیا هو) بمقابله مشتري مستعمل هو سکتا هی *

غرضکه ایک فقرہ کي صورت دوسرے کے برعکس هی اور لفظ (جنکو) اور لفظ (جنسے) قابل مزید غور هیں — لیکن سب سے ضروري امر قابل غور یہہ هی جو کہ ان الفاظ قانون سے ظاهر هوتا هی یعنی " مگر اُس شرط پر کہ وہ (اقبالات) اُس زمانہ میں کیئے گئے هوں جبکہ اُن بیانات کے کرنیوالے اشخاص وہ حقیت رکھتے تھے "*

اور جو بیانات کہ اُس زمانہ میں کیئے گئے ہوں اور اُن حالتوں میں ہوئے ہوں جبکہ وہ اشخاص حقیت نہ رکھتے ہوں اسوجہہ سے غیر متعلق قرار دیئے گئے ہیں کہ یہہ نہایت خلاف انصاف ہوتا کہ ایک شخص جو کہ اپنی حقیت کسی جایداد میں علیحدہ کرچکا تاہم اُسکو ایسے اختیارات باقی رہیں کہ جسکے ذریعہ سے وہ اُن لوگوں کو جو کہ اُس سے اپنا حق حاصل کرتے ہیں کسی اقبال سے ضرر پہنچاوے مثلاً اقبال ایک شخص کا جسکے حق میں ہنڈوی لکہی گئی ہو اور جو اقبال کہ بعد بیچنے اُس ہنڈوی کے اُسنے کیا ہو بمقابلہ مشتری ہنڈوی کے قابل ادخال نہیں ہے اور اِسی طرح پر اقبال ایک دیوالیہ کا نسبت کسی قرضہ کے (جو اقبال کہ اگر قبل دیوالہ نکلنے کے کیاجاتا قابل ادخال ہوتا) وہی اقبال اگر بعد دیوالہ نکلنے کے کیا جاوے جبکہ دیوالیہ پر قرضہ کی ذمہداری باقی نہیں رہتی قابل ادخال نہیں *

بیانات بزمانہ عدم حقداری غیر موثر ہیں

یہی اصول عموماً متعلق ہی واہب اور موہوب‌لہ بایع اور مشتری سے بھی مثلاً مثال مقدمہ شفع جسکا ذکر فقرہ آخر صفحہ ۹۵ و ۹۶ میں ہوا ہی اور جسمیں ہندہ بایعہ اور زید مشتری اور عمر شفیع تھے اگر اقبال نسبت زر ثمن کے جو کہ زید مشتری نے بکر کے روبرو کیا وہ اقبال ہندہ بائعہ نے کیا ہوتا تو اُسکا اقبال اس وجہہ سے قابل ادخال شہادت نسبت مقدار اصلی زر ثمن کے نہ سمجھا جاتا کہ وقت اقبال کے وہ جائداد متنازعہ فیہ بیع کرچکے تھے اور اُسکا حق اُس جائداد میں باقی نہ رہا تہا *

ضمن اول فقرہ دفعہ ہذا متعلق اقبال اُن اشخاص کے ہی جو فریق مقدمہ تو نہیں ہیں لیکن جنکا نفع نقصان شی یا امر متنازعہ فیہ میں متعلق ہو اور وہ اِس وجہہ سے قابل ادخال تصور کیئے گئے ہیں کہ گو وہ فریق مقدمہ تو نہیں ہیں لیکن تاہم مقدمہ میں اُنکا تعلق ہی مثلاً اقبالات موصی‌لہ کے اُس حد تک اقبال تصور ہوکر بمقابلہ وصی کے شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں کہ جس حد تک موصی‌لہ اور وصی کے حقوق واحد ہیں *

وجہہ ادخال بیانات اشخاص حقدار

غرض که بیانات تمام اُن اشخاص کے جنکے حقوق واحد هوں بطور اقبالات شہادت میں داخل هو سکتے هیں مثلاً اقبال ایک شریک کوتهي مهاجني یا تجارتي کا جونسبت اُن معاملات کوتهي مشترکه کے هو جو معاملات که قبل انفساخ شراکت کیئے هوں قابل ادخال هیں گو وه بیانات ما بعد فسخ شرکت کے کیئے گئے هوں کیونکه اُن معاملات دوکان مشترکه سے جو قبل انفساخ شرکت کے هوئے هیں جو ذمه‌داریاں پیدا هوتي هیں وه سب شرکاء پر هوتي هیں گو شراکت فسخ هو گئي هو *

لیکن یهه امر اهم که ایک شریک کے اقبال کا اثر دوسرے شریک شخص پر کسقدر رکها جاوے بالکل راے حاکم عدالت پر چهوڑا گیا هی کیونکه بعض حالتوں میں ایسا هوتا هی که ایک شریک بغرض ضرر پہونچانے دوسرے شریک کے اپنا نقصان گوارا کرکے ایسے بیانات اور اقبالات کیا کرتے هیں که جو اِس دفعه کے موافق موثر شہادت هیں *

ضمن دوم فقره هذا متعلق اقبال اُن اشخاص کے هی جو که فریق مقدمه تو نہیں لیکن وه هیں جنسے که فریق مقدمه کو حق حاصل هوا هی مگر شرط ضروري یهه هی که فریق مقدمه نے اُن اقبالوں کے بعد حقیت حاصل کي هو اور نیز مابین اُن اشخاص کے جنکے وه قایم‌مقام هوں اور خود فریق مقدمه کے ایک تعلق هو مثلاً جیسا تعلق که مابین اشخاص مفصله ذیل کے هوتا هی *

> مابین شخص اقبال کننده اور اس شخص کے جسکے مقابله پر اقبال مستعمل کیا جاتا هی تعلق ضرور هی

اول — بذریعه معاهده :—

واهب	اور	موهوب له
پته دهنده	اور	پته‌دار
بایع	اور	مشتري
راهن	اور	مرتهن

دوم — بذریعه وراثت :—

مورث	اور	وارث

سوم — بذریعه وصیت :—

موصی	اور	موصي له

چہارم — بذریعه تقرر :—

موصي	اور	وصي
متوفی بلا وصیت	اور	اُسکي جائداد کا منتظم

پنجم — بذریعه احکام قانون :—

مالک سابق جسکي جائداد گورنمنت نے ضبط کي	اور	مالک مابعد جسکو وہ جائداد عطا هوئي

اور اقبالات پہلے اُن اشخاص کے جنسے که تعلق بعدیت هی بمقابله اِن پیچہلے اشخاص کے جنکو که ایسا تعلق هی اِس وجہه سے قابل ادخال تصور کیئے گئے هیں که اُنکي حقیت في الحقیقت وهي حقیت هی جو که پہلے اشخاص کي تهي لیکن اُنکے اقبالات اُس حد تک مؤثر هونگے جہاں تک که حقیت دونوں کي واحد هو مثلا :—

وصي اگر کسي قرضه یافتني موصي کا دعوي کرے تو مدعاعلیه ایسے اقبال کو جو که موصي نے نسبت وصولیابي اُس قرضه کے جسکا که دعوي هی کیا هو بمقابله اُسکے وصي کے شہادت میں داخل کر سکتا هی اور اِسي طرح پر اقبال مورث کا بمقابله وارث کي نسبت حقیقت اُسکي جائداد کے قابل ادخال هی *

هائی کورٹ کلکته نے یہه تجویز کیا هی که مشتري نیلام جائداد بعلت بقایاء مالگذاري سرکار کو کوئي تعلق اصل مالک سے نہیں هوتا اور وہ مالک سابق سے اپني حقیت حاصل نہیں کرتا اور اِس وجہه سے وہ پابند مالک سابق کے افعال کا نہیں هی [9] اور اِسیطرح پر بوجہه خاص اثر احکام قانون کے جو جائداد بعلت بقایاء مالگذاري نیلام هوتي هی وہ جمله مطالبات اور ذمهداریوں سے پاک صاف هوکر مشتري کو ملتي هی چنانچه ایکٹ ۱۹ سنه ۱۸۷۳ع میں جو متعلق مالگذاري هی نسبت نیلام جائداد بعلت بقایاء مالگذاري کے دفعه ۱۶۷ میں صاف لکہدیا گیا هی اور وہ یہه هی :—

---

9 منشي بذالرحیم بنام پران دهندت ویکلي جلد ۸ صفحه ۲۲۲ — و گرلک منی داسي بنام هورچندرگہوس ویکلي جلد ۸ صفحه ۶۲

نیلام اُس اراضي کا جو حسب دفعه ملحقه بالا (یعني بعلت بقایاء مالگذاري) کیا جاوے تمام ذمهداریوں سے مبرا هوگا *

دفعه ۱٦۷ — ایکٹ ۱۹ سنه ۱۸۷۳ع

اور تمام عطیات اور معاهدات جو کسي اور شخص نے بجز مشتري کے اُسي اراضي کي بابت پیشتر کیئے هوں مشتري نیلام کے مقابله میں فسخ هونگے *

دفعه هذا کي ضمن اول کي کوئي عبارت صورت هاے مفصله ذیل سے متعلق نهوگي *

(الف) اضلاع یا جزو اضلاع بندوبستي اِستمراري میں اُن مستاجریوں سے جو به نیک نیتي اور لگان واجبي پر رقبه مصرحه کے لیئے مالک سابق نے اُس مُیعاد کے واسطے جو بیس سال سے زیادہ نهو بذریعه پٹهجات تحریري حسب ضابطه رجستري شده کے دیئے هوں *

(ب) تمام اضلاع میں اُن اراضیات سے جو بذریعه پٹهجات بلافریب کے لگان واجبي پر میعاد معین یا دوام کے لیئے مکانات سکونت یا کارخانوں کے تعمیر کي غرض سے یا کان یا باغات یا تالاب یا نهر یا معبد یا مقابر کے واسطے کسیکے قبضه میں هوں اور وه اراضیات اغراض مصرحه پٹه میں مستعمل رهي هوں *

اقرار شرعي

ضمن دوم دفعه هذا غالباً اُن اقرارات سے بهي متعلق هی که جنکي وجهه سے حسب احکام شرع مستدعي اُس شخص کو جسکي نسبت اقرار کیا گیا هی اِستحقاق وراثت حاصل هو جاتا هی — اور ایسے اقبالات اِسوجهه سے متعلق نهیں کہ عموماً یهه اقبالات اُن اشخاص کے هوتے هیں جنسے که بر نزاع وراثت میں فریقین مقدمه حقیت حاصل کرتے هیں *

تعریف اقرار شرعي

تعریف شرعي اقرار کي یهه هی :— دینا ایک اطلاع کا به نسبت کسي حق کے بحق کسي دوسرے شخص کے بمقابله اپنے *

مثلاً یہہ کہنا کہ فلاں شخص کا میرے ذمہ اِسقدر روپیہ هی ایک اقرار شرعي هی *

اور شرط ضروري یہہ هی کہ مقر ذي عقل اور بالغ هو — اور اثر اقرار کا یہہ هوتا هی کہ وہ اقرار في نفسہ امر مقربہ کے وجود کا ثبوت هوتا هی اور جبکہ اقرار ثابت هو جاوے تو ایسے ثبوت کي جو عام اُمور کے ثابت کرنے کے لیئے ضرور هی کچھہ حاجت باقي نہیں رهتي اور اقرار سے نسبت امر مقربہ کے پورا حق تا حد اقرار بحق مقر لہ قائم هو جاتا هی — پس في الحقیقت اقرار شرعي میرے نزدیک ایک اعلیٰ قسم کا اقبال قانون شہادت هی اور وہ گو سني سنائي شہادت هی تاهم قابل ادخال هی جیسا کہ شرح دفعہ ۱۷ — ایکت هذا میں بیان کیا گیا هی [۱] *

اقرار بالنسب حسب احکام شرع محمدي

لیکن احکام شرع محمدي نے ایسے اقرارات کو جو کہ نسبت نسب کے کیئے جاویں ایک خاص وقعت دي هی اشخاص ذکور شرعاً چار شخصوں کي نسبت ایسا اقبال نسب کر سکتے هیں اور ایسے اقبال کے ذریعہ سے وہ لوگ جنکي نسبت اقبال کیا جاوے حقوق وراثت بغیر احتیاج ثبوت شہادت بالا واسطہ [۲] کے حاصل کر سکتے هیں اور وہ یہہ هیں :—

۱ — باپ
۲ — ماں
۳ — اولاد
۴ — زوجہ

سواء اِن چار شخصوں جنکا اُپر ذکر هوا اور کسیي کي نسبت اقبال مرد کا موثر ثبوت نسب نہوگا *

اشخاص اناث مفصلہ ذیل اشخاص کي نسبت اقبال نسبي کرسکتے هیں *

۱ — باپ
۲ — ماں
۳ — شوهر

---

۱ دیکھو صفحہ ۹۵ و ۹۶

۲ نسبت نوعیت شہادت با واسطہ و بلاواسطہ دیکھو دفعہ ۶۰ و دفعہ ۳۲

لیکن اولاد کي نسبت أنکا اقبال نسب قائم نہیں کرتا اور وجہہ یہہ هی که أس سے ترکہ شوهري پر حق أس اولاد کا قائم هو جاتا هی البته برضامندي شوهر خود زن منکوحہ ایسا اقبال نسبت اولاد کے کر سکتي هی که جس سے نسب قائم هو *

واضح رهے که اقرار بالنسب شرعي مطیع أسی شرط کے هی جس شرط کے مطیع اقبال معینہ قانون شہادت هی یعني احکام دفعه ۲۱ - ایکت هذا اوس سے بهي متعلق هیں *

مفصلہ ذیل تین شرطیں هیں که جنکي بغیر کسي مرد کا اقبال بالنسب مؤثر نہیں هو سکتا :—

شرایط جواز اقرار بالنسب

۱ — عمریں شخصوں کی ایسي هوں که اقبال کنندہ اور مقبل لہ باهم باپ بیتے هوسکیں [۳] *

۲ — اولاد مجہول النسب هو اِسوجہہ سے که اگر أسکا کسي اور باپ سے هونا ثابت هو تو اقبال مؤثر نسب نہیں هو سکتا *

۳ — مقبل لہ منکر نہو ایسے اقبال بالنسب سے بلکه قبول کرتا هو گو ایسا قبول کرنا قبل یا بعد وفات اقبال کنندہ کے هو *

اقبال جو کوئي مرد نسبت کسي عورت کے اپني زوجہ هونے کا کرے وہ بشرایط ذیل مؤثر هوگا :—

۱ — عورت کو أس اقبال سے اِنکار نہو *

۲ — وہ کسي اور کي زوجہ نہو *

۳ — وہ ایام عدت میں نہو *

۴ — مقر کے نکاح میں أسکي بہن یا کوئي ایسي عورت جسکے هوتے أس مرد کا نکاح أس عورت سے جسکي نسبت اقبال هی حرام هو موجود نہو اور نیز أس مرد کے نکاح میں اور چار زندہ جوروین موجود نہوں *

---

۳ مسماۃ زینب بنام بي بي نجیب النساء ویکلي جلد ۱۲ صفحه ۴۹۷ و بنگال جلد ۴ صفحه ۵۵ — و بي بي واحد النساء بنام سید وصي حسین ویکلي جلد ۱۵ صفحه ۲۰۳ صیغه دیواني

حسب شرايط مفصله بالا اقبال تمام اُن اشخاص کا جنکا ذکر اُوپر هوا هی مؤثر وراثت هوگا گو وه اقرار بحالت صحت کيا گيا هو يا بحالت مرض اسوجهه سے که سواے مقر يا اُسکے قائم‌مقام کے اور کسيکے مقابله پر وه اقبال مؤثر نهيں هوتا *

سواے اُن اشخاص کے جنکا ذکر هو چکا هی اور کسي کي نسبت اقبال سے شرعاً نسب يا رشته قائم نهيں هوتا مثلاً چچا يا ماموں يا اور کسي کي نسبت ايسے اقبال جائز نهيں *

مگر جبکه پوري شرايط کے موافق اقبال قائم هو جاتا هی تو اُسکا اثر يهه هوتا هی که وه اقبال بمنزله ثبوت قطعي کے تصور هوتا هی اور اُس سے مقر له کا نسب قائم هو جاتا هی [۴] بلکه مقرله کي ماں بهي زوجه منکوحه اُس مقر کي خيال کي جاتي هی گو اُس سے مقر کا نکاح هونا ثابت هو يا نهو [۵] علی‌هذا جبکه ايک شخص کسيکو اپنا بيٹا کهه چکا هو تو وه اور وارثوں کے ساتهه وراثت پاويگا گو وه اور وارث اُسکے نسب سے منکر هوں [۶] يهاں تک که وه شخص اقبال کننده کے باپ کي بهي وراثت پاويگا گو وه دادا اپنے پوتے کي نسب سے منکر هو *

ليکن اگر سواء اُن اشخاص کے جنکي تصريح هم اُوپر کر آئے هيں کوئي شخص اقبال کرے تو وه اقبال صرف اقبال کننده هي پر واجب هوگا نه اوروںپر مثلاً اگر کوئي بهائي کي نسبت اقبال کرے يعني کسيکو اپنا بهائي هونا کهے تو بعد وفات اقبال کننده بمقابله ورثاء اقبال‌کننده کے وراثت نه پاويگا [۷] ليکن اگر اقبال کننده کوئي وارث نچهوڑے توشخص مقرله اُسکي وراثت کا مستحق هوگا کيونکه اقبال ميں دو چيزيں شامل هيں *

---

۴ بي‌بي نجيب‌النساء بنام بي‌بي ضميرا ويکلي جلد ۱۱ صفحه ۲۲۶

۵ رخ بيگم بنام شاهزادة والا گهر ويکلي جلد ۳ صفحه ۱۸۷

۶ محمدة بي بي بنام سيد شاه حسين‌علي ويکلي جلد ۵ صفحه ۱۳۲ — و راني روشن جهان بنام راجه سيد عنايت حسين ويکلي جلد ۵ صفحه ۴ — و نجم‌الدين احمد بنام بي بي ظهورا ويکلي جلد ۱۰ صفحه ۴۵

۷ صاحبزادي بيگم بنام مرزا همت بهادر بنگال جلد ۲ صفحه ۱۰۳ ديواني ويکلي جلد ۱۲ صفحه ۵۱۲ — و ويکلي جلد ۱۳ صفحه ۱۲۵

اول نسب اور دوسرے وہ حق اقبال کنندہ کي جائداد پر جو بعد اُسکي وفات کے مقرلہ کو حاصل ہوتا ھی اور گو نسب ایسے اقرار سے جو بھائي کي نسبت کیا جاوے قایم نہیں ہوتا تاہم بحالت عدم موجودگي ورثاء متوفی کے ایسے اقرار سے حق مقرلہ کو جایداد متوفی پر حاصل ہو جاتا ھی کیونکہ اُس اقرار کا اثر صرف جایداد متوفی پر نفذ ہوتا ھی اور چونکہ متوفی نے خود اقبال کیا تھا تو وہ اقبال جایز تصور ہوگا اور وجہہ اِسکي یہہ ھی کہ ہر شخص کو اپني کل جایداد جسکو چاھی دیدینے کا اختیار ھی کہ جبکہ اُسکے قرض خواہ اور وارث کوئي نہوں — اگر کوئي شخص جسکا باپ مرگیا ہو ایک دوسرے شخص کي نسبت بھائي ہونیکا اقرار کرے تو گو پدر متوفي سے مقرلہ کا نسب قایم نہ ہوگا لیکن مقرلہ اقبال کنندہ کے ساتھہ ترکہ پدر متوفی میں مستحق ہوگا *

دفعہ ۱۹ بیانات ایسے اشخاص کے جنکا منصب یا ذمہ داري بمقابلہ کسي فریق مقدمہ کے

اقبالات ایسے اشخاص کے جنکا منصب بمقابلہ فریق مقدمہ کے ثابت کرنا چاھیئے

ثابت کرني ضرور ہو اقبال میں داخل ھیں مگر باین شرط کہ وہ بیانات نسبت اُس منصب یا ذمہ داري کے اُن اشخاص کي طرف سے یا اُنکے نام مقدمہ کے دائر ہونے کي صورت میں واقعات متعلقہ سمجھے جاتے اور ایسے زمانے میں اُنہوں نے وہ بیان کیئے ہوں کہ وہ منصب اُنکو حاصل ہو یا وہ ذمہ داري اُنپر عاید ہوتي ہو *

تمثیل

زید نے عمرو کی طرف سے لگان کا تحصیل کرنا اپنے ذمہ لیا *

عمرو نے زید پر یہہ نالش کی کہ جو لگان عمرو کو بکر سے یافتنی تھا وہ زید نے تحصیل نہیں کیا *

زید نے بیان کیا کہ عمرو کو بکر سے کچھہ لگان پانا نہ تھا یہہ بیان بکر کا کہ مجھے عمرو کو لگان دینا ہی ایک اقبال ہی اور واقعہ متعلقہ ہی جبکہ زید یہہ بیان کرتا ہی کہ بکر سے عمرو کو لگان یافتنی نہیں ہی *

اِس دفعہ میں ایک نئی صورت بیان کی گئی جس میں کہ اقبال اُن اشخاص کے جو کہ فریق مقدمہ نہیں ہیں شہادت میں داخل ہوسکتے ہیں۔ مثلاً جیسا کہ اِس دفعہ کی تمثیل میں لکھا ہی کہ ایک مقدمہ میں جوکہ مابین زید اور عمرو کے ہی بیان بکر کا متعلق تصور ہوگا اور اُسکی وجہہ یہہ ہی کہ فی الحقیقت نالش جو کہ عمرو زید پر کرتا ہی وہ نالش فی الحقیقت بالواسطہ بکر پر ہی کیونکہ عمرو زید کو جوکہ مدعاعلیہ مقدمہ ہی وہ اختیارات دے چکا تھا جوکہ عمرو کو خود حاصل تھے اورزید عمرو کے کرایہ دار بکر سے دعوی کر کے کرایہ لے سکتا تھا تو زید گویا بوجہہ اپنے معاهدہ کے عمرو سے وهی نسبت رکھتا ہی جوکہ عمرو بکر سے رکھتا تھا اور اُسکی وجہہ یہہ ہی کہ درحقیقت بیان بکر (جو کہ اب عمروبمقابلہ زید کے مستعمل کرنا چاہتا ہی) ایک ایسا اقبال قانونی ہی کہ جو ایک ایسے مقدمہ میں (جس میں زید مدعی بنکر دعویدار وصول کرایہ بکر سے ہو) مفید زید ہوتا — اور یہہ ظاہر ہی کہ یہہ اقبال اِس وجہہ سے متعلق ٹھہرایا گیا ہی کہ ایسے مقدمہ میں جیسا کہ تمثیل میں بیان کیا گیا ہی ضرور منجملہ اُمور تنقیح طلب کے یہہ امر تنقیح طلب قرار پاتا :—

"آیا کوئی لگان بکر سے عمرو کو یافتنی ہی یا نہیں"

پس بیان بکر ضرور ایک اثر معتد به نسبت وجود یا عدم واقعه مندرجه امر تنقیح طلب کے پیدا کرتا ۸ *

علاوه صورت مذکوره تمثیل هذا کے اقبال ایسے اشخاص کا جو که فریق مقدمه نهیں هیں اُس صورت میں قابل ادخال منجانب مدعاعلیه متصور هوتا هی که جب وه غیر شخص مدعاعلیه کے ساتهه ذمهداري متدعویه کا شریک هو اور مدعاعلیه کي طرف سے اِس امر کا عذر پیش هو که وه اُس مطالبه کي ذمهداري جسکا که مدعي دعویدار هی علاوه متجهه مدعاعلیه کے شخص غیر پر بهي هی اور اُسکو اُسنے مدعاعلیه نهیں گردانا " فیلڈ صاحب نے اپني کتاب میں ایسي صورت کي ایک نهایت عمده تمثیل بیان کي هی :—

زید اور عمرو اجمالي ذمهدار اداے زر یافتني بکر کے هیں بکر نے صرف زید پر نالش کي — زید نے یهه عذر کیا که وه تنها ذمهدار قرار نهیں پاسکتا بلکه عمرو کو بهي مدعاعلیه گردانا چاهیئے — پس ایسے مقدمه میں عمرو کا کوئي اقبال نسبت اُسکي ذموداري مشترک کے متعلق مقدمه هی اور مابین زید اور بکر کے قابل ادخال هی *

اِس تمثیل کي وجهه ایسي هی جیسي که هم نسبت تمثیل دفعه ۲ کے لکهه آئے هیں یعني اگر زید عمر پر دعوي کرتا تو اقبال قابل ادخال شهادت تصور هوتا اور في الحقیقت بیان عمرو جو که زید داخل کرنا چاهتا هی ایک ایسا بیان هی جوکه ایک ایسي نالش میں جو بکر عمرو پر کرے بحق بکر هی *

دفعه ۲۰ بیانات اُن اشخاص کے جنپر کسي شخص فریق مقدمه نے صراحتاً درباب شی متنازعه کے دریافت حال کے لیئے انحصار کیا هو اقبال میں داخل هیں *

اقبالات اُن اشخاص کے جنپر صراحتاً فریق مقدمه حصر کیا هو

---

۸ دیکهو تعریف واقعه تنقیحي دفعه ۳ صفحه ۲۲ و ۲۵ و ۲۶

تمثیل

بحث اس امر کي هی که جس گهوڑے کو زید نے عمرو کے هاتهه بیچا وه صحیح و سالم هی یا نهیں *

زید نے عمرو سے کہا که تم جاؤ اور بکر سے پوچهو که وه اُسکا سب حال جانتا هی بکر کا بیان اقبال میں داخل هی *

مضمون اِس دفعه کا صاف هی اور تمثیل سے اور بهي واضح هوگیا هی بیانات شخص منحصر علیه کے قابل ادخال هیں خواه وه منحصر علیه في الواقع مضمون منحصره سے کوئي خاص واقفیت رکهتا هو یا نرکهتا هو مثلا ایک مقدمه میں جس میں که دعوي واسطے دلا پانے قیمت اشیاء مبیعه کے کیا گیا تها مدعاعلیه نے تنقیح اِس امر کي که شی مبیعه اُس تک پهنچي یا نهیں ایک گاڑیبان کے بیان پر منحصر کي یهه کهکر که اگر گاڑیبان یهه کهدے که وه شی مجهه مدعاعلیه تک پهنچي تو میں اُسکي قیمت مدعي کو ادا کرونگا بیان گاڑیبان کا بمقابله شخص حصر کننده کے قابل ادخال تصور هوگا بلکه اُس بیان کے نتیجوں کا وه پابند هوگا *

اِسیطرح پر اگر ایک فریق مقدمه کسي شخص منجمله گواهان یا فریق مقدمه کے کسي بیان حلفي پر حصر کرے تو بیان حلفي شخص منحصر علیه کا بمقابله حصر کننده کے ثبوت قطعي متصور هوگا ۹

اثر بیان حلفي شخص منحصر علیه

قانون حلف ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ ع کي دفعه ۹ و ۱۰ و ۱۱ میں نسبت اِس قسم کے حصرون کے مندرج هی اور وه دفعات یهه هیں :—

اگر کوئي فریق کسي کارروائي عدالت کا یهه بیان کرے که اگر اُس طور کا حلف یا اقرار صالح جسکا ذکر دفعه ۸ میں کیا گیا فریق ثاني یا کوئي گواه کارروائي مذکور میں کرے تو مجهه پر پابندي اُسکي لازم

دفعه ۹ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ ع

۹ راج پرتاب راجه گنگیش چندر بنام سروپ چندر لیکها مقفصله صدر دیواني عدالت کلکته مورخه ۲۹ اگست سنه ۱۸۴۳ ع — و مسماة چهوٹي بنام درگا پرشاد مقفصله صدر دیواني عدالت شمال و مغرب مورخه ۳۰ اگست سنه ۱۸۶۴ ع

آئیگی تو اِس صورت میں عدالت کو اختیار ھی کہ اگر مناسب جانے اُس فریق یا گواہ سے پوچھے یا پوچھوائے کہ تم ایسا حلف یا اقرار صالح کروگے یا نہیں — مگر شرط یہہ ھی کہ کوئی فریق یا گواہ عدالت میں اصالتاً محض اِس لیئے جبراً حاضر نکرایا جاویگا کہ وہ ایسے سوال کا جواب دے *

دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع

اگر وہ فریق یا گواہ اُس طور کے حلف یا اقرار صالح کو منظور کرے تو عدالت کو اختیار ھی کہ اُس سے وہ حلف یا اقرار صالح کرائے یا جس حال میں کہ وہ حلف یا اقرار صالح اِس قسم کا ھو کہ زیادہ سہولت کے ساتھہ عدالت سے باھر لیا جاسکتا ھو تو عدالت کو اختیار ھی کہ کمیشن کسی شخص کے نام اُس سے حلف یا اقرار صالح کرانے کے لیئے جاری کرے تاکہ وہ شخص ایسا کرائے اور اُس شخص کو اجازت دے کہ جس سے حلف یا اقرار صالح کرایا جاویگا اُسکی شہادت لیکر عدالت میں بھیجدے *

دفعہ ۱۱ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع

جو شہادت کہ اِس نہج پر ادا کیجاوے بمقابلہ اُس شخص کے جسنے کہ حسب متذکرہ بالا اسکو واجب التعمیل ھونا اپنے اُوپر تسلیم کیا اُس معاملہ میں جو کہ بیان کیا گیا ھو بوجہ قطعی ھوگی *

لیکن ایک مقدمہ میں ھائی کورٹ الہ آباد نے یہہ تجویز کیا ھی کہ اگر قبل لیئے جانے ایسے بیان حلفی شخص منحصر علیہ کے اگر انحصار کنندہ اپنے حصر سے منکر ھو جاوے تو جو بیان بعد اِنکار کیا گیا ھو وہ ثبوت قطعی نہیں قرار پا سکتا [۱] *

دفعہ ۲۱ اقبال واقعہ متعلقہ ھی

اقبال بخلاف اقبال کنندہ کے قابل ادخال ھی اور بعض صورتوں میں اُسکی طرف سے بھی

اور جو شخص اقبال کرے اُسکے یا اُسکے قائمقام حقیت کے مقابلہ میں اُسکو ثابت کرنا جائز ھی مگر وہ شخص جس کا کہ

---

[۱] سید حسین علی بنام انوپ ... نمبر ۲۴۹ خاص سنہ ۱۸۷۳ ع منفصلہ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۷۳ ع

وہ اقبال هو خود یا اُس کي طرف سے کوئي اَوْر یا اُس کا قایمقام حقیت ثابت نہ کریگا الا صورت هاے مفصلہ ذیل میں *

(۱) جس شخص نے کہ اقبال کیا هو وہ خود یا اُس کي طرف سے کوئي اَوْر اُس صورت میں اس اقبال کو ثابت کرسکتا هی جب کہ وہ اقبال اس نوع کا هو کہ اگر وہ شخص مقبل فوت هو جاوے تو وہ اقبال مابین اشخاص ثالث کے حسب دفعہ ۳۲ واقعہ متعلقہ هو *

(۲) جس شخص نے اقبال کیا هو وہ خود یا اس کي طرف سے کوئي اَوْر اس صورت میں اُس اقبال کو ثابت کرسکتا هی جب کہ وہ اقبال ایک بیان کسي حالت عقلي یا جسماني متعلقہ مقدمہ یا واقعہ تنقیحي کے موجود هونے کا هو اور ایسے وقت یا ایسے وقت کے قریب کیا گیا هو جب کہ وہ حالت عقل یا جسم کي موجود هو اور اُس کے ساتھہ ایسا عمل

بھي ھوا ھو جس سے کہ اس کا دروغ خارج از قیاس ھوتا ھو *

(۳) جو شخص اقبال کرے وہ خود یا اُس کي طرف سے کوئي اَوْر اس اقبال کو اس شرط پر ثابت کرسکتا ھی کہ بجز اقبال ھونے کے اور طور پر وہ واقعہ متعلقہ ھو *

دفعہ ۱۷ میں واضعان ایکٹ ھذا نے تعریف اقبال کي بیان کي ھی اور دفعہ ۱۸ میں چار صورتیں اقبال کي بیان کي ھیں اور دفعات ۱۹ و ۲۰ میں ایک ایک صورت اقبال کي بیان کي ھی لیکن تینوں دفعات مذکور میں کہیں صریح ذکر ادخال اقبال کا شہادت میں نہیں ھی دفعہ ھذا میں صریح طور پر واضعان قانون نے حکم نسبت ادخال اقبال شہادت میں بیان کیا ھی جیسا کہ ھم شرح دفعہ ۱۷ — ایکٹ ھذا میں مفصل طور پر لکھہ آئے ھیں کہ اقبال صرف بمقابلہ اقبال کنندہ کے داخل ھوسکتا ھی نہ اُسکے حق میں ویسا ھي الفاظ دفعہ ھذا سے بھي مطلب ظاھر ھوتا ھی اور وھي مطلب تمثیلات دفعہ ھذا سے خصوصاً تمثیل (الف) سے واضح ھوتا ھی اور وہ تمثیل گویا کہ بغرض واضح کرنے اِن الفاظ دفعہ ھذا کے درج کیگئي ھی "جو شخص اقبال کرے اُسکے یا اُسکے قائمقام حقیت کے مقابلہ میں" اور لفظ مقابلہ کے معني مخالف مدعا تصور کرنا چاھیئیں *

جب کبھي کوئي اقبال داخل شہادت ھوتو لازم ھی کہ کل الفاظ اُس اقبال کے شہادت میں داخل کیئے جاویں گو یہہ ضرور نہیں ھی کہ کل اجزاء اقبال پر پورا یا برابر اعتبار ھو [۲] *

---

۲ راجہ نیلمني سنگھہ راو بنام وامانگرا راے ویکلي جلد ۷ صفحہ ۲۹ — صیغہ دیواني — و ملکہ معظمہ بنام ھوکوخان ویکلي جلد ۵ صفحہ ۷۰ — صیغہ فوجداري — و ایشان چندر سنگھہ بنام ھرن سردار ویکلي جلد ۱۱ صفحہ ۵۲۵ —

ایک مقدمہ میں جس میں کہ بیان تحریری مدعاعلیہ بطریق اقبال شہادت میں منجانب مدعی داخل ہوا تھا تو کل بیان تحریری شہادت تصور ہوا اور ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ عدالت کو منصب ہی جسقدر چاہے اُسقدر اعتبار مختلف اجزاء اقبال پر کرے [۳] عدالت مذکور نے یہہ بھی تجویز کیا ہی کہ اگر کوئی شخص کوئی بیان بشرایط خاص کرے تو اُن شرایط خاص کے متعلق کیئے بغیر وہ اقبال شہادت میں داخل نہیں ہوسکتا [۴] اس مضمون سے دفعہ ۳۹ کو متعلق تصور کرنا چاہیئے *

ایکٹ ہذا میں جو تعریف دفعہ ۱۷ میں اقبال کی دی ہی وہ اُن بیانات پر حاوی نہ ہی جو کہ اثناء کارروائی مقدمہ میں فریقین مقدمہ اپنی عدالت کی کارروائی میں بیان کریں چنانچہ بیانات تحریری جو مقدمات میں داخل ہوتے ہیں حسب ایکٹ ہذا اقبال ہیں لیکن واضح رہے کہ اگر کسی مقدمہ میں ایک فریق مقدمہ کوئی امر بیان کرے اور فریق ثانی اُس امر کے انکار کرنے سے ساکت رہے تو ایسا سکوت بمنزلہ اقبال کے تصور نہوگا [۵] *

جن صورتونمیں کہ اقبال وقعت مانع تقریر مخالف کی نہیں رکھتا تو اُسکا اثر صرف اسقدر ہوتا ہی کہ فریق اقبال کنندہ پر بار ثبوت تکذیب مضمون اپنے اقبال کا پڑتا ہی [۶] *

جن صورتونمیں کہ کوئی اقبال عورت پردہ نشین کا جو کسی کارروائی عدالت میں داخل ہو اور اُس اقبال کو بمقابلہ مسماۃ کے کسی دوسرے مقدمہ کی شہادت میں پیش کرنا منظور ہو تو ثبوت اس امر کا ہونا

---

۳ رادھاچرن چودھری بنام چندرمنی سکھدار ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۹۰ — صیغہ دیوانی و سلطان علی بنام چاندبی بی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۳۰ — صیغہ دیوانی

۴ دولت بہاری سین بنام واٹسن کمپنی بیصلہ اجلاس کامل ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۹۰ صیغہ دیوانی

۵ انندموئی چودھوارن بنام شبچندررائے ویکلی جلد ۱۱ صفحہ ۱۹ — فیصلہجات پریوی کونسل

۶ دیکھو مقدمہ فاربس صاحب بنام میر محمدتقی منفصلہ پریوی کونسل بنگال جلد ۵ صفحہ ۵۲۹ — و مقدمہ بھجن لال بنام رام لال منفصلہ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی مورخہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۷۵ع نمبری ۴۴ خاص سنہ ۱۸۷۵ع

چاهیئے که وہ اقبال واقع میں مسماۃ پردہ نشین نے کیا تھا یا اُسکي طرف سے کسي شخص مجاز نے في نفسه ایسے اقبال کا وجود ایک بیان تحریري میں جو که مسماۃ کي طرف سے کسي مقدمه میں داخل ہوا ہو ثبوت کافي اس امر کا نہیں هی که اُس مسماۃ نے واقع میں اقبال کیا تھا [۷] اقبال جو کسي نابالغ نے ایام نابالغي میں (نسبت پانے اُس مال کے جو که اُسکو ایام نابالغي میں دیا گیا هو) کیا هو وہ ایسے مقدمه میں جو که اُس شخص کے مقابله میں بعد بلوغ دائر هو شہادت میں داخل هو سکتا هی گو ایسے ادخال اقبال سے کوئي ذمهداري ایسي عاید نہیں هو سکتي جو که نابالغ پر قانوناً عائد نهو سکتي — نسبت افعال نابالغ متعلق معاهدہ دیکھو دفعه ۱۱ — قانون معاهدہ یعني ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع *

اس دفعه میں تین صورتیں جو که اُس قاعدہ عام سے جسکا بیان متن دفعه هذا میں هی مستثنی هیں بیان کیئي گئي هیں اور اُنکو تمثیلات سے بخوبي واضح کیا گیا هی — اُصول مندرجه ضمن اول سے زیادہ تر واضح هوگا جبکه دفعه ۳۲ — ایکٹ هذا کي شرح لکھي جاویگي لیکن واضح رهے که تمثیلات (ب) و (ج) دفعه هذا اِس ضمن سے متعلق هیں — اُصول جسپر که ضمن دوم دفعه هذا مبني هی دفعه ۱۳ — ایکٹ هذا کي شرح پڑھنے سے بخوبي سمجھه میں آویگا علی‌الخصوص تمثیلات (ل) (م) دفعه مذکور کے پڑھنے سے — اُس دفعه میں صرف اِس امر کا بیان هی که ایسے واقعات متعلق هوتے هیں اور دفعه هذا کي ضمن هذا سے یہه بات ظاهر کي گئي هی که اُن واقعات کا ثبوت بحق اُس شخص کے جسکے که وہ اقبال تھے بطور اقبال کے شہادت میں داخل هو سکتے هیں تمثیلات دفعه هذا میں کوئي تمثیل متعلق اِس ضمن کے بیان نہیں کي گئي *

ضمن ۳ دفعه هذا سے تمثیلات (د) (و) (ہ) دفعه هذا متعلق هیں اور ظاهر هوگا که وہ واقعات جو که حسب منشاء دفعه ۲ و دفعه ۱۳ و دفعه ۱۱ — ایکٹ هذا متعلق قرار دیئے گئے هیں وہ اگر صورت کے اقبال رکھنے هوں تو وہ بحق اقبال کنندہ شہادت میں داخل هو سکتے هیں *

---

۷ دیکھو مقدمه محمد‌النساء بیبي بنام الله‌داد ویکلي جلد ۸ صفحه ۳۶۸ هیئه دیواني

تمثیلات

(الف) امر متنازعہ مابین زید و عمرو کے یہہ ھی کہ فلاں وثیقہ جعلي ھی یا نہیں زید بیان کرتا ھی کہ اصلي ھی اور عمرو اُسکو جعلي بتاتا ھی *

جائز ھی کہ زید یہہ ثابت کرے کہ عمرو نے اُس وثیقہ کا اصلي ھونا بیان کیا تھا اور عمرو اِس بات کا ثبوت دے کہ زید نے اُسکا جعلي ھونا ظاھر کیا تھا لیکن زید کو اپنے اُس بیان کے ثابت کرنے کا منصب نہیں ھی جو اُسنے اُس وثیقہ کے اصلي ھونے کا کیا ھو اور نہ عمرو کو اپنے اُس بیان کے ثابت کرنے کا منصب ھی جو اُسنے اُسکے جعلي ھونے کي نسبت کیا ھو *

(ب) زید ایک جہاز کے کپتان کي تجویز بعلت اِس بات کے ھوئي کہ اُسنے جہاز کو تباھي میں ڈالا *

شہادت اِس امر کي پیش کي گئي کہ وہ جہاز راستہ سے باھر پایا گیا *

زید نے ایک کتاب جو اپنے کام کے اِنصرام کي مرتب رکھتا تھا پیش کي اور اُس میں وہ مشاھدے لکھے ھیں جنکو اُسنے بیان کیا کہ میں نے روز روز کیئے اور اُنسے یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ جہاز اپني راہ مناسب سے باھر نہیں گیا — زید کو جائز ھی کہ اُن بیانات کو ثابت کرے کیونکہ اگر وہ فوت ھو جاتا تو مابین اشخاص ثالث کے وہ حسب

دفعہ ۳۲ ضمن (۲) کے ثبوت میں داخل ہونے کے قابل ہوتے *

(ج) زید پر یہہ اِلزام کیا گیا کہ اُسنے ایک جرم کا اِرتکاب کلکتہ میں کیا *

اُسنے ایک چتھی اپنی لکھی ہوئی پیش کی اور اُس میں اُسی تاریخ کو روانگی کا مقام لاہور لکھا ہوا ہی اور وہی تاریخ لاہور کے ڈاکخانہ کی مہر میں بھی ثبت ہی *

تحریر تاریخ چتھی کی ثبوت میں داخل ہونے کے قابل ہی اِس واسطے کہ اگر زید فوت ہوگیا ہوتا تو وہ بموجب دفعہ ۳۲ ضمن (۲) کے ثبوت میں داخل ہونے کے قابل تھی *

(د) زید پر اِلزام شی مسروقہ کو مسروقہ جانکر لینے کا کیا گیا *

اُسنے یہہ ثبوت پیش کرنا چاہا کہ میں نے اُس شی کو اُسکی قیمت سے کم بیچنے پر اِنکار کیا *

زید اِن بیانات کو ثابت کرسکتا ہی اگرچہ وہ داخل اقبال ہیں اِسواسطے کہ اُنسے توجیہہ اُس عمل کی ہوتی ہی جو واقعات تنقیحی سے متاثر ہوا *

(ہ) زید پر یہہ اِلزام کیا گیا کہ وہ فریبا اپنے پاس ایسا سکہ منقلب رکھتا ہی جسکے منقلب ہونے کا اُسکو علم تھا *

وہ یہہ ثبوت پیش کرتا ہی کہ میں نے ایک شخص ماہر سے اُسکے پرکھنے کو کہا تھا اِس لیئے کہ مجھکو

اُسکے منقلب یا غیر منقلب ہونے میں شک تھا اور اس شخص نے اُسکو پرکھا اور مجھہ سے کہا کہ سکہ کھرا ھی *

جائز ھی کہ زید اِن واقعات کو اُس وجھہ سے جو مثال مرقومہ بالا میں لکھي گئي ثابت کرے *

دفعه ۲۲ زباني اقبال نسبت

زباني اقبال نسبت مضامين دستاويز کے کب متعلق ھی

مضامين کسي دستاويز کے واقعه متعلقه نہيں ھی اِلا اُس حال ميں اور اُس وقت تک کہ جو فريق اُسکو ثابت کيا چاھے يہہ ثبوت کو پہونچاوے کہ وہ مستحق اداے شہادت منقولي کا بابت مضمون اُس دستاويز کے اُن قواعد کے بموجب ھی جو ايکٹ ھذا ميں بعد ازيں مندرج ھيں يا اُس حال ميں کہ دستاويز پيش شدہ کي اصليت معرض بحث ميں ھو *

دفعه ۱۷ — ايکٹ ھذا کي شرح ميں ھم لکھه آئے ھيں کہ اقبال في الحقيقت ايک شہادت باواسطه يعني سني سنائي شہادت کي قسم ھی اور دفعه ۶۰ — ايکٹ ھذا ميں شہادت بلاواسطه کا ذکر ھی اور شہادت باواسطه جسکو ھم سني سنائي شہادت کہتے ھيں اِس وجہہ سے ذکر نہيں کي گئي کہ اِس ايکٹ ميں صرف اُس شہادت کا ذکر ھی جو کہ قابل ادخال تصور کي گئي ھی اور اُس شہادت کا جو کہ قابل ادخال نہيں

هی کچهہ ذکر نہیں کیا گیا اِسوجهہ سے (جیسا کہ هم نے مقدمہ میں بیان کیا) کہ یہہ ایکٹ مبني هی اُصول اخراج شہادت پر پس هو شہادت جسکا اِس ایکٹ میں ذکر نہیں هی قابل ادخال نہیں هی — قانون نے اُن وجوہ کے سبب سے جنکا ذکر دفعہ ۱۷ کي شرح میں کیا گیا هی اقبال کو وقعت شہادت بلاواسطہ مندرجہ دفعہ ۶۰ کے دي هی — لیکن شہادت بلاواسطہ جسکا ذکر دفعہ ۶۰ میں هی منجملہ اقسام شہادت درجہ دوم جسکا ذکر دفعہ ۶۳ ضمن ۵ میں هی قرار دي گئي هی پس ظاهر هی کہ اقبال نسبت مضمون کسي دستاویز کے شہادت درجہ دوم تصور کیا جاتا هی اور اِس وجہہ سے حسب منشاء دفعہ ۶۴ و دفعہ ۹۱ — ایکٹ هذا قابل ادخال نہیں هی — اور دفعہ هذا میں بهي ممانعت داخل کرنے اقبالوں کي نسبت مضامین دستاویز کے مندرج هی — ۸ دفعہ ۶۵ ایکٹ هذا میں وہ صورتیں بیان کي گئي هیں کہ جنمیں شہادت درجہ دوم نسبت مضمون مندرجہ دستاویز کے داخل هو سکتي هیں اور اِس دفعہ میں اِن الفاظ سے کہ " قواعد جو ایکٹ هذا میں بعد ازیں مندرج هیں " دفعہ ۶۵ مراد هی *

دفعہ ۲۳ دیواني مقدمات میں

> اقبالات ممنوع الشہادت بہ مقدمات دیواني

کوئي ایسا اقبال واقعہ متعلقہ نہیں هی جو صریحاً اس شرط پر کیا گیا هو کہ اُسکي شہادت پیش نکیجاویگي یا ایسے حالات میں کیا گیا هو جنسے عدالت یہہ استدلال کرسکے کہ فریقین نے باهم یہہ ٹهرالیا تها کہ اُسکي شہادت نهوني چاهیئے *

۸ بهجن لعل بنام راملعل اپیلخاص نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۷۵ع منفصلہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۷۵ع هائي کورٹ شمال و مغرب

اِس دفعه کے اُن الفاظ کي جگهه " جنسے عدالت استدلال کرسکے که فریقین نے باهم یهه ٹهرالیا تها که اُسکي شهادت نهوني چاهیئے " اِس ایکٹ کے مسوده میں یهه الفاظ مستعمل هوئے تهے که " عدالت یهه مستنبط کرسکے که اهالي مقدمه کي یهه نیت تهي که اُس اقبال کي شهادت نه گذرني چاهیئے " غرضکه لفظ (نیت اهالي مقدمه) کو اِس دفعه سے نکالدیا هی بدینوجهه که واضعان قانون کا پهلے یهه اراده تها که قانون کا منشاء یهه رکهیں که في نفسه وجود نیت اهالي مقدمه نسبت نه داخل کرنے اقبال کے شهادت میں غیر متعلق کردینے اقبال کي کافي وجهه هوگي لیکن بعد ازاں کونسل قانوني نے یهه امر قرار دیا که في نفسه نیت وجهه کافي غیر متعلق کرنے اقبال کے نهوگي بلکه ایک عهد صریح یا ضمني مابین اهالي مقدمه کے ایسا هونا ضرور هی *

وجهه غیر متعلق هونے ایسے اقبالات کي جو بمعاهده مین نه داخل کرنے کیئے گئے هوں

وجهه غیر متعلق کرنے ایسے اقبالات کي جو بعد ایک عهد صریح یا ضمني نه پیش کرنے اقبال کے شهادت میں کیئے گئے هوں یهه هی که منجمله اصول مسلمه قانون کے ایک یهه اصول بهي هی :—

" خلایق کا فائده اِس امر میں هی که نالشا نالشي کم هو "

اور اِس وجهه سے وه اقبالات جو که اهالي مقدمه نے آپس میں صلح کرنے کے اراده سے ایک دوسرے سے گفتگو کے اثناء میں کیئے هوں شهادت میں داخل نهیں هوسکتے ورنه آپس میں صلح کي گفتگو کرنے میں سخت دشواري هوتي اور کوئي تجویز نسبت صلح کے پیش نهو سکتي *

ضرور هی که فریقین نے آپس میں عهد اقبال کے شهادت میں نه داخل کرنے کا کرلیا هو

واضح رهے که ایسے اقبالات غیر متعلق کرنے کے لیئے یهه امر لازمي هی که اهالي مقدمه نے آپس میں ٹهرالیا هو که شهادت میں پیش نه کرینگے — کچهه ضرور نهیں هی که صریح طور پر ٹهرالیا هو بلکه اگر ضمني عهد بهي ثابت هو تب بهي اقبال کو غیر متعلق کرنے کے لیئے کافي هی — لیکن اگر نه صریح طور پر نه ضمني طور پر کوئي ایسا عهد نه پیش کرنے شهادت کا نه ٹهرا هو تب وه اقبال

شہادت میں داخل ہوسکتا ہی — لیکن چونکہ بغرض صلح ایسے اقبالات فریقین اہالی مقدمہ آپس میں کیا کرتے ہیں تو عدالت کی راے میں اُن اقبالات کی وقعت بہت نہوگی *

تشریح — دفعہ ہذا کی کسی عبارت سے یہہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ کوئی بیرسٹر یا شخص مجاز سوال و جواب یا اٹرنی یا وکیل کسی ایسے امر کی شہادت دینے سے مستثنیٰ ہی جسکی اداے شہادت کے لیئے وہ حسب دفعہ ۱۳۲ کے مجبور کیا جاسکتا ہی *

حسب منشاء دفعہ ۱۲۶ — ایکٹ ہذا کے جسکا کہ اِس تشریح میں ذکر ہی جو اقبالات کہ موکل نے اپنے وکیل سے کیئے ہوں وہ قابل ادخال شہادت نہیں ہیں سواے مستثنیات (۱) و (۲) دفعہ مذکور کے جوکہ متعلق ہیں ایسی تحقیقات سے جو نسبت وقوع جرم کے ہو *

دفعہ ۲۴ اقبال شخص ملزم کا مقدمہ فوجداری میں اُس صورت میں واقعہ متعلقہ

اقبال جو بباعث ترغیب دھمکی یا وعدہ کے کیاگیاہو غیر متعلق ہی

نہیں ہی جبکہ وہ اقبال عدالت کے نزدیک ایسا معلوم ہوتا ہو کہ وہ کسی شخص ذی منصب کی ایسی ترغیب یا دھمکی یا وعدہ کے باعث کیا گیا جو شخص ملزم کے الزام سے علاقہ رکھتا ہو اور عدالت کی راے میں

اس امر کے واسطے کافي هو کہ شخص ملزم کو عقلاً اس خيال کے پيدا هونے کي وجہہ پائي جائے کہ اگر وہ ايسا اقبال کريگا تو اُس مقدمہ ميں جو اُسپر هى سرِدست کچھہ فائدہ حاصل هوگا يا کسي نہج کي خرابي سے بچ جاويگا *

دفعہ ۱۷ — ايکٹ هذا ميں جو تعريف اقبال کي واضعان قانون نے کي هى وہ اقبالات فوجداري اور ديواني دونوں پر حاوي هى اور کل قواعد جو کہ دفعہ مذکور سے دفعہ ۲۲ تک مندرج هيں وہ کارروائي هاے ديواني اور مقدمات فوجداري دونوں سے سواے مستثني حالتوں کے متعلق هيں — ليکن دفعہ هذا دفعہ اول هى کہ جس ميں اُن اقبالات فوجداري کا ذکر هى جو بمقابلہ ملزم کے مقدمات فوجداري ميں مستعمل هوسکتے هيں *

وجہہ وقعت اقبال فوجداري

هم اس امر کو پہلے بيان کرچکے هيں کہ وقعت اقبالات فوجداري کي اس وجہہ سے اقبالات ديواني سے زيادہ هى کہ کوئي شخص اپني حرمت آزادي اور جان کو ايک جھوٹے بيان سے خطرہ ميں نہيں ڈالتا ليکن احاطہ امکان سے يہہ امر باهر نہيں هى کہ اقبال جرم اُسي قدر جھوٹا هو جس قدر کہ انکار جرم اکثر هوتا هى — ليکن فطرت انساني کا مقتضا يہہ هى کہ جرم سے اس وجہہ سے انکار کرے کہ شايد کافي ثبوت جرم کا نہو اور وہ سزا سے بچ جاوے اور اُس کا چال چلن بدنامي سے محفوظ رهے اور اُس کے خاندان کي بے حرمتي نہو اور بعض صورتوں ميں انکار سے يہہ بهي مناسب هوتا هى کہ شريک جرم کو سزا نہو پس يہہ امر ظاهر هے کہ اقبال جرم کي وقعت جو کہ قانون نے اس قدر رکھي هى کہ اُسکے بموجب منشاء دفعہ ۳۲۳ ضابطہ فوجداري ايکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع

اُسي کي بنا پر ملزم کو سزا مل سکتي هی اس وجهه سے هی که فطرت انساني کے خلاف هی که جهوٹ جرم کا کوئي شخص اقبال کرے لیکن بعض ایسي حالتیں هوتي هیں که جب ملزم جهوٹ جرم کا اقبال کرتا هی — اور گو ایسي حالتیں شاذ و نادر هوتي هیں لیکن بعض دفعه واقع هوتي هیں — نارٹن صاحب نے ایک مقدمه اپني کتاب میں مندرج کیا هی جس کے حالات یهه هیں :—

مثالیں جهوٹے اقبال جرم کي

مدعي نے مدعا علیهما پر فوجداري میں اسبات کا دعوي کیا که اُنهوں نے بذریعه جادو کے مدعي کي جورو کے ساتهه جسکو دس مهینے کا حمل تها زنابالجبر کیا اور اُسکے پیٹ میں سے بچه کو نکالکر ایک کهال لپٹي هوئي تهلیا اُسمیں گهسیڑ دي جسکي وجهه سے وہ مرگئي مدعاعلیهما نے اقبال مجرم کیا لیکن عدالت نے باوجود ایسے اقبال کے اس بناء پر اُنکو رها کیا که تد تهلیا کا اسقدر بڑا هی که عورت کي زندگي میں اُسکا داخل هونا محال هی پس صریح جرم نهیں صادر هو سکتا *

ایک اور مثال لکهي هی که جس میں مدعاعلیه کو بجرم قتل اپنے باپ کے ششن‌جج نے اُسکے خود اقبال جرم پر حکم سزا دیدیا تها لیکن عدالت‌العالیه نے اُسکو اس بناء پر رها کیا که في‌نفسه ثبوت اس امر کا نهیں هی که پدر مدعاعلیه زنده هی یا مرگیا اور اس اقبال کو مدعاعلیه کے جنون یا بد حواسي پر حمل کیا *

وجوهات جهوٹے اقبال جرم کرنے کي

علاوہ اس قسم کي شاذ و نادر صورتوں کے اَوْر ایسي وجوهات هوتي هیں که جنکي وجهه سے ملزم جهوٹا اقبال جرم کرتا هی مثلاً وجوهات مفصله ذیل :—

۱ — جبکه اقبال جرم کرنے سے ملزم ایک ایسي تکلیف سے چهوٹ جانے کي توقع رکهتا هو که جسکي وہ برداشت نهیں کرسکتا اور جو اُسپر واسطے حاصل کرنے اقبال کے کيجاتي هی *

۲ بعض صورتوں میں جبکه ملزم في‌الحقیقت کوئي [illegible] کرچکا هو لیکن مقدمه حال میں اُس سے چهوٹے جرم کا جهوٹا [illegible]

اُسپر لگایا گیا ھو تو اس غرض سے کہ اگر اس چھوٹے الزام کو قبول کرنے سے بڑے جرم کي تحقیقات نہوگي اقبال جرم کرتا ھی *

۳ بعض دفعہ آدمي اپني زندگي سے عاري ھو جاتا ھی اور تنگ آکر مرنے کو زندگي کي نسبت پسند کرتا ھی *

۴ بعض دفعہ شیخي اور غرور کي وجہہ سے ملزم ایک ایسے چھوٹے جرم کا اقبال کرتا ھی کہ جس سے اُس کے خیال میں اُس کو آؤروں کي آنکھہ میں فخر ھوگا *

۵ جبکہ دوسرے کا فائدہ منظور خاطر ھو *

۶ جبکہ کینہ کي وجہہ سے دوسروں کو ضرر پہونچانا منظور نظر ھو *

دو مقدمے جن کا ھم اوپر ذکر کر آئے ھیں وہ اور بھي عجیب اس وجہہ سے ھیں کہ اُن میں فيالحقیقت جرم ھي صادر نہیں ھوا تھا اور تب بھي ملزموں نے اقبال کیا تھا *

بغیر ثبوت وقوع جرم اقبال جرم کچھہ اثر نہیں رکھتا

اُن مقدمات سے یہہ ظاھر ھوگا کہ فيالحقیقت ثبوت وقوع جرم کا لازمي ھی قبل اس کے کہ اقبال موثر ملزم ھو اس وجہہ سے کہ مقدمات فوجداري میں دو امر ھمیشہ قابل تنقیح ھوتے ھیں —

اول — آیا جرم مبینہ سرزد ھوا یا نہیں *

دوم — یہہ کہ ملزم نے اُس جرم کو کیا یا نہیں *

پس اقبال جرم جواب ھی دوسرے امر تنقیح طلب کا یعني یہہ کہ ملزم اقبال جرم کر کے جرم کے وقوع کو اپني ذات سے متعلق کرتا ھی — مگر اقبال جرم سے جواب اول امر تنقیح طلب کا نہیں ملتا اور جبکہ في نفسہ وقوع جرم کا کوئي ثبوت نہیں ھی تو اقبال کچھہ مؤثر نہوگا اور نہ ملزم حسب دفعہ ۳۲۴ ضابطۂ فوجداري ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع سزایاب ھوگا *

اقبال جرم بسبب غلط فہمي واقعات

بعض دفعہ گو ملزم کو جھوٹ بولنا منظور نہیں ھوتا لیکن وہ اقبال جرم ایسي صورت میں کرتا ھی کہ جب اُسکو واقعات کي نسبت غلط یقین ھوتا ھی مثلاً ایک مقدمہ میں جس میں کہ ایک لڑکي کے باپ پر اُس لڑکي کے قتل کا جرم لگایا گیا تھا ملزم نے اقبال کیا اِس یقین سے

کہ اُسکے مارنے کي وجہہ سے اُسکي بيتي مرگئي ليکن ڈاکٹر نے جسم کي تشريح سے يہہ ثابت کيا کہ لڑکي مارنے کي وجہہ سے نہيں مري بلکہ بوجہہ زہر کے جو اُسنے خود قبل پتنے کے کہا ليا تہا مرگئي اور في الحقيقت ملزم نے صرف بہ نيت تاديب لڑکي کو کنچہہ مارا تہا *

اقبال جرم بوجہہ غلط فہمي قانون

اِسي طرح پر بعض صورتوں ميں جبکہ فرد قرارداد جرم ميں ملزم پر ايک جرم قائم کيا جاتا ھی اور مدعاعليہ اُس جرم کا تو نہيں بلکہ ادنیٰ جرم کا مرتکب ہوتا ھی تو بنظر اقبال بلا سمجہنے اِس امر کے کہ نوعيت جرم کيا ھی اقبال جرم کرتا ھی ايسي صورتوں ميں ملزم کو سزا اُس جرم کي نہيں مل سکتي جو کہ فرد قرارداد جرم ميں مندرج ھی مثلاً کسي ملزم پر (جو کہ في الحقيقت ہنگامہ کا مرتکب اور حسب دفعہ ۲۵۹ تعزيرات ہند کے مجرم ھی اور جسکي سزا حسب دفعہ ۱۶۰ کے ايک مہينہ کي قيد ھی فرد قرارداد جرم ميں بلوہ کا اِلزام لگايا جارے (جسکي سزا حسب دفعہ ۱۴۷ تعزيرات ہند دو برس کي قيد ہو سکتي ھی اور ملزم کو يہہ اُصول قانون معلوم نہيں کہ حسب دفعہ ۱۴۱ تعزيرات ہند بلوہ کے ليئے کم سے کم پانچ شخصوں کا ہم ارادہ ہوکر دنگہ کرنا شرط ھی اور اُس شخص کے ساتہہ صرف دوشخصوں نے ملکر دنگہ کيا ھی اِس وجہہ سے اُسکا جرم ہنگامہ ھی نہ بلوہ وہ اقبال جرم کرے تو حاکم عدالت سزا حسب دفعہ ۱۶۰ کے ديگا اور نہ حسب دفعہ ۱۴۷ کے *

وجوہات جنکے سبب سے اقبال جرم ناقابل ادخال شہادت ہوجاتا ھی

ماسوائے اِن غلطيوں کے تين وجوہات مصرحہ متن دفعہ ہذا سے بہي اقبال جرم ناقابل ادخال تصور ہوگا الفاظ قانون کے جو ايکت ہذا ميں مستعمل کيئے گئے ہيں يہہ ہيں — ۱ — ترغيب — ۲ — دہمکي — ۳ — وعدہ *

قانون نے نسبت ترغيب دہمکي اور وعدہ کے کوئي خاص قاعدہ مقرر نہيں کيا بلکہ حاکم کي رائے پر بالکل چہوڑ ديا ھی کہ اِس امر کي تجويز کرے کہ کونسي ترغيب کافي ھی اور حاکم کو اِس امر کي تجويز کرنے ميں ملزم کي عمر عقل تجربہ شعور اور چال پر لحاظ کرنا چاہيئے کيونکہ ممکن ھی کہ ايک بيوقوف شخص کے ليئے جو ترغيب کافي ہو وہ

هوشیار ادمي کے لیئے تہو اور علی هذالقیاس — ملزم سے صرف اِسقدر کہنا که اگر تو سچ کہدیگا تو تیرے لیئے بہلا هوگا کافي ترغیب هی که جسکي وجہه سے اقبال ناقابل ادخال شہادت هو جاتا هی *

اور یہه کہنا که اگر اقبال نکریگا تو تیرے لیئے برا هوگا پوري دهمکي تصور هوگي — اور یہه کہنا که اگر مجہه سے تو سچ کہدے تو میں تجہکو بچاونگا کافي وعده هی *

واضح رهے که اِس دفعه میں في نفسه تین اُمور مفصله بالا کي وجہه سے اقبال ناقابل ادخال نہو جاویگا جب تک که وه تینوں اُمور شرایط مفصله ذیل کے موافق نہوں :—

شرایط جنکے بغیر اقبال بوجہه وجوهات مصرحه بالا ناقابل ادخال شہادت نہوگا

۱ — وه ترغیب یا دهمکي یا وعده متعلق جرم ملزم بہا کے هو یعني اُس جرم کي نسبت جو ملزم پر لگایا گیا *

۲ — وه ترغیب یا دهمکي یا وعده ایک ایسے شخص نے کیا هو جو ذي منصب هو *

۳ — فائده یا نقصان جسکي که ترغیب یا دهمکي یا وعده کیا گیا هو دنیاوي قسم کا هو یعني ایسي ترغیب که سچ بولنے سے ثواب هوگا اور جہوٹہ بولنے سے عذاب یا جرم کے اقبال کرنے سے خدا عاقبت میں معاف کریگا ایسي ترغیب یا وعده یا دهمکي نہیں هی که جنکي وجہه سے کوئي اقبال ناقابل ادخال هو جاوے *

نسبت شرط اول مفصله بالا کے یہه امر واضح رهے که اگر کوئي ترغیب یا دهمکي یا وعده ایسي چیز سے کیا گیا هو جو متعلق بجرم نہیں تو اُسکي وجہه سے اقبال ناقابل ادخال نه تصور کیا جاویگا مثلاً مدعاعلیه سے یہه کہنا که هم مٹہائي کہلاوینگے یا ارام سے رکہینگے کوئي ترغیب باعث ناجوازي اقبال کي نہیں هی *

تصریح شرایط مذکور

نسبت دوسري شرط کے یہه واضح رهے که کچہه ضرور نہیں هی که ترغیب دهنده یا وعده کننده کوئي عہدهدار سرکاري هو کیونکه اقا اور اُستاد

ملزم کا یا اور کوئي ایسا شخص جسکو کہ ملزم پر کوئي رتبہ افضلیت حاصل ہو کافي وجہہ ناقابل ادخال ہونے اقبال کي ہی *

تیسري شرط کي نسبت بیان ہوچکا ہی *

پس جب تک کہ شرایط مفصلہ بالا کسي اقبال سے متعلق نہوں جب تک وہ اقبال قابل ادخال شہادت ہی اور اِس دفعہ کي شرح طوالت کے ساتھہ اِس وجہہ سے کي گئي ہی کہ قانون شہادت کے اُصول میں سے ایک جزو اعلیٰ اُصول اقبال جرم کا ہی اور اُن حکام کو جنکو کہ روزمرہ کارروائي مقدمات فوجداري کي کرني پڑتي ہی اُمور مصرحہ شرح ہذا پر جو کہ بڑے لائق مصنفوں کي راے پر مبني ہی لحاظ رکھنا چاہیئے - بہتر ہوتا کہ واضعان قانون اس دفعہ کے ساتھہ کچھہ تمثیلات بھي لکھدیتے اور دفعہ ہذا اُس اُصول پر مبني ہی کہ قانوناً نسبت ادخال اقبال جرم کے ازحد احتیاط لازم کیگئي ہی — پس اقبال جرم اگر بوجہہ کسي وجہہ ناجائز کے ہوا ہو تو ناقابل ادخال شہادت بمقدمہ فوجداري ہی *

وجوہات ناجائز کنندہ ادخال اقبال جرم دو قسم کے ہوتے ہیں :—

اقسام وجوہات ناجائز کنندہ ادخال اقبال جرم

اول — بحیثیت نوعیت ترغیب یا دھمکي یا وعدہ *

دوم — بحیثیت اشخاص جنکي وجہہ سے اقبال کیا جاوے *

دفعہ ہذا متعلق ہی وجہہ اول سے اور مبني ہی نوعیت ترغیب پر جس سے کہ اقبال ناقابل ادخال شہادت ہو جاتا ہی اور دفعہ ۲۵ و ۲۶ متعلق ہیں وجہہ دوم سے اور مبني ہیں حیثیت اشخاص پر جنکي وجہہ سے اقبال کیا جاوے لیکن یہہ دونوں وجہیں کافي ہیں اور انسے وہ اصل اُصول قانون شہادت جسکي بنا پر اقبال فوجداري کو وقعت دي گئي ہی غارت ہو جاتا ہی اور اقبال جرم کي وقعت معدوم ہو جانے سے وہ ناقابل ادخال قرار پاتا ہی *

پس ہر حاکم فوجداري کو جسکے روبرو اقبال جرم بطور شہادت پیش کیا جاوے لازم ہی کہ اُس اقبال جرم پر اعتبار کرنے سے پہلے پورے طور پر اس امر کا اطمینان کرلے کہ کوئي ایسے وسایل ملزم سے اقبال جرم

کرانے کے نہیں استعمال کیئے گئے ہیں کہ جنکی اسقدر صراحت کے ساتھہ قانون نے ممانعت کی ہی *

اقبال روبرو اهلکار پولیس

دفعه ۲۵ جو اقبال کہ کسی اهلکار پولیس کے روبرو کیا جاوے وہ بمقابلہ مدعاعلیہ کسی جرم کے ثابت نہ کیا جاویگا *

اقبال روبروے اهلکار پولیس بحالت حراست

دفعه ۲۶ جو اقبال کہ کسی شخص نے کسی اهلکار پولیس کی حراست کے وقت میں کیا ہو وہ بمقابلہ اُس شخص کے ثابت نکیا جائیگا اِلا اُس حال میں کہ اُسنے خود مجسٹریٹ کے روبرو کیا ہو *

جن اُصولوں پر یہہ دونوں دفعہ مبنی ہیں اُنکی پوری طور پر شرح دفعہ ۲۴ میں ہم کر آئے ہیں اور اُسکے پڑھنے سے ظاہر ہوگا کہ اقبال جو کہ افسر پولیس کے سامنے کیئے جاویں یا ایام حوالات میں کیئے جاویں کیوں قابل ادخال نہیں ہیں لیکن حقیقت یہہ ہی کہ ہر ملزم کا جسکو پولیس چالان کرتا ہی سزایاب ہونا وجہہ نیکنامی پولیس کی ہوتی ہی اور تجربہ سے ثابت ہی کہ ہر قسم کے وسائل واسطے حصول نیکنامی وہ اشخاص جنکا فائدہ مترتب ہی عمل میں لاتے ہیں پس قانون نے جڑ سے کل اُن اقبالات ملزم کو جنپر کہ شبہہ تحریک پولیس کا ہو سکتا تھا غیرمتعلق قرار دیدیا ہی — اور وہ مطلق شہادت میں داخل نہیں کیئے جاسکتے *

دفعہ ۲۷

> جسقدر بیان ملزم سے واقعہ کا حال کھلتا ھو اسقدر بیان بہر صورت قابل ادخال شہادت ھے

مگر شرط یہہ هي که جب کسي امر واقعه کے نسبت اظہار اس بات کا دیا جاوے که جو حال اهلکار پولیس کي حراست میں کسي جرم کے مدعا علیه سے معلوم هوا اُس سے وه واقعه ظاهر هوا هی تو جسقدر وه حال صراحتاً اس واقعه سے علاقه رکهتا هو جو که اس سے ظاهر هوا عام اس سے که وه اقبال کي حد پر پهونچتا هو یا نهیں جائز هی که وه ثابت کیا جاوے*

یہه دفعه اُن حالتوں سے متعلق هی که جن میں گو بیان کسي طرح کیا گیا هو تاهم اُس قدر جزو اُس بیان ملزم کا جس کے ذریعه سے که کسي امر متعلقه مقدمه کي نسبت اطلاع حاصل هوتي هو قابل ادخال شہادت قرار دیا گیا هی *

> مثالیں ادخال بیان ملزم

واضعان قانون نے کوئي تمثیل اس دفعه کے متعلق نهیں بیان کي لیکن نارٹن صاحب نے بحواله مقدمه ملکه بنام لوچر یہه بیان کیا هی که مدعا علیه سے بوسائل ناجایز یہه دریافت کرلیا گیا تها که مال مسروقه کہاں هی اور وه مال مسروقه وهاں ملا تو بیان ملزم جس سے که وه حال دریافت هوا قابل ادخال شہادت قرار دیا گیا — بمقدمه ملکه بنام جیکنسن یہه قرار پایا که اگر ملزم کے بیان سے وه مال نه ملے تو وه بیان قابل ادخال نهیں هی — جو کچهه که مدعا علیه اپنے هاتهه سے مال مسروقه دیتے وقت

بیان کرے وہ قابل ادخال شہادت ہوگا کیونکہ وہ ایک قسم کا طرز عمل ہی گو وہ بیان حیثیت ایک اقبال کی رکھتا ہو *

دفعہ ۲۸ اگر ایسا اقبال جسکا ذکر دفعہ ۲۴ میں ہوا اُس وقت کیا جاوے جب کہ عدالت کی راے میں اُس ترغیب یا دھمکی یا وعدہ کا اثر شخص ملزم کے دل سے بالکل جاتا رہا ہو تو وہ واقعہ متعلقہ ہی *

اقبال جو کہ بعد رفع ہو جانے اثر ترغیب وغیرہ کے کیا جاوے قابل ادخال شہادت ہی

جب تک پورا ثبوت اس امر کا نہو کہ اثر ترغیب وغیرہ کا ذہن سے ملزم کے بالکل جاتا رہا اُس کے اقبالات قابل ادخال نہیں ہیں چنانچہ نارٹن صاحب نے بحوالہ مقدمہ ملکہ بنام شبرنگین ایک فقرہ چیف جسٹس کی ججمنٹ سے نقل کیا ہی اور وہ یہہ ہی :—

لازم ہی کہ مضبوط شہادت اس امر کی ہو کہ اثر ترغیب وغیرہ کا جس کی وجہہ سے ملزم نے پہلے اقبال کیا تھا پورے طور پر اُس کے ذہن سے جاتا رہا تھا قبل اس کے کہ ملزم کا اقبال ثانی شہادت میں داخل ہو سکتا ہی — میری یہہ راے ہی کہ اس مقدمہ میں چونکہ کافیہ عرصہ نہیں گذرا ہی تو ملزم کا دوبارہ اقبال کرنا اُسی اثر کی وجہہ سے ہی جس کی وجہہ سے اُس نے پہلے اقبال کیا تھا *

اور بمقدمہ ملکہ بنام حورٹن یہہ قرار پایا کہ جب کہ حاکم کو پورے طور پر یہہ یقین ہو جاوے کہ اثر ترغیب ماقبل کا پورے طور پر ذہن سے ملزم کے رفع ہوگیا تو اُس کا اقبال جرم قابل ادخال شہادت ہی *

دفعہ ۲۹ اگر ایسا اقبال اور

اقبال جو کہ قابل ادخال شہادت ہیں اس قسم کی وجہہ سے جیسا کہ وعدہ اخفاء وغیرہ ناقابل ادخال نہو جاوینگے

نہج سے واقعہ متعلقہ ہو تو وہ محض اس وجہہ سے غیر متعلقہ نہ ہو جائیگا کہ وہ بوجہہ کسی وعدہ اخفاے راز یا بسبب کسی فریب دھی کے کیا گیا ھی جو اُس اقبال کے حاصل کرنے کے واسطے شخص ملزم کی نسبت کی جاے یا اُس حال میں کیا گیا ھی جب کہ وہ ملزم نشہ میں تھا اور نہ اس وجہہ سے کہ وہ ایسے سوالات کے جواب میں کیا گیا ھی جنکا جواب دینا اُسکو ضرور نہ تھا گو وہ سوالات کسی شکل پر کیئے گئے ہوں یا وہ اُس بات سے متنبہ نہیں کیا گیا تھا کہ اسپر ایسا اقبال کرنا لازم نہیں ھی اور وھی اقبال بمقابلہ اُسکے شہادت ہو جائیگا *

سواے اُن وجوھات کے جن کی تصریح دفعات ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ میں مندرج ھی کوئی ایسے اقبالات نہیں ہیں کہ جو قابل ادخال شہادت تصور نہوں ان تینوں دفعوں کا خلاصہ یہہ ھی کہ ملزم اقبال کنندہ کے دل پر جبکہ اُمید بہتری یا خوف خرابی ہو اور اُن

حالات میں کوئی اقبال کرے تو وہ ناقابل ادخال ہی ہے اور دفعہ ہذا میں یہہ صریح ظاہر کردیا گیا ہی کہ اگر اقبال جرم سوائے تحریکات مندرجہ دفعات مذکور اور کسی تحریک کے ذریعہ سے حاصل کیا گیا ہو تو وہ قابل ادخال شہادت ہی اس دفعہ میں وہ امور صریح طور پر بیان ہوئے ہیں جو اگر صریح طور پر بیان نہوتے تو گمان ہوتا کہ وہ امور ممنوع کنندہ شہادت مندرجہ دفعہ ۲۴ میں داخل ہیں ـــ اِس دفعہ میں یہہ صریح طور پر بیان کیا گیا ہی کہ وجوہ مفصلہ ذیل اقبال کو ناقابل اِدخال شہادت نکرینگے :ـــ

۱ ـــ وعدہ اخفاء راز ـــ یعنی اگر اقبال کنندہ کسی شخص سے اِس شرط پر اقبال کرے کہ وہ شخص اُسکو افشا نکریگا تب بھی گو شخص اقبال کنندہ بغیر وعدہ اخفا کے اقبال نکرتا تاہم وہ اقبال قابل ادخال شہادت ہی ـــ اور ولایت کے مقدمات میں بارہا یہہ تجویز ہوچکا ہی کہ اگر کوئی شخص دوسرے سے اخفا کی قسم لیکر بھی بیان کرے تب بھی وہ اقبال بہ تحریک ناجائز تصور نہوگا *

۲ ـــ فریب دہی ـــ مثال اسکی نارتن صاحب نے اپنی کتاب میں بیان کی ہی کہ ایک شخص نے اس دھوکے سے ایک چٹھی لی کہ اُسکو ڈاک میں ڈالدیگا اُسکو ڈاک میں نہ ڈالا تو باوجود اس دھوکادہی کے اقبال مندرجہ چٹھی قابل ادخال تصور ہوا ـــ اسطرح پر جو بیان کہ چھپ کر سنا گیا ہو گو وہ بھی ایک قسم کا دھوکھا ہی قابل ادخال بطور اقبال ہی *

۳ ـــ حالت نشہ ـــ جو اقبال کہ نشہ کی حالت میں کیا گیا ہو گو وہ مُنشی چیز ملزم نے اپنی خوشی سے پی ہو یا اُسکو اس نیت سے کہ دھوکا دیکر اقبال کرائے پلائی گئی ہو قابل ادخال ہی کیونکہ اُس میں ملزم کو کوئی صورت اُمید و بیم کی نہیں ہی جسکی وجہہ سے اقبال حسب دفعہ ۲۴ بے وقعت ہوجاوے *

۴ ـــ ہونا جواب سوال ـــ واضح رہے کہ کچھہ مضایقہ نہیں ہی کہ سوال کنندہ کوئی شخص ہو یا اُس سوال کا جواب دینا لازمی ہو یا نہو یا کسی طور پر وہ سوال کیا گیا ہو حسب دفعہ ۱۹۳ و ۲۵۰ ضابطہ فوجداری حکام کو اختیار پوچھنے سوالات کا ملزم سے دیا گیا ہی اور طریقہ اُسکے قلمبندی کرنے کا دفعہ ۱۲۲ ضابطہ مذکور میں مندرج ہی *

۵ ـــ متنبہ نکیاجانا ـــ یہہ ظاھر ھی کہ متنبہ نکرنے کي وجہہ سے اقبال کي وقعت میں کوئي خلل واقع نہیں ھوتا بلکہ اگر اپني خوشي سے کوئي شخص اقبال کرے تو اُسکي صداقت پر زیادہ دلیل ھوسکتي ھی *

اس دفعہ میں جو اقبالات بحالت نشہ کو قابل ادخال قرار دیا ھی اُس سے یہہ ایک بڑي بحث پیدا ھوتي ھی کہ سوتے میں جو ملزم اقبال کرے یعني سونے کي حالت میں ھزیاناً جو بیان کرے وہ بطریق اقبال شہادت میں داخل ھوسکتا ھی یا نہیں کیونکہ بحالت نشہ جو بیان کیئے جاویں وہ قریب قریب ایسي ھي بڑ ھیں جیسے کہ خواب میں کوئي بڑائے *

اطباء کي یہہ رائے ھی کہ خواب میں جو شخص بڑاتا ھی وہ نتیجہ اُن اثروں کا ھوتا ھی جوکہ بحالت بیداري ذھن پر ساري ھوتے ھیں اور اس وجہہ سے ایسے بیانات ایک گونہ ذي وقعت بجہت شہادت نسبت مضمون اُس بڑ کے تصور کیئے جاسکتے ھیں ـــ لیکن تیلر صاحب نے اپني کتاب میں بحوالہ مقدمہ ملکہ بنام سینٹ چیف جسٹس کے یہہ رائے بیان کي ھی ـــ مقدمہ مذکور میں ملزم کے چند بیانات جوکہ اُسنے بحالت خواب کے نسبت جرم کے بڑ میں بیان کیئے تھے منجانب سرکار شہادت میں پیش کیئے گئے لیکن چیف جسٹس نے اُنکو ناقابل ادخال شہادت تصور کیا *

دفعہ ۳۰ جب کئي اشخاص کي تجویز بالاشتراک ایک ھي جرم کي بابت ھو اور اقبال جو اُن اشخاص میں سے ایک نے نسبت اپنے یا اُن اشخاص میں سے نسبت کسي اور کے کیا ھو ثابت ھوجاے تو عدالت کو اختیار ھی کہ اُس اقبال پر نسبت اُس

اقبال شریک جرم پر غور کرني چاھیئے

دوسرے شخص کے اور نیز نسبت اُس شخص کے جسنے وہ اقبال کیا ہو غور کرے *

تمثیلات

(الف) زید اور عمرو کي تجویز بالاشتراک بعلت قتل‌عمد بکر کے ہوئي اور زید کا یہہ کہنا ثابت کیا گیا کہ عمرو نے اور میں نے بکر کو قتل کیا ہی پس عدالت کو جائز ہی کہ عمرو کي نسبت اس اقبال کي تاثیر پر غور کرے

(ب) زید کي تجویز بعلت قتل‌عمد بکر کے ہورہي ہی اور شہادت اس امر کي موجود ہی کہ بکر کو زید اور عمرو نے قتل کیا اور عمرو نے یہہ کہا کہ زید نے اور میں نے بکر کو مارا ہی *

جائز ہی کہ اِس بیان پر عدالت نسبت زید کے غور نہ کرے کیونکہ تجویز عمرو کي بالاشتراک زید کے نہیں ہی *

دفعہ ہذا اُسي اُصول پر مبني ہی جسپر کہ دفعہ ۱۰ جسکي تشریح میں ہم وجوہات قانون کے اسطرح پر قائم ہونے کي بیان کر آئے ہیں [۹] لیکن یہہ ملحوظ رہے کہ حسب الفاظ دفعہ ہذا ایک شریک جرم کے اقبال کو دوسرے شریک کے مقابلہ پر وقعت قانوني اقبال جرم کي نہیں رکھتا یعني ایک شریک جرم کے اقبال کرنے سے دوسرے شریک جرم کو سزا نہ ملجاویگي جیسا کہ دفعہ ۳۲۴ ضابطہ فوجداري سے ظاہر ہی کہ ملزم کا اقبال صرف اُسي ملزم کو سزایاب کریگا — دفعہ ہذا میں صرف عدالت کو اختیار اقبال شریک جرم پر غور کرنے کا بمقابلہ دوسرے شریک

۹ دیکھو صفحہ ۵۹ و ۶۰ و ۶۱

کے دیا گیا هی — یعنی اقبال شریک جرم بمقابله دوسرے شریک کے صرف ایک قسم کی شہادت هی *

دفعه ۳۱ اقبال ثبوت قطعي

اقبال ثبوت قطعي نهيں مگر بعض صورتوں میں مانع تقریر مخالف هوتا هی

ان امور کا نهيں هی جنکي نسبت کیا جاے مگر بموجب ان احکام کے جو ایکٹ هذا میں بعد ازین مندرج هیں بطور مانع تقریر مخالف کے اثر کر سکتا هی *

هم اس سے پہلے شرح دفعه ۳ — ایکٹ هذا میں پورے طور پر ثبوت قطعي کي تصریح کر آئے هیں [1] اور اس دفعه سے صاف ظاهر هوگا که کوئي ایسي صورت نهيں هی که جسمیں اقبال ثبوت قطعي قرار دیا جاتا هو اسوجهه سے جیسا که شرح دفعه ۱۷ میں صاف طور پر بیان هوا هی که ممکن هی که بیان مقبل جو بطور اقبال کے شہادت میں پیش کیا جاتا هو صداقت پر مبني نهو بلکه محض ایک لغو گوئي هو پس گو قانون شہادت نے اقبال کو بمقابله مقبل کے قابل ادخال شہادت تصور کیا هی تاهم اُسکو ثبوت قطعي نهيں ٹهرایا بلکه اقبال کننده کو اس امر کا اختیار دیا گیا هی که اپنے اقبال سابق کے خلاف شہادت داخل کرکے اُسکي تکذیب کرے مثلاً بمقدمه شفع جسکا ذکر هم دفعه ۱۷ کي شرح میں لکهه آئے هیں [2] اُس میں زید مشتري کو اختیار هی که اپنے اُس اقرار کے خلاف جو که اُسنے بکر کے روبرو نسبت زر ثمن کے کیا تها بغرض اُسکي تکذیب کے شہادت پیش کرے — پس ظاهر هی که اگر اقبال شہادت قطعي تصور هوتا تو زید کو عدالت خلاف اپنے اقبال کے شہادت دینے کي

۱ دیکهو صفحه ۳۷ و ۳۸

۲ دیکهو صفحه ۹۵ و ۹۶

اجازت نه دیتي کیونکه ثبوت قطعي کے خلاف کوئي شہادت داخل نہیں هوتي *

دفعه هذا سے البته یهه صریح ظاهر هی که اقبال بعض صورتوں میں وقعت مانع تقریر مخالف (جیسکا ذکر دفعه ۱۱۵ — ایکٹ هذا میں مندرج هي) رکھتا هي اور اُن صورتوں میں اُس اقبال کے خلاف شہادت داخل نہیں هوسکتي *

مضمون دفعه هذا ایک نہایت باریک مسئله قانون شہادت کا هی

فرق مابین ثبوت قطعي اور مانع تقریر مخالف

اور هم بنظر صراحت فرق مابین ثبوت قطعي اور مانع تقریر مخالف کے واضح طور پر بیان کرتے هیں — بلحاظ اُس تعریف ثبوت قطعي کے جو دفعه ۴ کي شرح میں بیان هوچکي هی دفعات ۴۱ و ۴۲ و ۱۱۲ و ۱۱۳ — ایکٹ هذا کے دیکھنے سے معلوم هوگا که ثبوت قطعي" جسکو في الحقیقت قیاس قطعي کهنا چاهیئے کس قسم کا هوسکتاهی مثلاً :—

دفعه ۴۱ میں فیصله ایک عدالت مجاز کا ثبوت قطعي قرار دیا گیا هی *

دفعه ۴۲ میں فیصله ایک عدالت کا نسبت معاملات نوع عام کے ثبوت قطعي نہیں هی *

دفعه ۱۱۲ میں جو اولاد ایام ازدواج میں پیدا هو اُسکے حلال هونے کا في نفسه اُسکي پیدایش ایسے ایام میں قیاس قطعي یعني ثبوت قطعي هی *

دفعه ۱۱۳ میں اشتہار مندرجه گزٹ آف انڈیا نسبت تفویض حصه عملداري ثبوت قطعي هی *

اِسي طرح پر دفعه ۱۱ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ع یعني قانون حلف کے دیکھنے سے ظاهر هوگا که حلفي بیان شخص منحصر علیه کا بمقابله شخص حصر کننده کے ثبوت قطعي نسبت مضمون بیان شخص منحصر علیه کے هی اور عدالت بعد اُس بیان کے اُسکے مخالف شہادت داخل نهونے دیگي *

واضح رهے که دفعات مذکورهٔ بالا میں صورتهاے مندرجه دفعات مذکور کو ثبوت قطعي کلي قانون نے قرار دیا هی اور في الحقیقت یهه اِسوجهه

سے کیا گیا ھی کہ قیاس صداقت اِسقدر غالب ھوتا ھی کہ عام معاملات دنیاوي میں بغیر ایسے قانون کے قائم کیئے از حد دشواري پیدا ھوتي مثلاً اگر ھر شخص ولدالحرام تصور کیا جاتا جب تک وہ ثبوت کافي نسبت اپنے ولدالحلال ھونے کے ندیتا تو معاملات وراثت میں ادنیٰ امر کے ثابت کرنے کے لیئے بےانتہا دشواري پیدا ھوتي اور عدالت میں ھر شخص غیر مستحق وراثت قرار پاتا اور اسي طرح پر اور صورتوں کے لیئے بھي ایسي ھي وجوہ ھو سکتي ھیں جنکا بیان یہاں فضول ھی — لیکن اسقدر بیان کرنا ضرور ھی کہ ثبوت قطعي ایک اعلیٰ قسم کي شہادت ھی اور اِس وجہہ سے اُسکو قطعي قرار دیا ھی *

مانع تقریر مخالف کو پورے طور پر جبکہ ھم دفعہ ۱۱۵ کي شرح لکھینگے بیان کرینگے لیکن یہاں اسقدر بیان کرنا ضرور معلوم ھوتا ھی کہ مانع تقریر مخالف

ذریعہ مانع تقریر مخالف

کو صدق و کذب کسي واقعہ سے کچھہ علاقہ نہیں ھی بلکہ بلا لحاظ صداقت مضمون جب کوئي اقبال وقعت مانع تقریر مخالف کي رکھتا ھو تو اُس اقبال کے مخالف شہادت داخل نہیں ھو سکتي مثلاً تمثیل متعلقہ دفعہ ۱۱۵ کے دیکھنے سے یہہ ظاھر ھوگا کہ بلا لحاظ اِس امر کے کہ وقت بیع زید کو اِستحقاق بیع واقع میں تھا یا نہیں عدالت مخالف اُس اقبال کے جو کہ بیع نامہ میں منجانب زید کے داخل ھی زید کو اپنے اقبال ملکیت کي تکذیب کي غرض سے شہادت داخل نہ کرنے دیگي بلکہ اُس خاص مقدمہ میں یہہ تصور کریگي کہ زید کو وقت بیع استحقاق بیع کرنے جائداد متنازعہ فیہ کا تھا *

پس مانع تقریر مخالف گویا کہ ایک قسم کا دندان شکن جواب ھی مثلاً مثال مذکور میں زید بایع سے یہہ کہا جاسکتا ھی کہ اگر تمکو اختیار بیع نہ تھا تو تمنے بیع کیوں کي — اور اب تم خود جب بیع کرچکے تو ھم اِس بات کو نہیں سنتے کہ تمکو وقت بیع اختیار واقع میں تھا یا نہیں — جیسا کروگے ویسا پاؤگے — لیکن ثبوت قطعي ھمیشہ صداقت سے تعلق رکھتا ھی اور ھمیشہ اُس میں قیاس صداقت ھوتا ھی *

دفعہ هذا میں جو اِشارہ نسبت "ان احکام کے جو ایکت هذا میں بعد ازیں مندرج هیں" هی وہ دفعات ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ سے تعلق رکھتا هی اور سوائے اُن دفعات کے اور کسي جگہہ ایکت هذا میں اقبال کو صراحتاً یا کلي وقعت مانع تقریر مخالف کي نہیں دي گئي هی — گو مانع تقریر مخالف اور ثبوت قطعي میں جیسا کہ بیان هوچکا هی فرق هی لیکن اثر اور نتیجہ دونوں کا بمقابلہ شخص خاص کے ایک هي هوتا هی یعني اُن کے مضمون کے خلاف شہادت داخل نہیں هو سکتي لیکن ثبوت قطعي تمام اشخاص کے مقابلہ پر بلا لحاظ فریق هونے مقدمہ کے ناطق شہادت هی اور مانع تقریر مخالف صرف اُس شخص کے مقابلہ پر ناطق هی جس کے فعل کي وجہہ سے مانع تقریر مخالف قایم هوا مثلاً ایام ازدواج میں زید کا پیدا هونا یا گزٹ آف انڈیا کا اشتہار تمام دنیا کے مقابلہ پر ثبوت قطعي هی اور مانع ادخال شہادت خلاف هی لیکن تمثیل دفعہ ۱۱۵ میں بیع نامہ میں زید کا یہہ لکھہ دینا کہ جائداد مبیعہ اُس کي تھي صرف اُس زید کے مقابلہ پر ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ وہ بمقابلہ مشتري عمرو کے واسطے دلا پانے اُس جائداد کے دائر کرے مانع تقریر مخالف هی اور اثر ثبوت قطعي کا رکھتا هی لیکن اشخاص غیر کو اختیار هی کہ کسي مقدمہ میں اِس امر کي شہادت دے سکیں کہ زید کو وقت بیع کے اُس جائداد مبیعہ پر ملکیت حاصل نہ تھي — الغرض ثبوت قطعي مبني هوتا هی قیاس صداقت پر اور مانع تقریر مخالف حجت الزامي بلا لحاظ صداقت هی *

اقبال هر صورت میں مانع تقریر مخالف نہیں هی

الفاظ دفعہ هذا کے دیکھنے سے معلوم هوگا کہ هر صورت میں اقبال وقعت مانع تقریر مخالف کي نہیں رکھتا مثلاً جبکہ دو شخصوں نے ملکر بغرض مغلوب کرنے ایک شخص ثالث کے کوئي بیانات ایک مقدمہ میں کیئے هوں اور بعد ازآں اُن دونوں شخصوں کے مابین کوئي نالش هو تو هر ایک فریق کو اختیار هی کہ اُس نالش میں یہہ امر ثابت کرے کہ اُن کا بیان سابق جھوٹا تھا اور بغرض فریب دینے اور مغلوب کرنے شخص ثالث کے کیا گیا تھا پس اقبال سابق ایسي صورت میں هر فریق

اقبال کنندہ کے مقدمه ثاني میں وقعت مانع تقریر مخالف کي نہیں رکھتا اور اُس کے خلاف شہادت داخل ہو سکتي هی [۳] *

اسي طرح پر ایک مقدمه میں امر تنقیح طلب یہه تها که ایا جائداد کا مالک اصلي مدعي هی یا اُسکي ماں مدعي نے چند مقدمات سابق میں یہه اقبال کیا تها که اُسکي ماں مالک اصلي هی اور دو مقدموں میں جو که اُسکي ماں نے واسطے لگان کے اس بنا پر که اُسنے اپنے بیٹے مدعي سے جائداد خرید لی هی دائر کیئے تھے مدعي نے بطور اپني ماں کے مختار کے اُسکے دستخط کیئے تھے — ایک ایسي ڈگري میں جو بمقابله مسماة کے تهي وہ جائداد نیلام هوئي اور مدعي نے واسطے دلاپانے جائداد کے اس بناء پر نالش کي که اُسنے جائداد کو صرف رهن اپني ماں کے پاس کیا تها اور زر رهن ادا هو چکا هی — اسمقدمه میں یہه تجویز هوا که اقبالات مدعي بمقدمات سابق مذکور بطور شہادت کے اُسکے مقابله پر داخل هوسکتے هیں لیکن اُن اقبالات کي وقعت مانع تقریر مخالف کي نہیں هی کیونکه وہ اقبال مشتري سے نہیں کیئے گئے تھے اور نه کوئي ایسا ثبوت هی که اُن فریقوں کو جو که اُن اقبالوں کو مانع تقریر مخالف ٹهرانا چاهتے هیں خبر اُن اقبالوں کي ملي یا اُنکي وجهه سے کسي قسم کا اُنکو دهوکا هوا یا اُنهوں نے اُن اقبالوں کے بهروسے پر جائداد خریدي هو [۴] *

اقبال بایع نسبت وصول یابي زرثمن کے متن دستاویز میں یا روبرو حاکم رجسٹري [۵] کے یا کسي راضینامه میں نسبت وصولیابي زرمعاوضه کے [۶] مانع تقریر مخالف کي وقعت نہیں رکهتا اور بایع کو خود کسي نالش میں اختیار اِس امر کا هی که اپنے اقبال کي تکذیب کرے اور اُسکے لیئے شہادت پیش کرے — اور اسیطرح پر دینا ایک حصه منافع کا مدعاعلیه کو یا ایک پٹواري کے روزنامچه پر جسمیں که مدعاعلیه کا نام بطور مشتري

---

۳ رامدرن سنگهه بنام مسماة پران پیاري ویکلي جلد اول صفحه ۱۵۶ صیغه دیواني

۴ چندر سیتهه چکرپتي کوسچین بنام پیارے موهن دت ویکلي جلد ۵ صفحه ۲۰۶ صیغه دیواني

۵ گو پرشاد بنام نندا منفصله هائي کورٹ ممالک مغربي و شمالي مورخه ۱۵ اگست سنه ۱۸۶۶ ع نمبري ۹۳۳ خاص سنه ۱۸۶۶ ع

۶ چودهري دیبي پرشاد وغیره بنام چودهري دولت سنگهه جلد ۳ نور الدین اپیل صفحه ۳۲۷

کے لکھا ہوا ہی دستخط کرنا ایسا اقبال نہیں ہی جسکي وقعت مانع تقریر مخالف کي ہو ۷ *

یہاں تک نسبت اقبالات کے جو کچھہ بیان ہوا ہی وہ مقدمات دیواني سے متعلق ہی اور دفعات ۲۰۶ و ۲۳۷ و ۳۲۴ ضابطہ فوجداري ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع سے قانون نسبت اقبالات موثر مقدمات فوجداري ظاہر ہوگا — لیکن ایسا اقبال وکالتاً جائز نہیں بلکہ اصالتاً کرنا ضرور ہی ۸ *

واضح رہے کہ دفعات مذکور ضابطہ فوجداري میں جو اقبال جرم کا ذکر ہی وہ اقبالات عدالتي ہیں اور اِس وجہہ سے ناطق ہیں لیکن ملزم نے بیرون عدالت جو کچھہ اقبال کیئے ہوں اُسکے خلاف شہادت دینے کا منصب ملزم کو حاصل ہی *

بیانات اُن اشخاص کے جو گواہي میں طلب نہیں ہو سکتے ہیں

بیانات اشخاص متوفی یا مفقودالخبر وغیرہ ان صورتوں میں قابل ادخال شہادت ہیں

دفعہ ۳۲ بیانات تحریري یا زباني واقعات متعلقہ کے جو کسي شخص متوفی نے کیئے ہوں یا ایسے شخص نے جو کہ پایا نہیں جاتا ہی یا نا قابل اداے شہادت کے ہو گیا ہی یا بدون کسي قدر توقف یا خرچ کے جسکو روا رکھنا نظر بحالات مقدمہ عدالت کو نا مناسب معلوم

۷ نندنشور بنام نتھو رام ہائي کورٹ ممالک مغربي و شمالي ۲۹ نومبر سنہ ۱۸۶۶ع نمبري ۱۲۰ خاص سنہ ۱۸۶۶ع

(۸) روپا کورلا ویکلي جلد ۱۵ صفحہ ۲۱ *

ہو عدالت میں حاضر نہیں کیا جا سکتا ہی فی نفسہ صورتہاے مفصلہ ذیل میں واقعات متعلقہ ہیں :—

اِس کتاب کے مقدمہ میں مجمل طور پر یہہ بیان ہوچکا ہی کہ سني سنائي شہادت اصول عام قانون شہادت کے موافق قابل ادخال نہیں ہی اور مضمون دفعہ ۶۰ — ایکٹ ہذا سے ظاہر ہوگا کہ واضعان قانون نے بھي اُسي اصول کو لازمي قرار دیا ہی یعني اگر کوئي گواہ کسي واقعہ کي نسبت شہادت دے تو لازم ہی کہ اگر وہ واقعہ ایسا ہو کہ جو دیکھا جاسکتا ہو تو گواہ چشم دید کا بیان داخل شہادت ہوسکتا ہی اور اگر وہ واقعہ ایسا ہو جو سنا جاسکتا ہو تو اُس گواہ نے خود اُسکو سنا ہو — الغرض جس حواس سے وہ واقعہ (جسکي نسبت شہادت دیجاتي ہی) متعلق ہو لازم ہی کہ ایسے گواہ کے اظہار لیئے جاویں جسنے اپنے حواس سے خود اُس واقعہ کو معلوم کیا ہو ورنہ کسي اور قسم کے گواہ کي شہادت بوجہہ ہونے سني سنائي شہادت کے قابل ادخال نہیں ہی — لیکن بعضي ایسي صورتیں واقع ہوتي ہیں کہ قاعدہ عام دفعہ ۶۰ ایکٹ ہذا سے قانون نے اُنکو بري کردیا ہی اور دفعہ ہذا گویا کہ وہ صورتیں بیان کرتي ہی جوکہ قاعدہ عام مندرجہ دفعہ ۶۰ سے مستثني ہیں — اور جن صورتوں میں سني سنائي شہادت خواہ بطور بیان زباني کے ہو یا تحریري کے قابل ادخال تصور کیگئي وہ صورتیں اِس دفعہ میں بیان ہوئي ہیں اور صورتیں اصول دوم متذکرہ مقدمہ کتاب [9] ہذا سے مستثني ہیں اور شہادت باواسطہ ہیں جنکا ذکر شجرہ تقسیم شہادت میں مندرج ہی [1] *

یہہ ظاہر ہی کہ کوئي شہادت جو متعلق واقعہ متعلقہ کے نہو وہ کسي حالت میں قابل ادخال نہیں ہی پس سني سنائي شہادت بھي جس کو چند صورتوں میں اس دفعہ نے قابل ادخال قرار دیا ہی لازم ہی کہ متعلق واقعہ متعلقہ کے ہو *

---

9 دیکھو صفحہ ۸

1 دیکھو صفحہ ۳۱

اس قسم کے بیانات اشخاص مفصلہ کے قابل ادخال ہیں :—

کن اشخاص کے بیان شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں

۱ — شخص متوفي کے *
۲ — ایسے شخص کے جو پایا نہیں جاتا *
۳ — ایسے شخص کے جو نا قابل اداے شہادت ہو گیا ہو *
۴ — ایسے شخص کے جو بدون توقف یا خرچ کے عدالت میں حاضر نہیں کیا جاسکتا ہی *

اور ہر حالت میں یہہ امر ضروري ہی کہ شخص بیان کنندہ ایسا ہو کہ اگر زندہ ہوتا تو قابل اداے شہادت قانوناً حسب دفعہ ۱۱۸ — ایکٹ ہذا کے تصور ہوتا ورنہ اُس کا بیان قابل اعتبار نہیں — بیانات اشخاص متذکرہ بالا قبل اس کے کہ قابل ادخال شہادت تصور ہوں لازم ہی کہ مفصلہ ذیل آتھہ صورتوں میں سے جن کا قانون کے متن میں نمبر وار ذکر ہی کسي نہ کسي میں آتے ہوں :—

جبکہ بیان متعلق وجہہ وفات ہو

(۱) جبکہ بیان ایسے شخص کا بابت وجہہ اُسکي وفات کے ہو یا بابت کسي حالات اُس معاملہ کے ہو جو منتج اُسکي وفات کا ہوا اور ایسے مقدمات میں ہو جن میں کہ وجہہ اُس شخص کي وفات کي زیر تجویز ہو *

ایسے بیانات واقعات متعلقہ ہیں عام اس سے کہ اُن بیانات کا کرنے والا شخص بر وقت اُن کے ظاہر کرنے کے اندیشہ اپني

وفات کا رکھتا هو یا نهیں اور عام اس سے که کسي نهج کي نوعیت اس کارروائي کي هو جس میں که وجهه اسکي وفات کي زیر تجویز هی *

یهه فقره صرف قسم اول اشخاص متذکره بالا یعني ایسے شخصوں کے بیانات سے جو که مرچکے هوں متعلق هی اور کوئي بیان اُس قسم کا جس کا ذکر اس فقره میں هی قبل موت شخص بیان کننده کے قابل ادخال نهیں — اور واضح رهے که واسطے ادخال اِن بیانات کے دو شرطیں لازمي هیں :—

شرایط ادخال بیان وجهه وفات

اول — یهه که ایسے بیانات جس مقدمه میں داخل کرنے منظور هوں وه ایسا مقدمه هو جس میں که بیان کننده کي وجهه وفات کي زیر تجویز هو یعني یهه بات دریافت کرني منظور هو که وجهه اُس کي موت کي کیا تهي *

دوم — یهه که وه بیان هو بابت وجهه اُس کي وفات کے یا بابت کسي حالات ایسے معاملات کے جو منتج اُس کي وفات کا هوا هو *

پس ظاهر هی که هر قسم کے مقدمه اور هر حالت میں جو ماسواے شرایط متذکره بالا کے هو ایسے بیانات قابل ادخال شهادت نهیں هیں *

اُس شخص کو جو که ایسے بیانات اشخاص متوفی. کو شهادت میں داخل کرانا چاهتا هی لازم هی که ثبوت اُس شخص بیان کننده کي وفات کا دے (دیکهو دفعه ۱۰۴ — ایکٹ هذا) ورنه وه بیان قابل ادخال نهوگا *

جزو ثاني ضمن هذا دفعه هذا میں یهه صاف طور سے بیان کردیا گیا هی که ایسے بیانات متعلق شمار کیئے جاوینگے خواه شخص متوفی بیان

کنندہ کو وقت بیان توقع موت کي ہو یا نہو اور مقدمہ جسمیں کہ وہ بیانات داخل کرنے منظور ہیں کسي قسم کا مقدمہ ہو چنانچہ تمثیل الف دفعہ ہذا میں فوجداري اور دیواني دونوں کي مثالیں مندرج ہیں پس صرف شرایط متذکرہ بالا پر لحاظ رکھہ کر بیانات اشخاص متوفی ہرقسم کے مقدمات میں داخل ہو سکتے ہیں لیکن جیسا کہ نسبت اقبالات کے شرح دفعہ ۲۱ میں ہم لکھہ آئے ہیں * اُسي طرح پر بیانات اشخاص متوفی کي نسبت بھي ضرور هی کہ حتی‌الوسع پورا مقصد بیان کنندہ کا معلوم ہو کیونکہ اگر کوئي شخص جزو بیان کرکے باقي کو بیان نکرسکا ہوتو اُس بیان کي وقعت باعتبار شہادت کے کم ہوجاویگي *

حسب دفعہ ۱۲۱ ضابطہ فوجداري پولیس کا افسر بیان وقت وفات کي نسبت شہادت دیسکتا هی — اس قسم کے بیانات متوفي کے داخل کرنے اُنکي وقعت قائم کرنےمیں عدالتوں کو نہایت احتیاط لازم هی کیونکہ اکثر اس قسم کے بیانات اُن شخصوں کے ہوتے ہیں جنکو کہ کوئي ضرر شدید پہنچا ہو اور شخص مجروح کا ذہن ایسي حالتوں میں پورے طور پر اپنا کام نہیں دیتا اور خیالي باتوں کو اکثر اصلي تصور کرتا هی اور علاوہ اسکے بعض صورتوں میں مرتے وقت بھي بعض ایسي طبایع جنکو خوف خدا کم هی یا جنمیں غصہ اور کینہ وري یا خیال عزت خاندان بہت قوي ہوتا هی مرتے وقت بھي جھوٹ بولنےمیں عارنہیں کرتے بشرطیکہ ایسے جھوٹ بولنے سے شخص بیان کنندہ کے مرنے کے بعد اُسکے دشمن پر کوئي آفت نازل ہو یا اُسکے خاندان کي حرمت باقي رهتي ہو اور یہہ بھي واضح رهے کہ گو قانوناً ایسے بیانات شخص متوفي کو جسکو وقت بیان موت کے توقع نہو قابل ادخال ہیں لیکن تاہم عدالتوں کو همیشہ اس امر پر غور کرنا چاهیئے کہ متوفي بیان کنندہ کو اپنے مرنے کي توقع تھي یا نہیں کیونکہ اگر اُسکو مرنے کي توقع نہ تھي تو اُس بیان کي وقعت باعتبار شہادت بہ‌نسبت ایسے بیان کے جو بحالت توقع موت کے کیا گیا ہو بہت کم تصور ہوتي هی اس وجہہ سے کہ جس شخص کو بچنے کي توقع نہیں ہوتي اور اس دنیا میں رهنے کي اُمید نہیں رهتي

---

* دیکھو صفحہ ۱۲۱

تو اُسکو جھوٹ اور فریب کے بیان کرنے میں چنداں غرض نہیں ہوتی بلکہ اُن لوگوں کو جوکہ مرنے کے بعد ایک حالت مابعد کے مقر ہیں موت کا قریب ہونا ایک وجھہ سچ بولنے کی ہوتی ہی جو اُنکے ذہن میں قوی ہوتی ہی کیونکہ اپنے خالق کے سامنے حاضر ہوتے وقت اخیر فعل جھوٹ بولنا گناہ تصور کرتے ہیں *

جبکہ بیان یا داخلہ اثناء کاروبار معمولی میں کیا گیا ہو ،

(۲) جبکہ وہ بیان اُس شخص نے اپنے معمولی کاربار کے اثناء میں کیا ہو اور بالخصوص اُس صورت میں جبکہ وہ کوئی ایسا داخلہ یا یادداشت ہو جو اُسنے اپنے کاروبار یا پیشہ کے کام کی معمولی بھی‌جات میں لکھی ہو یا رسیدات ہوں جو اُسنے بابت وصول یابی زرنقد یا مال یا کفالت‌المال یا کسی قسم کی جائداد کے لکھی ہوں یا اُنپر اُپنے دستخط کیئے ہوں یا دستاویزات مستعملہ تجارت ہوں اور اُسنے اُنکو لکھا ہو یا اُنپر دستخط کیئے ہوں یا کسی خط یا اور ایسی دستاویز کی تاریخ ہو جسپر بقاعدہ معمولی تاریخ لکھی جاتی ہی اور اُسکو اُسنے لکھا ہو یا اُسپر دستخط کیئے ہوں *

وجوہ ادخال اس قسم کی شہادت کی

وجہہ اُس قسم کی شہادت کے ادخال کی یہہ معلوم ہوتی ہی کہ بصورت نہونے کسی بد نیتی کے ایک قیاس اغلب اس بات کا پیدا ہوتا ہی کہ جو داخلے روزمرہ کے معمولی کاروبار پیشہ میں کیئے جاتے ہیں وہ صحیح ہیں اس لیئے کہ روزمرہ کے کاروبار میں جس میں صحت حساب کی منظور ہوتی ہی سچ لکھنا زیادہ آسان ہی بہ نسبت ایک جھوٹ امر ایجاد کرکے لکھنے کے علاوہ اسکے ایسے داخلجات ایک سلسلہ ہوتے ہیں اور داخلجات میں اگر ایک میں بھی غلطی ہو تو کل حساب میں غلطی ہوجاتی ہی اور چونکہ اکثر داخلجات کی مطابقت مختلف اشخاص کیا کرتے ہیں تو غلطی آسانی سے کھل جاتی ہی واضح رہے کہ قبل اسکے کہ اس قسم کے داخلجات شہادت میں پیش ہوسکیں اُس شخص کو جوکہ اُنکو شہادت میں پیش کرنا چاہتا ہی ثابت کرنا چاہیئے کہ وہ داخلجات ایسے شخص کے کیئے ہوے ہیں جنکا ذکر ہم نمبر وار اس دفعہ کی شرح کے شروع میں کر آئے ہیں اور گو ایکٹ ھذا میں صریح طور پر اس قسم کے بیانات کے داخل کرنے کی نسبت کوئی شرایط نہیں لگائی گئی ہیں تاہم عدالتونکو اس قسم کی شہادت کی وقعت قائم کرنے میں اُمور مفصلہ ذیل کا خیال رکھنا چاہیئے :—

اُمور جنسے وقعت اس قسم کی شہادتکی قائم ہوسکتی ہی

امر اول — یہہ کہ وہ شخص جسنے وہ بیان یا داخلہ جسکا ذکر فقرہ دوم دفعہ ھذا میں ہی کیا ہو واقفیت ذاتی اُس امر سے جسکی نسبت اُسنے بیان یا داخلہ کیا ہو رکھتا تھا یا نہیں مثلاً اگر کسی شخص متوفی کے ہاتھہ کا ایک حساب لکھا ہوا ہو جوکہ اُسنے کسی دوسرے شخص کے بیان کے مطابق لکھا تھا اور جسکی رقوم جمع خرچ سے کاتب کو ذاتی علم نہ تھا شہادت میں پیش کیا جاوے تو ایسا حساب کوئی شہادت اُس جمع خرچ کی جو اُس حساب میں مندرج ہی نہیں قرار پاسکتا اس وجہہ سے کہ فی الحقیقت وہ داخلہ یا بیان اُس شخص کا نہیں ہی جسکے ہاتھہ کا وہ لکھا ہوا ہی بلکہ اُسنے ایک شخص غیر کے اعتبار پر بلا علم صحت واقعہ کے لکھا تھا *

امر دوم — یہہ کہ وہ داخلہ ہمزمانہ ہو اُس واقعہ کے جس کے کہ وہ متعلق ہی مثلاً اگر وہ داخلہ متعلق کسي رقم خرچ کے ہو یا خرید کے ہو تو وہ اُسیوقت لکھا گیا ہو جبکہ وہ رقم خرچ کیگئي یا وہ شی خریدي گئي ہو اور اگر اُسیوقت نہ لکھا گیا ہو تو تھوڑے عرصہ کے بعد لکھا گیا ہو اس وجہہ سے کہ ایسے داخلے جوکہ بہت عرصہ کے بعد کیئے جاتے ہیں اُنکا چنداں اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ ادنی ادنی معاملات بیع و شراء میں جوکہ روزمرہ واقع ہوتے رہتے ہیں اگر بہت عرصہ کے بعد داخلہ کیا جاوے تو وہ قابل وقعت نہیں ہوتا *

امر سوم — یہہ داخلے یا بیانات اشخاص متذکرہ بالا کے جوکہ اثناء کار و بار میں کیئے جاتے ہیں شہادت میں صرف اُسقدر جسقدر کہ اُس شخص کے روزمرہ کے کاروبار کے متعلق ہو قابل ادخال ہیں اور اگر کوئي اور اُمور اُسمیں بیان کیئے گئے ہوں جوکہ متعلق داخلہ کنندہ کے فرض کے نہوں تو وہ کچھہ شہادت اُن زائد اُمور کي نہیں ہوتے — مثلاً ایک شخص جسکا کار منصبي صرف کسي امیر شخص کے مودیخانہ کا حساب لکھنا ہی اپني حساب کي کتاب میں علاوہ روزمرہ کے مودیخانہ کے خرچ کے اور ایسے بیانات لکھدے جو اُس کاتب کے منصب سے تعلق نہیں رکھتے تو گو یہہ داخلجات نسبت رقومات مودیخانہ قابل تسلیم ہیں تاہم باقي اور بیان مندرجہ کتاب حساب قابل تسلیم نہیں *

یہہ فقرہ دفعہ ھذا زیادہ تر اُن قیاسات پر مبني ہی جنکا ذکر دفعہ ۱۱۴ — ایکٹ ھذا میں علي الخصوص تمثیل (و) میں کیا گیا ہی — مگر واضح رہے کہ جو تین اُمور اُوپر بیان ہوئے ہیں وہ حسب منشاء ایکٹ ھذا واسطے قابل ادخال کرنے اس قسم کي شہادت کے لازم نہیں ہیں الا اُن پر لحاظ کرنے سے اس قسم کي شہادت کي وقعت قائم کرنے میں مدد ملیگي اور جو داخلجات کہ اُن شرایط سے موافق ہوں اُنکي وقعت بدرجہا بہتر ہی بہ نسبت اُن داخلجات کي وقعت کے جوکہ اُنکے موافق نہوں دفعہ ھذا کي تمثیلات (ب) (ج) (د) (ز) اور (ي) اس ضمن سے متعلق ہیں اور اُن پر غور کرنے سے قانون مندرجہ دفعہ ھذا صاف

طور پر سمجھہ میں آویگا — تمثیل (ج) دفعہ ۲۱ — ایکٹ ھذا [3] کی دفعہ ھذا کی تمثیل (ز) سے مطابقت رکھتی ھی*

جبکہ بیان مضر حق بیان کنندہ ہو

**(۳) جبکہ وہ بیان مضر حق متعلقہ زر نقد یا ملکیت ایسے شخص کا ھو جسنے کہ وہ بیان کیا یا ایسا ھو کہ درصورت اُسکے راست ھونے کے وہ اُسکے باعث سے مستوجب نالش فوجداری یا نالش ھرجہ کا ھوتا*

تیسری قسم اُن اقسام شہادت کی جنکو کہ دفعہ ھذا نے قابل ادخال کیا ھی اس فقرہ میں بیان کیگئی ھی یعنی وہ بیانات یا داخلنجات جوکہ مضر حق کسی شخص بیان کنندہ کے ھوں (جو منجملہ اُن اشخاص کے ھو جنکا ذکر متن دفعہ ھذا میں کیا گیا ھی) قابل ادخال شہادت ھیں*

اُصول اس فقرہ کا مبنی ھی اس قیاس غالب پر کہ کوئی شخص مخالف اپنے فائدہ کے کوئی بیان نہیں کریگا — اس قسم کے بیانات اُسی اُصول پر قابل ادخال ھیں جسپر کہ اقبالات کو شہادت میں داخل ھونے کے قابل قانون نے قرار دیا ھی[4] لیکن اقبالات اور اس قسم کے بیانات مضر حق بیان کنندہ میں یہہ فرق ھی کہ اقبالات صرف بمقابلہ اشخاص اقبال کنندہ یا اُسکے قائم مقام کے قابل ادخال شہادت ھیں اور بیانات اس قسم کے جنکا فقرہ ھذا میں ذکر ھی بمقابلہ اشخاص غیر کے بھی قابل ادخال ھیں خواہ وہ قائم مقام اقبال کرنے والوں کے ھوں یا نھوں*

واضح رھے کہ فقرہ ھذا میں بیانات جب تک کہ مفصلہ ذیل اقسام میں سے کسی میں نہ آتے ھوں قابل ادخال نہیں ھیں :—

[3] دیکھو صفحہ ۱۲۲ —

[4] دیکھو صفحہ ۹۵ — شرح دفعہ ۱۷ و ۲۱

۱ — مضر حق متعلقہ زر نقد *
۲ — مضر حق ملکیت *
۳ — جس سے مستوجب نالش فوجداری کا ہو *
۴ — جس سے مستوجب نالش هرجه کا هو *

مثلا قسم اول هر وہ داخلہ جات هیں جو کہ بہی کھاتہ حساب میں وصول کی مد میں ڈالے جاویں *

قسم دوم وہ بیانات یا داخلہ‌جات هیں جن سے نوعیت قبضہ جائداد غیر منقولہ کی کم حیثیت قرار پاوے مثلا بیان ایک معافیدار کا کہ اُسکی زمین مالگذار هی یا شریک کا بیان کہ وہ رعیت هی یا کاشتکار موروثی کا بیان کہ وہ غیر موروثی هی — قسم سوم اور چہارم صاف هیں اور کچھہ مثال دینے کی ضرورت نہیں *

یہہ امر ظاهر هی کہ جب داخلجات یا بیانات تحریری هوں تو قبل اسکے کہ وہ قابل ادخال تصور هوں لازم هی کہ ثبوت کافی اس امر کا دیا جاوے کہ اُس شخص کے هاتھہ کا لکھا هوا هی کہ جسکے حق کے مضر وہ بیان یا داخلہ هی *

داخلجات جو ظاهر میں مضر حق کاتب هیں لیکن حقیقت میں مفید اسکے حق کے هوتے هیں

ایک قسم کے بیانات یا داخلجات ایسے هوتے هیں کہ ظاهرا مضر حق کاتب هوتے هیں لیکن فی‌الحقیقت مفید اُسکے هوتے هیں اس قسم کے تمام بیانات و داخلہ جات میں کہ جو بنفسہ تنہا اُس مطالبہ کی شہادت هوتے هیں جسکے جزو کے وصول یابی کا داخلہ هوتا هی اور سواے اُن داخلہ‌جات کے اُس مطالبہ کے اور کوئی شہادت نہیں هوتی مثلا داخلہ جسکا مطلب وصولیابی سود هو اور جو نسبت کسی ایک ایسے مطالبہ کے لکھا گیا هو جسکا اور کوئی ثبوت نہیں یا وہ عبارت هاے ظهری جو پشت تمسکات پر سود یا اصل کے جزو کی وصولیابی کے مضمون کی هوں اور جن سے وہ مطالبہ قانون تمادی سے بچ جاتا هی *

ایکٹ هذانے اس قسم کی عبارتوں کو قابل ادخال تصور کیا هی لیکن چونکہ دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع کے موافق ایسے داخلہ یاعبارت

ظهري كي وجهه سے ايام تمادي سے مطالبه بچ جاتا هى تو لازم هى كه هر حالت ميں يهه ثابت كيا جاوے كه كس وقت زر مندرجه عبارت ظهري ادا كيا گيا تها اور اُسوقت ايام تمادي باقي تهے يا نهيں اور اس امر پر بهي غور كرنا چاهيئے كه وه عبارت ظهري قريباً اس غرض سے تو نهيں لكهي گئي هى كه قانوناً كل مطالبه مابين ميعاد هوجاوے *

اس فقره كي شرح ختم كرنے سے پهلے اسقدر بيان كرنا ضرور معلوم هوتا هى كه جبكه كوئي داخله ايسا هو كه جسكا صرف ايک جزو خلاف اور مضر كاتب كے هو تو باقي جس سے كوئي اور امر شهادت ثابت هوتا هو وه جزو قابل ادخال نهوگا جب تک كه واسطے سمجهنے اُس جزو مضر حق كاتب كے دوسرا جزو بر بناء لازمي نهو — مثلاً ايک مقدمه ميں يهه بحث تهي كه زيد كي كيا عمر هى اُس مقدمه كي شهادت ميں ايک كتاب پيش كي گئي جس ميں ايک دايه متوفيه اپني اجرت كا حساب مندرج ركهتي تهي اور اُسميں يهه لكها هوا تها كه زيد كي ماں كو فلاں تاريخ جاكر جنايا اور اُسكے آگے دوسرے خانه ميں لكها تها كه اُجرت وصول پائي — اِس مقدمه ميں يهه بحث پيش هوئي كه آيا صرف بيان دايه نسبت وصوليابي اپني اُجرت كے شهادت ميں داخل هوسكتا هى يا پورا بيان نسبت جنانے زيد كي والده كے بهي اور تاريخ ولادت زيد كي — اس مقدمه ميں يهه قرار پايا كه صرف الفاظ وصوليابي سے يهه ظاهر نهيں هوتا كه كس بات كي اُجرت وصول پائي پس پورا داخله معه بيان ولادت زيد قابل ادخال قرار پايا *

جبكه بيان متعلق استحقاق عام يا رسم وغيره كے هو

(۴) جبكه اُس بيان ميں اظهار راے كسي شخص قسم مذكوره بالا كا نسبت موجودگي كسي استحقاق عام يا رسم يا معامله متعلقه غرض خلايق يا غرض عام كي هو اور يهه قياس غالب هو كه درصورت اُسكي موجودگي كے وه شخص اُسكي

موجودگي سے اطلاع رکھتا تھا اور وہ بیان اُس استحقاق یا رسم یا معاملہ کي نسبت نزاع پیدا ہونے سے پہلے کیا گیا تھا *

واسطے قابل ادخال ہونے شہادت مصرحہ فقرہ ہذا کے شرایط ذیل لازم ہیں :—

اس قسم کي شہادت داخل ہونے کي شرط

۱ — وہ بیان اور راے ایسے شخص کي ہو جسکا متن دفعہ ہذا میں ذکر ہی *

۲ — متعلق ہو کسي استحقاق عام یا رسم عام یا معاملہ متعلقہ غرض خلایق یا غرض عام سے *

۳ — بیان کنندہ راے غالباً اُس سے واقفیت رکھتا ہو *

۴ — ایسا بیان قبل شروع نزاع ہوا ہو *

شرط اول یعني راے کو قابل ادخال تصور کرنے کي وجہہ یہہ ہی کہ ابتدا ایسے حقوق کي جنکي نسبت وہ راے ہی ایسي قدیم ہوتي ہی اور وہ حقوق ایسے ہوتے ہیں کہ شہادت بلا واسطہ وجود ایسے حقوق کي شاذ حاصل ہوتي ہی اور نیز ایسي معروف باتوں کا ثبوت خاص لینے کي کچھہ ضرورت نہیں ہوتي کیونکہ ایسے عام امور ہر شخص کو معلوم ہوتے ہیں اس وجہہ سے کہ سب لوگ اُن کا بیٹھہ کر آپس میں ذکر کرتے ہیں اور چونکہ وہ بلا کسي طرفداري ذاتي کے ہوتے ہیں تو اُن کي نسبت جو اشخاص مجمع کي راے قایم ہوتي ہی وہ ضرور صداقت پر مبني ہوتي ہی ورنہ کسي رسم کو عام شہرت نہیں ہوسکتي — اور جب کہ لوگ متفق الراے ہوتے ہیں رسم وقوع پذیر ہوتي ہی اور ہر فرد شخص جو ملکر اپنے تئیں ایک معني کر قایم کرنے والا اُس رسم کا سمجھتے ہیں *

نسبت شرط دوم کے واضح رہے کہ اس قسم کي شہادت نسبت خانگي حقوق اشخاص خاص کے قابل ادخال نہیں کیونکہ عوام الناس کسي شخص کے حالات سے واقف نہیں ہوتے اور اس لیئے اُن کے بیان قابل وقعت نہیں سمجھے جاسکتے *

نسبت شرط سوم کے ظاہر ہی کہ جب تک کہ وہ شخص جس کي راے ثابت کرني منظور ہی ایک ایسي حالت میں نہو کہ جس سے اُس کو خاص واقفیت پیدا ہوتي ہو تب تک اُس کي راے کي کچھہ وقعت نہیں ہوتي مثلاً اگر کسي خاص برادري کي رسم و رواج کي بحث ہو تو اُس برادري کے شخص کا بیان زیادہ تر قابل وقعت ہوگا یہ نسبت بیان ایک ایسے شخص کے جو کہ اُس برادري کا نہیں ہی *

شرط چہارم کي وجہہ یہہ ہی کہ وہ راے جو قبل ابتداء کسي نزاع کے بیان کي جاتي ہی وہ غالباً بلا طرفداري یا بلا خوف کذب ظاہر کي جاتي ہی اور نزاع کے شروع ہوتے ہي تمام وہ لوگ جن کا کہ ایسي رسم سے نقصان یا فائدہ ہوتا ہو فریقوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور ہر ایک اپني اپني راے رکھنے لگتا ہی اور بلا کافي دیانت کے ظاہر کرتا ہی *

واضح رہے کہ ابتداء نزاع سے مقدمہ مراد نہیں ہی بلکہ شروع اول اُس جھگڑہ کا مراد ہی جس کا کہ نتیجہ یہہ مقدمہ ہوا ہی جس میں یہہ بحث ہی — تمثیل (ط) فقرہ ہذا سے متعلق ہی اور اُس سے معلوم ہوگا کہ حقوق عام کس قسم کے ہو سکتے ہیں اور حقوق نسبت مجراے آب اور حقوق تالاب و گھاٹ اور حقوق شفع اور حق چراگاہ وغیرہ سب ان میں شامل ہیں اور نیز اس فقرہ میں وہ حقوق شامل ہیں جو کہ زمیندار کو بعض دیہات میں حاصل ہوتے ہیں مثلاً زمیندار کا حق بو و پرجوت یا حق زمیندار نسبت لینے ابواب کے مثلاً لینا ایک حق کا منجملہ قیمت درختوں کے یا حق چہارم زمیندار نسبت زر ثمن اُن بیعوں کے جو کہ بلا رضامندي مالک کے کي جاویں مثلاً وہ بیع جو کہ اجراء ڈگري میں ہوئي ہو [5] *

جس بیان کا اس فقرہ میں ذکر ہی وہ بیان خواہ زباني ہو خواہ تحریري مثلاً تحریري بیانات مندرج ہوتے ہیں دستاویزات میں مثل بیعنامجات اور ہبہ نامجات اور اظہارات گواہان اور فیصلہ جات عدالت اور روبکاري ہاے عدالت اور واجب العرض اور اسناد وغیرہ میں *

5　پالراے بنام رامپت پانڈے منفصلہ ہائي کورٹ ممالک مغربي و شمالي ۷ اگست سنہ ۱۸۶۶ع نمبر ۷۳۵ صفحہ ۱۸۶۶ع

جبکہ بیان متعلق وجود رشتہ‌داري هو

(۵) جبکہ وہ بیان بابت ہونے کسي رشتہ ([۶] پدري یا مادري یا رشتہ ازدواجي یا تبنیت) کے فیمابین اُن اشخاص کے هو جنکے رشتہ سے اُس شخص بیان کرنیوالے کو واقف ہونے کے وسایل خاص حاصل ہوں اور امر زیر مباحثہ کي نسبت بحث پیدا ہونے سے پہلے وہ بیان کیا گیا هو *

اس ضمن میں شرایط مفصلہ ذیل قابل لحاظ هیں :—

شرایط احکام

۱ بیان نسبت رشتہ کے هو *

۲ بیان کرنے والے کو وسایل واقفیت حاصل هوں *

۳ بیان قبل نزاع کے کیا گیا هو *

دفعہ هذا کي تمثیل (ک) اس فقرہ سے متعلق هی [۷] *

چونکہ ضمن هذا متعلق هی اُسي مضمون سے جس سے کہ ضمن ۶ دفعہ هذا متعلق هی اس لیئے مناسب معلوم هوتا هی کہ بعد اُس ضمن کے ان دونوں فقروں کي شرح ساتھہ لکھي جاوے *

جبکہ بیان مندرج هو وصیت نامہ یاکسي اور نوشتہ میں

(۶) جبکہ وہ بیان بابت ہونے کسي رشتہ ([۸] پدري یا مادري یا رشتہ ازدواجي یا تبنیت)

---

۶ ترمیم بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

۷ مرهم چندرچند بنام متهرا ناتهہ گهوس ویکلي جلد ۹ صفحہ ۱۵۱

۸ ترمیم بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲

کے فیمابین اشخاص متوفی کے هو اور کسي وصیت‌نامه یا نوشته میں جو اُس خاندان کے کار و بار سے متعلق هو جس میں که شخص متوفی تها یا اُس خاندان کے کسي نسب‌نامه میں یا کسي کتابه میں یا اُس خاندان کي تصویر یا اور چیز میں جسپر ایسے بیانات معمولي لکهے جاتے هیں امر مبینه کي نزاع پیدا هونے سے پهلے کیا گیا هو *

ضمن هذا میں شرایط مفصله ذیل قابل غور هیں :—

شرایط ادخال

۱ — بیان متعلق رشته هو *

۲ — رشته جسکي نسبت بیان هو مابین اشخاص متوفی کے هو *

۳ — وه بیان ایسي دستاویزوں میں مندرج هو جنکا که اِس ضمن میں ذکر هی *

۴ — وه بیان قبل نزاع کے کیا گیا هو *

مطابقت مابین ضمن ۵ و ضمن ۶ کے

قابل غور اُمور جو که هم شرح ضمن ۵ میں لکهه آئے هیں اُنکو اُمور مفصله بالا سے مقابله کرنے سے معلوم هوگا که اُن دونوں میں کون کون سے مشترک هیں اور کون کون سے مختلف هیں — مشترک یهه هیں :—

۱ — دونوں فقرے متعلق رشته اشخاص کے هیں *

۲ — دونوں بیان ضرور هی که قبل نزاع کے هوں *

اختلاف مابین ضمن ۵ و ضمن ۶ کے

اُمور مختلف مابین اِن دونوں فقروں کے یہه هیں :—

۱ — ضمن ۵ میں کوئي قید اِس امر کي نہیں هی که رشته مابین اشخاص زنده کے هو یا مرده کے اور اُس ضمن میں لازم هی که بیان نسبت رشته ایسے اشخاص کي هو جو مرچکے هیں *

۲ — ضمن ۵ میں یہه ضبط هی که بیان کننده ایسا شخص هو جسکو وسائل خاص علم کے هوں اور اس ضمن میں کوئي قید اِس امر کي نہیں هی که بیان کننده کون هو *

۳ — ضمن ۵ میں اعتبار شہادت مبني هی وقعت اشخاص بیان کننده پر اور اُس ضمن میں اُن دستاویزات کي وقعت پر مبني هی (جنکا ذکر اِس ضمن کے متن میں مندرج هی) بلا لحاظ وقعت اُن دستاویزات کے لکھنے والوں کے *

اِس قسم کي شہادت جسکا که ذکر اُن دونوں ضمنوں میں هی اِس وجهه سے قانون نے شرایط مندرجه دفعه ۶۰ سے بري کیا هی که بغیر اِس قسم کي آساني دیئے رشته کي نسبت شہادت مشکل سے بہم پہونچتي کیونکه مقدمات میں اکثر اُن رشتهداریوں کي بحث واقع هوتي هی جو رشتهداریاں ایسے واقعات گذشته پر منحصر هوتي هیں که زمانه بعید میں واقع هوئي تهیں اور جو معدود اشخاص کو معلوم هوتي هیں اور بغیر اِس قسم کي شہادت کے داخل کیئے اکثر مقدمات میں رشته کی شہادت بہم نه پہونچتي — لیکن جو شرایط که اُوپر بیان کي گئي هیں اُن بغیر اِس قسم کي شہادت داخل نہیں هو سکتي *

ضمن هذا میں کوئي شرط ایسي قائم نہیں کي گئي جس سے اِس امر کي تحقیق لازم کي جاوے که لکھنے والوں کو جنکا ذکر اِس ضمن میں هی کوئي خاص وسائل علم رشتهداري کے تھے یا نہیں *

اُس تعریف دستاویز میں جسکا ذکر دفعه ۳ میں مندرج هی کتبه جات وغیره داخل هیں — تمثیل (ل) دفعه هذا کے دیکھنے سے ظاهر هوتا هی که لفظ رشته میں تمام اُمور نسبت ولادت و پیدایش کے شامل هیں *

(۷) جبکه وہ بیان کسي دستاویز یا وصیت نامه یا اور کاغذ میں مندرج هو جو کسي معامله متذکره دفعه ۱۳ ضمن (الف) سے متعلق هو *

جبکه بیان متعلق معامله متذکره دفعه ۱۳ ضمن الف هو

اِس فقرہ میں صرف دو امر قابل غور هیں :—

شرایط ادخال

۱ — یهه که بیان متعلق ایسے معامله سے هو جسکا ذکر ضمن الف دفعه ۱۳ میں هوا هی [۹] *

۲ — بیان مندرج هو کسي ایسي دستاویز میں جسکا ذکر اِس فقره میں هی *

ضمن الف دفعه ۱۳ کے دیکھنے سے معلوم هوگا که وہ معامله ایسا هو که جس سے کوئي حق یا رسم پیدا هوئي هو یا اُسکا دعوی کیا گیا هو یا اُس میں تبدیل هوئي هو جس سے اُسکي نسبت اقبال یا اصرار یا اِنکار کیا گیا هو یا جو اُسکے وجود کا مغائر هو — اور واضح رهے که حق یا رسم جسکا ذکر هی وہ خواہ خاص هو یا عام یعني رسم متعلقه کسي خاص خاندان کے هو یا عام رسم هو مثلاً حق گدي نشیني بڑے بیٹے کا ایک خاص خاندان کي رسم هی اور حق شفع ایک عام رسم [۱] *

واضح هو که اثر ضمن هذا کا یهه هی که شهادت نسبت حقوق رسم و رواج کے قابل ادخال هی لیکن لازمي یهه هی که وہ شهادت زباني نهو بلکه مندرج هو کسي ایسي دستاویز میں جسکا ذکر متن ضمن میں هی *

(۸) جبکه وہ بیان چند اشخاص نے کیا هو اور اُنکے ایسے حالات یا خیالات دلي اُس سے ظاهر

جبکه وہ بیان متعلق حالات یا خیالات دلي کے هوں

۹ دیکھو صفحه ۶۶

۱ نسبت قانون متعلقه رسم کے دیکھو صفحه ۶۷ سے ۷۲ تک

هوتے هوں جو معامله متنازعه فیه سے متعلق هوں *

تمثیل (ن) دفعه هذا سے مضمون فقره هذا واضح هوگا ظاهرا یهه تمثیل ایک نامي مقدمه سے قایم کي گئي هی جو ولایت میں فیصل هوا تها اور واقعات جس کے یهه هیں :—

تمثیل مقدمه ولایت

ایک شخص نے ایک مصور سے اپني اور اپني جورو کي ساتهه تصویر کهچوائي یهه شخص خود نهایت بد صورت تها اور اُس کي جورو نهایت حسین تهي *

جبکه تصویر طیار هوکر آئي تو مابین مصور اور خریدار کے معامله نهوسکا اور مصور سے تصویر نه خریدي *

مصور نے اُس تصویر کو ایک نمایش گاه میں دیکهایا اور اُس کے نیچے یهه الفاظ لکهه دیئے وو که ایک خوبصورت اور ایک حیوان " *

یهه شخص خود اُس نمایش گاه میں گیا اور اُس تصویر کو دیکهه کر پهاڑ ڈالا مصور نے اُس پر هرجه کا دعوی کیا مدعاعلیه نے جواب دعوی میں یهه بیان کیا که وه تصویر ذریعه هتک مجهه مدعاعلیه کا تهي اور اُس کے پهاڑ ڈالنے کا قانوناً مجهکو اختیار تها اِس مقدمه میں امر تنقیح طلب یهه تها که آیا اُس تصویر سے عوام‌الناس کے ذهن میں خیال هتک مدعاعلیه جاتا تها یا نهیں *

به ثبوت اِس امر تنقیح کے مدعاعلیه نے گواه اِس امر کے پیش کیئے که اُنکےسامنے بهت متعدد شخصوں نے اُس تصویر کو دیکهکر فلاں فلاں راے ظاهر کي تهي اظهار اُن گواهوں کي نسبت بیانات حاضرین نمایش‌گاه کے قابل ادخال اس وجهه سے تصور هوے که وه حاضرین نمایش‌گاه خود بهم نه پهونچ سکے اور اُنکي راے معلوم هونے سے نسبت امر تنقیح طلب کے ایک اثر پیدا هوتا تها *

واضح رهے که یهه ضمن متعلق هی خیال دلي سے ایک مجمع‌اشخاص کے اور دفعه ۱۴ متعلق هی حالت ذهني شخص واحد سے پس بیانات

نسبت غل ایک گروہ کے جنکا ایک انبوہ میں ہونا بیان کیا جاتا ہی
ضمن ہذا کے موافق قابل ادخال شہادت ہیں اس وجہہ سے کہ اُن اشخاص
کا جو کہ بھیڑ میں غل مچاتے تھے طلب کرانا شہادت کے لیئے محال
ہوتا ہی — اس دفعہ کے ساتھہ پڑھو ضمن ۲ دفعہ ۲۱ — ایکٹ ہذا *

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کي هی کہ ہندہ کو عمرو
نے ہلاک کیا یا نہیں *

ہندہ اُن صدموں سے جو اُسکو اُس فعل میں
پہونچے جسکے اثناء میں اُسکا اِزالہ بکارت کیا گیا مرگئي
اس مقدمہ میں بحث اِس امر کي هی کہ اِزالہ بکارت
عمرو نے کیا یا نہیں *

بحث اس امر کي هی کہ زید کو عمرو نے ایسے
حالات میں قتل کیا یا نہیں جنکي بناء پر زید کي بیوہ
کي طرف سے عمرو پر نالش ہو سکتي هی *

بیانات جو ہندہ یا زید نے اپني وفات کے باعث سے
درباب قتل اور زنا بالجبر اور فعل بیجا قابل نالش زیر
تجویز کے کیئے واقعات متعلقہ ہیں *

(ب) بحث بابت تاریخ ولادت زید کے هی *

داخلہ روزنامچہ ایک ڈاکٹر متوفی کا جواپنے کام کے
معمولي طریقہ میں وہ با قاعدہ رکھا کرتا تھا متضمن
اِس بیان کے کہ فلاں روز وہ زید کي ما کے پاس گیا اور
اُسکا بیٹا جنایا واقعہ متعلقہ هی *

(ج) بحث اِس امر کي هی که فلاں تاریخ زید کلکته میں تھا یا نهیں *

بیان مندرجه روزنامچه ایک وکیل متوفی کا جو که وه اپنے کام کے طریق معمولي میں باقاعده مرتب رکھتا تھا متضمن اسکے که فلاں روز میں زید کے پاس بمقام فلاں واقعه کلکته فلاں کار کي بابت مشوره کرنے کے لیئے گیا واقعه متعلقه هی *

(د) بحث اس امر کي هی که فلاں جهاز بندر بنبئي سے فلاں تاریخ روانه هوا یا نهیں ایک خط کسي شخص متوفی ایک سوداگر کي کوٹھي کے شریک کا که جس کوٹھي کے نام سے وه جهاز کرایه لیا گیا تھا بنام اُسکے آڑتیوں کے جو لندن میں تھے اور جنکو مال حواله گیا گیا بایں مضمون که وه جهاز فلاں تاریخ بندر بنبئي سے روانه هوا واقعه متعلقه هی *

(ه) بحث اس امر کي هی که بابت ایک اراضي کے زید کو لگان ادا کیا گیا یا نهیں *

خط زید کے کارندهٔ متوفی کا بنام زید کے جسکا یهه مضمون هی که میں نے زید کے حساب میں لگان وصول کیا اور زید کے حکم سے اپنے پاس رکھا واقعه متعلقه هی *

(و) بحث اس امر کي هی که زید اور هنده کا ازدواج بطور جایز هوا یا نهیں یهه بیان ایک پادري متوفی کا که

میں نے ازدواج ایسے حالات میں کرایا کہ اُس ازدواج کا هونا ایک جرم تھا واقعہ متعلقہ هی *

(ز) بحث اس امر کي هی کہ زید ایک شخص نے جو اب نہیں پایا جاتا هی ایک خط فلاں تاریخ لکھا یا نہیں *

پس یہہ واقعہ کہ اُسکا ایک خط اُسي تاریخ کا لکھا هوا هی واقعہ متعلقہ هی *

(ح) بحث اس امر کي هی کہ فلاں جہاز کے تباہ هونے کا کیا سبب تھا *

ایک پروتسست لکھا هوا اُسکے ناخدا کا جو اب حاضر نہیں کیا جا سکتا هی واقعہ متعلقہ هی *

(ط) یہہ امر معرض بحث میں هی کہ فلاں راہ شارع عام هی یا نہیں *

بیان زید گانوں کے مکھیا متوفی کا بایں مضمون کہ وہ راستہ شارع عام هی واقعہ متعلقہ هی *

(ي) اس امر کي بحث هی کہ غلہ کا نرخ فلاں تاریخ فلاں منڈي میں کیا تھا پس تحریر ایک متوفی بنیی کي جو اُسنے بابت نرخ کے اپنے معمولي کار و بار کے اثناء میں کي تھي واقع متعلقہ هی *

(ک) بحث اس امر کي هی کہ زید متوفی عمرو کا باپ تھا یا نہیں *

یہہ بیان زید کا کہ عمرو اُسکا بیتا هی واقعہ متعلقہ هی *

(ل) یہہ امر زیر تجویز هی کہ زید کي ولادت کي کون تاریخ تھي *

ایک خط زید کے پدر متوفی کا بنام اُسکے دوست کے هی اور اُس میں تاریخ معین کو زید کے پیدا هونے کا حال لکھا هی پس یہہ واقعہ متعلقہ هی *

(م) بحث اس بات کي هی کہ زید اور هندہ کا ازدواج هوا یا نہیں اور اگر هوا تو کب هوا *

بکر هندہ کے پدر متوفی نے ایک تاریخ معین پر اپني اُس دختر کا ازدواج زید کے ساتھہ هونا اپني بهي میں بطور یادداشت لکھہ رکھا تھا پس یہہ واقعہ متعلقہ هی *

(ن) زید نے عمرو پر اس بات کي نالش کي کہ دوکان کي کھڑکي میں ایک شبیہہ تہتک امیز لتکا رکھي هی بحث درباب مشابہ اور تہتک آمیز هونے اُس شبیہہ کے هی پس دیکھنے والوں کے ایک گروہ نے جو کچھہ کہ اُسکو دیکھکر کہا هو جایز هی کہ وہ ثابت کیا جاے *

اِس ایکت کي دفعات میں سے دفعہ ۳۲ - ایک مقدم دفعہ هی اور قانون کے تحصیل کرنے والے کو اُسکے سمجھنے اور یاد کرنے میں بہت وقت و مشکل پیش آتي هی - اِس لیئے میں بغرض آسان کرنے اِس مشکل کے ایک شجرہ ذیل میں مندرج کرتا هوں جس کے پڑھنے سے ایک نظر میں کل دفعہ کا مضمون واضح هو جاتا هی *

دفعہ ۳۳ شہادت جو کسی

اظہارات جو کسی مقدمہ سابق میں لیئے گئے ہوں کب قابل ادخال ہیں

گواہ نے کسی مقدمہ عدالت میں یا روبرو کسی شخص کے جسے قانوناً اختیار اُسکے لینے کا ہی ادا کی ہو وہ عدالت کے مقدمہ مرجوعہ مابعد میں یا ایک ہی مقدمہ عدالت کی نوبت مابعد میں اُس وقت جبکہ وہ گواہ مر گیا ہو یا پایا نہ جاتا ہو یا ناقابل ادائے شہادت ہو گیا ہو یا فریق مخالف نے اُسکو الگ کردیا ہو یا جس حال میں کہ اُسکا حاضر کرنا بغیر ایسے درنگ یا صرف کے ممکن نہو جسکا روا رکھنا نظر بحالت مقدمہ عدالت کے نزدیک نامناسب ہو واسطے ثابت کرنے اُن واقعات کے جنکا اُس میں ذکر ہو واقعہ متعلقہ ہی :

مگر شرط یہہ ہی کہ وہ مقدمہ فیمابین اُنہیں اشخاص فریق مقدمہ کے یا اُنکے قائمقامان حقیت کے ہو —

نیز بایں شرط کہ فریق مخالف پہلے مقدمہ کا گواہ سے استحقاق سوال کرنے کا رکھتا ہو —

نیز بایں شرط کہ اُمور تنقیح طلب پہلے مقدمہ میں اُسي اصل مطلب کے ہوں جوکہ دوسرے مقدمہ میں ہیں *

تشریح — تجویز یا تحقیقات فوجداري اَزروے منشاء دفعہ ہذا کے ایک مقدمہ فیمابین مدعي اور مدعاعلیہ کے متصور ہوگي *

دفعہ ۳۲ میں اول صورت (جس میں اشخاص کے بیانات قابل ادخال قرار پائے ہیں) واضح کي گئي ہی اور دفعہ ہذا دوسري صورت ہی جس میں کہ بیانات اُن اشخاص کے جوکہ عدالت میں حاضر نہیں ہوسکتے شہادت میں داخل ہوسکتے ہیں *

مطابقت شرایط مابین دفعہ ۳۲ و دفعہ ۳۳

سرخي (جوکہ دفعہ ۳۲ کے اُوپر لکھي ہی) پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ دفعہ ۳۲ و ۳۳ — ایک مضمون سے متعلق ہیں یعني کن صورتون میں اُن اشخاص کے بیانات جوکہ حاضر عدالت نہیں ہوسکتے شہادت میں قابل ادخال ہیں — پس اسلیئے مفصلہ ذیل شرایط جوکہ

نسبت اشخاص بیان کنندگان کے دفعہ ۳۲ میں لازمي ہیں اس دفعہ میں بھي لازمي ہیں یعني :—

۱ — یہہ کہ وہ شخص جسکا بیان ہو متوفی ہو *

۲ — جو پایا نہ جاتا ہو *

۳ — جو ناقابل اداے شہادت ہوگیا ہو *

۴ — جسکو فریق مخالف نے الگ کردیا ہو *

۵ — ایسا شخص ہو جسکا حاضر کرنا بغیر ایسي دیرنگ یا صرف کے ممکن نہو جسکا روا رکھنا نظر بحالات مقدمہ عدالت کے نزدیک نامناسب ہو *

پس واضح رہے کہ امور مفصلہ بالا وہي ہیں جو نسبت دفعہ ۳۲ کے بیان کیئے گئے ہیں سواے امر نمبر ۳ کے جو اس دفعہ میں بڑھایا گیا ہی فرق مابین دفعہ ۳۲ و ۳۳ کے یہہ ہی کہ دفعہ ۳۲ میں کسي قسم کے بیانات ہوں اور دفعہ ۳۳ میں لازم ہی کہ وہ بیانات بطور اظہار حلفي کے گواہ نے ان دونوں حالتوں میں کیئے ہوں :—

۱ — کسي مقدمہ عدالت میں *

۲ — یا روبرو کسي شخص کے جسکو قانوناً اختیار اُسکے لینے کا ہی *

شرایط جو اظہارات سابق کے شہادت میں داخل ہونے کے لیئے لازمي ہیں

اور مزید برآں مفصلہ ذیل شرایط لازمي ہیں :—

۱ — وہ مقدمہ فیمابین اُنہیں اشخاص یا اُنکے قائم مقامان حقیت کے ہو *

۲ — پہلے مقدمہ کا فریق مخالف گواہ سے استحقاق سوالات جرح کرنے کا رکھتا ہو *

۳ — اُمور تنقیح طلب پہلے مقدمہ میں وہي ہوں یعني اُسي اصل مطلب کے ہوں جوکہ اس دوسرے مقدمہ میں ہیں *

تصریح شرط اول مذکورہ بالا

نسبت شرط اول مصرحہ بالا کے واضح

رہے کہ لفظ قائم‌مقامان حقیت میں ورثاء اور مفوض‌الیہم اور پتہ‌دار اور منتظم اور وصي شامل ہیں — اور واضح رہے کہ منتقل الیہ حقیت اور مشتري نیلام اِجرائڈگري میں اس بات میں‌کچھہ فرق نہیں [1] اور نسبت قائم‌مقامان حقیت کے ہم شرح دفعہ ۱۸ میں واضح طور پر لکھہ آئے ہیں [2] *

یہہ امر ظاہر ہے کہ یہہ لازمي نہیں ہی کہ اگر مقدمہ سابق میں جسمیں کہ اظہارات لیئے گئے تھے اگر ایک فریق مدعي تھا تو دوسرے مقدمہ میں بھي مدعي ہو یا یہہ کہ پہلے میں مدعاعلیہ ہو تو دوسرے میں بھي مدعاعلیہ ہو لیکن یہہ ضرور ہی کہ فریقین مقدمہ موجودہ سابق میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں — مثلاً سابق میں زید نے عمرو پر نالش کي تھي اور اب عمرو نے زید پر نالش کي یا یہہ کہ زید نے دوبارہ عمرو پر نالش کي تو حسب منشاء شرط ہذا کہا جاویگا کہ فریق مقدمہ حال وہي ہیں جوکہ مقد سابق میں تھے *

تصریح شرط دوم مذکورہ بالا

نسبت شرط دوم کے یہہ لکھنا ضرور معلوم ہوتا ہی کہ مضمون قانون سے ظاہر ہوتا ہی کہ فریق مخالف مقدمہ سابق کا گواہ سے استحقاق اور موقع سوال جرح کرنیکا رکھتا ہو — اور چونکہ سوال جرح اُسکو کہتے ہیں جو ایک فریق کے گواہ سے فریق مخالف سوال کرے [3] اس لیئے یہہ امر ظاہر ہی کہ اگر مقدمہ سابق میں فریقین مقدمہ حال دونوں ایک جانب ہوں یعني دونوں مدعي ہوں یا دونوں مدعاعلیہ تو اُنکو اپنے شریک مدعي یا شریک مدعاعلیہ کے پیش کردہ گواہ کا اظہار مقدمہ موجودہ میں داخل کرنےکا منصب نہیں ہی *

مثلاً سابق میں زید نے عمرو اور بکر پر نالش کي اور اُس مقدمہ میں بکر کي طرف سے خالد گواہ کا اظہار ہوا — چونکہ زید مدعي بکر

---

۱ راجہ عنایت‌حسین بنام گردھاري‌لال بنگال جلد ۲ صفحہ ۷۵ پریوي کونسل

۲ دیکھو صفحہ ۱۰۸ و ۱۰۹

۳ دیکھو دفعہ ۱۳۷ — ایکٹ ہذا

مدعاعلیه کا فریق مخالف هی اسلیئے اُسکو خالد سے سوالات جرح کرنے کا اختیار حاصل هی [۴] اور چونکه مدعاعلیه مقدمه مذکور میں بکر کے ساتهه مدعاعلیه هی اور اُسکا فریق مخالف نہیں هی اسلیئے عمرو کو خالد سے سوالات جرح کرنے کا اختیار نہیں هی ــــ پس اگر زید دوباره بکر پر یا عمرو پر نالش کرے یا بکر یا عمرو زید پر نالش کریں اور خالد کے اظہار کو شہادت میں داخل کرنا چاهیں تو حسب منشاء شرط هذا خالد کا اظہار ایک ایسے مقدمه سابق میں هوا تها که جسمیں فریق مخالف کو خالد گواه سے سوالات جرح کرنے کا استحقاق حاصل تها ــ لیکن اگر عمرو ایک نالش بکر پر دایر کرے یا بکر عمرو پر دایر کرے تو یهه نہیں کہا جاویگا که مقدمه سابق (یعني زید مدعي بنام عمرو و بکر مدعاعلیہما) کے فریق وهي تهے جو مقدمه حال (یعني عمرو مدعي بنام بکر مدعاعلیه یا بکر مدعي بنام عمرو مدعاعلیه) کے فریق هیں *

یهه کچهه ضرور نہیں هی فيالواقع فریق مخالف نے سوال جرح گواه سے کیا هو بلکه اُنکو موقع اور حق هونا کافي هی ــــ چنانچه ایک ایسے مقدمه میں جسمیں که نصف اظہار غیر حاضري میں ملزم کے لکها گیا تها اور نصف اُسکي موجودگي میں تو صرف اُس جزو اظہار کے داخل هونے کي اجازت ملي جو بموجودگي ملزم کے لکها گیا تها *

بعضي ایسي صورتیں هوتي هیں که جس میں ایک فریق کو قانوناً حق لینے اظہار کا نهو بلکه باجازت عدالت فيالواقع اُسنے سوالات جرح کیئے هوں ــــ الفاظ قانون سے یهه صاف ظاهر نہیں هی که آیا اِس قسم کے اظہارات ایک کارروائي مابعد میں قابل ادخال هیں یا نہیں *

نسبت شرط سوم کے یهه بیان کرنا ضروري معلوم هوتا هی که في نفسه

تصویح شرط سوم مذکوره بالا

امر تنقیح کے اصل مطلب ایک سے هونے سے یهه مراد نہیں هی که جایداد متنازعه فیه بهي ایک هو بلکه صرف مطلب ایک سا هونا چاهیئے گو جایداد متنازعه فیه دوسري هو ــــ مثلاً زید ایک پسر عمرو جو که هندو

[۴] دیکهو دفعه ۱۳۸ ــــ ایکٹ هذا

کے بطن سے پیدا ہی چھوڑ کر فوت ہوا اور زید کی کل اُس جایداد پر جو واقع ضلع علیگڈہ ہی اُسکے بھائی بکر نے قبضہ کر لیا ہی — پس عمرو نے بکر پر واسطے دلاپانے اپنے حصہ ترکہ پدری کے دعوی دایر کیا — مگر مدعاعلیہ نے اپنے جوابدعوی میں بیان کیا کہ ہندہ مادر عمرو کا نکاح زید سے نہیں ہوا تھا اور اسلیئے عمرو مدعی بوجہہ نہونے صحیح النسب کے مستحق ترکہ نہیں ہی — پس اِس مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہہ قرار پایا کہ آیا ہندہ کا نکاح زید سے قبل ولادت عمرو ہوا تھا یا نہیں اور عمرو کی طرف سے خالد نے بطور گواہ اظہار دیا کچھہ جایداد زید متوفی کی ضلع آگرہ میں واقع تھی اور اُسپر عمرو قابض تھا — پس بکر نے عمرو پر بہ بیان غیر صحیح النسب ہونے عمرو کے دعوی دلا پانے جایداد واقع ضلع آگرہ کا کیا — اور امر تنقیح طلب یہہ قرار پایا کہ آیا عمرو زید کا صحیح النسب بیٹا ہی یا نہیں — مگر بعد مقدمہ سابق (یعنی عمرو مدعی بنام بکر مدعاعلیہ) خالد بغرض تجارت چین کو چلا گیا — پس گو جایداد جو مقدمہ حال میں متنازعہ فیہ ہی دوسری جایداد ہی تاہم چونکہ پہلے مقدمہ میں بھی عمرو کی نسب کی بحث تھی تو حسب منشاء شرط ہذا کہا جاویگا کہ امر تنقیح طلب دونوں مقدموں میں ایک ہی ہی *

اس تمثیل میں خالد کا اظہار قابل ادخال شہادت ہی کیونکہ تینوں شرایط صادق آتی ہیں — اِسلیئے کہ خالد کا چین سے طلب کرنا دشوار ہی اور فریقین مقدمہ ہذا وہی ہیں جو مقدمہ سابق میں تھے اور فریق مخالف یعنی بکر کو موقع خالد سے سوالات جرح کرنے کا تھا اور امر تنقیح طلب دونوں مقدموں میں ایک ہی ہی *

اور ضابطہ دیوانی کے بموجب جبکہ ایک ایسے گواہ کی شہادت کی ضرورت ہو جو سو میل سے زیادہ فاصلہ پر رہتا ہو یا بوجہہ ضعف یا بیماری یا عورت پردہ نشین ہونے کے یا بوجہہ ذی رتبہ ہونے کے حاضر عدالت نہو سکتا ہو عدالت کمیشن واسطے لینے اظہارات اشخاص مذکور کے صادر کر سکتی ہی اسیطرحپر ضابطہ دیوانی کے دیکھنے سے باقی قاعدہ نسبت کمیشن دیوانی کے معلوم ہوگا *

لیکن ایسا اظہار بغیر رضامندي اُس فریق جسکے مقابله میں یعني جسکے خلاف وہ لیا گیا ہو پڑھا نہ جاویگا جبتک یہہ ثابت نہو که گواہ عدالت کے علاقه سے باهر رهتا هي یا اُس نے وفات پائي هي یا بوجهہ ضعیفي یا بیماري کے اصالتاً اظہار دینے کو نہیں آسکتا هي یا بلا سازش بفاصلہ زاید از سو میل مقام کچهري عدالت سے مقیم هي یا بلحاظ مرتبه یا هونے عورت پردہ نشین کے اصالتاً حاضر هونے سے معاف هي یا جبتک حاکم عدالت حسب اقتضاے اپني راے کے مراتب مذکورہ کے ثبوت لینے سے در گذر نکرے یا جبتک حاکم واسطے پڑھے جانے اظہار کسي گواہ کے وجهہ ثبوت میں با وصف ثبوت اس بات کے که بر وقت سماعت مقدمه وہ وجوہ جنکے لحاظ سے اظہار بذریعه کمیشن لیا گیا تھا باقي نہیں رهے اجازت ندے *

گو ضابط دیواني میں کوئي صریح قاعدہ نسبت اطلاع دینے فریق ثاني کے مقرر نہیں هی لیکن تاهم اولی بلکه لازم هی که فریق ثاني کو اطلاع ایسے اجراء کمیشن کي دیجاوے تا که فریق ثاني کو کوئي عذر نسبت عدم سوالات جرح کے باقي نرهے *

ضابطه دیواني میں قواعد نسبت تحقیقات موقع کے مندرج هیں — جس صورت میں که امین موقع کي تحقیقات کرنے کے لیئے مقرر کیا جاتا هی تو جو اظہار که اُسنے لیئے هوں وہ بغیر رپورٹ کے قابل ادخال شہادت نہیں [۵] *

دفعه ۲۴۹ ضابطه فوجداري یعني ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع کے دیکھنے سے واضح هوگا که سشن یا هائي کورٹ کو اُن اظہارات کے دیکھنے کا اختیار هي جو که بموجودگي مدعاعلیه مجرم لیئے گئے هوں اور اُنکي بنا پر فیصله صادر کر سکتي هی گو وہ اظہار جو روبرو عدالت سشن یا هائي کورٹ کے لیا گیا هو اُس مضمون کي نقیض هو — اور دفعه ۳۲۳ ضابطه مذکور کے دیکھنے سے یہہ بھي ظاهر هوگا که کسي ڈاکٹري گواہ کا اظہار جو که کسي مجسٹریٹ نے لیا هو فوجداري کے مقدمات میں بلا حاضري گواہ داخل

[۵] دیپ نواین بنام کالیداس متر بنگال جلد ۴ ضمیمه صفحه ۷۰

شہادت هو سکتا هی اور حسب دفعہ ۳۲۵ ضابطہ مذکور کے رپورٹ سرکاري ممتحن کیمیا کي دستخطي اُسکي فوجداري کے مقدمات میں بطور شہادت قابل ادخال هی اور حسب دفعہ ۳۲۷ ضابطہ مذکور کے جبکہ ملزم مفرور هو تو اُسکي عدم موجودگي میں هر وہ عدالت جسکو اُس جرم کے تجویز کرنے کا اختیار هو بیانات اُن اشخاص کے جو کہ حالات مقدمہ سے واقف هوں لکھہ سکتي هی اور ایسے بیانات بعد گرفتاري ملزم بمقابلہ اُسکے مستعمل هو سکتے هیں *

دفعہ ۵۰۳ ضابطہ مذکور کے دیکھنے سے قواعد نسبت اجراء کمیشن کے مقدمات فوجداري میں معلوم هونگے – عام اُصول نسبت لینے اظہار گواهان کے دفعہ ۱۳۷ و دفعہ ۱۳۸ – ایکٹ هذا میں مندرج هیں لیکن صورتهاے مذکورہ بالا قاعدہ عام سے مستثنی هیں اور اِن مستثنی حالتوں میں شہادت ایسے گواہ کي جو موجود نہو داخل کي جاسکتي هی *

اِس دفعہ کے بخوبي سمجھنے کے لیئے مفصلہ ذیل پانچ سوالوں پر غور کرنا چاهیئے اور متن دفعہ کو دیکھہ کر اُنکے جوابات نکالنے چاهیئیں وہ سوالات یہہ هیں *

اول — کن لوگوں کي شہادت قابل ادخال هی *

دوم — کن اغراض کے لیئے قابل ادخال هی *

سوم — کن کارروائیوں میں قابل ادخال هی *

چہارم — کن صورتوں میں قابل ادخال هی *

پنجم — کن شرطوں کي مطیع هی *

مفصلہ بالا پانچ سوالوں کا جواب اس دفعہ کي شرح سے بآساني ظاهر هوگا اور یہہ سوالات بطور کل دفعہ کے خلاصہ کے لکھے گئے هیں اور اُن سوالات کے جواب لکھنے کي کچھہ ضرورت نہیں هی لیکن جس غرض سے کہ همنے دفعہ ۳۲ کے مضامین کو ایک شجرہ کے طور پر بیان کیا تھا اُسي غرض سے اب هم دفعہ هذا کے مضامین کا بھي ایک شجرہ پیش کرتے هیں *

بیانات جو خاص حالات میں کیئے جائیں

دفعه ۳۴ داخله اُس بہي حساب

داخلجات مندرجه بہي حساب کب واقعه متعلقه هوتے هیں

کا جو که باجراے کار و بار بطور معمول مرتب رکھي گئي هو اُس صورت میں واقعه متعلقه هی جب که وہ اُسي معامله کي بابت هو جسکي عدالت تحقیقات کرتي هو لیکن محض وهي داخله کسي شخص پر ذمهداري کے عاید کرنیکے لیئے کافي نہوگا *

تمثیل

زید نے عمرو پر ایک هزار روپیه کي نالش کي اور اپنے حساب کي بہي میں یهه لکھا هوا پیش کیا که اتنے روپیه کا عمرو میرا دیندار هی تو وہ تحریر واقعه متعلقه هی لیکن بغیر کسي اور شہادت کے جس سے قرضه ثابت هو کافي نہیں هی *

مضمون دفعه هذا نہایت صاف هی لیکن یهه امر قابل غور هی که بہي جات حساب کے شہادت میں داخل هونیکے لیئے لازم هی که باجراء کاروبار بطور معمول مرتب رکھي گئي هوں کیونکه اگر نہایت ترتیبوار نه رکھي گئي هوں

تو اُسمیں جعل اور رقوم کے بنانے کا احتمال هوتا هی — لیکن بہي جات حساب کتني هي ترتیب سے مرتب هوں تب بهي ثبوت کافي اپنے مضمون کا نہیں هوتین بلکه مثل ایک شہادت تائیدي کے هیں جسکا ثبوت اور ذریعوں سے بهي هونا چاهیئے — ایک مقدمه میں جسمیں ایک کوٹهي مہاجني نے دعوي واسطے دلاپانے بقایا حساب یافتني مدعي ذمگي مدعاعلیه کے کیا اور به ثبوت دعوي اپنے صرف بہي کهاته پیش کیا تو پریوي کونسل نے یہه تجویز کیا که گو بہي کهاته کتناهي معتبر هو تاهم صرف ایک تائیدي شہادت هی جو بغیر اور شہادت کے کافي ثبوت نہیں — ۶ اور اسیطرح هر ایک مقدمه میں یہه تجویز کیا که ایک شخص بذریعه اپنے بہي کهاته کے دوسرے کو پابند نہیں کر سکتا — ۷ لیکن ایک اور مقدمه میں جسمیں ایک کوٹهي مہاجني نے دوسري کوٹهي مہاجني پر واسطے دلاپانے زر باقي کے بر بناء بہي کهاته دعوي کیا اور مبصران بہي نے اس بات کي تصدیق کي که بہي کهاته مسلسل طور پر حسب قواعد مہاجني مرتب تها اور نیز یہه که بہي کهاته مدعي مطابق تها اُس حساب سے جو که مدعاعلیه نے مدعیکو لکهکر دیاتها لیکن مدعي نے واسطے ثابت کرنے اِس بات کے که بہي کهاته مسلسل طورپر اجراء کاروبار معمولي میں لکها گیاتها کوئي گواه پیش نہیں کیا اور نه نسبت خاص رقوم کے کوئي شہادت دي لیکن اقبال مدعاعلیه نسبت درست هونے حساب مستندله کے شہادت سے ثابت کیا اور مدعاعلیه نے مدعي کے بہي کهاته کے درست هونے سے اپنے جواب دعوي میں انکار نکیا بلکه صرف دو رقموں پر عذر کیا که اُسکو مجرا ملني چاهیئیں — لیکن کوئي شہادت بتائید اپنے عذر کے نہیں پیش کي حکام پریوي کونسل نے یہه تجویز کیا که گو بہي کهاته مدعي ثبوت قطعي درستي حساب کا نہیں هی اور مدعي کو شہادت نسبت درستي اپنے بہي کهاته کے دیني لازم تهي تاهم چونکه مدعاعلیه نے بہي کهاته کے درست هونیکا اقبال کرلیا اور کوئي شہادت اُس بہي کهاته

۶ رانے سریکشن بنام رانے هرینشن مورزانڈین اپیل جلد ۵ صفحه ۲۳۲ و سیٹهه اکومي چند بنام سیٹه اندرمن وغیره جلد ۲ بنگال لا رپورٹ صفحه ۳۴ پریوي کونسل

۷ سرابه جیوندا کندا بنام تنورجي مانک جي مورزانڈان اپیل جلد ۸ صفحه ۲۷ ضمیمه

کے غلط ہونے کي پيش نه کي تو کوئي ضرورت اور قسم کے ثبوت کي باقي نرهي اور دعوي مدعي قابل ڈگري تصور هوا [۸] *

اور هائي کورٹ کلکته نے ايک مقدمه ميں يهه تجويز کيا که جب کبهي بہي کہاته شهادت ميں پيش هو حاکم عدالت کو لازم هی که کل رقوم پر غور کرے جو که جمع کيطرف هوں اور جو که خرچ کيطرف هوں اور جو رقم قابل اعتبار سمجهے اُسکو مانے اور جسکو غير معتبر سمجهے اُسکو نه مانے [۹] *

بموجب ضابطه ديواني کے جب کوئي دعوي بر بناء بہي کہاته هو تو مدعي کو لازم هی که بر وقت داخل کرنے عرضي دعوي کے اصل بہي کہاته کو پيش کرے اور ايک نقل اُسکي عدالت کے سپرد کرے بہي کہاته کي نقل عدالت کے سپرد کرني ضرور هی *

کاغذات حساب زمينداري بهي حسب منشاء دفعه هذا قابل ادخال شهادت هو سکتے هيں اِلا وه بهي صرف بطور شهادت تائيدي کے خيال کيئے جاتے هيں اور جبکه شهادت پيش کرنا منظور هو تو وه کل تکمله کرنا چاهيئے جو که بصورت نهونے اُن کاغذات کے کرنا چاهيئے تها اور اُن کاغذات کو صرف بطور شهادت تائيدي کے اِستعمال کرنا چاهيئے چنانچه هائي کورٹ ممالک مغربي و شمالي نے کاغذات جمعبندي کو ايک شهادت بادي النظري تصور کيا اور نه بنفسه ثبوت کافي جسکي بناء پر ڈگري صادر هو سکے [۱] *

اور هائي کورٹ کلکته اور پريوي کونسل نے بهي نسبت ايسے کاغذات کے متعدد مقدمات ميں بارها ايساهي تجويز کيا هی [۲] *

---

۸ دوارکاداس بنام جانکيداس مورزانڈين اپيل جلد ۶ صفحه ۸۸

۹ ايشان چندرسنگهه بنام هرن سردار بنگال جلد ۳ صفحه ۱۳۵

۱ هولاس کنور بنام منشي شبسهاے منتخبه ۱۳ دسمبر سنه ۱۸۶۶ع نمبري ۱۱۴۷ خاص سنه ۱۸۶۶ع

۲ کهيرا مني داس بنام بهجےگوبند مندل ويکلي جلد ۷ صفحه ۵۳۵ ديواني و گوپال مندل بنام نيگوشن مکاپن ويکلي جلد ۵ صفحه ۸۳ فيصلجات ايکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ع — و رام لعل چکر بتي بنام تاراچندري برمنيا ويکلي جلد ۸ صفحه ۲۸۰ ديواني و هجيگوبند مندل بنام بهيکهراے ويکلي جلد ۱۰ صفحه ۲۹۱ ديواني — و شيخ نرازي بنام لاٹيود ويکلي جلد ۸ صفحه ۳۶۴ ديواني — و بدوناتهه پراپا بنام سوسنگهه لال مقر ويکلي جلد ۹ صفحه ۲۷۴ ديواني — و کنجاکنور بنام سيد علي احمد ويکلي جلد ۶ صفحه ۶۲ فهيمه — و جهوني پيپي بنام هيات الله ويکلي جلد ۹ صفحه ۳۵۱

**دفعه ۳۵ جو داخله کسي سرکاري يا اور سرشته کي بهي يا رجستر يا کاغذات ميں مشعر بيان کسي واقعه تنقيحي يا متعلقه کے کسي ملازم سرکاري نے بانصرام اپني خدمت منصبي کے يا کسي اور شخص نے بانجام دهي کسي خدمت کے جو اُسپر اُس ملک کے قانون کي رو سے واجب هو جس ميں که وه بهي يا رجستر يا کاغذ مرتب رکها جاتا هي کيا هو وه في نفسه واقعه متعلقه هي *

داخله جات مندرجه بهي يا رجستر سرکاري کب قابل ادخال هوتے هيں

دفعه هذا ميں اُن داخله‌جات کو جو کسي سرکاري يا اور سررشته کي بهي وغيره ميں مندرج هوں قابل ادخال شهادت قرار ديا هي ليکن شرايط مفصله ذيل قابل غور هيں :—

۱ — داخله منجمله اقسام مذکور کے هو *

۲ — نسبت بيان کسي واقعه تنقيحي يا واقعه متعلقه کے هو *

۳ —(الف) کسي ملازم سرکاري نے کيا هو *

(ب) کسي ايسے شخص نے کيا هو جسپر ملک کے قانون کي رو سے اُسکا کرنا لازم هو *

۴ — (الف) اپنے کار منصبي کے اِجرا ميں کيا هو *

(ب) يا اُن خدمات کي انجام دهي ميں کيا هو جو اُسپر اُس ملک کے قانون کي رو سے واجب هو جنميں وه رجستر وغيره مرتب رکها جاتا هي *

یہہ ظاہر هی کہ شرط ۳ و شرط ۴ مفصلہ بالا میں دو دو ضمنیں هیں — شرط ۴ کي ضمن (الف) متعلق ضمن (الف) شرط ۳ کے هی اور ضمن (ب) شرط ۴ متعلق ضمن (ب) شرط ۳ کے هی *

نسبت شرط اول کے واضح رهے کہ ایکٹ هذا میں کوئي تعریف لفظ سرکاري یا اور سررشتہ کي بہي نہیں کي هی لیکن دفعہ ۷۴ و ۷۸ ایکٹ هذا کے دیکہنے سے جسمیں سرکاري دستاویزات کا ذکر هی کچہہ حال کہلیگا *

نسبت شرط دوم کے واضح رهے کہ الفاظ واقعہ تنقیحي اور واقعہ متعلقہ کي تعریف پہلے بیان هوچکي هی [۳] *

نسبت شرط سوم ضمن (الف) کے واضح رهے کہ ایکٹ هذا میں لفظ ملازم سرکاري کي کوئي تعریف نہیں هی لیکن دفعہ ۲۱ تعزیرات هند اور دفعہ ۲ — ایکٹ ۳۱ سنہ ۱۸۶۷ع کے دیکہنے سے اُسکے معني سمجھہ میں آوینگے *

نسبت شرط چہارم (الف) کے واضح هو کہ الفاظ قانون سے ظاهر هوتا هی کہ وہ سررشتہ کي بہي یا رجسٹر جسکا ایکٹ هذا میں ذکر هی کچہہ ضرور نہیں هی کہ خاص قانون نے اُسکے رکہنے کا حکم دیا هو اِلّا اسقدر امر قابل غور هی کہ ضابطہ دیواني و مال و فوجداري نے هر صیغہ کے حکام بالا دست کو اختیار رجسٹروں وغیرہ کے رکہنے کي نسبت احکام جاري کرنے کا دے رکہا هی اور یہہ کہا جاسکتا هی کہ جو رجسٹر کسي سرکاري ملازم نے حسب الحکم اپنے حاکم بالادست کے مرتب رکہا هو وہ اُسنے اپنے کار منصبي کے اجراء میں رکہا *

نسبت شرط چہارم کي ضمن (ب) کے جوکہ شرط سوم کي ضمن (ب) کے همشکل هی واضح رهے کہ یہہ شرط گویا لازمي هی کہ جب کوئي اور شخص ماسواے ملازم سرکاري کے کسي رجسٹر میں داخلہ وغیرہ کرے تو قبل اسکے کہ وہ شہادت میں قابل ادخال تصور کیا جاوے یہہ امر اُس شخص کو جوکہ اُس کو شہادت میں داخل کرنا چاهتا هی ثابت کرنا لازم هی کہ وہ داخلہ ایک ایسے فرض کے پورا کرنے میں کیا گیا تہا جسکا قانوناً کرنا اُسپر واجب تہا [۴] *

---

۳ دیکہو صفحہ ۲۳ و ۲۴

۴ دیکہو دفعہ ۳۰۴ ایکٹ هذا

قانون نے اس قسم کي دستاویزات کو قابل ادخال شہادت باوجود اُنکے حلفي نہونے کے اس وجہہ سے تصور کیا ھی کہ اکثر تو ایسے داخلہجات اُس شخص کے ھاتھہ کے ھوتے ھیں جسنے وقت لینے چارج اپنے عہدہ کے نیک نیتي سے کام کرنے کا حلف اُٹھایا ھوگا ٥ — اور نیز اس وجہہ سے کہ اِس قسم کے داخل جات کسي خاص شخص کي غرض سے متعلق نہیں ھوتے اور بوجہہ مشہور اور معروف ھونے کے غلطي ھونے کا کم شبہہ ھوتا ھی *

فرق مابین دفعہ ھذا اور ضمن ۲ دفعہ ۳۲ کے یہہ ھی کہ داخلہ جات

فرق مابین دفعہ ۳۵ و ضمن ۲ دفعہ ۳۲

متذکرہ دفعہ ھذا بلا لحاظ اس امر کے کہ اُن داخلہجات کا تحریر کرنیوالا زندہ اور قابل ادائے شہادت ھو یا نہو اور اُس کو بطور گواہ کے طلب کیا ھو یا نکیا ھو قابل ادخال شہادت ھیں اور دفعہ ۳۲ میں بلاوجود اُن شرایط کے جنکا اُس میں ذکر کیا ھی ایسے داخلہجات قابل ادخال شہادت نہیں ھیں *

گو داخلہجات متذکرہ ضمن ۲ دفعہ ۳۲ — اور دفعہ ھذا دونوں بلا حلف ھوتے ھیں لیکن چونکہ داخلہجات ضمن ۲ دفعہ ۳۲ متعلق اُمور خانگي کے ھیں اور داخلہ جات متذکرہ دفعہ ھذا متعلق اُمور سرکاري کے ھیں لہذا قانون نے داخلہ جات متذکرہ دفعہ ھذا کو داخلہ جات متذکرہ دفعہ ۳۲ ضمن ۲ پر ترجیح دي ھی اور اُنکو بلا اُن شرایط کے جو دفعہ ۳۲ کے داخلہ جات کے لیئے لازمي ھیں قابل ادخال شہادت گردانا ھی *

دفعات ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ — ایکٹ ھذا کے دیکھنے سے قانون نسبت سرکاري دستاویزات کي نقول مصدقہ کے واضح ھوگا *

اِس دفعہ کي شرح میں مناسب معلوم ھوتا ھی کہ اُس مقدم کاغذ کا ذکر کیا جاوے جسکو اضلاع شمال و مغرب میں واجب‌العرض کہتے ھیں اور جسکي بحث اکثر مقدمات دیواني میں علي‌الخصوص مقدمات شفع میں پیش ھوتي ھی — دفعہ ۶۲ و دفعات مابعد ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع کے دیکھنے سے نوعیت اور احکام واجب‌العرض کے معلوم ھونگے *

٥ یہہ وجہہ دفعہ ٥ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع کے فقرہ آخر سے تائید پاتي ھی —

لیکن سواے اُن اشخاص کے جوکہ اُسکے فریق هون اور کسي شریک حصہ‌دار پر وہ واجب‌العرض قابل پابندي نہیں هی [۶] *

اس دفعہ کے مطابق واجب‌العرض شہادت میں پیش هوسکتي هی اُن مضامین کے ثابت کرنے کے لیئے جو کہ اُس میں مندرج هوتے هیں *

مفصلہ ذیل چند مثالیں اُن سرکاري رجسٹر اور بہي جات کي جنکا ذکر اس دفعہ میں هی فیلڈ صاحب نے اپني کتاب میں بیان کي هیں :—

رجسٹر نکاح حسب ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ع قانون ازدواج *

بہي‌جات رجسٹري حسب ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ *

رجسٹر مطابع و اخبارات حسب ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع قانون مطابع *

رجسٹر حق‌التصنیف حسب ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ع *

رجسٹر سوسئیٹیوں کا حسب ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۰ع *

رجسٹر کمپنیوں کا حسب ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۶ع *

رجسٹرهاے کارروائي میونسپل کمیٹي حسب ایکٹ‌هاے مختلف متعلقہ میونسپل کمیٹي *

رجسٹر پنج ساله جو بنگالہ میں طیار هوتا هی [۸] *

واجب‌العرض حسب ایکٹ ۳۳ سنہ ۱۸۷۱ قانون مالگذاري پنجاب مثل بندوبست حسب قانون ۷ سنہ ۱۸۲۲ع *

گو دفعہ هذا ظاهرا صاف اور اسان معلوم هوتي هی لیکن في‌الحقیقت اِسکي شرایط کو بخوبي ذهن نشین کرنا خالي از دشواري نہیں هی — پس بغرض صراحت مطالب دفعہ هذا هم اس کو بطور شجرہ کے لکھتے هیں :—

۶　حکیم مہرعلي بنام کنہیا هائي کورٹ مغربي و شمالي ۲۵ جون سنہ ۱۸۶۶ع نمبري ۲۲۱ خاص سنہ ۱۸۶۶ع — و بچوا بنام محمدطالع هائي کورٹ مغربي و شمالي ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۶۷ع نمبري ۲۳۸ خاص سنہ ۱۸۶۷ع

۷　بھولاسنگھ بنام بلواچ سنگھ هائي کورٹ مغربي و شمالي یکم دسمبر سنہ ۱۸۶۶ع نمبري ۱۴۳۴ سنہ ۱۸۶۶ع

۸　سري متي اوري متي دیبي بنام وشوناتھ‌دت ویکلي رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۴۴ دیوانی

داخلہ

جو کسی سرکاری سررشتہ کي بہي یا رجسٹر یا
کاغذات میں مندرج ہو

مشعر بیان

واقعہ تنقیحی — واقعہ متعلقہ

قابل ادخال ہی

بشرطیکہ

کسي ملازم سرکاري نے — اپنے کار منصبي میں کیا ہو

ایسے شخص نے جسپر قانوناً لازم ہے — قانوني خدمات کے انجام دینے میں کیا ہو

جب بعد غور کرنے متن دفعہ ہذا کے اِس شجرہ کو دیکھا جاویگا تو ہر جزو دفعہ ۳۵ صاف سمجھہ میں آویگااور معلوم ہوگا کہ کونسي شرط کس سے متعلق ہی *

دفعہ ۳۶ تحریرات واقعات

نقشہ‌جات قابل ادخال شہادت کب ہوتي ہیں

تنقیحي یا متعلقہ کي جو ایسے نقشہ‌جات میں کہ عموماً لوگوں کي خریداري کے لیئے مشتہر کیئے جائیں یا ایسے نقشہ‌جات زمین یا عمارت میں جو بحکم گورنمنٹ مرتب کیئے گئے دربابب ایسے اُمور کے کیئے گئے ہوں جو

بحسب معمول نقشہجات میں ظاهر کیئے جاتے هیں یا اُنمیں لکھے جاتے هیں فی نفسه واقعه متعلقه هیں *

دفعه هذا میں ایک نئی قسم کی شہادت کو قابل ادخال قرار دیا هی یعنی نقشہجات کو جو که حسب تعریف لفظ دستاویز مندرجه دفعه ۳ کے دستاویز هیں اور حسب منشاء تعریف لفظ شہادت کے شہادت دستاویزی کہی جاسکتی هیں اور فقره ما قبل فقره اخیر دفعه ۵۷ ایکٹ هذا کے دیکھنے سے معلوم هوگا که عدالتوں کو اختیار دیا گیا هی که اُن امور میں جو متعلق تاریخ عام یا علم ادب یا علم انشاء یا اور علوم و فنون سے هوں کتب یا کاغذات مناسب سے جو مفید حواله هوں استمداد کریں *

پس دفعه هذا میں نقشہجات دو قسم کے بیان کیئے هیں :—

۱ — نقشہجات جو که عموماً لوگوں کی خریداری کے لیئے مشتہر کیئے جاتے هیں اُن سے دفعه ۵۷ متعلق هی *

۲ — نقشہجات زمین یا عمارت جو بحکم گورنمنٹ مرتب کیئے گئے هوں *

نسبت قسم اول کے واضح رهے که چونکه بلا کسی غرض اور قبل شروع نزاع ایسے نقشہجات بنائے جاتے هیں اور نیز بغرض رفاه عام کے مشتہر هوتے هیں اور هر کس و ناکس کی آنکھه اُنپر پڑتی هی اِس وجهه سے اُنکے صحیح هونے کا قیاس غالب هی (جیسا که منشاء دفعه ۵۷ ایکٹ هذا کا هی) اور نیز یهه امر که اگر کوئی غلطی هو تو هر ایک شخص کو اُسپر جرح اور اعتراض کے مشتہر کرنے کا اختیار اور موقع هی ایسے نقشہجات کو معتبر کرتا هی *

ایک نامی مقدمه میں جسمیں که نزاع سرحد کی تھی حکام پریوی کونسل نے یهه تجویز کیا که شہادت اس قسم کی نقشه هندوستان کی معتبر هی [9] *

---

۹ راجه صاحب پرهلادسین بنام مهاراجه راجندر کشور سنگهه بنگال لارپورٹ جلد ۲ صفحه ۱۱۱ و ۱۳۹

نقشجات قسم دوم کي وقعت نقشہ‌جات قسم اول سے بہت زیادہ ھی اور حسب دفعہ ۸۳ عدالت کو اُنکي صحت قیاس کرني لازم ھی — اس قسم کے نقشجات میں تمام وہ نقشجات داخل ھیں کہ جو بغرض پیمایش اور بندوبست اراضي کے حکم گورنمنٹ سے مختلف اضلاع اور مواضع میں سروے دپارٹمنٹ نے طیار کیئے ھیں *

لیکن ایسے نقشجات صرف اُن اُمور کي شہادت ھیں کہ جن اغراض کے لیئے گورنمنٹ نے حکم اُنکي طیاري کا دیا ھو اور خواہ‌مخواہ شہادت حقوق مالکانہ کے نہیں تصور کیئے جاتے اسلیئے کہ نقشہ بناتے وقت نقشہ بنانے والوں کو صرف اُن اُمور پر لحاظ رھتا ھی جنکا کہ اُنکو گورنمنٹ سے حکم ھوا ھی [1] *

لیکن بعض صورتوں میں شہادت قبضہ تصور کي جاکر نسبت استحقاق کے بھي اُنسے نتیجہ نکلتا ھی [2] *

علاوہ اقسام مذکورہ دفعہ ھذا کے ایک اور قسم کے نقشہ‌جات ھوتے ھیں جو زمرۂ دستاویزات میں قابل ادخال شہادت ھیں اور جو خاص بنظر سمجھنے نزاع کے تیار کرائے جاتے ھیں انکا ذکر دفعہ ۸۳ ایکٹ ھذا میں مندرج ھی *

اُن اقسام کے نقشوں کي صحت کي نسبت کوئي قیاس قانوني حسب ایکٹ ھذا نہیں ھی اور مثل اور دستاویزات کے اُنکو ثابت کرنا چاھیئے مثلاً جسطرح کہ کاتب دستاویز کي شہادت بہ ثبوت دستاویزات لیجاتي ھی اسیطرحپر نقشہ کھینچنے والے کي شہادت نسبت نقشہ کے لیجا سکتي ھی *

دفعہ ۳۷ جب عدالت کو درباب موجودگي کسي واقعہ نوع عام کے کوئي راے قائم کرني هو تو جو بیان کہ کسي

بیان نسبت واقع نوع عام مندرجہ ایکٹ یا اشتہار سرکاري کے قابل ادخال شہادت ھی

---

[1] کمودني دیبي بنام پران‌چندر مکرجي ویکلي جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۰

[2] شٹي لکھي داسي بنام بشیشوري دیبي جلد ۱۰ ویکلي صفحہ ۳۲۳ — د ھي چندر چکربتي بنام راجکمار چکربتي بنگال جلد اول صفحہ ۱ و ٥ — و جان‌کار بنام نفر محمد وغیرہ سدر لینڈ پریوي کونسل صفحہ ٥٢٦

مضمون مندرجه ایکت مصدره پارلیمنت یا کسي ایکت مصدره نواب گورنر جنرل بهادر هند اجلاس کونسل یا گورنران مدراس یا بنبئي باجلاس کونسل یا لفتننت گورنر بهادر بنگاله اجلاس کونسل میں یا کسي اشتهار گورنمنت مندرجه گزت آف انڈیا میں یا کسي اوکل گورنمنت کے گزت میں یا کسي کاغذ مطبوعه میں جس سے ظاهر هوتا هو که وه لندن کا گزت یا کسي نوآبادي یا ملک مقبوضه ملکه معظمه کا گورنمنت گزت هی کیا گیا هو وه واقعه متعلقه هی *

دفعه هذا میں کل قانون نسبت ادخال شهادت اُن ایکتوں اور گزتوں کے جوکه گورنمنت وقت نے جاري اور مشتهر کیئے هوں مختصراً مندرج هی لیکن اسي مضمون سے متعلق هی دفعه ۵۷ و ۷۸ و ۸۷ ایکت هذا دفعه هذا میں شرط یهه هی که وه امر جسکي نسبت شهادت گذرتي هی نوع عام سے هو چنانچه ایک مقدمه میں جس میں بحث لڑائي کي تهي جوکه اُس زمانه میں مابین برتش گورنمنت کے اور وهابیان سرحد کي تهي گزت آف انڈیا اور کلکته گزت جنمیں سرکاري چتهیاں نسبت اُس لڑائي کے مندرج تهیں قابل ادخال شهادت تصور کي گئیں اور نیز ایک چتهی مطبوعه سکرتري گورنمنت پنجاب کي طرف سے سکرتر گورنمنت هند کے نام بطور دستاویز مفید حواله کے قابل ادخال تصور کي گئي [۳] *

---

۳ ملکه بنام امیرالدین بنگال جلد ۷ صفحه ۶۳

اسي طرح پر اگر کسي ايکٹ کي تمہيد ميں کوئي امر واقعه بيان کيا گيا هو تو وہ ايکٹ قابل ادخال شهادت هي چنانچه ولايت ميں جبکه ايک ايکٹ ميں يهه بيان تها که يهه ايکٹ اس غرض سے نافذ هوتا هي که ايک جزو ملک ميں نهايت هنگامه اور فساد هي اور ايک اشتهار عام بغرض دينے انعام ان لوگوں کے جو که ايسے هنگامه کنندوں کي نسبت اطلاع ديں جاري کيا گيا تها وہ ايکٹ اور اشتهار قابل ادخال شهادت تصور کيئے گئے اور کافي شهادت وجود اُن هنگاموں کے قرار پائے *

اسيطرح پر اگر کسي ايکٹ ميں ذکر اس زمانه ميں هونے لڑائي کا هو يعني يهه ذکر هو که کسي دو قوموں ميں لڑائي هي تو وہ بهي نسبت وجود اُس لڑائي کے قابل ادخال هي *

گزٹ به ثبوت امور خانگي کيا اثر رکهتے هيں

اکثر ايسا هوتا هي که گزٹ بطور شهادت کسي امر خاص خانگي کے پيش کيا جاتا هي ليکن جب تک که وہ امر جسکي نسبت شهادت دي جاتي هي نوع عام کا نه هو وہ گزٹ قابل ادخال شهادت نهيں هي *

بعض مقدمات ميں جنميں که غرض فريق ثاني کي اطلاع يابي ثابت کرني هوتي هي شهادت ميں اخبار و گزٹ پيش هوتے هيں ليکن جب تک يهه ثابت نکيا جاوے که اُس اخبار يا گزٹ کو فريق ثاني نے ديکها هي يا پڑها هي تو وہ کچهه شهادت نسبت اطلاع يابي کے نهيں ليکن ايسا گزٹ جسميں ايک اشتهار نسبت منقطع هونے شراکت کسي کوٹهي تجارت کے مندرج هو اُن اشخاص کے مقابله ميں جنکو که اُس کوٹهي سے لين دين تها شهادت منقطع هونے شراکت کي هي ايسا اشتهار کوٹهي کے اُن شرکاء کو جو که اب شريک نه رهے هوں ان مطالبجات سے جو که بوجهه کسي معامله مابعد اشتهار مذکور کے پيدا هوتے هوں بري‌الذمه کر ديتا هي ليکن اشتهار مذکور اُن شرکاء کو بمقابله اُن اشخاص کے جو پهلے سے کوٹهي سے معامله رکهتے تهے بري‌الذمه نکريگا جب تک که يهه ثابت نکيا جاوے که اُنکو خاص اطلاع اس انقطاع شرکت کي پهونچي [۲] *

---

[۲] دفعه ۲۶۴ قانون معاهده ايکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع

بیانات مندرجہ کتب قانونی

دفعہ ۳۸ جب عدالت کو کسی ملک کے قانون کے باب میں راے قائم کرنی ہو تو کوئی بیان اُس قانون کا جو کسی ایسی کتاب میں مندرج ہو جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ وہ بحکم گورنمنت اُس ملک کے مطبوع یا مشتہر ہوئے اور وہ قانون اس میں مندرج هی اور کوئی تجویز عدالت ہاے ملک مذکور کی جو کسی ایسی کتاب میں مندرج ہو جس سے معلوم ہوتا هی کہ وہ اُس ملک کی عدالت کی نظائر کی کتاب هی واقعہ متعلقہ هی *

دفعہ هذا میں طریقہ کسی ملک کے قانون ثابت کرنے کا هی اور اِس طریقہ کی نسبت دفعہ ۸۴ – ایکت هذا میں عدالتوں کو حکم هی کہ اُنکی صحت تسلیم کریں — اور واضح رهے کہ دفعہ هذا میں دو قسم کی کتابیں شہادت تصور کی جاتی ہیں اول وہ جو بحکم گورنمنت چھپی ہوں اور دوسرے وہ جو اُس ملک کی عدالت کے فیصلے ہوں — لفظ ملک میں هندوستان اور ما سواے هندوستان اور ملک بھی شامل ہیں اور اس ملک میں مفصلہ ذیل رپورٹیں اکثر سند کے طور پر پیش کی جاتی ہیں :—

۱ — بنگال لا رپورٹ *
۲ — سدر لینڈ ویکلی رپورٹ *
۳ — مدراس رپورٹ *

۴ — بمبئي رپورٹ *
۵ — ممالک مغربي و شمالي رپورٹ *

ماسوائے متذکرہ بالا رپورٹوں کے پورانی نظیریں صدرديواني اور رپورتیں امریکه کي اور انگلستان کي پیش هو سکتي هیں — لیکن اگر کسي مقدمه کا ذکر کسي اخبار میں مندرج هو توو ه بیان مقدمه بغرض تصریح قانون قابل ادخال نہیں *

دوسرا طریقه ثابت کرنے کسي ملک غیر کے قانون کا مندرج هي دفعه ۴۵ ایکٹ هذا میں جسمیں اشخاص ماهر کے اظہار قابل ادخال هیں *

بیان میں کسقدر ثابت کرنا چاهئے

ایسے بیان کي جو جزو کسي گفتگو یا دستاویز وغیرہ کا هو کسقدر شہادت گذراني چاهیئے

دفعه ۳۹ جب که کوئي بیان جسکي شہادت پیش کي جائے جزو کسي بیان طویل یا گفتگو کا یا جزو کسي علیحده دستاویز کا هو یا ایسي دستاویز میں مندرج هو جو جزو کسي بهي یا خطوط یا کاغذات منسلکه کے هي تو شہادت صرف اُسي قدر حصه کي بابت گذراني جائیگي جو که عدالت کي دانست میں اُس خاص مقدمه میں بیان مذکور کي نوعیت اور تاثیر اور اُن حالات کے کما حقه سمجهنے کے واسطے ضروري هو جن میں که وہ بیان کیا گیا اور اُس گفتگو

یا دستاویز یا بہی یا نتھی خطوط یا کاغذات کے اُس حصه سے زیادہ کی بابت نه گذرانی جائیگی *

مضمون دفعه هذا کی نسبت شرح دفعه ۲۱ میں واضح طور پر ذکر هوا هی اور یهه دفعه دیوانی اور فوجداری دونوں سے متعلق هی اور نیز زبانی اور تحریری بیانات دونوں سے علاقه رکھتی هی — واضح رهے که اِس ایکٹ میں حاکم عدالت کو نهایت وسیع اختیارات اِس بات کے فیصله کرنے میں دیئے گئے هیں که کسقدر بیان اُسکے اصل مقصود کے سمجھنے کے لیئے ضروری هیں چنانچه اُن نظائر سے جنکا که همنے تحت دفعه ۲۱ ذکر کیا هی حکام عدالت نے پورے بیانات داخل کرنا مناسب سمجھا — لیکن ظاهر هی که اگر هر عدالت میں هر جزو بیان جنکا که لینا ضروری هو یا نهو قابل ادخال شهادت تصور کیا جاوے تو عدالت کے سامنے بہت سا ایسا فضول مادہ اور بیانات داخل هو جاویں جس سے بجز پریشانی کے اور کچهه نتیجه نهو — پس دفعه هذا نے عدالت کو اِس امر کا اختیار دیا هی که جسقدر جزو بیان کو مناسب سمجھے اُس قدر کو شهادت میں داخل کرنے کی اِجازت دے *

نظائر منقوله تحت دفعه ۲۱ — اِس ایکٹ کے جاری هونے سے پہلے کی هیں *

فیصلهجات عدالت کس حال میں واقعه متعلقه هیں

دفعه ۴۰ موجودگی کسی فیصله یا حکم یا ڈگری کی جو قانوناً کسی عدالت کو کسی

تجویز حکم یا ڈگری صادرہ مقدمه سابق بغرض عارض نالش ثانی قابل ادخال هی

مقدمہ کي سماعت یا تجویز کے عمل میں لانے کي مانع ہو ایک واقعہ متعلقہ اُس حال میں ہی جب کہ بحث اِس امر کي پیش ہو کہ وہ عدالت اُس نالش کي سماعت یا اُس تجویز کے عمل میں لانے کی مجاز ہی یا نہیں *

دفعہ ہذا سب سے پہلي دفعہ ایک نئے مضمون کي ہی اور منجملہ ایکٹ ہذا کي دفعات کے ایک نہایت مقدم دفعہ ہی — چار دفعات مابعد بھي اِسي مضمون سے متعلق ہیں یعني فیصلہ‌جات عدالت کس حالت میں واقعہ متعلقہ ہوتے ہیں *

لیکن واضح رہے کہ ایکٹ ہذا میں اِس مضمون کے کہ فیصلہ‌جات عدالت کا تنازع مابعد میں کیا اثر پیدا ہوتا ہی نہایت ناکافي طور پر بحث کي گئي ہی الفاظ دفعہ ہذا میں ایک مجمل طور پر یہہ لکھا ہی کہ جن صورتوں میں کوئي فیصلہ یا ڈگري یا حکم سابق قانوناً کسي عدالت کو کسي مقدمہ کي سماعت یا تجویز کے عمل میں لانے کي مانع ہو اُن صورتوں میں وہ ڈگري یا حکم یا فیصلہ واقعہ متعلقہ ہی - لیکن یہہ مطلق نہیں بیان کیا کہ قانوناً کن کن صورتوں میں فیصلہ یا ڈگري ماقبل تنازع مابعد کي سماعت اور تجویز کا مانع ہوتا ہی *

اور نہ فصل ۸ — ایکٹ ہذا میں جس میں موانع تقریر مخالف کا ذکر ہی مطلق فیصلہ‌جات کا ذکر کیا گیا ہی پس اِس مضمون پر کہ کن صورتوں میں فیصلہ یا ڈگري تنازع کي تجویز یا سماعت کي مانع ہوتي ہی ایکٹ ہذا قطعاً ساکت ہی اور اِس لیئے شرح میں ہمکو اُن اُمور کا مفصل ذکر کرنا پڑیگا جو کہ ایکٹ کے متن سے واضح نہیں ہوتے *

في‌الحقیقت یہہ بحث (کہ کن صورتوں میں بوجہہ وجود ایک فیصلہ یا ڈگري سابق کي تجویز اور سماعت ممنوع ہوتي ہی) متعلق

ضابطہ یعنی قانون اضافی کے ہی اور چونکہ ایکٹ ہذا بھی ایک جزو اُسی قانون کا ہی لہذا بہتر ہوتا کہ واضعان قانون چند اور دفعات بڑھا کر تصریح اِس امر کی کردیتے کہ کن صورتوں میں ایسا ہوگا *

یہہ دفعہ دیوانی اور فوجداری دونوں سے متعلق ہی اور ظاہرا لفظ مقدمہ کی سماعت سے مقدمہ دیوانی مراد ہی اور لفظ تجویز سے مراد تجویز فوجداری ہی *

متعلق دیوانی

ضابطہ دیوانی میں یہہ قاعدہ قرار پایا ہی کہ اگر کوئی نالش ایسی بناء دعوی پر قائم ہوکر عدالت دیوانی میں رجوع کی جاوے جسکی سماعت اور تجویز ایک دفعہ پہلے معرفت حاکم مجاز مابین فریقین حال یا اُنکے ایسے شخصوں کے جنکے ذریعہ سے متخاصمین حال دعویدار ہیں ہو چکی ہو تو اُسکی سماعت نہوگی *

مسئلہ امر تجویزشدہ اور اُسکے اُصول

پس جو معاملہ کہ عدالت مجاز کے روبرو اُن شرایط کے موافق جنکا ذکر ضابطہ دیوانی میں ہی ایک مرتبہ فیصل ہوچکا ہو اُسی امر متنازعہ کی سماعت دوبارہ کوئی عدالت نکریگی — جو امر کہ اِس طرح پر طی ہوچکا ہو اُسکو امر تجویز شدہ کہتے ہیں — اور جو تنازعہ کہ ایک دفعہ تجویز ہوچکی ہو اُسکو پھر عدالت کے روبرو بغرض تصفیہ کے پیش نہیں کرسکتے — مفصلہ ذیل اُصولوں پر مسئلہ امر تجویز شدہ مبنی ہی :—

اول — جو امر کہ عدالت نے تجویز کردیا وہی صحیح اوردرست ہی *

یہہ اُصول اِس وجہہ سے قانون نے قائم کیا ہی کہ جبکہ باقاعدہ طور پر عدالت فریقین کے بیان کو سنتی ہی اور پھر اُس پر ایک فیصلہ صادر کرتی ہی تو اُسکے درست ہونے کے حق میں ہر قسم کی دلایل ہوتی ہیں *

دوم — خلائق کا فائدہ اِس امر میں ہی کہ نالشا نالشی کم ہو *

پس ظاہر ہی کہ اگر ایسا قاعدہ مقرر نہوتا تو ممکن تھا کہ فریقین مقدمہ ایک ہی امر کی نسبت تنازع قائم رکھتے اور کبھی اُنکے جھگڑے ختم نہوتے *

سوم — کسي شخص کو ایک هي بناء مخاصمت کي بابت دو دفعہ تکلیف دیني نہیں چاهیئے *

پس اگر یہہ اُصول قائم نہوتا تو ایک هي امر کي بابت مدعاعلیہ متعدد دفعہ طلب کیا جاتا اور عمر بہر اُسکي جوابدهي میں گذر جاتي *

پس عذر امر تجویزشدہ کے پورے طور پر عارض هونیکے لیئے شرایط مفصلہ ذیل لازمي هیں :—

شرایط جو عذر امر تجویز شدہ کے عارض هونے کے لیئے لازمي هیں

اول — تجویز سابق عدالت مجاز کي هو *

دوم — تجویز خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کي هو *

سوم — فریقین مقدمہ سابق یا اُنکے قائم‌مقام فریق مقدمہ ثاني کے هوں *

چہارم — تجویز متعلق هو اُسي شی سے جس سے فیصلہ سابق متعلق تہا *

تاوقتیکہ شرایط مفصلہ بالا پورے طور پر صادق نہ آویں کوئي فیصلہ یا ڈگري یا حکم عارض سماعت و تجویز مقدمہ ثاني نہیں هو سکتا *

اِس مسئلہ قانوني کو حکام پریوي کونسل نے ایک نامي مقدمہ میں تسلیم کیا هی [5] *

اُصول امر تجویزشدہ جو هم ابہي بیان کرچکے هیں مدعي اور مدعاعلیہ دونوں سے متعلق هی اور اثناء مقدمہ میں بہي مدعي یا مدعاعلیہ کوئي ایسا عذر پیش نہیں کر سکتا جسکي کہ تجویز حسب شرایط بالا هوچکي هو — کیونکہ وہ امر تجویزشدہ قرار پاکر اُسکي نسبت کوئي تجویز دوبارہ نہیں هو سکتي *

شرط اول حد اختیار عدالت

نسبت شرط اول کے واضح رهے کہ عدالت مجاز اُس عدالت کو کہتے هیں جسکو قانوناً اُس قسم کے مقدمات کے فیصلہ کرنے کا اختیار هو — حد اختیار عدالت ایک ایسي چیز نہیں هی کہ جو رضامندي فریقین پر

5 کہگولي سنگہہ بنام حسین بخش بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۷۳ پریوي کونسل — و لیسماۃ عیدن بنام بیچن ویکلي جلد ۸ صفحہ ۱۷۵

منحصر هو یا جسپر عدالت صرف بوجهه عذر کسي فریق کے غور کرے بلکه ایک حکم قانوني هی که بلا لحاظ اِس امر کے که کوئي فریق ایسا عذر پیش کرے یا نهیں عدالت کو اُس پر خود غور کرنا چاهیئے اور اگر کوئي ایسا مقدمه جو اُس عدالت میں دائر هو اُسکے حد اختیار سے باهر هو توعدالت کو اُس مقدمه کو بیرون اختیار سمجهه کر نهیں سننا چاهیئے اور عذر عدم اختیار عدالت فیصله کننده ایک ایسا عذر هی که جسپر مقدمه کے اخیر درجه تک عدالت غور کر سکتي هی اور اُسکو فریقین پیش کر سکتے هیں بشرطیکه ایسے عذر کے پیش کرنے میں ایسے اُمور واقعه کي تنقیح ضرور نه هو جو که عدالت مرافعه اول کي تنقیح کیئے بغیر تنقیح نهیں هو سکتي [۶] *

طریقه اختیار عدالت کے قرار دینے کا

بغرض طے کرنے اس امر کے که آیا مقدمه حد اختیار کسي عدالت خاص میں هی یا نهیں اُمور مفصله ذیل قابل لحاظ هوتے هیں :—

۱ نوعیت چاره جسکا مدعي مستدعي هی *

۲ مقدار شی متنازعه فیه *

۳ حدود ملکي اختیار ساعت عدالت *

ضابطه دیواني کے دیکهنے سے معلوم هوگا که عدالت هاے دیواني کو

نوعیت اُن مقدموں کي جنکو عدالت دیواني سن سکتي هی

جمله مقدمات قسم دیواني کے سننے کا اختیار هی باستثناء اُن مقدمات کے جنکي سماعت کسي ایکت پارلیمنت یا مجموعه بنگاله خواه مدراس خواه بمبئي کے کسي قانون یا نواب گورنر جنرل هند باجلاس کونسل کے کسي ایکت کے ذریعه سے ممنوع هوں *

ضابطه دیواني کے دیکهنے سے ظاهر هوگا که عدالتهاے دیواني کو نهایت وسیع اختیار فیصله کرنے نزاعوں کا هی اور اُس کے اختیار کي کوئي حد مقرر نهیں کي گئي سواے اِس بات کے که جس قسم کے مقدمات کے سننے کو صاف قانون نے منع کر دیا هی اُنکو عدالتهاے دیواني فیصل نهیں کر سکتي *

---

۶ مرهن تشن مکرجي بنام شب پرشاد پاتک ریکلي جلد ۷ صفحه ۲۹۰

ضابطہ دیواني میں صریح طور پر اُصول قانون بیان کیا گیا هی کہ جب کبهي کسي حق دیواني کي بحث هو تو عدالت دیواني اُسکے سننے کي مجاز هی اور یہہ اُس اُصول متعارفہ قانون پر مبني هی کہ جہاں حق هوتا هی وهاں اُس کا چارہ بهي هوتا هی یعني جس شخص کو کوئي استحقاق کسي شی کي نسبت هو اور وہ اور کسي کے فعل کي وجہہ سے اُس حق سے محروم هو جاوے تو وہ شخص جو کہ محروم اپنے حق سے هو گیا هی عدالت میں چارہ جو هو سکتا هی ورنہ حق کے صرف حاصل هونے سے کچهہ نتیجہ نہیں هی اگر اُسکے تلف هونے پر مستحق کو چارہ باقي نہ رهے *

واضح رهے کہ ایسا چارہ جسکا کہ مدعي بحالت محروم هونے کے چارہ کر سکتا هی منحصر هی اُس قانون کے ملکي پر جہاں کہ وہ حق کي نسبت چارہ جو هو [7] *

کل مقدمات جو کہ عدالت دیواني میں دایر هو سکتے میں دو قسم کے هوتے هیں —

۱ وہ مقدمات جو کہ بغرض برقرار رکهنے یا حاصل کرنے حقوق کے هوں — مثلاً دعوي استقرار حق یا دعوي دلا پانے قبضہ جایداد *

۲ وہ مقدمات جو کہ واسطے دلا پانے معاوضہ اُس ضرر کے هوں جو کہ کسي شخص کے اپنے حق سے محروم کیئے جانے کي وجہہ سے پیدا هوئے هوں — مثلاً دعوي ازالہ حیثیت عرفي یا اور قسم کے هرجہ کے معاوضہ دلاپانیکا *

پس کل مقدمات اقسام مفصلہ بالا میں سے ایک قسم کے ضرور هونے چاهیئیں اس قانون شہادت میں پورے طور پر اس بات کا ذکر کہ کون کون سے اقسام کے مقدمات کي عدالتہاے دیواني سماعت کر سکتي هی نہیں کیا جاسکتا — الا یہہ امر واضح رهے کہ کیسي هي نئي قسم کا مقدمہ هو عدالت دیواني کو اُسکے سننے کا اختیار هی اور یہہ امر کہ ایسا مقدمہ پہلے کبهي کسي عدالت دیواني نے نہیں فیصل کیا وجہہ عدم اختیار کي نہیں هی مگر عدالت کو تین اُمور پر وقت سماعت مقدمہ کے خیال رکهنا چاهیئے *

---

۷ سري شنکر بهورتیا شامي بنام سدها لنگیا چورتي مدراس‌هائیکورٹ اپیلز جلد ۳ صفحہ ۱۹۸

اول — یهه که آیا مدعي کو کوئي حق حاصل تها یا نهیں *
دوم — یهه که آیا اُسکو کوئي ضرر پهونچا یا نهیں *
سوم — یهه که آیا اُس ضرر کا ذمهدار مدعاعلیه هوسکتا هی یا نهیں *

پس ان تین امور پر خیال رکهنا چاهیئے جنسے عدالت کو تنقیح اور انفصال مقدمات میں مدد ملتي هی عدالت دیواني کو قبل غور کرنے امور مفصله بالا پر سب سے پہلے یهه دیکهنا چاهیئے که جس قسم کا چارہ مدعي چاهتا هی اُس کو کسي قانون نے منع تو نهیں کر دیا *

مفصل طور پر بحث اِس امر کي که کون سے مقدمات کے سننے کا اختیار کس عدالت کو هی شرح دفعه ۴۴ — ایکٹ هذا میں بیان کیا جاویگا *

عدالت هاے هندوستان میں بوجهه جاري هونے قانون هاے مختلف کے یهه بات ایک نهایت دقت طلب هوگئي هی که کون سے مقدمات قابل سماعت دیواني هیں اور کون سے قابل سماعت مال هیں لیکن ایک اصل طریقه قرار دینے اس امر کا یهه هی که عرضي دعوي کو دیکهے که مدعي کس بات کا مستدعي هی — هائي کورٹ کلکته نے ایک مقدمه میں یهه تجویز کیا که هماري یهه راے هی که عدالت ماتحت نے اِس بات کے قرار دینے میں که یهه مقدمه متعلق ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ع کے نهیں هی غلطي نهیں کي هی مدعیان نے ایک ایسے غیر شخص پر نالش کي جو که اُسکي زمین پر بلا حق قابض تها وکیل اپیلانٹ نے یهه عذر پیش کیا که مدعاعلیه نے تعلق زمیندار اور کاشتکار مابین مدعیان اور اپنے بیان کیا هی یهه بیان مدعیان کے بیان سے خلاف هی — پس طریقه قرار دینے حد اختیار عدالت یهه هی که دیکهے که مدعي نے کیا بناء مخاصمت بیان کي هی اور کیا چارہ مانگتا هی اور نه یهه که صرف جواب مدعاعلیه کو سنکر عذر عدم اختیار سماعت کو عدالت قبول کرلے — اگر اسي طرح پر مدعي نے مدعاعلیه پر به بیان اُسکي کاشتکاري کے نالش کي هوتي اور مدعاعلیه بانکار تعلق کاشتکاري ایک حق نسبت قبضه اراضي کے بیان کرتا تو عدالت کو چاهیئے که مدعي کے بیان پر نظر کرے اور اگر مقدمه

اُسکي سماعت کے لائق ھو تو مقدمہ کي تجویز کرے لیکن اگر بیان مدعي درست نہو تو دعوے کو ڈسمس کردے *

ھم اسلیئے جج کے فیصلہ کو بحال کرتے ھیں اور اپیل کو ڈسمس [8] *

جب کبھي ایک نالش کسي عدالت مال میں دائر ھو اور یہہ بیان ھو کہ مابین فریقین کے تعلق کاشتکار اور زمیندار کا ھی اور دوسرے فریق کو اُس تعلق سے اِنکار ھو تو عدالت کو اول یہہ چاھیئے کہ امر تنقیح طلب قرار دیکر تجویز کرے اور مطابق اُسکے اختیار کي نسبت فیصل کرے [9] *

شرط سوم تجویز خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کے ھو

یہہ دوسري شرط ھی جسکا ھونا لازمي ھی قبل اسکے کہ کوئي فیصلہ ناطق تصور کیا جاوے — اُس عدالت کو جسکے روبرو فیصلہ سابق بطور عارض دعوي کے پیش کیا جاتا ھی دیکھنا چاھیئے کہ آیا وہ حق جسکي نسبت نزاع ھی پہلے بھي مابہ النزاع تھا یا نہیں اور آیا اُس حق کي نسبت کوئي تنقیح اور تجویز ھوئي تھي یا نہیں [1] اور ضرور ھی کہ اُس امر کي اُس مقدمہ سابق میں تجویز ھوچکي ھو چنانچہ ھائي کورٹ مدراس نے یہہ تجویز کیا کہ مدعي کے دعوي میں امر تجویز شدہ کے عارض کرنے کے لیئے صرف یہہ بات کافي نہیں ھی کہ ایک مقدمہ مابین اُنہیں فریقین کے نسبت اُسي جائداد کے اور اُسي بناء مخاصمت پر ھوا ھی بلکہ یہہ امر لازمي ھی کہ دیکھا جاوے کہ فیصلہ اخیر نسبت اُس چارہ کے جسکا مدعي اب جویاں ھی ھوچکا ھی — اور اس لیئے جبکہ ایک مقدمہ اس بناء پر کہ نزاع نسبت واصلات کے دائر تھي اور ھائي کورٹ میں اُسکي تحقیقات ھوتي تھي

[8] رابرٹ واٹسن کمپني بنام ھیمو وغیرہ ویکلي جلد سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۲۵ ڈفائر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع

[9] ھري پرشاد مالي بنام کفھوبہاري سہاے ویکلي جلد

[1] اودے تور بنام کتھانو چتو مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ — و چندرشنکر ویکلي دیپ راے بنام درگفہرادیپ جلد ۳ صفحہ ۳۹ متفرق اپیل

ڈسمس کردیا گیا تو فیصله ڈسمسي ناطق قرار نه پایا اور نه نزاع مذکور تجویز شده قرار پائي [۲] *

ایک اور مقدمه میں هائي کورٹ مذکور نے یهه تجویز کیا که عذر امر تجویز شده جائز نهیں هی جب تک که عدالت کو یهه ظاهر نهو که بناء حق قانوني جسپر که مدعي اب دعوي مبني کرتا هی ایک ایسا امر هی که جو فیصله مقدمه سابق میں پیش کیا گیا تها اور اُسپر فیصله اور ڈگري لکهي گئي تهي [۳] *

جبکه ایک نزاع نسبت ایک حق کے طی هوچکي هو تو نئي شکل سے اُسي نزاع کو پهر پیش کرنے سے عذر امر تجویز شده سے بچ نهیں سکتا — غرضکه جب ایک هي امر متنازعه فیه کي نسبت پهلے تجویز هو چکي هو تو دوباره اُسکي تجویز نهیں هو سکتي — لیکن یهه ضرور هی که امر جسکي تجویز هوئي هو پهلے مقدمه میں مقصود بالذات هو ورنه وه تجویز وفیصله سابق عارض دعوي نهیں هوسکتا چنانچه هائي کورٹ کلکته نے اسیطرح کا ایک مقدمه فیصل کیا هی جسکے واقعات یهه هیں :—

زید نے بکر پر عدالت دیواني میں واسطے دلا پانے هرجه آم توڑ لینے کے جو که اُس زمین پر واقع تهے جسپر که زید کا دعوی تها نالش دائر کي تهي پس امر تنقیح طلب یهه تها که آیا زید مدعي کو هرجه ملنا چاهیئے یا نهیں اس امر کے فیصله کرنے میں اس بات کا عارضي طور پر فیصله کرنا پڑا که زید کو اُس زمین پر جسپر درخت آم واقع هیں حق حاصل هی یا نهیں یهه امر بحق زید قرار پایا — بکر نے بعد ازآں نالش زید پر واسطے اثبات حق اور استقرار حق مقبوضت اراضي مذکور کے دائر کي اور نیز ایک نقشه تهوک بست کي منسوخي کا دعوی کیا وه نقشه مطابق فیصله پیمایش کے طیار هوا تها — چیف جسٹس پیکاک نے اس مقدمه میں یهه بیان کیا که یهه امر ظاهر هی که بناء مخاصمت واسطے دلاپانے هرجه آم کے ایک ایسي نالش سے جوکه واسطے استقرار حق اور منسوخي کارروائي پیمایش کے کیجاوے جداگانه هی — اور مدعي کے

---

۲ سیکهي جئي بنام ناندان تاچیر مدراس جلد ۳ صفحه ۸۴ نظائر دیواني

۳ اودیارترو بنام دتهاناچیر مدراس جلد ۱۱ صفحه ۳۲۱

دعوی میں دفعہ ۲ عارض نہیں اور نہ فیصلہ سابق نسبت آم کے عارض
هوسکتا هی دعوي حال میں اس وجهہ سے کہ یہہ امر فیصلہ سابق میں
محض ایک عارضي طور پر امر تنقیح طلب تها— تقریر میں یہہ بیان
کیا گیا هی کہ مدعي نے عرضي دعوي پر استامپ نہ صرف قیمت آم پر
بلکہ نیز قیمت اراضي پر لگایا تها — لیکن صرف مدعي کي طرف سے
زائد استامپ کا لگانا فریقین کے حقوق کو مقدمہ حال میں کچهہ ضرر
نہیں پہونچا سکتا [۴] *

اسي طرح اجلاس کامل هائي کورٹ کلکتہ سے یہہ تجویز هوا کہ
فیصلہ اسمال کازکورٹ کا ایک ایسے دعوي میں جوکہ واسطے دلا پانے هرجہ
کاٹ لیجانے درخت آم کے دائر کیا گیا تها اور جسکے تجویز کرنے میں
ضرورت تنقیح اراضي کے استحقاق کي هوئي تهي ناطق نسبت اراضي کے
استحقاق کے نہیں هوتا — اولاً اس وجهہ سے کہ اسمال کازکورٹ کو
اراضي کي نسبت تجویز کا اختیار نہیں — ثانیاً اِس وجهہ سے کہ عارضي
طور پر تجویز حق کي کي گئي تهي [۵] *

ایک مقدمہ میں جو کہ نالش واسطے انفکاک رهن اراضیات کي تهي
مدعاعلیهما نے یہہ عذر کیا کہ وہ زاید از بست سال سے بذریعہ دو بیعناموں کے
قابض هیں بیان مدعیان یہہ تها کہ بیع قطعي نہ تهي بلکہ بیع بالوفا تهي
جو کہ ایک قسم کا رهن هی اور اِس امر کے ثابت کرنے کے لیئے وہ ایک
اقرارنامہ پر بهروسہ کرتے تهے جو کہ اُسي تاریخ کا لکها هوا تها جسکو کہ وہ
دستاویزیں جنپر مدعاعلیهما بهروسہ کرتے تهے تحریر هوئي تهیں — مدعاعلیهما
نے پہلے مدعیوں میں سے ایک مدعي پر دعوي بقایاء لگان کا نسبت
پٹہ کے کیا تها اور یہہ قرار پایا تها کہ پٹہ ایک جزو هیں اُن
معاهدہ کا جنپر کہ وہ مدعي معہ اور راهنوں کے حسب اقرارنامہ بلا اداے
لگان کے قابض رهنے کا مجاز تها — ڈپٹي کلکٹر نے جسکے هاں دعوي بقایاء
لگان کا هوا تها نسبت جواز اور صحت اقرارنامہ کے تجویز کي تهي اور
یہہ فیصلہ کیا تها کہ في الحقیقت وہ معاملہ بیع قطعي کا نہ تها — بلکہ

۴ موهاچندر چکرورتي بنام راجکمار چکرورتي بنگال لاریورٹ جلد اول صفحہ اول

۵ رگهورام بسواس بنام رامچندر دواے مدر لینڈ اسمال کازکورٹ ریفرینس
صفحہ ۵۱

ایک رھن تھا — انفکاک کے دعوی میں جو اب دائر تھا یہہ عذر پیش کیا گیا کہ تجویز ڈپٹي کلکٹر نسبت اقرارنامہ کے ناطق ھی اور اُس کو امر تجویز شدہ مابین فریقین مقدمہ کے تصور کرنا لازمي ھی - اِس عذر کو ھائي کورٹ ممالک شمال و مغرب نے منظور کیا اور حکام پریوي کونسل نے بصیغہ اپیل فیصلہ کو منسوخ کیا اور یہہ تجویز کیا :—

فیصلہ ھائي کورٹ کا اِس دلیل پر مبني ھی کہ جج نے کافي لحاظ اِس امر پر نہیں کیا کہ اقرارنامہ کو ڈپٹي کلکٹر جائز اور صحیح تجویز کرچکا تھا اور ھائي کورٹ نے اِس کو امر تجویز شدہ مابین فریقین قرار دیا ھی — لیکن اگر فیصلہ ڈپٹي کلکٹر کا نسبت اُس امر کے جو کہ اُسکے سامنے پیش تھا ناطق ھوتا تو اُسکي یہہ عارضي تجویز کہ اقرارنامہ ایک جایز اور صحیح دستاویز تھي مابین فریقین مقدمہ ھذا کے ناطق اور قطعي نہیں ھی اس وجہہ سے جو امر تنقیح طلب اُس کے سامنے تھا وہ امر تنقیح طلب مقدمہ حال میں نہیں ھی اُسکو ایک خاص اختیار فیصلہ سرسري کا مقدمات بقایا لگان میں ھی پس اس صورت میں نہ اُس حق کي بحث ھی اور نہ فیصلہ سابق عدالت مجاز کا ھی [۱] *

لیکن جبکہ امر مقصود بالذات امر تنقیح طلب قرار پاکر ایک دفعہ فیصل ھو جاتا ھی اُس کي نسبت پھر عدالت کسي صورت میں سماعت نہیں کر سکتي مثلاً ایک ولایت کے مقدمہ میں جسکے واقعات یہہ تھے کہ زید نے بکر پر واسطے دلا پانے زر قیمت کچھہ اسباب کے نالش کي بکر مشتري روپیہ ادا کر چکا تھا اور رسید لیلي تھي لیکن مقدمہ کے وقت وہ رسید پیش نہ کر سکا پس اُس پر ڈگري صادر ھوئي بعد اجراے ڈگري اور اداے زر ڈگري کے بکر مشتري کو وہ رسید جو کہ زید بایع نے اُسکو دي تھي ملگئي اور اُس نے ایک دعوی واسطے دلا پانے اُس روپیہ کے جو کہ اُسنے اجراے ڈگري میں ناحق زید کو دیا تھا دایر کیا — یہہ قرار پایا کہ چونکہ امر متنازعہ فیہ مقدمہ حال میں وھي ھی جو پہلے مقدمہ میں تھا لہذا یہہ امر تجویز شدہ ھی اور عدالت اُسکي سماعت نہیں کرسکتي *

[۱] ٹھکراني سنگھہ بنام حسین بخش خان بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۷۳

لیکن کوئي تجویز کسي دعوي کو کسي ضابطہ کے عذر پر تسمس ہونے کي وجہہ سے امر تجویز شدہ نہیں کر دیگي اور دوبارہ اُسکي سماعت ہو سکتي ہی [7] *

اور اسیطرح پر ایک مقدمہ میں جسکے واقعات یہہ تھے :—

دو بھائي زید و عمرو کے درمیان ایک مقدمہ نسبت جایداد موروثي کے تھا — فریقین نے ایک راضینامہ لکھکر عدالت میں داخل کیا — اِس اثناء میں زید کا انتقال ہوگیا اُسکي بیوہ اور عمرو نے ایک اَوْر راضینامہ (نسبت اُس جایداد کے جسپر کہ مسماۃ نے حق حاصلؔ کیا تھا اور جو جایداد کہ راضینامہ سابق میں شامل تھي) لکھکر داخل کیا — اُس مقدمہ میں ہائي کورٹ مدراس نے یہہ تجویز کیا کہ ایک دعوي جو کہ ایسے قرار داد باہمي سے پیدا ہوتا ہی حسب دفعہ ۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع مجموعہ ضابطہ دیواني کے امرؔ تجویز شدہ نہیں قرار پاسکتا [8] *

اسیطرح پر ایک مقدمہ میں جو کہ بوجہہ عدم حاضري فریقین کے خارج ہو گیا تھا فیصلہ عارض دعوي ثاني قرار نہ پایا — خواہ ایسي غیر حاضري فریقین بعد عدالت اپیل سے واپس آنے مقدمہ کے ہي کیوں نہ ہوئي ہو [9] *

ایک مقدمہ میں ایک مسلمان بیوہ جو کہ اپني جائداد شوہري پر قابض ہوگئي تھي بذریعہ ایک مقدمہ کے بیدخل کي گئي اور اُس نے اُس مقدمہ میں اپنے جوابدعوي میں مطالبہ دین مہر کا جایداد پر ذکر نہیں کیا اور اس وجہہ سے ایک ڈگري حق مستقل کي وارثان متوفي کو مسماۃ پر ملگئي بعد ازآں اُس بیوہ نے نالش واسطے قائم کراپانے مطالبہ دین مہر کے جایداد متوفي پر دایر کي — یہہ قرار پایا کہ مقدمہ سابق

---

7 شوکوي بیوہ بنام مہدي منڈل ویکلي جلد ۹ صفحہ ۳۲۷ صیغہ دیواني — و رام ناتھہ سوامي چوھري بنام بھگت مہاپتر ویکلي جلد ۳ صفحہ ۱۴۰ نظائر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع

8 لکھچھمین امال بنام ٹیکارام اوڈا جي مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۴۰

9 رگھناتھہ سنگھہ بنام رامکمار منڈل بنگال جلد ۵ صفحہ ۶۴ ضمیمہ

میں مسماۃ مدعیہ کا عذر نسبت مطالبہ مہر کے پیش نکرنا اُس مطالبہ کو امر تجویز شدہ کر دیتا هی [۱] *

اسیطرح پر ایک جایداد جو کہ رهن تهي زر نقد کي اجراے ڈگري میں (جو کہ مرتہن جایداد مذکور پر تهي) نیلام هوئي - ایک شخص ثالث نے ڈگریدار پر جسکي ڈگري میں جایداد نیلام هوئي تهي ایک نالش نمبري نسبت جایداد مذکور کے کي اور وہ نیلام عدالت سے اس بناء پر منسوخ هوا کہ مرتہن مدیون ڈگري کا جایداد مذکور میں کچھہ حق نہ تھا اور اِس لیئے وہ جایداد نیلام نہو سکتي تهي — ڈگریدار نے بعد ازآن ایک نالش نمبري (واسطے عاید کرنے مطالبہ اپني ڈگري کے جائداد مذکور پر) اُس شخص ثالث پر دایر کي - هائي کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ امر تنقیح طلب یعني آیا مطالبہ زر ڈگري اس جایداد پر عاید هو سکتا هی یا نہیں وهي هی جو کہ مقدمہ سابق میں تجویز هو چکا هی — اس لیئے یہہ امر تجویز شدہ هی اور اُس کي دوبارہ سماعت نہیں هو سکتي [۲] *

شرط سوم یعني فریقین وهي هوں یا اُنکے قائمقام

فیصلہ‌جات جنکا ذکر ضابطہ دیواني میں هی اُس قسم کے فیصلہ هیں جو کہ صرف اُن اشخاص پر جو کہ فریقین مقدمہ هوں ناطق قرار پاتے هیں — اُن فیصلہ‌جات کا ذکر جو کہ ما سواے فریقین مقدمہ کے غیر اشخاص پر بهي ناطق هوتے هیں دفعہ ۴۱ - ایکت هذا کے اندر هی اُس دفعہ کي شرح لکھتے هوئے اُنکا بیان کیا جاویگا لیکن اِس قسم کے فیصلجات کے لیئے جنکا کہ ذکر اس دفعہ میں هی یہہ لازمي هی کہ فیصلہ مابین اُنہیں اشخاص کے جو فریقین مقدمہ هیں یا جنکے فریقین مقدمہ قائمقام هوں ناطق قرار پاوے ورنہ اگر ایسے فیصلہ‌جات بمقابلہ غیرشخصوں کے (جو کہ فریق مقدمہ نہیں هیں) ناطق کر دیئے جاتے تو یہہ امر

۱　مسماۃ رافیہ بنام مسماۃ صاحبہ ویکلي جلد ۸ صفحہ ۳۶۰ دیواني

۲　فقیر چندرپال چودهري بنام لکهي مني دیبي ویکلي جلد ۹ صفحہ ۳۰۰ دیواني

بہت خلاف انصاف ہوتا کہ کسی شخص کو جسکو نہ جواب دینے کا موقع نہ سوالات جرح کرنے کا نہ اپیل کرنے کا موقع ملا ہی ان کو غیروں کی کارروائی کا پابند کر دیا جاوے اِس قسم کے فیصلہ‌جات کے ناطق ہونے کے لیئے یہہ بھی ضرور ہی کہ فریقین مقدمہ حال فریقین مقدمہ ثانی ہوئے ہوں — اور صرف یہہ کافی نہیں ہی کہ صرف ایک فریق مقدمہ حال کا مقدمہ سابق کا فریق ہو اور دوسرا فریق مقدمہ حال کا مقدمہ سابق میں کوئی فریق نہو غرض کہ دونوں فریق مقدمہ هذا اُس فیصلہ سابق کی رو سے برابر پابند ہوسکتے ہیں — لیکن یہہ امر ضرور نہیں ہی کہ جو فریق مقدمہ هذا میں مدعی ہو وہی مقدمہ سابق میں بھی مدعی ہو یا جو کہ اب مدعاعلیہ ہو وہ پہلے بھی مدعاعلیہ ہو لیکن یہہ ضرور ہی کہ فریقین مقدمہ ایک دوسرے کے مخالف مقدمہ سابق میں رہے ہوں ورنہ وہ فیصلہ آپس میں ایسے فریقوں کے جو مُقدمہ سابق میں ایک ہی طرف تھے ناطق نہ ہوگا *

چنانچہ ایک مقدمہ میں جسکے واقعات یہہ تھے کہ ایک شخص مسمی سروپ سنہ ۱۸۶۵ع میں دو بیٹے مسمیان نوند اور گریش چھوڑ کر مرگیا ایک شخص مسمی مکتا نے جایداد متوفی پر اس بیان سے کہ متوفی اُس کے حق میں وصیت کر گیا ہی قبضہ کر لیا — سنہ ۱۸۶۷ع میں گریش نے دعوی بحیثیت وراثت مکتا پر واسطے دلا پانے اپنے حصہ جایداد کے اور منسوخ کرا پانے وصیت‌نامہ کے دایر کیا اوراپنے بھائی نوند کو بھی مدعاعلیہ گرداناـ صدرالصدور نے اِس بناء پر دعوی گریش کا ڈسمس کردیا کہ وصیتنامہ درست اور ثابت ہی — سنہ ۱۸۶۹ع میں نوند نے بحیثیت وراثت اپنے باپ کے واسطے دلا پانے اپنے حصہ کے دعوی کیا — عدالت مرافعہ اولی نے یہہ تجویز کی کہ وصیت‌نامہ ایک جعلی دستاویز ہی اور مدعی کی ڈگری ہوئی جج نے اس فیصلہ کو اس بناء پر منسوخ کیا کہ نوند پہلے مقدمہ کا ایک فریق تھا اس لیئے دفعہ ۲ ضابطہ دیوانی عارض ہی اپیل خاص میں حکام هائی کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ نوند مقدمہ سابق میں کوئی ایسا فریق نہ تھا جو بذریعہ اس مقدمہ کی ڈگری کے کسیطرح اپنا حق حاصل کر سکتا پس فیصلہ سابق جو بمقابلہ گریش کے صادر ہوا تھا بمقابلہ نوند کے جو کہ اُس مقدمہ میں صرف ایک فریق ترتیبی تھا ناطق نہیں ہی

اور نه اُس کے مقابلۂ میں فیصله سابق امر تجویز شدہ هی اور نه عارض دعوي هی [۳] *

لفظ قایم‌مقام کي تصریح هم دفعه ۱۸ کي شرح میں لکھه آئے هیں [۴] اور اُس کے دیکھنے سے معلوم هوگا که اگر تعلق جسکا که وهاں ذکر هی مابین دو شخصوں کے موجود نهو تو شخص ثاني شخص اول کا قائم‌مقام قرار نهیں پا سکتا — چنانچه ایک مقدمه میں یهه تجویز هوئي که چند هندو بهنوں میں سے ایک بهن جو که بوراثت باپ کے دعوي کرتي هی پابند اُن ڈگریات کي نهیں هی جو که بمقابله اُسکي اور بهنوں کے اُنکي زندگي میں هوئي هوں اس وجهه سے که گو مدعیه اور اُسکي بهنوں نے جایداد کو بطور وارث اپنے باپ کے حاصل کیا تها تاهم مدعیه کي بهنوں کو صرف وہ حق حین حیاتي حاصل تها جو که وراثتاً ایک هندو عورت کو حاصل هوتا هی — مدعیه وارث اپني بهنوں کي نهیں هی بلکه جایداد اُنکے مرنے پر بطور وراثت باپ کے مدعیه کو ملي هی اس وجهه سے مدعیه پابند اُن ڈگریات کي نهیں هی جو که بمقابله اُسکي بهنوں کے اُنکي حیات میں صادر هوئي تهیں [۵] *

لیکن جبکه ایک هندو بیوہ اپنے شوهر کي وارث اور قائمقام هو تو ورثاء مابعد شوهري اُن ڈگریات کے پابند هیں جو که زمانه حیات بیوہ میں بلا سازش اور فریب کے بمقابله اُس کے بابت جائداد شوهري کے صادر هوئي هوں [۶] *

جبکه ایک فیصله کسي شخص کے مخالف یا موافق کسي خاص حیثیت سے صادر هوتا هی تو وہ فیصله اُسي حیثیت سے مضر یا مفید هوسکتا هی اور نه بحیثیت دیگر چنانچه ایک مقدمه جو که واسطے دلاپانے قبضه جائداد غیر منقوله کے بمقابله مسماۃ جمیا اور اُسکے باپ کے دائر هوا اور بعد اُس کے پدر کي وفات کے پهر بمقابله جمیا کے بحیثیت هونے وارث اپنے باپ کے دائر هوا ڈگري مقابضت اور واصلات کي جمیا پر بحیثیت هونے وارث اپنے باپ کے صادر هوئي اور دعوی بمقابله مسماۃ جمیا کي

۳ ڈوهن چندر مزمدار بنام مکتا سندري دیبي بنگال جلد ۷ صفحه ۳۸ ضمیمه
و براتیس چندر بنام کهال چندر گهوس بنگال جلد ۵ صفحه ۵۵ ضمیمه
۴ دیکهو صفحه ۱۰۸ و ۱۰۹
۵ جیگو بند سهاے بنام مهتاب کنور ویکلي ۷ صفحه ۱ صیغه دیواني
۶ نوبین چندر چکرپتي بنام ایشرچندر چکرپتي ویکلي جلد ۹ صفحه ۵۰۵

ذات کے ڈسمس هوا ڈگريدار نے اول قبضه جائداد ڈگري شده کا حاصل کيا اور بعد ازآں جميا کي ذاتي جائداد کو قرق کراکر واسطے اداے زر واصلات کے نيلام کرايا جميا کے عذرات بصيغه متفرقه يعني بصيغه اِجراۓ ڈگري نامنظور هوئے اور ڈگريدار خود مشتري هوا مگر اُس کو قبضه کبهي نه ملا- اس بيع کا حکم ۸ اکتوبر سنه ۱۸۶۳ع کو هوا تها اور جج نے ۱۵ مارچ سنه ۱۸۶۴ع کو نيلام بحال کيا — بعد ازآں مسماة جميا نے واسطے استقرار اپنے قبضه اور تنسيخ نيلام کے دعوي کيا — اِجلاس کامل هائي کورٹ کلکته نے يهه تجويز کيا که جميا دعوي کر سکتي هی کيونکه ڈگري سابق اُسکي ذات پر نه تهي بلکه بحيثيت هونے وارث اپنے باپ کے اُسپر ڈگري سابق صادر هوئي تهي ۷*

مرتهن ايک طرح پر قائم‌مقام راهن تصور کيا جاسکتا هی اور اس طرحپر پابند اُن فيصله جات کا هوتا هی جو که راهن کے مقابله پر نسبت جائداد مرهونه کے قبل رهن صادر هوچکے هوں- ليکن وه فيصله‌جات جو که بمقابله راهن کے مابعد رهن کے صادر هوئے هوں ايسے مقدمات ميں جو که بعد رهن کے دائر هوئے هوں اور جنميں مرتهن کوئي فريق نهو مرتهن کو پابند نهيں کرتے اور نه اُسکا حق نسبت بيع کرا پانے جائداد مرهونه کے بغرض وصوليابي مطالبه زر رهن کے زايل هوجاتا هی ۸ *

شرط چهارم يعني يهه که تجويز متعلق هو اُس شي سے جس سے که فيصله سابق متعلق هو

يهه شرط اخير هی منجمله اُن چار شرطوں کے جنکے بغير کوئي فيصله ناطق نهيں هوتا کيونکه گو فيصله عدالت مجاز کا هو اور مابين اُنهيں فريقين کے هو اور نسبت خاص امر متنازعه فيه مقصود بالذات کے بهي

۷ شيخ واحدعلي بنام مسماة جميا بنگال جلد ۲ صفحه ۷۴ — اجلاس کامل

۸ اوما ساهو بنام جرنواهن‌لال ويکلي جلد ۱۲ صفحه ۳۱۲

ہو تاہم وہ فیصلہ صرف اُس شی متنازعہ فیہ کی نسبت جسکی نسبت اُس فیصلہ میں تجویز کیگئی اور دعویٰ کیا گیا تھا ناطق منصور ہوگا اور نہ اور کسی جائداد پر جو دعویٰ سابق سے خارج ہی موثر ہوگا — ہائی کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ فیصل کیا جسکے واقعات یہہ تھے :—

مدعیہ نے سنہ ۱۸۵۴ع میں ایک نالش بمقابلہ مدعاعلیہما کے واسطے دلاپانے ایک اراضی کے جسکو کہ مدعیہ بطور اراضی توفیر کے اپنے علاقہ کے متعلق سمجھتی تھی دائر کی اور اُس کا دعویٰ ڈسمس ہوگیا — بعد ازاں اُسی مدعیہ نے اُنہیں مدعاعلیہما کے مقابلہ میں اُسی زمین کی بابت اس بیان سے دعویٰ کیا کہ اراضی مذکور ایک جزو تعلقہ ہی نہ توفیر — صدرالصدور نے دعوی کو دفعہ ۲ عارض کرکے ڈسمس کردیا اُس نے بموجبات ذیل اپیل ہائی کورٹ کلکتہ میں دائر کیا :—

اول — اگر یہہ تسلیم بھی کیا جائے کہ اراضی جسکا کہ اب دعویٰ ہی وہی اراضی ہی جو کہ مقدمہ سابق میں بطور توفیر کے بیان کی گئی تھی تاہم اس مقدمہ میں عذر امر تجویز شدہ عارض نہیں ہو سکتا *

دوم — وہ شرایط جنکی وجہہ سے عدالتین کسی مقدمہ میں عذر امر تجویز شدہ عارض کرسکتی ہیں اس مقدمہ سے متعلق نہیں کیونکہ مقدمہ میں دعویٰ دوسرا ہی حق جسپر دعوی مبنی ہی دوسرا ہی اُمور تنقیح طلب دوسرے ہیں اور اُنکی تجویز فیصلہ سابق سے کسی طور پر نقیض نہیں ہو سکتی *

ان موجبات پر یہہ فیصلہ لکھا گیا :—

یہہ ایک نالش ہی واسطے دلا پانے قبضہ ایک اراضی کے مدعاعلیہما سے اس مقدمہ کی مدعیہ نے سنہ ۱۸۵۴ع میں ایک نالش اس مقدمہ کی مدعاعلیہما کے مقابلہ میں واسطے دلا پانے قبضہ اراضی کے کی تھی — ہمارے نزدیک شہادت سے صاف ظاہر ہی کہ اراضی جو کہ شی متنازعہ فیہ مقدمہ حال ہی ایک جزو اُسی اراضی کا ہی جسکی نسبت مدعیہ نے سنہ ۱۸۵۴ع میں دعویٰ کیا تھا — مقدمہ سنہ ۱۸۵۴ع وہ ہار گئی تھی اور جب سے اراضی مذکور پر کبھی اُسکا قبضہ نہیں ہوا پس یہہ ظاہر ہی کہ بناء مخاصمت دونوں مقدموں میں ایک ہی ہی دونوں مقدموں

میں اُسی مدعی نے اُسی مدعاعلیه پر اُسی اراضی کی بابت دعوی دائر کیا اس بیان سے که وہ اراضی ناجائز طور سے اُسکے (یعنی مدعاعلیه کے) قبضه میں آگئی اور فعل ناجائز مدعاعلیهما مقدمه سابق اور مقدمه حال میں ایک هی هی — یهه سچ هی که حق جسپر مدعیه دعوی مبنی کرتی هی مختلف هی اُس حق سے جو اُسنے سنه ۱۸۵۴ع میں بیان کیا تها — مقدمه حال میں اُس اراضی کو ایک جزو تعلقه بیان کرتی هی اور سنه ۱۸۵۴ع میں اُسنے یهه بیان کیا تها که اراضی مذکور توفیر کی اراضی هی جسپر که اُسنے بوجهه هونے مالک تعلقه کے قبضه کرلیا تها اور اس وجهه سے اُسکو استحقاق سرکار سے اپنے نام بندوبست کرانیکا هی — لیکن هماری راے میں حق کا مختلف هونا بناے مخاصمت کو حسب دفعه ۲ – ایکٹ ۸ سنه ۱۸۵۹ع تبدیل نهیں کرتا — مدعیه کی بناء مخاصمت یعنی وہ شی جو اُسکو عدالت میں آکر چارہ جو هونے کو مجبور کرتی هی یهه هی که اُسکو مدعاعلیهما اُس اِستمتاع سے محروم رکهتے هیں جسکی که وہ مستحق هی — مقدمه دائر کرنے کے وقت مدعیه کا کام هی که ایسا حق مقابضت ثابت کرے جو مدعاعلیهما کے حق پر غالب هو اور اگر وہ اپنا سب سے مضبوط حق بیان نهیں کرتی تو یهه اُسی کو مضر هو سکتا هی * ‌|

فیصله مقدمه سابق بهی مابین مدعیه اور مدعاعلیه صرف یهی امر طی نهیں کرتا که جو حق خاص اُسنے بیان کیا هی وہ اُسکو حاصل نهیں هے بلکه یهه بهی که آیا تاریخ عرضی دعوی پر مدعیه کو حق مقابضت هو سکتا هی یا نهیں خواہ کچهه هی حق اُسنے بیان کیا هو — هماری راے میں دفعه ۲ عارض هی اپیل ڈسمس [۹] *

فیصله مذکور پریوی کونسل سے بهی بلفظه بحال رها [۱] *

اسیطرح پر ایک اور مقدمه میں جسمیں مدعیان نے پہلے دعوی حصول قبضه اراضی به بیان وفات هندو بیوہ کے کیا اور اُس میں دعوی

۹ اوماتارا دیبی بنام کرشن کامنی داسی وغیرہ بنگال جلد ۲ صفحه ۱۰۳ صیغه دیوانی

۱ ایضاً بنام ایضاً بنگال جلد ۱۱ صفحه ۱۱۸ پریوی کونسل

مدعي ڈسمس ہوا پھر ایک دوسري بنا پر اُسي اراضي کي نسبت اُسي مدعاعلیہ پر دعوی کیا تو یہہ تجویز ہوا کہ مدعیکو اپنے عرضیدعوي میں لازم ہی کہ تمام وہ بنائیں جنپر وہ تکیہ کرتا ہی اور اپنا دعوی جنپر مبني کرتا ہی بیان کرے ورنہ ایک نالش ثاني دوسري بناء پر جو بناء کہ پہلے سے موجود تھي جائز نہ تصور کیجاویگي کیونکہ یہہ بناء دعوي کا ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہی اور یہہ قانوناً جائز نہیں ۲ *

لیکن جبکہ نوعیت استحقاق جسپر کہ دعوی مبني ہو مختلف ہو اُس استحقاق کي نوعیت سے جو کہ پہلے دعوی کي بناء تھي تب دوسري نالش قابل سماعت ہی گو جائداد متنازعہ فیہ وهي ہو اور بناء مخاصمت یعني وجہہ نالش وهي ہو چنانچہ ایک مقدمہ میں جسکے واقعات مفصلہ ذیل تھے حکام ہائي کورٹ شمال و مغرب نے ایسا هي تجویز کیا :—

ناصرخاں پہلي نومبر سنہ ۱۸۶۰ع کو جائداد غیرمنقولہ کثیر چھوڑ کر مرا ورثاء اُسکے ایک بیٹا قادرعلیخاں اور دو بیبیاں امراؤ بیگم اور نوشہ بیگم ہوئے — بعد وفات ناصر خاں کے امراؤ بیگم نے کل جائداد ناصرخاں پر قبضہ کر لیا — نوشہ بیگم نے سنہ ۱۸۶۴ع میں مسماۃ امراؤ بیگم پر اس بیان سے دعوی کیا کہ ناصرخاں متوفی ایک وصیتنامہ لکھکر فوت ہوا اور حسب شرایط اُس وصیتنامہ کے مدعیہ کو پانچویں حصہ کا استحقاق متروکہ متوفی میں پہونچتا ہی — لیکن یہہ دعوی بہ تجویز اس امر کے کہ شرعاً وصیت ناجائز ہی ڈسمس ہوا — ۹ مارچ سنہ ۱۸۷۲ع کو مدعیہ نے ایک دوسري نالش اُسي جائداد کي نسبت اُسي مدعاعلیہا پر پر بناء استحقاق وراثت شرعي دائر کي اور سولہویں حصہ متروکہ کا دعوی کیا — پس یہہ بحث پیش ہوئي کہ جبکہ عدالت فیصلہ کنندہ سابق عدالت مجاز تھي اور فریقین مقدمہ کے وهي ہیں جو کہ پہلے مقدمہ میں تھے اور نیز یہہ کہ شی متنازعہ فیہ دونوں مقدموں میں ایک هي ہے اور نیز وہ فعل مدعاعلیہا (یعني قبضہ کر لینا کل جائداد پر) جسکي وجہہ سے مدعیہ کو سنہ ۱۸۶۴ع میں آکر عدالت میں چارہ جو ہونا پڑا تھ وهي فعل ہی جسکي مقدمہ سنہ ۱۸۷۲ع میں شکایت ہی تو صرف

۲ ایشور رامداس بنام سري رامداس بنگال جلد ۳ صفحہ ۲۲۱ دیواني

دعوی کا مقدمه سابق میں بر بناء وصیت مبني هونے اور دعوی سنه ۱۸۷۲ع کے حق وراثت پر مبني هونے سے دفعه ۲ — ایکٹ ۸ سنه ۱۸۵۹ع عارض دعوي هوتي هی یا نهیں [۳] *

اسي امر کي تائید میں فیصله هائي کورت کلکته کا جسکا اوپر ذکر هوا پیش کیا گیا تها مگر اِجلاس کامل هائي کورت ممالک مغرب و شمال نے یهه تجویز کیا که مقدمه حال میں نوعیت استحقاق جسپر که دعوی مبني هی اُس نوعیت استحقاق سے جسپر که پہلا دعوی مبني تها مختلف هی پس دفعه ۲ عارض نهیں *

اس مقدمه سے یهه ظاهر هوگا که في نفسه شی متنازعه فیه کے ایک هونے سے دفعه ۲ عارض نهیں هوتي — اسي طرحپر في نفسه نوعیت استحقاق کے ایک هونے سے فیصله سابق عارض نهیں هوتا اگر اشیاء متنازعه فیه مختلف هوں — چنانچه ایک مقدمه میں جسکے واقعات یهه تهے که مسمی کرپا رام نے یهه بیان کیا که میں متبنی سیتا کا هوں جو که برادر قدم‌لال کا تها اور اس حیثیت سے ترکه قدم‌لال کا مستحق هوں اس وجهه سے که اُسکي بیوه نے اپني بد چلني کي وجهه سے استحقاق مقابضت کهو دیا — سنه ۱۸۶۲ میں اسي مدعي نے ایک نالش واسطے حاصل کرنے متروکه رام‌ناتهه کے کي تهي اور نیز قدم‌لال کي جائداد پر(بدیں بیان که جائداد مشترکه هی اور اس وجهه سے شاستراً اُسکو پہنچتي هی) دعوی کیا — اِس مقدمه میں قدم‌لال کي بیوه نے اپنے بیان تحریري میں یهه عذر پیش کیا که رام‌لال و قدم‌لال کي جائداد مشترکه نهیں هی اور نه مدعي پسر متبنی رام‌لال کا هی — مقدمه سابق میں مدعي متبنی قرار نه پایا لیکن اُسکو بر بناء هبه‌نامه جائداد متنازعه فیه کي نسبت ڈگري ملي اور فیصله مشعر عدم ثبوت تبنیت هائي کورت سے بحال رها *

مقدمه سابق میں جو که واسطے دلا پانے متروکه قدم‌لال کے دعوي تها منصف نے یهه تجویز کیا که چونکه مقدمه سابق میں مدعي کا متبنی هونا ثابت نهیں هوا اُسکے خلاف تجویز هو چکي تو اب مدعي یه بیان هونے متبنی رام‌ناتهه کے دعوي وراثت اُسکے بهائي قدم لال کا نهیں

[۳] نوشه بیگم بنام اعزاز بیگم وغیره اپیل عام نمبر ۷۳ سنه ۱۸۷۳ع فیصله ۲ فروري سنه ۱۸۷۵ع

کر سکتا — عدالت اپیل نے اِس فیصلہ کو بحال رکھا مگر هائی کورٹ نے هنگام اپیل خاص یہہ تجویز کیا :—

مدعی کی بناء مخاصمت اِس مقدمہ کی یہہ هی کہ اُسکو کچھہ جائداد جو کہ قدم‌لال کی هی ملنی چاهیئے اِس وجہہ سے کہ قدم‌لال کی بیوہ نے بوجہہ اپنی بدچلنی کے اپنا استحقاق قبضہ کھو دیا هی — مدعی نے اپنے دعوی کو متبنیٰ هونے رام‌ناتھہ برادر قدم‌لال پر مبنی کیا هی عدالت ماتحت نے تجویز کی کہ وہ اُس دعوی کو پیش نہیں کرسکتا اِس وجہہ سے کہ ایک مقدمہ سابق میں جو کہ مابین فریقین حال کے تھا (جبکہ مدعی نے رام‌ناتھہ کی جائداد پر دعوی کیا تھا) یہہ تجویز هو چکا هی کہ مدعی متبنیٰ رام‌ناتھہ کا نہیں هی — هماری راے میں مقدمہ سابق اِس امر کا مانع نہیں کہ مدعی شہادت سے ثابت کرے کہ وہ رام‌ناتھہ کا متبنیٰ هی اِس وجہہ سے کہ اِس مقدمہ میں وہ مختلف جائداد حاصل کرنا چاهتا هی اور بناء مخاصمت بالکل جداگانہ هی هماری راے میں فیصلہ عدالت اپیل ماتحت کا اِس معاملہ میں غلط هی اور مقدمہ واسطے تجویز ثانی کے واپس جاوے اور پہلا امر تنقیح طلب یہہ هوگا کہ آیا مدعی پسر متبنیٰ رام‌ناتھہ کا هی یا نہیں اور باقی اُمور تنقیح طلب وہ هونگے جو کہ واقعات سے نکلتے هوں کہ اگر وہ متبنیٰ هی تو اُسکو جائداد ملنی چاهیئے یا نہیں [۴] *

یہہ امر قابل بحث هی کہ آیا بقایاء لگان هر ایک سال کے لیئے ایک نئی بناء مخاصمت هی جسکے لیئے دعوی پیش هو سکتا هی یا نہیں — هائی کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا هی کہ هر سال ایک نئی بناء مخاصمت پیدا هوتی هی جسکی نالش هر سال الگ هو سکتی هی [۵] *

واضح رهے کہ جبکہ ایک امر متنازعہ فیہ کی نسبت کسی عدالت ماسواے برٹش انڈیا نے تجویز کی هو اُسی بناء مخاصمت کی بنا پر برٹش انڈیا میں نالش دائر نہیں هو سکتی *

فیصلہ‌جات عدالت ملک غیر

---

۴ کرپارام بنام بهگوانداس بنگال جلد ۱ صفحہ ۶۸ دیوانی اپیل

۵ راجشیوچرن گهوسال بنام اوبهی نندداس ویکلی جلد ۲ صفحہ ۳۱ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع و رام‌سندرسین بنام کیشب‌چندر گپت ویکلی جلد ۱۷ صفحہ ۳۸۵

ــــے چنانچه هائي کورٹ کلکته نے ايک مقدمه ميں يهه تجويز کيا که تپيرا کے راجه کي عدالت مجاز هی جسکے فيصله کي وجهه سے حسب دفعه ۲ ايکٹ ۸ سنه ۱۸۵۹ع أسي بناء مخاصمت پر دو باره دعوي داير نهيں هو سکتا اور دفعه ۲ عارض هوتي هی [۶] اور اسيطرح فيصله عدالت فرانسيس واقعه چندرنگر فيصله عدالت مجاز کا تصور هو [۷] ليکن ايک اور مقدمه ميں يهه تجويز هوا هی که راجه تپيرا کي رياست کي عدالت مجاز نهيں هی [۸] *

ليکن اگر کوئي فريب يا عدم اختيار يا اور کوئي وجهه ناجائز هونے فيصله عدالت ماسوائے برٹش انڈيا کے هو تو وه فيصله حسب منشاء دفعه ۲ کے عارض نهوگا ليکن اگر کوئي نقص قانوني يا واقعاتي يا بوجهه فريب يا بوجهه خلاف انصاف هونے يا بوجهه عدم اطلاع فريق کو پيشي مقدمه سے ايسے فيصله ميں نهو تو وه فيصله ناطق هوتا هی اور جبکه فيصله ايسے طور سے ناطق هو جاتا هی تب عدالتهاے برٹش انڈيا ميں أسي بناء پر دعوي دوباره نهيں هو سکتا ــ ليکن ڈگري عدالت ملک غير کي بنا پر عدالتهاے برٹش انڈيا ميں دعوي دائر هو سکتا هی إس قسم کي نالش سے مد ۱۱۶ ضميمه ۲ ايکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع قانون تمادي متعلق هی ــ اسي دعوي ميں عدالت واقعات کي شهادت کي نسبت کچهه تجويز نهيں کر سکتي إلا مدعاعليه مفصله ذيل عذرات پيش کرسکتا هی *

وجوهات ناجوازي فيصلجات ملک غير

اول ــــ يهه که مدعاعليه کو أس مقدمه ميں جسکي ڈگري پر يهه دعوي مبني هی إطلاع نالش کے فيصله کي نهيں پهونچي *

دوم ــــ ڈگري مذکور فريباً حاصل کي گئي *

سوم ــــ عدالت صادر کننده ڈگري مذکور کو اختيار سماعت نه تها *

چهارم ــــ تجويز ميں جسکا نتيجه ڈگري هی صريح ايک ايسي غلطي موجود هی که جس سے نتيجه قانوني يا واقعاتي غلط نکلتا هی *

---

۶ سري متي مودهو بي بي بنام رام مانک دي ويکلي ۹ صفحه ۳۱ دستفط ديواني

۷ پورگرام گرنٹي بنام کامني داس ويکلي ۳ صفحه ۱۰۸

۸ محمد احمد بنام علي پيرغازي ويکلي جلد ۱۰ صفحه ۲۳۷ ديواني اپيل

پنجم — یہہ کہ ڈگري مذکور اُس قانون کے خلاف ہی جسکے مطابق اس عدالت صادر کنندہ ڈگري کو پابند ہونا چاہیئے تھا *

چنانچہ ایک مقدمہ حال میں ہائي کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ نسبت اُن فیصلجات عدالتہاے ما سواے برٹش انڈیا کے جنکي اجرا ہندوستان کي عدالت میں مطلوب ہی فایدہ یہہ ہی کہ اُن فیصلوں میں امور واقعاتي کے تصفیہ کو بر بناء رویداد ناطق طور پر سمجھنا چاہیئے اور یہہ کہ اُنپر اعتراضات ہو سکتے ہیں بر بناء عدم اختیار سماعت خواہ بحیثیت نالش خواہ بحیثیت شي نالش خواہ بحیثیت فریق مقدمہ یا یہہ کہ مدعاعلیہم اُسکے فیصلہ کے لیئے طلب نہیں ہوئے یا یہہ کہ اُنکو موقع جوابدہي کا نہیں ملا یا یہہ کہ فیصلہ فریباً صادر ہوا [۹] مقدمہ مذکور قابل پڑھنے کے ہی کیونکہ اُس میں پورا قانون نسبت فیصلجات عدالتہاے ما سواے برٹش انڈیا کے مندرج ہی — عذر چہارم میں صریح غلطي سے مراد یہہ ہی کہ بلا لینے کسي شہادت کے خود اُس ڈگري سے غلطي نمایاں ہو جبکہ یہہ عذرات پیش ہوں تو اُس عدالت کو جسمیں کہ ڈگري مذکور کي بناء پر دعوي ہوا ہی اُن عذرات کي تنقیح اور تجویز کرني چاہیئے اور اگر اُنمیں سے کوئي بھي عذر راست ہو تو ڈگري اپني وقعت کھو دیتي ہی اِس عدالت کو خود تنقیح اور تجویز کرني لازم آتي ہی *

واضح رہے کہ وجہہ نالش کے دائر کرنے کي یہہ ہی کہ دفعہ ۲۸۴ ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ ع میں کوئي ڈگري ماسواے ڈگري عدالت برٹش انڈیا کے ایک جگہہ کي دوسري جگہہ بذریعہ سارٹیفکٹ کے جاري نہیں ہوسکتي لیکن جو ڈگري کہ بر بناء ڈگري عدالت غیر صادر ہوئي ہو وہ اُسي طور پر جاري ہوویگي جسطرح پر کہ اصل ڈگري جاري ہوتي ہی *

قبل ختم کرنے اس بحث کے اسقدر بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہی

> فیصلجات دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع

کہ بعض ڈگریات جو کہ حسب دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کے حاصل کي گئي ہوں اور اُنمیں صرف قبضہ دلادینے کي ڈگري ہوتي ہی اور حق کي کچھہ تجویز نہیں ہوتي تو ایسي ڈگریات کے سبب سے کوئي امر متنازعہ فیہ امر تجویز شدہ نہیں قرار پا سکتے *

---

۹ سري ہري بخش بنام گوپال چندر سمت ویکلي جلد ۵ صفحہ ۵۰۰ نظائر دیوانی

ابتک هم صرف اُن فیصلجات کا ذکر کرتے آئے هیں جو که مقدمات دیواني وغیره میں قاطق قرار پاکر نالش ثاني میں عارض هوتے هیں لیکن یہاں مختصر طور پر وہ قانون بیان کرنا چاهیئے که اصول امر تجویز شدہ جسکا که اس دفعه میں ذکر تھا فوجداري سے بھي متعلق هی *

فیصلجات عدالت فوجداري مانع تجویز آینده

سواے اُس اصول متعارفه کے جسکا ذکر ابتداے شرح دفعه هذا میں لکھا گیا هی ایک اصول یہه هی :—

کسیکو ایک جرم کے لیئے دو دفعه سزا ملني نه چاهیئے *

اور یہه اصول صرف فوجداري کے مقدمات سے متعلق هی پس فوجداري کے فیصله کو نسبت اُس جرم کے جسکي نسبت وہ فیصله هی وهي منصب هی جیسا که دیواني کو اُس بناء مخاصمت کي نسبت جسکي نسبت که وہ فیصله صادر کیا گیا *

چاروں شرایط مذکورہ بالا جنکے لازم هونیکا ذکر اُوپر کر آئے هیں وہ اُصولاً گو نه فروعاً مقدمات فوجداري سے بھي متعلق هیں چنانچه :—

اتحاد شرایط مابین مقدمات فوجداري ودیواني

۱ — عدالت مجاز کا هونا مقدمات فوجداري میں ایسا هي لازم هی جیسے دیواني میں [۱] *

۲ — جرم کي صاف تجویز هو گئي هو چنانچه هائي کورت کلکته نے یہه تجویز کیا هی که اگر بموجب وارنت گرفتاري کے جو گورنر جنرل نے حسب قانون ۳ — سنه ۱۸۱۸ع صادر کیا هو کوئي شخص پکڑا جاوے وہ فعل گورنر جنرل کا فعل عدالتي نہیں هی اور نه گورنر جنرل کا حکم قید حکم عدالتي سمجھا جا سکتا هی اور اس لیئے ملزم جو که اس طرحپر گرفتار هو چکا هو یہه عذر نہیں کر سکتا که اُسکو سزا مل چکي [۲] لیکن ایک بڑے جرم میں چھوتا جرم داخل هوتا هی مثلاً ایک شخص کو اگر چوریکي سزا ایک دفعه مل چکي هو تو دوبارہ اُسکو اُسي چوریکي اعانت کي سزا نہیں مل سکتي *

---

۱ ملکه بنام متھورا پرشاد پانڈے ویکلي جلد ۲ صفحه ۱۰ نظایر فوجداري

۲ ملکه بنام امیر خان بنگال جلد ۹ صفحه ۳۶

۳ — مدعاعلیه یعني ملزم مقدمه سابق اور مقدمه حال کا ایک هونا چاهیئے *

۴ — شی متنازعه فیه سے مراد جسکا ذکر شرط نمبر ۴ مفصله بالا میں هی فوجداري کے مقدمات میں مراد اُس جرم سے هی جسکا الزام لگایا جاتا هی لیکن اگر جرم دوسرا هی تب اُسکي نسبت البته عدالت فوجداري سماعت دوباره کر سکتي هی چنانچه ایک مقدمه میں جسمیں که مدعاعلیه نے پہلے ایک مقدمه سابق میں جسمیں که الزام اُسپر دستاویز (الف) کے جعل بنانے کا لگایا گیا تها براءت هوچکي تهي اور پهر اُسپر الزام دستاویز (ب) کے جعل بنانیکا لگایا گیا تو مدعاعلیه کي طرف سے یهه عذر پیش هوا که مقدمه سابق میں مدعاعلیه پر الزام جعل لگایا گیا تها اور دستاویزات (الف) و (ب) جو ایک هي مقدمه دیواني میں داخل هوئي تهیں عدالت فوجداري کے سامنے تهیں اور گو مجسٹریٹ نے اپنے حکم سپردگي سشن میں کوئي حواله دستاویز (ب) کا نهیں دیا تاهم چونکه جرم في‌الحقیقت ایک هي هی اور دونوں دستاویزیں عدالت فوجداري میں بر وقت تحریر فرد قرار داد جرم کے موجود تهیں تو عدالت فوجداري دوباره اُس جرم کي سماعت نهیں کرسکتي — اس عذر کي تجویز چیف جسٹس بنگال نے یهه کي :—

میرے نزدیک جعل بنانا دستاویز (الف) کا اور جعل بنانا دستاویز (ب) کا دو الگ الگ جرم هیں پس اگر مدعاعلیه جسپر که پہلے الزام جعل بنانے (الف) کا لگایا گیا تها اُس مقدمه میں براءت پاچکا هو تو وه براءت نسبت خیال دوسري دستاویز کے فهیں تصور هوچکتي گو که پہلے مقدمه میں شهادت دونوں کے جعل هونے پر لیگئي تهي — اصل یهه هی که جبکه سزا یا براءت سابق بطور عذر عارض دعوے کے پیش هو تو اُس عدالت کو جسکے سامنے که یهه نالش ثاني رجوع هوئي هی اُس شهادت سے جو که نالش سابق میں پیش کي گئي تهي کچهه تعلق نهیں هی سوائے بغرض دیکهنے اس امر کے که آیا جرم جسکا که مقدمه ثاني میں ذکر هی وهي جرم هی جو که مقدمه سابق میں تها یا نهیں — اگر جرم وهي هی تو سزا یا براءت سابق دوسري تجویز کے لیئے عارض هی بلا لحاظ اس امر کے که عدالت ثاني کي راے میں سزا یا براءت

سابق اُس شہادت پیش کردہ مقدمہ سابق کے خلاف هی یا نہیں — اگر جرم وهي جرم نہیں هی تو پہلي تجویز سزا یا براءت اس دوسرے الزام کي تجویز کے لیئے عارض نہیں هوسکتي گو شہادت مقدمہ سابق اور مقدمہ حال کي ایک هي هو عدالت کو لازم هی (خواہ وہ عدالت وهي هو جسنے کہ پہلے جرم کي تجویز کي تهي یا دوسري) کہ شہادت لیکر اپني راے اُسپر لگاے اور فیصلہ اپني راے کے موافق صادر کرے — میري راے میں دو جرم صرف اس وجہہ سے کہ شہادت ایک هي پیش کي گئي ایک نہیں هوجاتے مثلاً جبکہ الزام ایک شخص پر زید کے قتل کا لگایا جاوے تو اُسکے جواب میں یہہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ شخص عمرو کے قتل کے الزام سے بري هوچکا هی — جبتک کہ یہہ ثابت نہ کیا جاوے کہ زید و عمرو درحقیقت ایک هي شخص کے دو نام تھے مثلاً فرض کرو کہ ایک ملزم زید کے قتل کے الزام سے بري هوچکا هی اور پھر اُسي شخص ملزم پر الزام هندہ کے قتل کا لگایا جاوے تو وہ کبھي یہہ نہیں ثابت کرسکتا کہ قتل زید و قتل هندہ درحقیقت ایک هي جرم تھا اور اُس سے براءت هوچکي هی — مقدمہ هذا میں بدلے قتل اشخاص کے جرم جعل بنانے دستاویز کا هی — ایک دستاویز (الف) هی دوسري (ب) اور ملزم کا دستاویز (الف) کے جعل بنانے سے بري هونا مانع تجویز الزام نسبت جعل بنانے دستاویز (ب) کے نہیں هو سکتا [۳] یہہ امر تجویز هوچکا هی کہ فیصلہ اخیر هونا چاهیئے اور اُس فیصلہ کے خلاف اپیل هونا نالش ثاني میں فیصلہ سابق کے عارض هونے میں کچھہ هرج نہیں هوتا [۴] هم مقدمہ شرح هذا میں یہہ صاف طور پر لکھہ آئے هیں کہ قانون شہادت قانون ضابطہ کا ایک جزو هی اور اُسي وجہہ سے مضمون دفعہ ۴۰ — ایکٹ هذا دفعہ ۲ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع ضابطہ دیواني سے مطابقت رکھتا هی اور جن اُصولوں پر کہ دفعہ ۲ — ضابطہ دیواني مبني هی اُنھي اُصولوں پر چند دفعات ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع مجموعہ ضابطہ فوجداري کي بھي مبني هیں اور نہایت صراحت کے ساتھہ واضعان قانون نے اُصول عارض هونے

---

۳ ملکہ بنام دوارکاناتھہ دت ریکلي جلد ۷ صفحہ ۱۵ نظائر فوجداري

۴ بلھوررام ناتھورام بنام کجرات مزگینٹائل ایسوسي ایشن ۲ بمبئي رپورٹ صفحہ ۸۱ —

فیصلہ سابق کا نالش مابعد میں ایکٹ مذکور میں بیان کیا ہی اور اُس سے زیادہ صراحت سے شرح نہیں لکھی جاسکتی *

اُن دفعات ضابطہ فوجداری کا یہاں نقل کرنا خالی از طوالت اور دقت نہیں لیکن اسقدر بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہی کہ دفعہ ۴۶۰ مبنی ہی اصول دفعہ ۲ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع پر یعنی جبکہ کسی شخص کو ایک دفعہ سزا مل چکی ہو یا بری ہو چکا ہو اُس جرم کی نسبت پھر تحقیقات اور تجویز نہیں ہو سکتی اور اِس دفعہ میں دفعات ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ ضابطہ مذکور کا حوالہ دیا گیا ہی اُنکے پڑھنے سے پورے طور پر اصول امر تجویز شدہ مانع تجویز ثانی بخوبی ظاہر ہو جاویگا اور دفعہ ۳۲۶ ضابطہ مذکور کے پڑھنے سے ظاہر ہوگا کہ تجویز سابق نسبت برأت یا سزا کے نالش ثانی میں عارض ہو جاتی ہی کیونکہ اُسکی نسبت ثبوت عدالت میں پذیرا نہیں ہوتا ہی *

تجویزات بمقدمات عطاے پروبیٹ یا ازدواج یا ایڈمرلٹی یا دیوالیہ

دفعہ ۴۱ - ہر فیصلہ اخیر یا حکم یا ڈگری کسی عدالت مجاز کی جو بمنصب عطاے پروبیٹ یا سماعت مقدمہ ازدواج یا مقدمہ متعلقہ ایڈمرلٹی یا دیوالیہ کے ہو اور اُسکی روسے کسی شخص کو کوئی منصب قانوناً حاصل ہوتا ہو یا اُس سے زائل ہو جاتا ہو یا جس میں یہہ قرار دیا گیا ہو کہ کوئی شخص کسی ایسے منصب کا مستحق ہوگا یا کسی خاص شے کا استحقاق رکھیگا اور وہ استحقاق کسی شخص خاص کے

مقابلہ میں نہو بلکہ مطلقا ھو تو وہ ایک
واقعہ متعلقہ اُس صورت میں ھی جب کہ
موجود گي اُس منصب قانوني کي یا کسي
شخص متذکرہ بالا کا استحقاق نسبت کسي
شے مزکور کے واقعہ متعلقہ ھو *

وہ فیصلہ یا حکم یا ڈگري اُمور مفصلہ
ذیل کا ثبوت قطعي ھی یعني :—

. اس امر کا کہ کوئي منصب قانوني جو
اُس کي رو سے حاصل ھوا اُس فیصلہ یا
حکم یا ڈگري کے نافذ ھونے کے وقت سے
پیدا ھوا —

اس امر کا کوئي منصب قانوني جسکا
کسي شخص کا مستحق ھونا اُس کي روسے
قرار دیا گیا اُسوقت سے اُس شخص کو پیدا
ھوتا ھی جب کہ اُس فیصلہ [° یا حکم
یا ڈگري] میں اُس شخص کو اُس استحقاق
کا پیدا ھونا قرار دیا گیا ھو —

اس امر کا کہ ھر منصب قانوني جو

° ترمیم بموجب دفعہ ۳ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ع

اُس فیصلہ [[6] یا حکم یا ڈگري] کي رو سے کسي شخص سے زایل ہوتا ہی اُس وقت سے زایل ہوگا جو کہ اُس فیصلہ [[7] یا حکم یا ڈگري] میں اُس کے زایل ہو جانے یا ہونے کے واسطے لکھا گیا —

اس امر کا کہ کوئي شي جس کا استحقاق کسي شخص کو فیصلہ [[8] یا حکم یا ڈگري] کي رو سے قرار دیا گیا اُس شخص کي جائداد اُس وقت سے ہی جو کہ اُس فیصلہ میں اُس کي جائداد ہو جانے یا ہونے کے واسطے لکھا گیا *

دفعہ ہذا مبني ہی اُس اصول پر جسپر کہ دفعہ ۴۰ — ایکٹ ہذا اور اُس دفعہ کي شرح پڑھنے سے واضح ہوگا کہ امر تجویز شدہ مانع تجویز ثاني کسکو کہتے ہیں اور کن کن صورتوں میں وہ عذر پیش کیا جا سکتا ہی اور اس عذر کا قانوناً کیا اثر ہوتا ہی *

یہہ دفعہ بھي متعلق عذر امر تجویز شدہ مانع تجویز ثاني کي ہی لیکن اُن فیصلجات کي وقعت جنکا دفعہ ہذا میں ذکر ہی بدرجہا اعلی ہی بہ نسبت وقعت اُن فیصلہ‌جات کے جنکا ذکر دفعہ ۴۰ اور اُسکي شرح میں ہی اس وجہہ سے کہ شرایط جو کہ دفعہ ۴۰ کے لیئے لازمي

---

۶ ترمیم بموجب دفعہ ۳ — ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع
۷ ایضا ایضا
۸ ایضا ایضا

هیں وہ کل دفعہ هذا کے فیصلہ کے لیئے لازمي نہیں هیں اس دفعہ میں صرف امور مفصلہ ذیل قابل لحاظ هیں :—

اول — یہہ کہ فیصلہ یا حکم یا ڈگري ایک عدالت مجاز کا هو اور بمنصب ذیل صادر هوا هو :—

۱ عطاے پروبیٹ *

۲ مقدمہ ازدواج *

۳ مقدمہ متعلقہ ایڈمرلٹي *

۴ مقدمہ متعلقہ دیوالیہ *

دوم — فیصلہ یا حکم یا ڈگري کے مفصلہ ذیل منشاء هوں :—

۱ اُسکي رو سے کسي کو کوئي منصب حاصل هوتا هو *

۲ زایل هوتا هو *

۳ جسمیں یہہ قرار دیا گیا هو کہ کوئي شخص ایسے منصب کا مستحق هی *

۴ یا کسي خاص شی کا استحقاق رکھتا *

سوم — وہ استحقاق کسي خاص شخص کے مقابلہ میں نہو بلکہ عام هو *

پس جبکہ امور مفصلہ بالا کے مطابق کوئي فیصلہ صادر هوچکا هو تو اُس کا وہ اثر پیدا هوتا هی جو نصف اخر دفعہ هذا میں بیان هوا هی یعنی وہ فیصلہ ناطق هوتا هی نہ صرف بمقابلہ اُن اشخاص کے جو اُس مقدمہ کے فریق تھے بلکہ نیز بمقابلہ تمام دنیا کے اور هر قسم کي کارروائي میں ثبوت ناطق هی *

اسقدر لکھنے سے یہہ ظاهر هوگا کہ دفعہ ۴۰ میں جن فیصلجات کا ذکر هی وہ فیصلجات صرف بمقابلہ فریقین مقدمہ کے ناطق هیں اور جن فیصلجات کا ذکر دفعہ هذا میں هی وہ تمام دنیا کے مقابلہ پر ناطق هیں یعني فیصلہ دفعہ ۴۰ ناطق هوتا هی صرف اُن پر جو فریق تھے اور یہہ فیصلہ دفعہ ۴۱ ناطق هوتا هی تمام اشخاص پر خواہ وہ فریق هوں یا نہوں *

اب مختصر طور پر هم اُن چار اختیارات کا بیان کرتے هیں جنکا ذکر

پروبیٹ

اِس دفعه میں امر اول کے نیچے کیا گیا — پروبیٹ اُس اختیار کا نام هی جس سے عدالت کو منصب دینے اجازت کا کسي خاص شخص کو نسبت ثبوت صحت کسي شخص متوفي کے وصیت‌نامه کے حاصل هوتا هی * اور جبکه پروبیٹ کسي وصي کو یا اختیار منتظمي کسي شخص کو مل جاتا هی تو اُسکي رو سے اُس منتظم یا وصي کو وه منصب تمام دنیا کے مقابله میں حاصل هو جاتا هی اور نسبت صحت وصیت‌نامه کے ثبوت قطعي متصور هوتا هی اور بعد ازآن صحت وصیت نامه کي نسبت کوئي عذر پیش نهیں هو سکتا لیکن یهه عذر پیش هو سکتا هی که وه اجازت جو که اِسطور پر دي گئي تهي وه واپس لے لیگئي هی یا یهه که وه اجازت جعلي هی یا یهه که عدالت صادر کننده کو منصب عطاے پروبیٹ نه تها *

چونکه اس قسم کے معاملات هندوستان میں بهت کم واقع هوتے هیں اور جن لوگوں کے لیئے یهه شرح لکهي جاتي هی اُنکو اس سے کام نهیں پڑتا اسلیئے اسکے زیاده طوالت کرنے کي ضرورت نهیں هی لیکن قانون وراثت هند

مقدمات متعلقه ازدواج

یعني ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع متعلق اشخاص ماسواے هندو مسلمان و ایکٹ ۲۱ سنه ۱۸۶۷ متعلق هندوون وغیره کے قابل ملاحظه هیں — اس قسم کے مقدمات بهي هندوستان میں کم پیش هوتے هیں لیکن ظاهرا کوئي وجهه نهیں معلوم هوتي جبکه کوئي مسلمان یا هندو دعوي واسطے حاصل کرنے طلاق کے ایک عدالت مجاز میں دایر کرے اور اُسکي ڈگري حاصل هو تو وه ڈگري بمقابله تمام دنیا کے ثبوت قطعي ختم هو جانے رشته زن و شو کے کیوں نه هو — واضح هو که مسلمان و هندو مرد کو اپنے اپنے قانون مذهبي کے موافق حالات خاص میں اختیار طلاق دینے کا هی اور اس وجهه سے مرد کي طرفسے ایسي نالشیں دایر نهیں هوتیں — البته عورت ایسے دعوے حسب اپنے قانون کے عدالتهاے دیواني میں دایر کر سکتي هی گو اس قسم کي نظایر دستیاب نهیں هوتیں — نسبت اور اقوام کے گورنمنٹ نے ایکٹ جاري کیئے هیں اور مفصله ذیل ایکٹ قابل ملاحظه هیں —

ایکٹ ۱۵ سنه ۱۸۶۵ع متعلقه پارسیان *
ایکٹ ۲۱ سنه ۱۸۶۶ع طلاق نو مسیحیان هند *
ایکٹ ۴ سنه ۱۸۶۹ع قانون طلاق عیسائیان هند *
ایکٹ ۱۵ سنه ۱۸۷۲ع قانون نکاح مسیحیان هند *
ایکٹ ۳ سنه ۱۸۷۲ع نکاح اشخاص لا مذهب *

ایڈمرلٹي

یهه وه اختیار هی که جس سے ایام لڑائي میں کوئي جهاز لوٹ لیا جاوے تو عدالت مجاز کو اُسکے حالات سنکر یهه فیصله کرنیکا اختیار هوتا هی که وه جهاز لوٹ کا هی اور بعد ازآن کوئي نزاع اُسکي نسبت پیش نهیں هو سکتي اس قسم کے معاملات بهي بهت کم کارآمد هیں مگر هائي‌کورٹ کو اور بعض حالتوں میں عدالت هاے مفصل کو اس قسم کے اختیارات عطا هوئے هیں *

متعلقه دیوالیه

یهه وه اختیار هی که جس سے عدالت کو کسي شخص کو دیوالیه قرار دینے کا اختیار هی اور اس قسم کا فیصله ناطق هوتا هی لیکن بالفعل هندوستان میں کوئي خاص قانون نسبت دیوالیه کے نهیں هی اور نه اس قسم کے مقدمات کے معاملات پیش آتے هیں لهذا طوالت کي ضرورت نهیں *

سلیکٹ کمیٹي واضعان قانون هذا نے اس ایکٹ کے مسوده پر اپني رپورٹ میں یهه تحریر کیا که دفعه هذا سر بارنس پیکاک چیف جسٹس بنگال کے ایک فیصله پر مبني هی — بمقدمه کنهیا لعل بنام رادها چرن [۹] جو که ایک بڑا نامي مقدمه تها اور اجلاس کامل میں پیش هوکر بعد مباحثه بسیار کے تجویز هوا اور اُسکے فیصله میں سر بارنس پیکاک چیف جسٹس نے وه اُصول بیان کیئے هیں جنکا خلاصه دفعه هذا هی پس اِس وجهه سے یهه دفعه قانون کي اُس فیصله پر مبني هی هم مناسب سمجهتے هیں که اُس فیصله کو بجنسه اُس قدر نقل کریں جسقدر که مضمون دفعه هذا کے سمجهنے کے لیئے ضرور هی اور وه یهه هی :—

تجویز بمقدمه کنهیا لعل بنام رادها‌چرن

یهه مقدمه کنهیا لعل نے بوراثت رام نراین سنگهه واسطے استقرار حق وراثت اور واسطے حصول قبضه اراضي معه واصلات کے دایر کیا هی اور دیگر مدعیان بحیثیت مشتري جزو حقیت کنهیا لعل کے دعویدار هیں

۹ دیکهو جلد ۷ صفحه ۳۳۹ ویکلي رپورٹر

مدعي نے یہہ بیان کیا ھی — کہ رام نراین نے اپني جایداد چھوتک لال اپنے نانا سے بذریعہ ھبہ‌نامہ حاصل کي تھي اور یہہ کہ رام نراین لا ولد اپني بیوہ مسماۃ دیو کنور چھوڑکر مر گیا اور مسماۃ مذکور کي وفات پر جایداد مدعي کو بحیثیت برادر زادہ اور وارث رام نراین کے پہونچي کیونکہ مدعي بیتا ھی رام نراین کے بھائي کا اور پوتا ھی اُسکے باپ کا *

اصل مدعلیہ رادھا چرن مدعي کے حق وارثت رام نراین سے منکر ھی وہ بیان کرتا ھی کہ رام نراین کو چھوتک لعل نے متبنی کیا تھا اور رام نراین کے لاولد مرنے پر حق وراثت منجھہ مدعاعلیہ رادھا چرن کو بوجہ قرابت منذہي چھوتک لعل کے پہونچا اور مدعي کو بحیثیت پسر برادر صلبي رام نراین کے کوئي حق وراثت نہیں پہونچتا — دیگر مدعلیہما بحیثیت خریداران جزو حقیت رادھا چرن کے فریق ھیں *

مدعیان بیان کرتے ھیں کہ رام نراین کو چھوتک لعل نے متبنی نہیں کیا تھا *

مدعاعلیہما بتائید اپنے بیان تبنیت کے ایک ڈگري پر بھروسا کرتے ھیں جو کہ رادھا چرن مدعاعلیہ نے ایک مقدمہ میں بنام مسماۃ دیو کنور بیوہ رام نراین کے حاصل کي تھي اور اُس نالش میں مدعاعلیہما نے واسطے تنسیخ چند انتقالات کے جو بیوہ نے کیئے تھے اور نیز واسطے استقرار حق اپني وراثت ما بعد کے دعوي دایر کیا تھا *

اُس نالش کي جوابدھي مسماۃ دیو کنور نے بدیں بیان کي تھي کہ اُس کا شوھر متبنی نہیں تھا اور جایداد اُس نے بذریعہ ھبہ‌نامہ کے چھوتک لعل سے حاصل کي تھي اور اس لیئے رادھا چرن وارث ما بعد نہیں ھی اور اُس مقدمہ میں مدعي مقدمہ حال نے ایک عرضي پیش کي تھي جسمیں اپنا حق اُسي بنا پر ظاھر کیا تھا جس بنا پر کہ وہ اب دعویدار ھی لیکن عدالت نے یہہ تجویز کیا کہ اُسکي عرضي پر کچھہ حکم دینا ضرور نہیں اور اس لیئے اُسکو فریق نہ بنایا *

عدالت نے اُس مقدمہ یہہ تجویز کیا کہ رام نراین کو چھوتک لعل نے متبنی کیا تھا اور نیز یہہ کہ رادھا چرن جو کہ اُس مقدمہ میں مدعي تھا اور اس مقدمہ میں مدعاعلیہ ھی وارث مابعدي ھی — وہ فیصلہ اپیل سے سنہ ۱۸۶۳ع میں بحال رہا — منجانب مدعاعلیہ مقدمہ ھذا کے یہہ

بحث پیش کی گئی تھی کہ فیصلہ مذکور ایسا ہی فیصلہ ہی جو کہ نسبت تبنیت کے بمقابلہ ہر شخص کے ناطق ہی [1] *

بروقت سماعت مقدمہ ھذا جج نے بحوالہ مقدمہ راج کشنو اپیلانت [2] یہہ تجویز کیا کہ فیصلہ سابق ایک ایسا فیصلہ ہی جو کہ تبنیت کی نسبت ہر ایک شخص کے مقابلہ میں ناطق ہی اور اس وجہہ سے بمقابلہ مدعی مقدمہ ھذا بھی ناطق ہی اور قطعی نسبت امر مذکور کے ہی — اجلاس اول نے جسکے روبرو یہہ مقدمہ پیش ہوا یہہ امر مناسب سمجھا کہ بوجہہ نظیر مذکورہ بالا اجلاس کامل کے سامنے یہہ بحث پیش کی جاوے کہ آیا فیصلہ بطور شہادت کے بمقابلہ مدعی کے داخل ہوسکتا ہی یا نہیں اور اگر ہوسکتا ہی تو وہ شہادت قطعی ہی یا محض بادی النظری — ہمارے روبرو نہایت کامل طور پر اس امر میں بحث ہوئی ہی اور ہماری یہہ راے ہی کہ فیصلہ مذکور ایسا فیصلہ نہیں ہی جو بمقابلہ ہر شخص کے ناطق ہو اور نہ وہ بطور شہادت کے بمقابلہ مدعی داخل ہو سکتا ہی *

چونکہ عرضی مدعی بمقدمہ رادھاچرن خارج کی گئی تھی اس سبب سے مدعی مقدمہ ھذا اُس مقدمہ کا فریق نہیں سمجھا جاسکتا —

یہہ بحث کہ ججمنٹ ان ارم کیا ہی مسٹر جسٹس ہالوی نے پورے طور پر مدراس کے اپیل عام نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۶۴ع جلد ۲ نظائر صفحہ ۲۷۶ میں کی ہی — میں جسٹس ہالوی کے کل دلائل سے متفق نہیں ہوں لیکن اُس پوری تحقیقات سے جو کہ اُنہوں نے اُس مقدمہ میں کی ہی ایک نہایت بڑا فائدہ یہہ ہوا ہی کہ بہت سی غلطیاں نسبت اس مضمون کے رفع ہو گئیں ہیں میں اُنسے اس راے میں بالکل متفق ہوں کہ ایک فیصلہ عدالت مجاز کا بتجویز اس امر کے کہ ہندو خاندان مشترکہ اورغیر منقسمہ ہی نسبت صحیح النصبی یا قابل تقسیم ہونے جائداد کے یا نسبت قاعدہ جانشینی کسی خاص خاندان کے یا کسی اور اُس قسم کی بحث میں جو کہ ایک مقدمہ مابین فریقین میں صادر ہوا ہو ایک ایسا فیصلہ نہیں ہی جو کہ اُن اشخاص غیر پر جو کہ

1 ایسے فیصلہ کو ججمنٹ ان ارم کہتے ہیں

2 دیکھو جلد ۳ صفحہ ۱۲ نظائر دیوانی

نہ تو فریق مقدمہ تھے نہ اُنکے قائم مقام تھے ناطق ہو — میں اس سے بڑھکر یہہ بات کہتا ہوں کہ ڈگري ایک ایسے مقدمہ کي بمقابلہ اشخاص غیر کے شہادت میں بھي داخل نہونی چاہیئے *

اس میں کچھہ شک نہیں ھی کہ ڈگریات عدالتہاے مجاز نسبت تنسیخ نکاح اشخاص ثالث غیر فریق مقدمہ پر بھی ناطق ھی — اگر ایک عدالت مجاز کوئي ڈگري طلاق کي صادر کرے یا ایک نکاح مابین ھندوؤں یا مسلمانوں کے فسخ کردے تو اُس سے رشتہ زن و شو ختم ھوجاتا ھی اور اور اس امر کي پابندي کہ تاریخ ڈگري سے زن و شو کا رشتہ ختم ھو گیا تمام اشخاص پر لازمی ھی *

میري راے میں یہہ اُس اُصول پر مبنی نہیں ھی کہ قیاس کر لیا جاتا ھی کہ ھر شخص کو اُس مقدمہ کي اِطلاع پہونچي ہو کیونکہ اگر اُنکو اطلاع پہنچتي بھي تو وہ بذریعہ کسي عذرداري کے اُس مقدمہ میں کچھہ دست اندازي نہیں کرسکتے تھے لیکن اس اُصول پر مبني ھی کہ جبکہ ایک عدالت مجاز ایک نکاح کو فسخ کردیتي ھی تو وہ نکاح معدوم ھوجاتا ھی نہ صرف اُن فریقین کے لیئے بلکہ تمام اشخاص کے لیئے — ایک نکاح صحیح سے رشتہ زن و شو کا پیدا ھوتا ھی نہ صرف واسطے فریقین نکاح کے بلکہ نیز تمام دنیا کے لیئے — پس ایک صحیح تنسیخ نکاح سے خواہ تنسیخ شرعي ھو جیسے طلاق یا بوجہہ فعل عدالت مجاز کے جسکو کہ تنسیخ کا اختیار ھو وہ رشتہ تمام دنیا کے لیئے منقطع ھوجاتا ھی *

ایک ڈگري واسطے طلاق کے یا اور قسم کي ڈگري شہادت ھی کہ ایسي ڈگري صادر ھوئی اور ڈگري جس سے طلاق عطا ھو اُس سے رشتہ زن و شو منقطع ھو جاتا ھی — وہ تمام اشخاص کے مقابلہ پر اس امر کے لیئے ناطق ھی کہ فریقین زن و شو نرھے لیکن وہ شہادت قطعي نہیں ھی بلکہ شہادت بادي‌النظري بھي بمقابلہ اشخاص غیر کے اس امر کے لیئے نہیں ھوسکتي کہ وہ وجہہ جسکے سبب سے ڈگري عطا ھوئي في‌الواقع موجود تھي — مثلاً اگر ایک ڈگري مابین زید و ھندہ کے اس بنا پر کہ ھندہ نے بکر کے ساتھہ زنا کیا عطا ھوئي ھو وہ ڈگري نسبت طلاق کے ناطق ھوگي لیکن

نسبت اس امر سے کہ بکر ہندہ کے ساتھہ زنا کرنے کا مجرم تھا شہادت بادی‌النظري کي بھي وقعت نہیں رکھتي اگر بکر فریق مقدمہ نہ تھا — اسي طرح پر اگر کوئي نکاح مابین مسلمانوں کے بوجہہ رشتہ نسبي یا سببي کے منسوخ کیا جاوے مثلا ایک نکاح جو کہ ایک مسلمان نے اپني زندہ جوروکي بہن کے ساتھہ کرلیا ہو تو ڈگري اس امر کي نسبت کہ نکاح منسوخ ہوگیا تمام دنیا کے مقابلہ میں ناطق ہی اور اس امر کي نسبت بھي کہ رشتہ زن و شو کا موقوف ہوگیا لیکن وہ ڈگري بحیثیت وراثت بمقابلہ اشخاص غیر کے کچھہ شہادت اس بات کي نہیں ہی کہ دونوں عورتیں بہنیں تھیں *

یہہ صاف ظاہر ہی کہ عدالتہاے مفصل کو اختیار صادر کرنے ججمنت اِن ایم کا نہیں ہی اور یہہ کہ بطور قاعدہ عام کے ڈگریات عدالتہاے مذکور بمقابلہ اشخاص غیر کے بغرض ثابت کرنے صداقت کسي اُس امر کے جو کہ فیصلہ مذکور میں خواہ صراحتاً یا ضمناً تجویز ہوچکا ہو یا بجواب کسي امر تنقیح طلب کے جو کہ اُس مقدمہ میں نسبت منصب کسي شخص کے یا نسبت کسي جائداد کي نوعیت کے یا کسي اور معاملہ کے طے ہوچکا ہو بطور شہادت قطعي بلکہ بطور شہادت بادي‌النظري کے بھي قابل ادخال نہیں ہی *

اگر ایک فیصلہ ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ مابین عمر و بکر کے ہوا ہو اور جس میں یہہ تجویز ہوا ہو کہ جائداد متنازعہ فیہ عمرو کي ملکیت ہی اس وجہہ سے کہ وہ متبنٰي بیٹا زید کا ہی ایسا فیصلہ تصور کیا جاوے کہ جو بمقابلہ اشخاص غیر کے نسبت ہونے تبنیت اور نسبت وجود و صحت تبنیت کے ناطق ہو تو حد سے زیادہ موجب ناانصافي اور بد انتظامي کا ہو *

مثلا فرض کیا جاوے کہ ایک ہندو جو کہ منجملہ چار بھائیوں کے ہی مستحق بڑي زمینداري کا ہو جسکي سالانہ آمدني دو لاکھہ روپیہ ہو اور نیز ایک چھوٹے ٹکڑے اراضي کا مستحق ہو اور وہ اراضي زمینداري بعید میں واقع ہو اور نیز یہہ فرض کیا جاوے کہ وہ لاولد اور بلا چھوڑنے بیوہ کے مرجاوے اور اُسکے بھائي جو کہ زندہ ہیں بطور اُسکے وارثوں کے

کل اراضي پر قابض هو جاوین اور اُس چهوتے تکڑے زمین کو بیچ ڈالیں اور بعد ازآن ایک شخص بدعوی ہونے متبنی بیتے متوفی کے مشتري اراضي مذکور پر دعوي کرے اور دعوي منصف کي عدالت میں بدیں بیان دایر کرے که برادان متوفی کے غیر مجاز انتقال تھے - مشتري شاید غریب آدمي هو جو که نه گواه طلب کرا سکتا هی نه پوري جوابدهي مقدمه کي کرسکتا هی اور یهه شخص دعویدار بلا کسي سازش کے اُس مقدمه میں اِس امر کے طی کرانے میں کامیاب هو که مدعي متبنی هی اور اِس بناء پر قبضه اراضي مذکور کا حاصل کرے اور مشتري کو وسایل اپیل کے نهوں پس اگر یهه فیصله جبج منت ان ایم قرار دیدیا جاوے اور متوفی کے بهائیوں پر نسبت منصب ڈگریدار جو که اُسکو بوجهه تبنیت حاصل هوا هی ناطق تصور کیا جاوے تو ایک ایسي نالش میں جو که وه شخص نسبت کل زمینداري کے کرے اُنکو کچهه وسایل اپني ملکیت بچانے کے نهونگے گو کتني هی صاف شهادت اس بات کي دے سکتے هوں که تبنیت نهیں هوئي تهي *

فرض کرو که مشتري جسپر که منصف کي عدالت میں ڈگري هوچکي تهي ایک جائداد کا نیک نیت خریدار تها اور یهه که عدالت منصف کي ایک عدالت مجاز بحیثیت وقوع وقعت جائداد کے تهي پس اگر وه ڈگري جبج منت ان ایم هوتي تو کوئي وسیله منصف کي ڈگري سے بچنے کا نه تها اور اس طرح پر ڈگري منصف کي عدالت کي جو که نسبت اراضي موقوعه اندرون اُسکے اختیار کے هی ایک قطعي اور ناطق طور پر هی مگر زمینداري کي نسبت بمقابله اُن اشخاص کے جنهوں نے که منصف کے مقدمه کا ذکر بهي نه سنا هو ناطق نهیں هو سکتي اور نه کوئي دلیل اس امر کي هی که وه ڈگري بطور شهادت بادي‌النظري کے بهي اُس مقدمه میں داخل هو سکے *

ایسا فیصله یا تو بحیثیت هونے جبج منت ان ایم کے داخل هوتا هی یا بطور اور فیصلهجات کے لیکن نسبت امر تبنیت کے مطلق قابل ادخال نهیں هی کیونکه اگر بطور شهادت بادي‌النظري کے بهي اُسکو داخل هونے دیں تو بار ثبوت مدعاعلیه پرپڑ کر ایک سخت ناانصافي هو کیونکه مدعاعلیه کو ایک نفي ثابت کرني پڑے بدیں مضمون که مدعي کي

تبنیت نہیں ہوئي اور ممکن هی کہ بعد انقضاء مدت دراز کے ایسا ثابت کرنا سخت دشوار هو *

اصل یہہ هی کہ منصف ایک ایسے مقدمہ میں حقوق فریقین نسبت جائداد متنازعہ فیہ کے تجویز کرنے کا مجاز هی اور ایک عارضي طور امر تبنیت کو بهي طی کر سکتا هی لیکن اُسکو ایسي نالش کے سننے کا جو کہ صرف واسطے قائم کرنے منصب کے هو اختیار نہیں هی *

پس همکو کچهہ تامل اس امر کے بیان کرنے میں نہیں هی کہ فیصلہ سابق سنہ ۱۸۵۳ع نسبت امر تبنیت کے نہ بطور شہادت قطعي کے داخل هو سکتا هی نہ بطور شہادت بادي النظري کے *

یہہ فیصلہ بالکل مطابق هی فیصلہ پریوي کونسل بمقدمہ راجہ شب گنگا سے [۳] اُس مقدمہ میں حکام پریوي کونسل نے تجویز کیا کہ ایک ایسا فیصلہ جو کہ ایک ایسے مقدمہ میں هوا هو جو کہ عمرو نے بکر پر واسطے حصول جائداد کے دایر کیا هو اور اُس میں ایک تنقیح قرار پاکر کسي شخص کي یا خاندان کي حیثیت قرار دیگئي هو تو ایسا فیصلہ ججمنٹ ان ایم نہیں تصور هوگا ۔ یہہ صاف هی کہ ایسا فیصلہ صرف ایک فیصلہ ناطق مابین فریقین کے هی *

فیصلہ مسٹر جسٹس هالوي کا جسکا حوالہ سر بارنس پیکاک نے فیصلہ منقول الصدر میں کیا هی نیز قابل ملاحظہ هی اُس سے بہت فائدہ هوگا [۴] *

ایک مقدمہ اجلاس کامل میں یہہ تجویز هوا کہ فیصلہ جو کہ منجملہ چند شرکاء پٹہ کے ایک کے خلاف اس بناء پر کہ پٹہ جعلي هی صادر هو ججمنٹ ان ایم نہیں هی اور کسي دوسرے شریک کے مقابلہ میں جو کہ مقدمہ سابق میں فریق نہو قابل ادخال شہادت نہیں هی ۔ اور ایسا فریق دعوي واسطے استقرار اپنے حق کے بر بناء پٹہ مذکور کے کر سکتا هی [۵] *

واضح رهے کہ فیصلہ‌جات متعلقہ دفعہ هذا یعني ججمنٹ ان ایم فوجداري اور دیواني دونوں میں داخل هو سکتے هیں اور اپنے اپنے اُمور

---

۳ مووزانڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۵۳۹

۴ بهوا نالي بنام اومکالا ترم مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۷۶ دیواني

۵ گنگادهرراے بنام اومامندري داسي ویکلي جلد ۷ صفحہ ۳۲۷ دیواني

مندرجہ کی بابت شہادت قطعی اور ناطق تصور ہوتے ہیں اور علاوہ فریقین مقدمہ کے اوروں کے مقابلہ پر بھی بطور ججمنٹ ان ایم کے ثبوت قطعی اُمور مندرجہ متذکرہ دفعہ ہذا کے ہیں *

فیصلجات وغیرہ مابین اشخاص ثالث اب متعلق ہیں

دفعہ ۴۲ جو فیصلے یا حکم یا ڈگریاں علاوہ متذکرہ دفعہ ۴۱ کے ہوں وہ واقعہ متعلقہ اِس شرط پر ہیں کہ وہ معاملات نوع عام متعلقہ تحقیقات سے علاقہ رکھتے ہوں لیکن ایسے فیصلے یا حکم یا ڈگریاں ثبوت قطعی اُس امر کی نہیں ہیں جو کہ اُن میں لکھا ہو *

تمثیلات

زید نے عمرو پر یہہ نالش کی کہ اُس نے اُس کی زمین پر مداخلت بیجا کی عمرو نے بیان کیا کہ اُس اراضی پر عوام کو استحقاق راہ چلنے کا ہی اور زید نے اُس سے انکار کیا *

موجود ہونا ایک ڈگری کا بحق مدعاعلیہ ایک مقدمہ میں جس میں کہ زید نے بکر پر واسطے مداخلت بیجا اُسی جگہہ کے نالش کی تھی اور بکر نے اُسی راستہ کے استحقاق کا ہونا بیان کیا تھا واقعہ متعلقہ ہی لیکن وہ ثبوت قطعی حق مرور کا نہیں ہی *

دفعہ ھذا ایک تیسري طرح پر فیصلجات کے قابل ادخال شہادت ھونیکا ذکر کرتي ھی یعني وہ فیصلجات جو کہ نسبت معاملات نوع عام کے متعلق تحقیقات سے ھوں قابل ادخال شہادت ھیں گو اُسکے فریقین مقدمہ حال میں فریق ھوں یا نہوں - في التحقیقت یہہ اعادہ ھی دفعہ ۱۳ - ایکٹ ھذا کا کیونکہ اُسکے مطابق ایسے فیصلجات جنکا ذکر اِس دفعہ میں ھی قابل ادخال شہادت ھیں - اور دفعہ مذکور کي شرح کے دیکھنے سے معلوم ھوگا کہ معاملات نوع عام کنکو کھتے ھیں اور کن صورتوں میں فیصلجات متعلق اُنکے قابل ادخال ھیں ۶ *

واضح رھے کہ متن دفعہ ھذا میں فیصلجات متعلقہ دفعہ ۴۱ - ایکٹ ھذا اور متعلقہ دفعہ ھذا کے مابین تفریق کردي گئي ھی اور جزو آخر متن دفعہ ھذا سے یہہ صاف ھی کہ فیصلجات متعلقہ دفعہ ھذا ناطق نہ تصور کیئے جاوینگے *

لیکن یہہ بات ملحوظ رھے کہ الفاظ متن دفعہ ھذا " لیکن ایسے فیصلے یا حکم یا ڈگري ثبوت قطعي اُس امر کے نہیں ھیں جو اُنمیں لکھا ھو " حکمي اور لازمي ھر حال میں نہیں ھی کیونکہ اگر بالاتفاق فیصلہ متعلقہ معاملات نوع عام مابین اُنہیں فریق کے ھوں جو کہ مقدمہ حال میں فریق ھیں جو کہ حسب منشاء دفعہ ۴۰ - ایکٹ ھذا و اُصول امر تجویز شدہ جسکا ذکر اُس دفعہ کي شرح میں ھی ناطق تصور ھونگے *

فیصلہ جات متعلقہ دفعہ ھذا جنمیں کہ معاملات نوع عام کي تجویز ھوئي ھو بمقابلہ اشخاص غیر فریق کے قابل ادخال شہادت ھندوستان کي عدالتوں میں تجویز کیئے گئے ھیں ۷ *

اور ایک فیصلہ بمقدمہ سابق جس میں کہ مدعاعلیہما مقدمہ حال مقدمہ سابق میں بھي مدعاعلیہما تھے اور نسبت حیثیت ایک گانوں کے مقدمہ سابق میں وھي امر متنازعہ فیہ تھا جو کہ مقدمہ حال

---

۶ دیکھو صفحہ ۷۳

۷ ھرگا داس راے چودھري بنام ثراندر کماردت چودھري ویکلي جلد ۶ صفحہ ۲۳۲ دیواني — و مادھب چندر ناتھہ بسواس بنام تومي بیوہ ویکلي جلد ۷ صفحہ ۲۱۰ دیواني

میں ھی گو مدعي مقدمہ سابق اور تھا اور مدعي مقدمہ حال اور -
فیصلہ مقدمہ ماقبل اِس مقدمہ مابعد میں قابل ادخال شہادت تصور
ہوا - لیکن اس وجہہ سے کہ فریقین مقدمہ ھذا وھي فریق نہیں ھیں
جو مقدمہ سابق میں فریقین تھے وہ فیصلہ ثبوت قطعي تصور نہوا [8] *

یہہ فیصلہ دفعہ ۴۲ یا دفعہ ۱۳ کے سوا اور کسي دفعہ کي رو سے قابل
ادخال شہادت تصور نہوتا *

تعریف ثبوت قطعي کي شرح دفعہ ۴ - ایکٹ ھذا میں مندرج
ھی [9] *

دفعہ ۴۳ فیصلے یا حکم ڈگریاں سوائے اُن کے جن کا ذکر دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ میں

اگر وسے فیصلجات وغیرہ متعلق نہیں ھوتے

ہوا واقعات غیر متعلقہ ھیں الا اُس حال میں کہ موجودگي اُس فیصلہ یا حکم یا ڈگري کي واقعہ تنقیحي یا ایکٹ ھذا کے کسي اور حکم کے بموجب واقعہ متعلقہ ھو *

تمثیلات

(الف) زید اور عمرو نے جداگانہ نالش بابت ایک مضمون تہتک آمیز کے جو اُنمیں سے ھرایک پر عاید ہوتا تھا بنام بکر رجوع کي اور بکر نے ھر مقدمہ میں کہا کہ مضمون جسکا تہتک آمیز ہونا بیان کیا گیا ھی

8 لالہ رنگ لال بنام دیپ نراین تواري بنگال جلد ۶ صفحہ ۶۹
9 دیکھو صفحہ ۳۸

سچ هی اور حالات مقدمه اس نوع کے هیں که ازروے
قیاس غالب وہ مضمون هر مقدمه میں سچا هی یا
دونوں میں سچا نہیں هی *

زید نے ایک ڈگری هرجه کي بکر پر اس وجهه سے
حاصل کي که بکر اپني بریت نہیں کرسکا یهه واقعه غیر
متعلقه مابین عمرو اور بکر کے هی *

(ب) زید نے عمر پر اپني زوجه هنده کے ساتهه
زنا کرنے کي نالش کي *

عمرو نے بیان کیا که هنده زید کي زوجه نہیں هی
لیکن عدالت نے عمرو کو مجرم زنا قرار دیا *

من بعد هنده پر نالش بگمي کي (شوهر یا زوجه
کي حیات میں شادي کرنا جو ازروے قانون انگلستان
ممنوع هی) رجوع کي گئي اس بیان سے که زید کي
حیات میں اُسنے عمرو کے ساتهه ازدواج کیا هنده کهتي
هی که وہ عمرو کي زوجه نہیں هوئي *

فیصله جو بمقابله عمرو کے هوا تها هنده کے مقابله میں
غیر متعلقه هی *

(ج) زید نے عمرو پر نالش کي که اُسنے میري
گاے چورالي هی اور عمرو مجرم قرار دیا گیا *

من بعد زید نے بکر پر گاے کي بابت نالش کي جسکو
عمرو نے اُسکے هاتهه قبل مجرم ثابت هونے کے بیچا تها
فیصله جو مابین زید اور بکر کے هوا تها عمرو کے مقابله
میں غیر متعلق هی *

(د) زید نے اراضي کے قبضہ کي ڈگري عمرو کے مقابلہ میں حاصل کي اسکے باعث سے عمرو کے بیٹے بکر نے زید کو مار ڈالا *

موجود گي اُس فیصلہ کي بہ ثبوت باعث ترغیب جرم کے واقعہ متعلقہ هی *

سواے اُن فیصلجات کے جنکا ذکر دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ میں ہوا هی اُور فیصلجات حسب منشاء دفعہ هذا قابل ادخال شہادت دو صورتوں میں هیں —

۱ — جبکہ موجودگي اُس فیصلہ یا ڈگري یا حکم کي واقعہ تنقیحي هو *

۲ — جبکہ کسي اور حکم ایکٹ هذا کے مطابق واقعہ متعلقہ هو *

صورت اول صاف هی اُسکي نسبت زیادہ لکھنے کي ضرورت نہیں هی لیکن صورت دوم الفاظ قانوني سے صاف و صریح نہیں هی گو تمثیلات میں واضعان قانون نے اُسکے ظاهر کرنے میں کوشش کي هی *

مفصلہ ذیل چند صورتیں مسٹر فیلڈ نے اپني کتاب لاجواب شرح ایکٹ هذا میں نہایت خوبي کے ساتھہ بیان کي هیں *

اگر چند اشخاص جو کہ مشترک نویسندگان تمسک هوں اور اُنمیں سے ایک پر داین کل کي ڈگري حاصل کر لے اور یہہ مدیون جسپر کہ ڈگري هوئي تھي روپیہ پوري ڈگري کا ادا کردے اور پھر اپنے شریک تمسک کے لکھنے والوں پر دعوي دلا پانے حصہ رسدي کا کرے تو وہ ڈگري جو کہ مدیون نے حاصل کي تھي بغرض ثبوت مقدار اُس روپیہ کے جو کہ مدعي نے ادا کیا هی واقعہ متعلقہ هی لیکن نسبت صحت تمسک و مقدار حصہ رسدي کے کوئي شہادت نہیں هی [1] *

اسکے قابل ادخال هونے کي دو وجہہ هیں ایک تو اُس ڈگري کي نسبت بیان کرنا واسطے تمہید مضمون امر تنقیح طلب کے جو متعلق

---

[1] دیکھو شرح قانون شہادت مولفہ مسٹر فیلڈ صفحہ ۱۳۶

مقدار دعوی سے ضروری تصور کیا جاتا ہی اور حسب دفعہ ۹ قابل ادخال ہی دوسرے حسب منشاء دفعہ ۷ کے داخل ہو سکتا ہی *

اسی طرح پر کوئی اصل اپنے کارندہ پر واسطے دلاپانے زر ہرجہ کے جو کہ اُسکو بوجہہ غفلت کارندہ کے ہوا ہی دعوی دائر کرے تو ایک ڈگری جو کہ اصل پر ایک شخص غیر نے حاصل کرکے جاری کرائی تھی واسطے ثبوت مقدار ہرجہ کے حسب دفعہ ۱۲ متعلق ہی *

اسی طرح پر جو ڈگری کہ ضامن کے نلم ہو چکی ہو وہ اُس نالش میں جو کہ ضامن اصل قرضدار پر کرے واسطے ثبوت مقدار اُس روپیہ کے جو ضامن کو دینا پڑا تھا قابل ادخال ہی لیکن وہ ڈگری شہادت اِس امر کی نہیں ہی کہ اصل قرضدار کی غفلت کی وجہہ سے روپیہ ضامن کو دینا پڑا اور نہ شہادت اس بات کی ہی کہ ضامن قانوناً ذمہ‌دار ادائے زر مذکور کا تھا *

اسی طرح پر جبکہ بغرض تنسیخ انتقال نا جائز ہندو بیوہ عورتوں کے دعوی دایر ہوتے ہیں تو یہہ امر دیکھا جاتا ہی کہ آیا کوئی ضرورت قانونی واسطے انتقال جایداد کے موجود تھی یا نہیں — اسکے ثبوت میں ڈگریات قرضہ واسطے ثابت کرنے مقدار اُس روپیہ کے جو بیوہ نے دیا تھا قابل ادخال شہادت ہیں لیکن اُن سے موجوگی ضرورت شاستری کی ثابت نہیں ہوتی ۲ — (دیکھو دفعہ ۷ و ۹ — ایکٹ ہذا) *

عمرو و بکر و خالد کچھہ اراضی کے مالک مشترک تھے بایام نابالغی خالد و عمرو و بکر نے ایک پٹہ موروثی زید کو دیدیا — خالد نے بعد اپنے بلوغ کے زید و عمرو و بکر پر نالش کرکے پٹہ مذکور کو منسوخ کرا دیا — اُسکے بعد زید نے عمرو و بکر پر ایک ثلث زر ثمن کا دعوی کیا جو کہ بمعاوضہ حصہ خالد کے تھا اور اپنے دعوی کی تائید میں عمرو و بکر کا دھوکا دینا بیان کیا یہہ تجویز ہوا کہ فیصلہ سابق فی نفسہ کوئی شہادت فریب کی تصور نہیں ہو سکتا اور مدعی جب تک کہ خود ثبوت فریب کا نہ دے اپنے دعوی کی ڈگری نہیں پا سکتا ۳ *

---

۲ گھنو لعل بنام گردھاری ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۶۹ دیوانی

۳ درگا چرن پوڈا جارج بنام سرسی بھوسن مِتّر ویکلی جلد ۵ صفحہ ۳ سے اسپشواب خفیفہ *

اس مقدمہ میں اگر فیصلہ بہ ثبوت فریب داخل ہو سکتا تو فی الحقیقت وہی حکم رکھتا جو فیصلہ متعلقہ مقدمہ ہذا اور زید کا دعوی فوراً ڈگری ہوجاتا اور عمرو و بکر کو کوئی موقع اپنی جوابدہی کرنیکا نملتا *

ٹیلر صاحب نے اپنی کتاب شہادت میں بیان کیا ہی کہ یہہ ایک اصول عام ہی کہ فیصلجات فوجداری بہ ثبوت اُن اُمور کے جنکی بناء پر وہ صادر کیئے جاتے ہیں مقدمات دیوانی میں اُن واقعات کے ثابت کرانے کے لیئے جنکی بناہ پر فوجداری میں مقدمہ فیصل ہوا تھا قابل ادخال نہیں ہیں — چنانچہ ایک مقدمہ میں جس میں کہ دعوی واسطے دلا پانے اُس ہرجہ کے جو کہ مدعی کو بوجہ ہنگامہ مدعاعلیہم پہونچا تھا عدالت دیوانی میں دایر ہوا اور قبل اسکے مجسٹریت نے مدعاعلیہم کو اس بنا پر کہ اُنہوں نے خود مدعی پر حملہ کیا تھا ماخوذ ٹھہرایا تھا اور وہ فیصلہ مجسٹریت شہادت میں مقدمہ دیوانی میں پیش ہوا تو باوجود اِسکے عدالت دیوانی نے یہہ تجویز کیا کہ کوئی حملہ نہیں ہوا تھا اور دعوی ڈسمس کیا — اور ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ حکم سزا مقدمہ فوجداری ثبوت نہیں ہی ایک مقدمہ دیوانی میں جو کہ واسطے دلاپانے ہرجہ اُسی فعل کے دایر کیا جاوے [۴] *

اور اسی طرح پر یہہ تجویز ہوچکا ہی کہ عدالت دیوانی پابند اس امر کی نہیں ہی کہ جس دستاویز کو بحیثیت فوجداری مجسٹریت نے صحیح تصور کیا ہو اُسکو خواہ مخواہ وہ بھی صحیح تصور کرے اور اختیار ہی جس دستاویز کو مجسٹریت نے سچا سمجھا ہی اُسکو حاکم دیوانی جھوٹا سمجھے [۵] *

اور عدالت دیوانی کو لازم ہی کہ واقعات متعلقہ کی خود تجویز کرے [۶] *

---

۴ بشو ناتھہ نیوگی بنام ہرگوبند نیوگی ویکلی جلد ۵ صفحہ ۷ نظائر دیوانی — و علی بخش ڈاکٹر بنام شیخ ضمیرالدین بنگال جلد ۴ صفحہ ۳۱ نظائر دیوانی

۵ ننانند سورما بنام کاشی ناتھہ ہنکو ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۶ نظائر دیوانی

۶ کرامت اللہ چودھری بنام غلام حسین ویکلی جلد ۹ صفحہ ۷۷ نظائر دیوانی

جیسا که مقدمات دیواني میں فیصلجات فوجداري ثبوت اُن واقعات کا نہیں ہیں جنپر که فیصله فوجداري صادر کیا جاوے اسي طرح پر فیصلجات دیواني عدالتہاے فوجداري پر ناطق نہیں تصور کیئے جاسکتے لیکن گو حکم سزا عدالت مجسٹریٹ دیواني میں دایر نہیں ہوسکتا تاهم اگر مقدمه فوجداري میں اُسي مدعاعلیه نے اقرار جرم کیا هو تو وه اقرار جرم بطور اقبال حسب دفعه ۱۸ — ایکٹ هذا قابل ادخال شہادت مقدمات دیواني میں هی *

لیکن گو نه فیصله فوجداري ثبوت هی واقعات مستدله اپنے کا مقدمات دیواني میں اور نه فیصله دیواني ثبوت هی مقدمه فوجداري میں لیکن مفصله ذیل مقاصد کے لیئے فیصلجات فوجداري قابل ادخال ہیں :—

فیصله برأت بمقدمه فوجداري ایک ایسے مقدمه میں جو که مدعاعلیه بري شده مدعي مقدمه فوجداري پر واسطے هرجه کے دعوی کرے صرف اس امر کے لیئے قابل ادخال شہادت هی که مدعي مقدمه دیواني فوجداري سے بري قرار دیا گیا — مگر نه تو اس امر کا ثبوت هی که مدعاعلیه مقدمه دیواني کا مدعي فوجداري کے مقدمه کا تہانه یہه که اُسنے بدنیتي سے فوجداري میں نالش کي تهي نه یہه که بلاوجهه کافي نالش کي تهي اور نه یہه که مدعي مقدمه دیواني واقع میں بے قصور تہا *

علی هذالقیاس مسل مقدمه دیواني مقدمه فوجداري میں به ثبوت اس امر کے شہادت میں پذیرا ہوسکتي هی که مدعاعلیه نے جسپر که حلف دروغي کا الزام لگایا گیا ایک اظہار حلفي دیا اور وه اظہار کارروائي عدالت میں دیا گیا لیکن فیصله عدالت دیواني مقدمه فوجداري میں کوئي ثبوت اس امر کا نہیں هی که اِظہار مدعاعلیه (جو که فوجداري میں ملزم هی) دروغ تہا *

اُمور مفصله بالا جنکا ذکر شرح میں واضح طور پر کیا گیا هی تمثیلات دفعه هذا کے پڑهنے سے واضح هونگے مثلا تمثیل (الف) میں فیصله اس وجهه سے ناقابل ادخال هی که وه مابین اشخاص غیر هی اسلیئے دفعه ۴۰ کے موافق نہیں داخل هوسکتا اور نه فیصله اُن عدالتوں کا هی جنکا ذکر دفعه ۴۱ میں هی اور اُسکے موافق نہیں داخل هوسکتا اور نه معاملات نوع عام سے هی که جو دفعه ۴۲ کے مطابق داخل هوسکے نه کسي اور دفعه

ایکت هذا کے مطابق داخل هوسکتا هی — اور تمثیلات (ب) و (ج) بھي انهیں وجوهات کي وجهه سے قابل ادخال نهیں لیکن تمثیل (د) البته حسب منشاء دفعه ۸ — ایکت هذا قابل ادخال هی بلکه تمثیل (الف) دفعه مذکور اس سے بهت مطابقت رکھتي هی *

معلوم هوتا هی که تمثیل (ب) میں ایک غلطي واقع هوئي هی جو که واضعان قانون کے مطلب کو خبط کرتي هی اور وه صرف ایک تحریري غلطي معلوم هوتي هی بعوض اِن الفاظ کے ” هنده کهتي هی که وه عمرو کي زوجه نه تھي “ یهه الفاظ هونے چاهیئیں که (هنده کهتي هی که وه زید کي زوجه نه تھي) *

دفعه ۴۴ هر فریق نالش یا اور مقدمه کا یهه ثابت کرسکتا هی که کوئي فیصله یا حکم یا ڈگري جو حسب دفعه ۴۰ یا ۴۱ یا ۴۲ کے واقعه متعلقه هی اور فریق مخالف نے اُسکو ثابت کردیا هی ایسي عدالت سے حاصل هوئي تھي جسکو اختیار اُسکے صادر کرنے کا نه تھا یا بفریب یا بسازش حاصل هوئي تھي *

فریب یا سازش یا عدم اختیاري عدالت ثابت کیجا سکتي هی

دفعه هذا اس امر کي اِجازت دیتي هی که جب کبھي کوئي فریق یهه ثابت کرسکے که فیصله جو که فریق ثاني نے حسب شرایط دفعات ۴۰ یا ۴۱ یا ۴۲ کے داخل کیا هی وه فریباً حاصل هوا هی ۷ اور اس فریق

۷ جان پروڈیل کمپني بنام اے سي گریگوري ویکلي جلد ۲ صفحه ۶۳ نظائر ایکت ۱۰ سنه ۱۸۵۹ع

ہے کو اُس قسم کي شہادت کے داخل کرنے کا اختيار هی ليکن اُن فيصلجات کي نسبت جو حسب دفعه ۴۳ قابل ادخال هيں اس قسم کي شہادت نہيں دي جاسکتي حسب اصول متعارفه چہارم منذکرہ مقدمه کتاب هذا تمام ڈگريوں اور فيصلوں کي نسبت قياس يهه هوتا هی که وہ عدالت مجاز نے صادر کيئے هيں اور اس وجهه سے يا ثبوت اس امر کا که عدالت مجاز نے اُسکو صادر نہيں کيا ذمه اُس شخص کے هی جو اُسکو شہادت سے خارج کيا چاهتا هی جيسا که الفاظ دفعه هذا سے خود ظاهر هی که ,, هر فريق يهه ثابت کر سکتا هی " جس سے صريح بار ثبوت اُس شخص کے ذمه هی جو عدم اختيار عدالت صادر کننده بيان کرتا هی *

چنانچه ايک مقدمه ميں جسميں که زيد نے ايک ڈگري بر بناء تمسک حاصل کي تهي اس بيان سے که وہ تمسک عمرو کے باپ کا لکها هوا هی اور پهر زيد نے اُس ڈگري کو جاري کرانا چاها اور مدعاعليه کے حق حقوق کو بحيثيت اُسکے باپ کے وارث کے نيلام کرانا چاها عمرو نے دعوي اس بيان سے کيا که ڈگري زيد نے فريب اور سازش سے حاصل کي تهي اور يهه که مجکو کارروائي اجراے ڈگري سے خبر نہيں کي گئي — يهه قرار پايا که عمرو مدعي کا يهه کام هی که فريب ثابت کرے اور مدعاعليه کے ذمه بار ثبوت اس امر کا نہيں هی که يهه ثابت کرے که ايک ڈگري جو که عدالت مجاز نے صادر کي هی سازشي نہيں هی يا يهه که اطلاع مدعي کو پهونچي تهي [۸] *

اور فريب بلا کافي وجهه کے قياس نہيں کيا جاتا [۹] *

پس دو وجوهات کے سبب سے فيصلهجات عدالت بيکار هو سکتے هيں :—

۱ — جبکه عدالت جسکا فيصله صادر کيا هوا هی غيرمجاز هو *

۲ — جبکه فيصله بفريب يا بسازش حاصل کيا گيا هو *

---

۸ مهودا چندر ملک بنام بزودا سندري داسي ويکلي جلد ۱۲ صفحه ۴۸ أ

۹ نبين دهن سورجا بنام رام دهن چاترجي ويکلي جلد ۶ صفحه ۲۳۵

وجهه اول يعني عدم اختيار عدالت

وه اصول جنپر که عدالت کے حد اختيار کي تجويز هوتي هی دفعه ۴۲ کي شرح ميں بيان هو چکے هيں [1] اور اس دفعه کي شرح ميں صرف اُن چند مقدمات کا ذکر کيا جاتا هی جنميں که بعد مباحثه يهه طی هوا هی که کس عدالت کو اختيار سماعت هی *

مقدمات قابل سماعت

دعوي واسطے اثبات استحقاق نسبت پوجا کرانے جاتريوں کے کسي خاص مندر کے اندرون اختيار عدالت ديواني قرار پايا هی بشرطيکه ايسا استحقاق نوعيت استحقاق مالکانه کي رکهتا هو [2] اسي طرح پر نالش واسطے اعاده حقوق شوهري جو که مسلمان شوهر اپني زوجه پر کرے اندرون اختيار عدالت ديواني کے هی [3] - نالش واسطے هرجه کے جو گالي دينے کي وجهه سے مدعي کو پيدا هوا هو، اور جس سے اُسکي روح کو تکليف پهونچي هو وه بهي اندرون اختيار عدالت ديواني کے هی [4] - هندووں کے اعاده حقوق شوهري کي نالش بهي ديواني کے سماعت کے قابل هی [5] - اِسي طرح نالش بابت اُس امر کے جوکه کسي مجسٹريت نے اپنے حد اختيار کے باهر اور بلا وجهه معقول کي کارروائي ميں جو اُسکے حد اختيار سے باهر تهي اور جسکے واسطے کوئي وجهه معقول نه تهي ديواني ميں هو سکتي هی [6] -

---

۱ ديکهو صفحه ۱۹۵

۲ سري شنکر بهتهي سوامي بنام سده لنگاچکر بتي موررزانڈين اپيل صفحه ۱۹۸

۳ منشي بذل الرحيم بنام شمس النسا بيگم موررزانڈين اپيل جلد ۱۱ صفحه ۵۵۳

۴ گور چندر رئي ڈنڈي بنام نلي ويکلي جلد ۸ صفحه ۳۵۶ ديواني

و کالي کمار متر بنام کفي بوشا چارج بنگال رپورٹ جلد ۶ صفحه ۹۹ ضميمه

و شيخ تقي بنام خوش دل بسواس ويکلي جلد ۶ صفحه ۱۵۱ ديواني

و مولوي غلام حسين بنام هوگوبند داس ويکلي جلد ۱ صفحه ۱۹ ديواني

۵ خوبن بي بي بنام امير چند ويکلي جلد ۶ صفحه ۱۰۵ ـــ و رام پهل بنام مادهو هائي کورٹ آگره ۲۸ جنوري سنه ۱۸۶۷ ع تمبري ۲۰۱۶ سنه ۱۸۶۶ ع

۶ دناپانه ديوکار بنام بپراچا پوپٹي هائي کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحه ۳۱

یا جو مجسٹریٹ بلا نیک نیتي کے عمل درآمد کرے [7] — نالش واسطے هرجہ کے جو ایسے ایک فعل کي وجهہ سے پیدا هو جو کہ جرم تصور کیا جاتا هی [8] نالش واسطے ایک رهنامہ کے جعلي قرار دیئے جانے کي بشرطیکہ اُس سے مدعي کو نقصان پهونچتا هو [9] نالش واسطے نان ونفقہ ایک هندو جورو کي باوجود احکام ضابطہ فوجداري کے [1] نالش بنام گورنمنت واسطے موقوفي ناجایز اُسکے ملازم کي [2] نالش واسطے دلا پانے ایک ایسے روپیہ کي جو کہ بغرض اداے ڈگري عدالت کے باهر داخل کیا هی اور باوجود ادا هو جانے ڈگري ڈگریدار نے جاري کرانے کي پهر درخواست دي هو [3] لیکن مدراس کے اجلاس کامل نے اِسکے خلاف فیصلہ کیا هی یعني ایسي نالش قابل سماعت نہیں [4] *

مقدمات ناقابل سماعت

نالش واسطے دلا پانے هرجہ کے جو کہ بوجهہ گورنمنت کے کسي کار سرکاري کے هوا هو قابل سماعت نہیں هی [5] واسطے استقرار حق داخل کرانے جانے کسي سماج میں جس سے خارج کیئے جانے سے جائداد میں کچهہ هرج واقع نہوا هو اور نہ ذات سے خارج کر دینے کے درجہ تک پهونچا هو [6] نالش واسطے استقرار حق بلاے جانے شادي میں اور برادري میں حاصل کرنے

---

7 دنایک دیونکار بنام ارمسن اسٹرانگ بمبئي هائي کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۷

8 شاماں چرن بهوس بنام بهولا ناتهہ دت ویکلي جلد ۶ صفحہ ۹ — استصواب دیواني

9 فقیر چند بنام ٹهاکر سنگهہ بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۱۲

1 لالہ گوري ناتهہ بنام مساۃ جیتن کنور ویکلي جلد ۶ صفحہ ۵۷ دیواني

2 هیوز بنام سکرٹري آف اسٹیٹ بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۸۸

3 کنامتي بنام پران کشوري داسي فیصلہ اجلاس کامل بنگال لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۲۳

4 ارو تو چلامي بنام ابو ویلي مدراس هائي کورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۸۸

5 ایسٹ انڈیا کمپني بنام کماچي بئي صاحبہ سد لینڈر پریوي کونسل صفحہ ۳۷۳

6 سدارام بٹو بنام سدارام وغیرہ بنگال جلد ۳ صفحہ ۹۱ — و جے چندر سرداو بنام رام چرن ویکلي جلد ۱ صفحہ ۳۲۵

کے لیئے [7] نالش واسطے استقرار حق نسبت حجامت حجام گانوں کے [8] نالش واسطے استقرار حق اُن تحفجات کے جو که ججمان اپنے پروهت کو بطور نذر ذاتي کے دیتے هیں اور جمله ججمان کو اپنے پروهت پسند کرنے کا اختیار هی [9] واسطے برقرار کیئے جانے گهتوال کے جسکو که پولیس نے موقوف کردیا هو اُس اراضي سے جسپر که وه گهتوال قابض تها [1] نالش واسطے دلا پانے هرجه کے جو که ایک مجسٹریٹ سے باختیار حاکمانه عمل میں ایا هو گو کافي احتیاط سے نه کیا گیا هو [2] عدالت هاے دیواني اُس اهتمام میں جو که کورٹ آف آرڈس نے نسبت تنخواه ایک مهتمم اُس جائداد کے جو که اُسکے ماتحت هی کیا هو دستاندازي کرنے کي مجاز نهیں هی [3] اور نه عدالت دیواني کو یهه اختیار هی که ایسي نالش کو جو کورٹ آف وارڈس پر اس غرض سے کي جاوے که حکم بورڈ آف ریونیو واسطے تعلیم ایک مقام خاص پر نابالغ کے جاري نهونے پاوے اس بنا پر که صحت نابالغ میں بوجهه رهنے ایسے مقام کے جهاں که اُسکو حکم هوا هی فتور واقع هوگا [4] اسي طرح پر هائي کورٹ نے اس امر میں دستاندازي کرنے سے انکار کیا که شادي ایک لڑکي نابالغ کي جو که اهتمام کورٹ آف وارڈس میں هی کیونکر کیجاوے [5] *

عدالت دیواني کا سارٹیفکٹ بموجب ایکٹ ۴۰ سنه ۱۸۵۸ع جسکي رو سے اُسنے ولي مقرر کیا هو کورٹ آف وارڈس کو اُس صورت میں جائداد

---

۷ رام دت بسواس بنام مهادیو مانک ٹهاکر بنگال صدر دیواني عدالت سنه ۱۸۵۰ع صفحه ۶۴

۸ پهاگن نٹي بنام منٹي ماٹا بنگال صدر دیواني عدالت سنه ۱۸۵۴ع صفحه ۳۹۵

۹ نوبن چندر دت بنام مادهب چندر منڈل ویکلي جلد ۵ صفحه ۲۵ دیواني

۱ دیبي نراین سنگه بنام سري کش سنگي وغیره ویکلي جلد ۱ صفحه ۳۲۱ دیواني

۲ ڈاکٹر هوگلي وایشر چندر متر بنام تارک ناتهه مکهوپادهیا بنگال جلد ۷ صفحه ۲۲۹

۳ راني سرب سندري دیبي بنام ڈاکٹر موهن سنگه ویکلي رپورٹر جلد ۷ صفحه ۲۲۱

۴ ڈاکٹر بیربهوم بنام هیدکني دیبي ویکلي جلد سنه ۱۸۶۴ع صفحه ۲۳۲ دیواني

۵ گنجاده پرشاد بنام برسنگهه سادل ویکلي جلد ۵ صفحه ۲۱ — اپیل متفرقه

اور نابالغ کو اپنے اہتمام میں لینے سے مانع نہیں جبکہ قانوناً اُسکو ایسا اختیار ہو[6] *

کونسے مقدمات قابل سماعت دیوانی کے ہیں اور کونسے قابل سماعت مال کے ہیں

عدالت ہاے دیوانی کے قابل سماعت وہ مقدمات ہیں جنمیں استحقاق کی بحث ہو نہ قابل سماعت عدالت مال کے — چنانچہ اگر اثناء بٹوارہ میں کوئی نزاع نسبت مقدار حقیت فریقین کے برپا ہو تو قبل اسکے کہ حکام مال بٹوارہ کریں عدالت دیوانی کو حصہ و حقیت فریقین کی نسبت فیصلہ کرنا چاہیئے — فریقین میں سے جو بٹوارہ پر بوجہہ غیر مستحق ہونے حصص کے عذر پیش کرنا چاہے اُسکو لازم ہی کہ پندرہ دن کے اندر تاریخ اشتہار سے عذر پیش کرے[7] کاغذات بٹوارہ کلکٹر کمشنر یا بورڈ آف ریونیو کے پاس بھیجتا ہی اور اُنکا فیصلہ اس امر میں ناطق ہوتا ہی اور بیرون اختیار عدالت دیوانی — اور جب عدالت دیوانی کوئی ایسا حکم لکھہ کر ایسے حق کی نسبت فیصلہ کر کے عدالت مال میں بٹوارہ کے واسطے حکم بھیجے تو عدالت مال کو اُسکے حکم کی اطاعت بالکل لازمی ہی اور عدالت دیوانی اس امر کا حکم دے سکتی ہی کہ بٹوارہ کا خرچہ کسکو دینا چاہیئے[8] عدالت دیوانی کو نسبت معافی کی جائداد کے پورے اختیارات حاصل ہیں اور مال کی عدالت کو اختیارات نسبت مالگذار کے حاصل ہیں[9] جبکہ مابین فریقین ایک مقدمہ کے تعلق کاشتکار اور زمیندار نہیں ہی تو عدالت دیوانی کو اُس کے سننے کا اختیار ہی چنانچہ جبکہ کاشتکار کو ایک شخص غیر نے بیدخل کردیا ہو اور نہ زمیندار نے تو نالش عدالت دیوانی میں ہوگی[1] اور اسی طرح پر جبکہ ایک کاشتکار دوسرے کاشتکار

---

۶ مادھو شیودین سنگھہ بنام لمثر مدناپور بنگال جلد زائد صفحہ ۱۹۹

۷ ذاکرعلی چودھری بنام جگدسری ویکلی جلد اول ۳۲۳ دیوانی — و رادھاپاسہ سنگھہ بنام مہاراجہ دھیوج مہتاب چاند بہادر ویکلی جلد صفحہ ۱۵ متفرقہ — و رام سہاے سنگھہ وغیرہ بنام سید مظہرعلی وغیرہ بنگال جلد ۲ صفحہ ۲۱ ضمیمہ

۸ بیجناتھہ سہاے بنام لالہ سیتل پرشاد { بنگال جلد ۲ صفحہ ۱ — اجلاس کامل / ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۲ — اجلاس کامل }

و هرگوپالداس بنام رام غلام ساھو بنگال جلد ۵ صفحہ ۱۳۵

۹ قاسم بہادر بنام جانکی بی بی بنگال جلد ۴ صفحہ ۵۵

۱ محمد زکی بنام گزنپی راے ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۵

پر واسطے قبضه کے دعوی کرے اور زمیندار کو اُس میں صرف بطور گواه کے طلب کرایا هو تو یهه قابل سماعت عدالت دیوانی کے هی ۲ اسی طرح پر ایک نالش جوکه ایک شریک دوسرے شریک پر واسطے دلا پانے اُس زر منافع کے کرے جو که اُس نے بابت اُس اراضی کے وصول کیا جو اُن دونوں کی ملکیت هی اور جو دوسرے شریک کے قبضه میں هی ۳ اسی طرح پر ایک نالش جو که ایک شریک دوسرے شریک پر واسطے دلاپانے زر لگان اُس اراضی کے کرے جو که دوسرے شریک کے قبضه میں هی ۴ *

یهه همیشه سے بحث کے لایق امر رها هی که کونسے مقدمات قابل سماعت عدالت دیوانی کے هیں اور کونسے قابل سماعت مال کے لیکن اب اضلاع شمال و مغرب میں ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۳ع و ایکٹ ۱۹ سنه ۱۸۷۳ ع میں صریح طور پر اقسام مقدمات عدالت مال بیان کیئے گئے هیں اور جو بحث که اُن ایکٹوں میں نسبت حد اختیار عدالت کے هی وه بهی لایق غور و توجهه کے هی *

مختلف حصوں هندوستان میں مختلف قانون کے ذریعه سے عدالتهاے دیوانی قایم هوئی هیں اور هر ایک کے اختیارات اُن قانونوں کے مطابق قرار دیئے گئے هیں پس اگر هر ضلع کی عدالت کی حد اختیار کا ذکر کیا جاوے تو اس قدر طوالت هو جاویگی که مقاصد شرح هذا کے خلاف هوگا — پس یهاں مختصر طور پر صرف اتنا بیان کیا جاتا هی که کون سی عدالتیں کن اضلاع میں کن قانونوں کے ذریعه سے قایم هوئی هیں :—

عدالتهاے دیوانی } پریسیڈنسی بنگال میں موافق ایکٹ ۶ سنه ۱۸۷۱ ع

ایضاً پریسیڈنسی بمبئی میں موافق ایکٹ ۱۴ سنه ۱۸۶۹ ع

---

۲ رادها ناتهه مازم دار بنام هوچند مدرک ویکلی جلد سنه ۱۸۶۴ع صفحه ۶۰

۳ سمبهول سنگهه بنام سیتا سنگهه ویکلی جلد سنه ۱۸۶۴ ع صفحه ۱۲ — و لاله ایشوی پرشاد بنام اسٹوارٹ ویکلی جلد سنه ۱۸۶۴ صفحه ۱۲ — و سید حیدر علی بنام اموت چودهری ویکلی جلد ۱۸۶۴ ع صفحه ۳۴ — و سید شوانه علی بنام شیخ رمضان ویکلی جلد سنه ۱۸۶۴ ع صفحه ۵۳

۴ متهورا لال بنام شیخ نادر ویکلی جلد ۱ صفحه ۵۳

عدالتہاے دیواني اضلاع اودہ میں موافق ایکٹ ۳۲ سنہ ۱۸۷۱ ع
ایضاً پنجاب میں موافق ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۵ ع
و ۴ سنہ ۱۸۶۶ ع و ۲۷ سنہ
۱۸۶۷ ع و ۷ سنہ ۱۸۶۸ ع
ایضاً اضلاع جھانسي میں موافق ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۶۷ ع
ایضاً عدن میں موافق ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ ع
عدالتہاے خفیفہ } بیرون پریسیڈنسي ٹؤن موافق ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۶۵ ع
و ۱۰ سنہ ۱۷۶۷ ع
عدالتہاے مال } بنگال پریسیڈنسي میں موافق ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع
ایضاً شمال و مغرب میں موافق ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ ع
ایضاً اودہ میں موافق ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۸ ع

ایکٹ ہاے مفصلہ بالا کے دیکھنے سے حدود اختیارات عدالت ہاے مفصلہ بالا معلوم ہونگي اور اُن کے زیادہ صراحت سے یہاں ذکر کرنے کي ضرورت نہیں *

وجہہ دوم یعني فریب یا سازش

ایکٹ ہذا میں الفاظ فریب یا سازش کي تعریف نہیں دي گئي لیکن لفظ فریب کي تعریف قانون معاہدہ یعني ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع کي دفعہ ۱۷ میں واضعان قانون نے نہایت صراحت کے ساتھہ بیان کي ہی وہ دفعہ یہہ ہی —

تعریف فریب دفعہ ۱۷ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع

لفظ فریب اور اُس کے معني میں داخل ہر فعل منجملہ افعال مفصلہ ذیل کے ہی جسکا ارتکاب کوئي فریق معاہدہ کرے یا اُسکي مسامحت سے کیا جاوے یا اُس کا مختار کرے اس نیت سے کہ فریق ثاني یا اُسکا مختار دھوکہ کھاوے یا اُسکو اُس معاہدہ کے کرنے کي ترغیب ہو *

۱ — ایما کرنا بطور امر واقعہ کے ایسے امر کي طرف جو کہ سچا نہیں ہی منجانب اُس شخص کے جو اُسکے راست ہونے کو باور نہیں کرتا ہی *

۲ — ازروے عمل کے مخفي کیا جانا کیسي واقعہ کا ایسے شخص کي جانب سے جو اُس واقعہ کا علم رکھتا ہو یا اُسکو باور کرتا ہو *

۳ — وہ عہد جو بغیر نیت ایفا کے کیا جاوے *

۴ — اور کوئي فعل جو دھوکہ دینے کے لیئے کیا گیا ہو *

۵ — کوئي ایسا فعل یا ترک فعل جو قانون میں بالخصوص مبني بر فریب قرار دیا گیا ہو *

تشریح — محض سکوت نسبت ایسے واقعات کے جو قیاساً موثر اس بات کے ہوں کہ کوئي شخص کسي معاہدہ پر راضي ہوجاوے فریب نہیں ہی اِلا اُس حال میں کہ حالات مقدمہ ایسے ہوں کہ اُنکے لحاظ سے سکوت کرنے والیکو بولنا لازم ہو یا اُسکو سکوت براے خود بمنزلہ بولنے کے ہو *

(الف) زید نے بطور نیلام کے ہندہ کے ہاتھہ ایک گھوڑا فروخت کیا جسکو زید جانتا ہی کہ وہ صحیح وسالم نہیں ہی اور زید نے ہندہ سے اُس گھوڑے کے صحیح و سالم نہونے کے باب میں کچھہ نہیں کہا یہہ زید کا فریب نہیں ہی *

تمثیلات دفعہ ۱۷ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع

(ب) ہندہ زید کي بیٹي ہی اور ابھي بعد بلوغ پہنچي ہی اس صورت میں جو رشتہ کہ مابین اُن دونوں فریق کے ہی اُسکے لحاظ سے زید پر لازم ہی کہ اگر وہ گھوڑا صحیح و سالم نہو تو ہندہ سے کہدے *

(ج) ہندہ نے زید سے کہا کہ اگر تم اس گھوڑے کے صحیح و سالم ہونے سے انکار نکرو تو میں اُسکو ایسا ہي سمجھہ لونگي زید نے کچھہ نکہا اس صورت میں زید کا سکوت بمنزلہ بولنے کے ہی *

(د) زید و عمرو نے جو تاجر ہیں باہم ایک معاہدہ کیا اور زید کو خفیہ قیمت کے کم وبیش ہوجانے کي اطلاع ہی کہ جسکے سبب سے اُس معاہدہ انعقاد میں عمرو کي رضامندي میں خلل واقع ہوتا ہی پس زید پر لازم نہیں ہی کہ عمرو کو اُس سے مطلع کرے *

فریب ایسی چیز هی جو هر قسم کی عدالت کی کارروائی کو بیکار کردیتا هی چنانچہ ایک ڈگری عدالت اپیل کی جو کہ بعد ایک صلحنامہ کے جس کے بموجب اپیل کرنا منع تھا ایک ڈگری فریب سے حاصل کی هوئی قرار دی گئی [۵] اسیطرح پر جبکہ فریباً اور بلا اطلاع فریق ڈنی کے ڈگری حاصل کی گئی — مدیون ڈگری کو پھر سے سماعت کرانے مقدمہ کا حق هی اور مابین پندرہ دن کے اُس تاریخ سے جبکہ اُسکی ذات یا جائداد پر ڈگری جاری کی جاوے درخواست پھر سماعت مقدمہ کی دے سکتا هی [۶] اور گو ایکٹ هذا میں کچھہ صراحت نہیں هی کہ شخص فریق مقدمہ اور غیر فریق مقدمہ اور فریب دهندہ اور غیر فریب‌دهندہ سبکو اختیار ثابت کرنے اس امر کا هی یا نہیں لیکن تاهم ولایت کے مقدمات میں یہہ قرین انصاف قرار دیا گیا هی کہ وہ شخص جو کہ خود موجب اُس فریب کا هو جسکی وجهہ سے وہ ڈگری حاصل هوئی هو اُس ڈگری کو فریبی ثابت کرکے اُس سے نہیں بچ سکتا اسلیئے کہ اُصول یہہ هی کہ کوئی شخص اپنے فریب سے مستفید نہیں هوسکتا [۷] *

تعریف سازش

سازش ایک ایسی قرارداد باهمی مابین دو یا زیادہ اشخاص کے هی کہ جو اس غرض سے کی جاوے کہ کوئی ایسا فعل کریں جس سے تیسرے شخص کو ضرر پہنچے یا اور کوئی ناجائز غرض حاصل هو — سازش کارروائیہاے عدالت میں اُس قرارداد مخفی کو کہتے هیں کہ جو دو شخص آپسمیں اس غرض سے کریں کہ اُن میں کا ایک دوسرے پر نالش کرے تاکہ فیصلہ کسی ناجائز مقصد کے لیئے حاصل هو — ایسی سازش دو طرح پر هوسکتی هی :—

ا — جبکہ وہ واقعات جو عدالت کے سامنے پیش کیئے جاویں فی الحقیقت موجود نہوں *

---

۵ راجہ موہن گوشائیں بنام گور موہن گوشائیں ویکلی جلد ۴ صفحہ ۲۷ پریوی کونسل

۶ بیجناتھہ راے بنام بریجشور چکروتی ویکلی جلد ۲ صفحہ ۱۵ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹

۷ هوریدرلال چودهری بنام جگرناتهہ راے ویکلی جلد ۶ صفحہ ۱۳۷

۲ — جبکه وه واقعات موجود تو هوں لیکن واسطے حاصل کرنے سازشي فیصله کے تیار کیئے گئے هوں هر دو حال میں فیصله بیکار هوجاتا هی *

دفعه هذا میں صریح طور پر یهه نهیں لکها گیا که جبکه کوئي ایسا فعل داخل کیا جاوے که جو منسوخ هوچکا هو تو فریق ثاني کو ثابت کرنے اُس تنسیخ کا اختیار هی یا نهیں لیکن اُصولاً جبکه کوئي ایسا فیصله داخل هو تو فریق ثاني دوسرا فیصله داخل کرکے یهه ثابت کرسکتا هی که وه فیصله منسوخ هو گیا هی *

راے اشخاص غیر کي کس صورتیں واقعه متعلقه هی

دفعه ۴۵ جبکه عدالت کو کسي امر متعلقه قانون ملک غیر یا علم یا هنر کي بابت [یا در باب بحث شناخت دستخط کے ۸] اپني راے قائم کرني هو تو اُس باب میں راے اُن اشخاص کي جو اُس قانون ملک غیر یا علم یا هنر سے واقفیت مخصوصه رکهتے هوں واقعه متعلقه هی *

راے ماهرین

ایسے اشخاص ماهر کهلاتے هیں *

۸ ترمیم بذریعه دفعه ۳ ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کي هی کہ وفات زید کي زهر کے باعث سے هوئي یا نهیں *

راے ماهرین کي نسبت علامات اُس زهر کي جس سے کہ زید کا فوت هونا متصور هی واقعہ متعلقہ هی *

(ب) بحث اِس امر کي هی کہ زید بر وقت اِرتکاب ایک فعل مخصوص کے بوجهہ فتور عقل اُس فعل کي نوعیت یا اِس بات کے جانفے کي قابلیت رکهتا تها یا نهیں کہ جو فعل اُس سے سرزد هوتا هی وہ بیجا یا خلاف قانون هی *

راے ماهرین کي نسبت اِس سوال کے کہ وہ علامات جو کہ زید سے ظاهر هوئیں حسب معمول علامات فتور عقل کي هیں یا نهیں اور ایسے فتور عقل کي هیں یا نهیں اور ایسے فتور عقل سے همیشہ اشخاص ناقابل جاننے نوعیت اُن افعال کي جو اُنسے سرزد هوں یا جاننے اِس بات کے کہ جو کچهہ اُنسے سرزد هوتا هی وہ بیجا یا خلاف قانون هی هو جاتي هیں یا نهیں واقعہ متعلقہ هی *

(ج) اِس امر کي بحث پیش هی کہ فلاں دستاویز زید نے لکهي تهي یا نهیں اور ایک دوسري دستاویز پیش هوئي جو زید کي لکهي هوئي ثابت کي گئي یا اُسکا اِقبال کیا گیا *

(د) راے ماہرین کي اِس باب میں کہ وہ دونوں دستاویزات ایک ہي شخص کي لکھي ہیں یا جدے جدے شخص کي واقعہ متعلقہ ہی *

مقدمہ کتاب ہذا میں جہاں کہ اُصول متعارفہ مسلمہ عام کا بیان ہوا ہی اُصول دوم قابل غور ہی یعني یہہ کہ " نسبت پیشہ کے اُس پیشہ ور کي شہادت معتبر ہی " اُسي اُصول پر دفعہ ہذا مبني ہی اور نیز دفعات مابعد جو اِس دفعہ سے متعلق ہیں *

پس اِس دفعہ سے ایک نیا مضمون شروع ہوتا ہی یعني شہادت اُن اشخاص کي جو کہ بالذات واقعات مقدمہ سے کوئي علاقہ نہیں رکھتے دیجا سکتي ہی اور ابتدا شرح فصل ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اُصول چہارم یعني " واقعہ کي نسبت کیا خیال کیا گیا یا کیا خیال کیا جاتا ہی " اس مضمون سے متعلق ہی *

واضح رہے کہ دفعہ ہذا میں جس قسم کي شہادت لینے کي اجازت ہی وہ شہادت صرف اشخاص ماہرین کي ہی اور نہ اشخاص غیر کي — دفعہ ۳ یا دفعہ ۴ میں لفظ ماہر کي کوئي تعریف نہیں بیان ہوئي لیکن اس دفعہ میں صحیح طور پر لفظ ماہر کي تعریف بیان کردي ہی *

پس شرایط جو کہ حسب دفعہ ہذا لازمي ہیں اور جنکے بغیر اِس دفعہ کے مطابق شہادت داخل نہیں ہو سکتي وہ یہہ ہیں :—

شرط اول — مظہر جسکي راے پوچھني ہو ماہر ہو *

شرط دوم — راے جس امر کي نسبت پوچھي جاتي ہو وہ مفصلہ ذیل اقسام میں سے ہو :—

۱ — نسبت قانون ملک غیر کے *

۲ — نسبت علم یا ہنر کے *

۳ — نسبت شناخت دستخط کے *

پس سواے اُمور مفصلہ بالا کے اور کسي امر کي نسبت شہادت نہیں دیجا سکتي *

لفظ ماهر سے وہ شخص مراد هی جو کہ بوجهہ اپنے حالات اور اپنے کاروبار کے ایک واقفیت خاص نسبت کسي شی کے حاصل کرتا هی جسنے کہ توجهہ خاص کسي مضمون پر کی هو مثلاً ایک شخص جسکا کہ منجملہ اور کاموں کے ایک یہہ کام تها کہ خطوط کو پہچانا کرے اُس شخص کي شهادت بذیل ماهر قابل اِدخال تصور هوئي *

ماهر کنکو کهتے هیں

شهادت ماهر کي منحصر هی اول اُس اعتبار پر جو اُسکي دیانت کي نسبت کیا جاوے اور دوسرے اُس اعتبار پر جو کہ عدالت اُسکے علم اور واقفیت کی نسبت کرے کیونکہ یہہ ممکن هی کہ ایک نهایت متدین ماهر بوجهہ اپنے کم علم کے غلط راے ظاهر کرے اور یہہ بهي ممکن هی کہ نهایت لایق ماهر بوجهہ بد دیانتي کے غلط راے ظاهر کرے — ما سواے اسکے شهادت ماهرین نهایت احتیاط سے معتبر یا قابل وقعت سمجهني چاهیئے اس وجهہ سے اُنکو کسي واقعات کي نسبت شهادت دیني نهیں هوتي بلکہ اپني راے بیان کرني هوتي هی اور اکثر یہہ هوتا هی کہ راے هر فریق کے ماهرین کي اُسیکے مطلب کے مطابق هوتي هی — اس سے خواہ مخواہ اُنکي بد دیانتي ثابت نهیں هوتي مگر بقول لارڈ کمبل ماهرین همیشہ ایسے تعصبات اور خیالات سے عدالت میں آتے هیں کہ جس طرف سے وہ پیش کیئے جاتے هیں ویسي هي اُنکي راے هوتي هی اور اسلیئے اُنکي شهادت چنداں وقعت نهیں رکهتي *

ولایت کے ایک بڑے مقدمہ میں یہہ امر قابل بحث تها کہ آیا ڈاکٹر سے جو کہ مرض جنون سے خوب واقف هو (لیکن جسنے ملزم کو قبل اُسکے مقدمہ کے نہ دیکها هو لیکن اثناء پیشي مقدمہ میں موجود رها هو اور تمام گواهوں کے اظهارات سنے هوں) یہہ راے پوچهي جا سکتي هی یا نهیں کہ اُسکے نزدیک وقت صادر هونے جرم کے ملزم مجنون تها یا نهیں اور اس بات کو دریافت کر سکتا تها یا نهیں کہ وہ خلاف قانون اور جرم کرتا هی — یہہ تجویز هوا کہ عموماً اس قسم کا سوال کرنا جایز نهیں هی اس وجهہ سے کہ ڈاکٹر کو قبل ظاهر کرنے اپني راے کے گواهوں کي شهادت کي تنقیح کرني پڑتي هي جو کہ کام ماهر کا نهیں

ہی — لیکن چونکہ واقعات تنقیح اور طی ہو چاوینی تب عدالت اُن واقعات سے جو امور ثابت ہوں اُنکی نسبت راے پوچھہ سکتی ہی — حسب منشاء دفعہ ہذا بہر حال اس طرحپر سوال ہو سکتا ہی کہ تمنے بیان اس امر کا سنا ہی کہ کس قسم کی علامات ظاہر ہوئیں فرض کرو کہ کسی شخص میں ایسی علامات موجود ہوں تو تمہاری راے میں اُسکے دماغ کا کیا حال ہی *

واضح رہے کہ حسب منشاء دفعہ ۳۲۳ — ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع شہادت سول سرجن یا اور کسی ڈاکتر کی جو مجسٹریت نے لی ہو اور اُسپر تصدیق کی ہو بلا طلبی اُسکے داخل شہادت ہوسکتی ہی — اور اُس دفعہ کے بموجب مجسٹریت کو اُسکے طلب کرنیکا بھی اختیار ہی اور جسب دفعہ ۳۲۵ ضابطہ مذکور رپورٹ بلاطلبی اُس کے بطور گواہ کے قابل ادخال شہادت ہی *

نسبت راے ماہرین کے دیکھو فقرہ ماقبل فقرہ آخر دفعہ ۶۰ ایکٹ ہذا *

لفظ قانون ملک غیر میں شامل ہیں تمام وہ قوانین اور رسم اور رواج جو کہ قانون کا زور رکھتے ہوں اُس ملک کے بھی حسب دفعہ ۳۸ — ایکٹ ہذا نسبت قانون کے قابل ملاحظہ ہیں اور دفعہ ۵۷ کی رو سے اطلاع کے لیئے عدالت ہر کتاب کو دیکھہ سکتی ہی اور دفعہ ۸۴ — کے بموجب اُنکی وقعت قیاس کرنیکی اجازت ہی *

> قانون ملک غیر و علم و ہنر و شناخت دستخط کسکو کہتے ہیں

لفظ علم و ہنر میں داخل ہی ہر شاخ علم کی یا ہر علم جس سے کہ وہ مسائل حاصل ہوتے ہیں جو کہ واسطے کسی مقصد کے مفید ہوں اور جسکے حاصل کرنے کے لیئے ایک خاص تحصیل اور محنت ضروری ہی مثلاً ڈاکتر شناخت کنندہ خطوط قدیم اور تخمینہ کرنیوالے اور مہر کن اور مصور اور کلارک پوسٹ آفس نسبت شناخت مہر پوسٹ آفس کے *

تمثیلات (الف) و (ب) اس امر سے متعلق ہیں اور اُنکے دیکھنے سے اصل مطلب اور مقصد واضعان قانون کا ظاہر ہوتا ہی *

شناخت دستخط کے لفظ میں شامل ہیں پورانے اور نئے دونوں خطوط اور تمثیل (ج) اس سے متعلق ہی - دفعہ ۴۷ - ایکٹ ھذا بھی متعلق شناخت خطوط کے ہی اور فرق مابین دفعہ ۴۵ - اور ۴۷ - کے اُس دفعہ کی شرح میں بیان کیا جاویگا *

واقعات مؤید یا مغائر راے ماہرین

دفعہ ۴۶ واقعات جو اور نہج سے متعلق نہیں ہیں اُس صورت میں واقعات متعلقہ ہیں جبکہ وہ مؤید یا مغائر راے ماہرین کے ہوں در حالیکہ وہ راے واقعہ متعلقہ ہو *

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کی ہی کہ زید کو فلاں زہر کھلایا گیا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ اور اشخاص پر جنکو وہی زہر کھلایا گیا تھا ایسی علامات طاری ہوئی تہیں جنکو ماہرین اُسی زہر کی علامات بتاتے ہیں یا نہیں بتاتے ہیں واقعہ متعلقہ ہی *

(ب) سوال یہہ ہی کہ فلاں بندر میں فلاں پشتہ سے مزاحمت ہوئی ہی یا نہیں یہہ واقعہ کہ دوسرے بندروں میں جو دوسری جگہہ اِسی طرح واقع ہیں اور وہاں ایسا کوئی پشتہ نہیں ہی اُسی موسم میں رورکا ہونے لگی واقعہ متعلقہ ہی *

مضمون دفعه هذا نہایت صریح و صاف هی اور دفعه ۴۵ کے ساتھه پڑهنے سے اور بھي واضح هو جاویگا *

ظاهر هی که جو فریق حسب دفعه ۴ - شہادت دلواوے تو فریق ثاني کو حسب دفعه هذا موقع تردید کا ملتا هی اور اس فریق کو جسنے حسب دفعه ۴۵ - شہادت پیش کي هو اُس شہادت کي تائید کا موقع ملتا هی *

لیکن یهه دفعه اُس اُصول پر مبني هی جسپر که دفعه ۱۱ ایکٹ هذا اور دفعه مذکور کي شرح کے دیکھنے سے اُصول اسکا واضح هو جاویگا *

میرے نزدیک در صورت موجودگي دفعه ۱۱ - ایکٹ هذا کے یهه دفعه بالکل فضول هی اور اُس سے مطلب کا اعاده هی *

تمثیل (ب) دفعه مذکور هر آئینه قابل لحاظ هی *

دفعه ۴۷ جب عدالت کو نسبت

راے نسبت دستخط کے

کسي شخص کے جسنے که کوئي دستاویز لکھي هو یا اُسپر دستخط کیئے هوں راے قائم کرنا هو تو راے اُس شخص کي جو اُس آدمي کے دستخط کو پهچانتا هو جسکا اُس دستاویز کو لکھنا یا اُسپر دستخط کرنا خیال کیا جاے به تجویز اُس امر کے که یهه تحریر یا دستخط اُس شخص کے هیں یا نهیں واقعه متعلقه هی *

تشریح --- وه شخص دوسرے شخص کے دستخط کو پهچاننے والا کهلائیگا

جس نے کہ اُس شخص کو لکھتے ہوئے دیکھا ہو یا بجواب اُن کاغذات کے جو خود اُس نے لکھکر یا اَور سے لکھوا کر اُس شخص کے نام بھیجے ہوں اُسی شخص کے لکھے ہوئے کاغذات اُس شناخت کنندہ کو وصول ہوئے ہوں یا در اثناے اجراے معمولی کار و بار کے ایسے کاغذات جنسے پایا جاتا ہو کہ اُسی شخص کے لکھے ہوئے ہیں اُس کے روبرو پیش ہوتے رہے ہوں *

تمثیل

سوال اس امر کا ہی کہ فلاں خط زید لندن کے ایک سوداگر کے ہاتھہ کا لکھا ہی یا نہیں *

بکر کلکتہ کا ایک سوداگر ہی جس نے زید کو خطوط لکھہ کر بھیجے تھے اور ایسے خطوط وصول کیئے تھے جنسے پایا جاتا تھا کہ زید کے لکھے ہیں اور بکر عمرو کا محرر ہی جس کا یہہ کام تھا کہ عمرو کے خطوط کو جانچ کر نتھی کردیا کرے اور خالد عمرو کا دلال ہی اُس کو عمرو وہ خطوط ہمیشہ دیدیا کرتا تھا جن سے

پایا جاتا تھا کہ زید نے اُن کے مضمون کی بابت اُس سے مشورہ لینے کے لیئے لکھے تھے *

رائے عمرو اور بکر اور خالد کی اس باب میں کہ وہ خط زید کے ھاتھہ کا لکھا ھوا ھی یا نہیں واقعہ متعلقہ ھی گو کہ عمرو یا بکر یا خالد نے زید کو کبھی لکھتے ھوئے نہ دیکھا ھو *

واضح ھو کہ دفعہ ۴۵ میں اور اس دفعہ میں یہہ فرق ھی کہ دفعہ ۴۵ متعلق ھی اُن اشخاص کی شہادت سے جو کہ بذات خود نسبت کاتب خط کے کچھہ نہیں جانتے لیکن دو خطوط آپس میں مقابلہ کرکے اپنی رائے ظاھر کرتے ھیں کہ آیا وہ خط مطابق ھیں یا نہیں اور ایک ھی شخص کے لکھے ھوئے ھیں یا نہیں اور دفعہ ھذا متعلق شہادت اُن اشخاص کے ھی جو کہ ذاتی طور پر حسب منشاء تشریح دفعہ ھذا خط کاتب سے واقفیت رکھتے ھوں اور اس امر کی شہادت دے سکتے ھوں کہ اُن کی رائے میں تحریر خاص اُس شخص کی ھی یا نہیں جس کی نسبت بحث ھی *

مفصلہ ذیل طریقے ثابت کرنے خط کے ھیں :—

اول — کاتب دستاویز کو یا گواہ حاشیہ کو یا کسی اَور شخص کو جس کے سامنے وہ لکھی گئی ھو طلب کرانے سے *

دوم — ایسے شخص کو طلب کرانے سے جو کہ حسب منشاء تشریح دفعہ ھذا واقفیت کیئے ھوئے ھو یعنی :—

۱ — جب کہ اُس نے اُس شخص کو لکھتے ھوئے دیکھا ھو *

۲ — بجواب اُن کاغذات کے جو کہ اُس نے لکھہ کر یا اور سے لکھوا کر اُس شخص کے نام بھیجے ھوں اُسی شخص کے لکھے ھوئے کاغذات اُس شناخت کنندہ کو وصول ھوئے ھوں *

۳ — جبکہ در اثنائے اجرائے معمولی کار و بار کے کسی کاغذات سے پایا جاتا ھو کہ اُسیکے لکھے ھوئے ھیں اُسکے روبرو پیش ھوتے رھے ھوں *

سوم — خط کي نسبت طریقہ مندرجہ دفعہ ۷۳ – اختیار کرکے تطبیق کیجا سکتي هی *

سب سے اعلیٰ طریقہ اول هی اور اُسکے بعد طریقہ دوم اور اُسکے بعد طریقہ سوم اور جب تک کہ اعلیٰ طریقہ نہ حاصل هو سکے ادنیٰ طریقہ حاصل نہ کرنا چاهیئے اور اگر کوئي فریق بہ ثبوت دستاویز کے جسکے کاتب یا گواہ حاشیہ موجود هوں طریقہ دوم یا سوم اُسکے ثابت کرنے کے لیئے اختیار کرے تو نسبت صحت دستاویز کے یہہ قابل شک هی *

دفعات ۴۵ و ۴۷ و ۷۳ – ایکٹ هذا کو ساتهہ پڑهنا چاهیئے *

دفعہ ۴۸ جبکہ عدالت کو

راے نسبت رسم عام یا حق عام کب واقعہ متعلقہ هی

درباب رایج هونے کسي رسم عام یا موجودگي کسي حق عام کے راے قایم کرني هو تو اُس رسم کے رایج هونے یا اُس حق کے موجود هونے کے باب میں اُن اشخاص کي راے جنکا واقف هونا اُسکے رایج هونے یا موجود هونے کي صورت میں قرین قیاس هو واقعہ متعلقہ هی *

تشریح — لفظ رسم عام یا حق عام کا حاوي اُن رسمیات یا حقوق کا هی جو کسي فرقہ اشخاص کثیرالتعداد کے واسطے عام هوں *

تمثیل

حق کسی خاص گانوں کے رہنیوالوں کا کسی خاص کنوے سے پانی بھرنے کی بابت حسب منشاء اس دفعہ کے حق عام ہی *

دفعہ ۱۳ کی شرح میں ہم پورے طور پر رسم و رواج کی بحث کر آئے ہیں اور ضمن ۴ دفعہ ۳۲ ــ ایکٹ ہذا کے موافق اُن اشخاص کے بیانات جو کہ گواہی میں طلب نہیں ہو سکتے نسبت معاملات متعلقہ رسم عام یا غرض عام یا غرض خلایق کے شہادت میں قبول ہو سکتے ہیں اور حسب دفعہ ۴۲ ــ ایکٹ ہذا فیصلجات بطور شہادت امور عامہ کے لیئے جاسکتے ہیں ـــ جسب دفعہ ہذا بیانات گواہان موجودہ کے بلا کسی شرط کے جو کہ ضمن ۴ دفعہ ۳۲ کے لیئے لازمی ہی (یعنی شرط ۴ مندرج شرح) قابل ادخال شہادت ہیں ـــ اور گواہ سے نہ صرف واقعات کی نسبت سوال کرنا جایز ہی بلکہ اُسکی راے کی نسبت بھی ـــ اور چونکہ دفعہ ہذا کے موافق راے اُس سے پوچھی جاسکتی ہی تو وہ خاص حالتیں جبکہ وہ رسم عمل میں آئی یا جو اُسکی بنا اُسکی راے کی ہو حسب دفعہ ۵۱ پوچھی جا سکتی ہیں *

تشریح دفعہ ہذا سے یہہ صاف ظاہر ہی کہ حقوق خانگی اِس میں شامل نہیں ہیں اور اُنکی نسبت راے داخل نہیں ہو سکتی اور متن دفعہ ہذا میں یہہ امرصاف ہی کہ رسم یا حق عام ہو (یعنی وہ جو کہ کسی خاص مقام یا گروہ سے متعلق ہو اور نہ عموماً تمام خلایق سے) لیکن ضمن ۴ دفعہ ۳۲ میں عام اور متعلقہ خلایق دونوں داخل ہیں ــ دفعہ ۴۲ میں صرف امور متعلقہ خلایق کی نسبت فیصلجات شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ اُس دفعہ کے موافق فیصلجات نسبت حقوق یا رسوم عام کے (یعنی جو متعلق خاص مقام یا گروہ سے ہو) داخل نہیں ہو سکتے ـــ شہادت مندرجہ دفعہ ہذا بغرض ثبوت و تردید بیان رسم کے دونوں طور پر داخل ہو سکتی ہی *

تمثیل دفعہ ھذا سے ظاھر ھوتا ھی کہ لفظ عام رسم و حق میں حقوق آسایش داخل ھیں اُنکي نسبت دفعہ ۱۳ کي شرح میں بخوبي بحث ھو چکي ھی *

رائے نسبت دستورات وعقاید وغیرہ کہ واقعہ متعلقہ ھیں

دفعہ ۴۹ جبکہ عدالت کو در باب امور مفصلہ ذیل کے رائے قایم کرني ھو *

دستورات اور عقاید کسي فرقہ اشخاص یا خاندان کے *

ترتیب اور انتظام کسي امر مذھبي یا خیراتي کے *

معني الفاظ یا اصطلاحات کے جو خاص ضلعوں یا لوگوں کے خاص فرقوں میں مستعمل ھوں *

رائے اُن اشخاص کي جو ان سے واقفیت رکھنے کے وسایل خاص رکھتے ھوں واقعہ متعلقہ ھیں *

دفعہ ھذا میں مفصلہ ذیل امور کي نسبت شہادت داخل ھو سکتي ھی :—

ا — دستورات کسي فرقہ اشخاص کے — اسمیں تمام رسوم متعلقہ تجارت ھیں *

۲ — عقاید کسي فرقہ اشخاص کے — اسمیں مذاہب مختلف یا خیالات ملکي مختلف شامل ہیں *

۳ — دستورات کسي خاندان کے — مثلاً رسم کلاچر جس سے کہ بڑے بیٹے کو راج ملتا ھی *

۴ — عقاید کسي خاص خاندان کے *

۵ — ترتیب اور انتظام کسي امر مذہبي و خیراتي — مثلاً خیرات خانہ و مدرسہ خیراتي وغیرہ *

۶ — معني الفاظ یا اصطلاحات کے جو خاص ضلعوں میں مستعمل ہوں *

۷ — معني الفاظ یا اصطلاحات جو خاص لوگوں کے فرقوں میں مستعمل ہوں *

شرح دفعہ ۱۳ میں نہایت پورے طور پر ہم رسم و رواج کے اور دستورات اشخاص اور مقام خاص و گروہ اشخاص و خاندان خاص کا ذکر کر آئے ہیں اور اُس شرح کے پڑھنے سے بخوبي نوعیت ان سب کي معلوم ہوگي اور اِس میں شک نہیں کہ بغیر دیکھنے اور پڑھنے اُس شرح کے مضمون دفعہ ہذا کسیقدر دیر میں سمجھہ میں آویگا *

نسبت امر اول و دوم کے یہہ واضح رہے کہ اکثر ہوتا ھی کہ عدالت شہادت نسبت رسم و رواج مذہب خاص گروہ اشخاص کے لیتي ھی چنانچہ بمقدمہ مسماۃ داکھو بنام شیو سنگھہ راے کے عدالت ہائي کورٹ ممالک مغربي و شمال نے شہادت خاص رسم و رواج اور عقاید اگروالہ بنیوں کي جو کہ مذہب جین کا رکھتے تھے نسبت جواز تبنیت نواسہ کے لي تھي اور اُسکي نسبت فیصلہ صادر کیا تھا [۹] *

دفعہ ہذا کے امور نمبري ۶ و ۷ کي نسبت فقرہ ماقبل فقرہ آخر دفعہ ۵۷ و شرط اول دفعہ ۶۰ و دفعہ ۹۸ — ایکٹ ہذا کو پڑھنا چاھیئے *

---

۹ شیو سنگھہ راے بنام مسماۃ داکھو منفصلہ ہائي کورٹ شمال و مغرب مورخہ ۲۷ نومبر سنہ ۱۸۷۳ع نمبر ۲۰ عام سنہ ۱۸۷۳ ع

دفعہ ٥٠ جبکہ عدالت کو دو شخص کي قرابت باهمي کي نسبت راے قايم کرني هو تو

راے نسبت رشتہداري کب واقعہ متعلقہ هی

راے جو از روے طور اور طريق کے درباب هونے اُس قرابت کے کوئي ايسا شخص ظاهر کرے جو اُس خاندان ميں هونے کي وجہہ سے يا اورنهج پر اُس قرابت کي واقفيت رکهنے کے وسائل خاص رکهتا هو واقعہ متعلقہ هی مگر شرط يہہ هی کہ ايسي راے مقدمات متعلقہ قانون طلاق مجريہ هند ميں يا اُن مقدمات ميں جو حسب دفعہ ٤٩٣ يا ٤٩٥ يا ٤٩٧ يا ٤٩٨ مجموعہ تعزيرات هند کے هوں ازدواج کے ثبوت کے واسطے کافي نهوگي *

تمثيلات

(الف) بحث اس امر کي هی کہ زيد اور هندہ کا ازدواج هوا تها يا نهيں *

يہہ واقعہ کہ اُنکے دوست هميشہ اُنسے اس طرح ملا کرتے تهے اور اس طرح کا طور و طريقہ برتتے تهے جيسا کہ شوهر اور زوجہ کے ساتهہ چاهيئے واقعہ متعلقہ هی *

(ب) سوال یهه هی که زید عمرو کا صلبي بیٹا هی یا نهیں *

یهه واقعه که زید کے ساتهه اُس خاندان کے لوگ همیشه مثل پسر صلبي کے طرز و طریق برتتے تهے واقعه متعلقه هی *

مضمون دفعه هذا اُسکي تمثیلات سے صاف ظاهر هی — عملدرآمد قریب رشتهداروں کا قیاس غالب نسبت رشته کے پیدا کرتا هی مثلاً باپ کا کسي لڑکے کو بطور اپنے بیٹے کے پرورش کرنا گویا که اس بات کا بیان کرنا هی که وه اُسکا بیٹا صحیح النسب هی — پس حسب دفعه هذا برتاؤ رشته دارونکا کسي شخص کے ساتهه ایک قسم کي قیاسي شهادت اُسي رشتهداري کي هی یهه دفعه خاص کر متعلق هو سکتي هی مقدمات مسلمانوں سے جس میں که صحبت دایمي مادر اور اقرار بالنسب سے جو که کوئي شخص کسي لڑکے کي نسبت کرے صحیح النسبي قائم هو جاتي هی لیکن اسکا طوالت کے ساتهه ذکر آگے بحث قیاسات میں کیا جاویگا — دفعه هذا سے واضعان قانون کو اس قسم کي شهادت کا قابل ادخال کرنا منظور تها لیکن ممکن هی که صرف وه شهادت هو جو که اس دفعه کے موافق هو — مگر قیاس نسبت صحیح النسبي کے حسب دفعه ۱۱۲ — ایکٹ هذا نهایت قیاس غالب هی اور هر اُس شهادت سے جو که دفعه هذا کے موافق داخل هوتي هی همیشه غالب رهتا هی *

واضح رهے که جب بالفاظ صریحي دفعه هذا شهادت اس قسم کي واسطے اغراض قانون طلاق مجریه هند و تعزیرات هند کے کافي نهیں هی — لیکن قبل نافذ هونے اس ایکٹ کے هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا تها که جبکه ایک مرد و ایک عورت بطور زن و شو کے ساتهه رهتے تهے اور ملزم پر جرم دفعه ۴۹۸ کا لگایا گیا تها تو یهه تجویز هوا که صحبت دایمي زن و شو کي قیاس کافي و غالب نسبت نکاح کے پیدا کرتي هی که جس سے بار ثبوت نکاح نهونیکا ذمه ملزم کے هی — لیکن یهه فیصله ۲ جنوري سنه ۱۸۷۲ع کا هی اور ایکٹ هذا یکم ستمبر سنه

۱۸۷۳ع کو جاري هوا اور خلاف منشاء دفعہ هذا کے هی کیونکہ بار ثبوت نکاح همیشہ بذمہ پیرو کار هی *

دفعہ ۵۱ جبکہ راے کسي شخص زندہ کي واقعہ متعلقہ هو تو وہ وجوہ بھي جنکي بناء پر وہ راے قائم کي جائے واقعہ متعلقہ هیں *

وجوہ جنپر کہ راے مبني هی کب واقعہ متعلقہ هیں

تمثیل

جائز هی کہ ایک شخص ماهر بیان اپنے اُن امتحانات کا پیش کرے جو اُسنے اپني راے قائم کرنے کے لیئے کیئے هوں *

راے ایک ایسي قسم کي شہادت هی جو نہ صرف متعلق هی اُن واقعات سے جو کہ تجربہ خاص گواہ میں آئے هوں بلکہ نیز اُن معلومات پر مبني هوتي هی جو کہ گواہ کو مختلف ذریعوں سے حاصل هوتے هیں اِس وجہہ سے اگر راے کي نسبت شہادت لیجاوے تو حسب دفعہ هذا پوچھا جا سکتا هی کہ وجہہ راے کیا هی *

اس قسم کے سوالات سے وقعت راے گواہ کي معلوم هوتي هی *

هائي کورٹ کلکتہ نے تو یہاں تک تجویز کر دیا هی کہ گواہ سے پوچھا جاوے کہ اُسنے اپني راے کے موافق عمل کیا تھا یا نہیں کیونکہ علم با عمل علم بے عمل سے زیادہ وقعت رکھتا هی اس صورت میں طریق عمل گواہ اُسکي راے کي تائید کر سکتا هی [۱] *

دفعات ۸ و ۱۱ ایکٹ هذا بھي بحق ادخال اس قسم کي شہادت کے هیں اور اُنکي شرح کے دیکھنے سے مدد ملیگي *

۱ اسٹیفن بنام ویرٹاپن کمشنر ریکاپي جلد ۷ صفحہ ۵۱

چال چلن کن صورتونميں واقعه متعلقه هی

دفعه 52 مقدمات ديواني ميں يهه واقعه که ايک شخص اهل غرض کا چال چلن ايسا هی که جس فعل کا اُسپر اِتهام کيا گيا وه بلحاظ اس چال چلن کے قرين قياس يا خلاف قياس هی واقعه غير متعلقه هی مگر جس قدر که وه چال چلن از روے واقعات کے اور نهج سے واقعه متعلقه معلوم هوتا هو *

مقدمات ديواني ميں چال چلن اشخاص واقعه متعلقه نهيں هی بجز خاص صورت کے

دفعه هذا اور تين دفعات مابعد متعلق هيں چال چلن سے ـ اس دفعه ميں صريح طور پر مقدمات ديواني ميں عام چال چلن کي نسبت شهادت دينے کي صريح ممانعت نهوتي تو حسب ضمن ۲ دفعه ۱۱ ايکٹ هذا مقدمات ديواني ميں بهي شهادت گذرنے لگتي جيسے که فوجداري کے مقدمات ميں *

دفعه هذا ميں لفظ اهل غرض سے وه اشخاص مراد هيں جنکے چال چلن کا دريافت کرنا اصل غرض هی اور گواه مراد نهيں بلکه اصل فريق مقدمه ـ گواهوں کي نسبت دفعات ۱۳۵ و ۱۴۶ و ۱۵۳ و ۱۵۵ متعلق هيں ـ اصل يهه هی که چال چلن عام مقدموں ميں ايک ايسي ادنی

شہادت هی که جس سے مقدمات دیواني میں کچھه نتیجه نہیں هی مثلا اگر زید واسطے نقض معاهده کے نالشي هو تو یہه امر که وه بیرحم هی یا رحم دل هی کچھه اثر نہیں رکهه سکتا - مقدمات دیواني میں صرف ایک صورت هی که جس میں چال چلن کي نسبت شہادت داخل هو سکتي هی یعني دفعه ۵۵ لیکن دفعه هذا کے مطابق بهي جو حالت نسبت چال چلن فریقین کے اُن واقعات سے جو که اور طور پر متعلق هوں عدالت اپني رائے قائم کر سکتي هی اور فریقین کي دیانت اور بد دیانتي کي نسبت نتیجه نکال سکتي هی - پس دفعه ۵۵ قابل ملاحظه هی *

دفعه ۵۳ مقدمات فوجداري میں یہه واقعه که شخص ملزم کا چال چلن نیک هی واقعه متعلقه هی *

مقدمات فوجداري میں چال چلن سابق واقعه متعلقه هی

جیسا که صریح طور پر دفعه ۵۲ میں نسبت مقدمات دیواني کے شہادت چال چلن کي غیر متعلق قرار دي گئي هی اسیطرح پر دفعه هذا میں صریح طور پر مقدمات فوجداري میں متعلق قرار دي گئي هی - حقیقت یہه هی که نسبت ثبوت یا عدم ثبوت وجود کسي خاص واقعه تنقیحي یا واقعه متعلق کے عام چلن کسي شخص کا محض ایک بےسود امر هی مثلا یہه که زید نے عمرو کي کتاب چرائي یا نہیں ایک واقعه تنقیحي هی اور اس بات کے گواه گذر سکتے هیں پس کتني هی شہادت چال چلن کي زید ملزم کي طرف سے گذرے اور گو وه شہادت معتبر بهي هو اور شہادت اُن گواهون کي معتبر هو جنهوں نے زید کو عمرو کي کتاب لیتے هوئے دیکھا تو ممکن هی که یہه دونوں شہادتیں معتبر هوں اور یہه واقعه که عمرو کي کتاب زید نے چرائي ثابت قرار پاویگا پس ظاهر هی که چال چلن کي نسبت کتني هي معتبر شہادت گذرے اُس سے بحالت ثابت هونے واقعه کے کچھه اثر اُس واقعه پر نہیں هو سکتا - لیکن چال

چلن کي شہادت سے ایک قیاس نسبت نیک نیتي زید کے قائم هو سکتا هی — مثلا یہہ کہ زید ایک ایسا ذي وقعت شخص هی جسکو کوئي وجہہ عمرو کي کتاب چرانے کي نہ تهي یا یہہ کہ زید کو عمرو کي کتاب لیگیا لیکن مابین زید و عمرو کے وہ زید ایک رشتہ تصور کرتا تها کہ عمرو کي غیبت میں کتاب دیکهنے کو لیجاوے پس اُصول یہہ هی کہ شہادت چال چلن سے واقعہ کے ثبوت یا عدم پر کچهہ اثر نہیں هوتا لیکن اُس واقعہ کي وجہہ یا اُسکي نیت یا باوجود اُس واقعہ کے بے خطا هونے کے ثابت کرنے کے لیئے کار آمد هی کہ مثلا ایک هي واقعہ سے غریب اور بے وقعت شخص مجرم قرار پا سکتا هی اور ذي وقعت شخص اُسي فعل کي نسبت ایسے معني لگانے سے اُسکي سزا سے بچ سکتا هی جو غریب لگا سکتا تها *

شہادت چال چلن پر ملزم حاکم فوجداري بر وقت حکم سزا کے نسبت مقدار سزا کے نظر کر سکتا هی اور اُسکے چال چلن اور حیثیت اور وقعت کے مطابق سزا کي کمي و بیشي کر سکتا هی *

دفعہ ۵۴ مقدمات فوجداري

مقدمات فوجداري میں سزایابي سابق مدعاعلیہ واقعہ متعلقہ هی لیکن بدچلني سابق مدعاعلیہ واقعہ متعلقہ نہیں هی بجز بطور جواب کے

میں یہہ واقعہ کہ شخص ملزم پیشتر کسي جرم کا مرتکب ثابت هوا تها واقعہ متعلقہ هی لیکن یہہ واقعہ کہ وہ بد چلن هی واقعہ متعلقہ نہیں هی الا اُس حال میں کہ شہادت اس بات کي پیش کي جاوے کہ وہ نیک چلن هی پس ایسي صورت میں وہ واقعہ متعلقہ هو جاتا هی *

تشریح — یهه دفعه اُن مقدمات سے متعلق نهیں هی جنمیں که بد چلن هونا کسي شخص کا في نفسه واقعه تنقیحي هو *

دفعه هذا میں جیسے که شهادت مدعاعلیه کي نیک چلني کي نسبت حسب دفعه ۵۳ کے اجازت دي گئي هی ویسے هي شهادت نسبت اسکي بد چلني کے ممانعت کي گئي هی سوائے اُس صورت کے که مدعاعلیه نے شهادت اپني نیک چلني کي دي هو تب مدعي کو بهي مدعاعلیه کي بدچلني ثابت کرنے کي اجازت هی — لیکن باوجود مدعاعلیه کي طرف سے ایسي کوئي شهادت نگذرنے کے پهلے هي سے مدعاعلیه کي بد چلني کي نسبت مدعي کوئي شهادت نهیں دے سکتا ۲ *

مدعي کو حسب دفعه هذا ایسي شهادت دینے کا اختیار هی جس سے که مدعاعلیه کا پهلے سزایاب هونا ثابت هو — وجهه اس امر کي که مدعاعلیه کو اپني نیک چلني کي نسبت شهادت دینے کا اختیار هی اور مدعي کو مدعاعلیه کي بدچلني کي نسبت اختیار نهیں دیا گیا (بدون اسکے که مدعاعلیه اپني نیک چلني کي شهادت پیش کرے) یهه هی که جیسا شرح دفعه ۵۳ میں بیان هو چکا هی که نیک چلني کي شهادت سے واقعات کي نسبت نیک نیتي قائم کرکے وه واقعه جرم نهیں رهتا لیکن عام بد چلني مدعاعلیه سے کوئي نتیجه نسبت نوعیت اُس فعل کے نهیں نکل سکتا — لیکن جبکه کسي شخص کي اس درجه تک نوبت پهنچگئي هو که وه پهلے عدالت سے ملزم قرار پاچکا هو تب شهادت داخل هو سکتي هی لیکن اگر مدعاعلیه کبهي پهلے سزایاب نهوا هو تو یهه اُسکے حق میں ایک بات خیال کي جاتي هی — مشهور هی که ایک مدعاعلیه نے اپنے بیان میں یهه شعر پڑها تها :—

---

۲ ملکه بنام بهاري دوساد وغیره ویکلي جلد ۷ صفحه ۷ نظایر فوجداري — و ملکه بنام پهولچند ویکلي جلد ۸ صفحه ۱۱ نظائر فوجداري — و ملکه بنام گرپال ڈهانو ویکلي جلد ۶ صفحه ۷۲ نظائر فوجداري

من آنم که گاهے نه دزدیده ام * همیں بار دربار را دیده ام

لیکن باوجود اس علم اجازت کے جو که اس دفعه میں دي گئي هی نسبت ثابت کرنے سزایابي سابق ملزم کے یهه ظاهر هی که هر جرم میں پهلے سزایاب هونا کچهه اثر نہیں رکهه سکتا سوا‌ے ثابت کرنے بد چلني ملزم کے اگر وہ جرم جس میں پهلے سزایاب هوا نوعیت میں جرم حال سے نہایت بعید هی مثلاً جعل میں سزایاب هونا نسبت جرم زنا بالجبر یا حمله کے کچهه وقعت نہیں رکهه سکتا — نه جهوٹا سکه بنانے کا جرم کچهه نتیجه جرم زنا کي نسبت پیدا کر سکتا هی لیکن اگر پهلے جعلسازي کي سزا مل چکي هو اور دوباره الزام جهوٹا سکهه بنانے کا لگایا جاوے یا اگر پهلے خیانت مجرمانه کي سزا مل چکي هو اور پهر چوري کا جرم لگایا جاوے تب البته کچهه نتیجه پیدا هو سکتا هی — لیکن یهه ایک وہ اُصول هی جو که دفعه ۷۵ تعزیرات هند میں قرار دیا گیا هی جس سے هم نوعیت جرم کا خیال کیا گیا هی — سزایابي سابق کا بهي اثر زیاده تر نسبت مقدار سزا کے تصور کرنا چاهیئے *

هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا هی که ثبوت سزایابي سابق اختتام سماعت مقدمه تک داخل نکرنا چاهیئے کیونکه اُس سے صرف فائده نسبت مقدار سزا کے بعد مجرم قرار پانے مدعا علیه کے نکل سکتا هی [۳] لیکن یهه فیصله قبل نافذ هونے اس ایکٹ کے هوا تها دفعه ۴۳۹ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع مجموعه ضابطه فوجداري کے فقره ۷ میں بهي اجازت نسبت داخل کرنے بیان سزایابي سابق مدعا علیه فرد قرار داد جرم میں دي گئي هی — دفعه ۳ و ۴ ایکٹ ۶ سنه ۱۸۶۴ع یعني سزاے تازیانه قابل ملاحظه هیں *

ایک صورت ایکٹ هذا میں ایسي بیان کي گئي هی که چال چلن مدعي کي نسبت شهادت دي جاسکتي هی یعني جبکه وہ زنا بالجبر کا دعوی کرے دیکهو دفعه ۱۵۵ ضمن ۴ — بلکه مسوده قانون میں ایک الگ دفعه اِس مضمون کي قائم کي گئي تهي اور وہ یهه هی *

دفعه ۴۳ — مقدمات زنا بالجبر یا اقدام اِرتکاب زنا بالجبر میں یهه واقعه که وہ وہ عورت جسکي نسبت جرم مبینه کا اِرتکاب هوا ایک

---

[۳] ملکه بنام شیوماتل ویکلي جلد ۳ صفحه ۳۸ نظائر فوجداري

عورت کسبي پیشه هی یا یهه که اُسکا چال چلن عموماً بے عصمتي کا تها واقعه موثر مقدمه هی" *

نسبت تشریح کے واضح رهے که چال چلن کسي شخص کا اُس صورت میں امر تنقیح طلب هی جبکه کارروائي باب ۳۸ ضابطه فوجداري کے مطابق کیجاوے چنانچه اِسکي نسبت پورا قاعده دفعات ۵۰۴ سے ۵۱۷ تک ایکت ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع مجموعه ضابطه فوجداري میں ملیگا - یا جبکه کارروائي مطابق ایکت ۲۷ سنه ۱۸۷۱ع کے کیجاوے اُسکي دفعه ۵ دیکھنے کے قابل هی *

دفعه ۵۵ مقدمات دیواني میں

جبکه چال چلن موثر تجویز مقدار زر هرجه هو

یهه واقعه که چال چلن کسي شخص کا ایسا هی جس سے اُس هرجه کي تعداد میں جو که اُسکو ملنا چاهیئے فرق پڑے واقعه متعلقه هی *

تشریح — دفعات ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ میں لفظ چال چلن کا حاوي شهرت اور خاصه طبیعت کا هی لیکن شهادت صرف عام شهرت اور عام خاصه طبیعت کي گذر سکتي هی نه خاص افعال کي جنسے که شهرت یا خاصه طبیعت ظاهر هوا هو *

دفعه هذا اُن مقدمات سے متعلق هی جنمیں که دعوي واسطے دلا پانے

اقسام مقدمات جنسے دفعه متعلق هی

هرجه کے هو جو که بر بناء معمله ذیل دایر هوئے هوں *

۱ — نالش واسطے دلا پانے هرجه کے جو که بوجهه هتک عزت مدعي کو پهونچا هو اور جسمیں که مدعاعلیه کا عذر یهه هو که واقع میں مدعیه

ایسا هی هی جیسا که مدعاعلیه نے بیان کیا هی اِس قسم کے مقدمه میں امر تنقیح طلب یهه قرار پایا هی که چال چلن مدعي کا کیسا هی آیا ایسا هی یا نهیں جیسا که مدعاعلیه بیان کرتا هی *

۲ — نالش واسطے دلا پانے هرجه کے جو که بوجهه مدعي کي جورو کے یا دختر کے ساتهه زنا کرنے کے هوا هو دائر هو اور مدعاعلیه یهه عذر کرے که مدعي کي زوجه یا دختر بدچلن هی *

۳ — نالش واسطے دلا پانے هرجه کے بوجهه نقض معاهده نکاح کے هو جس میں که مدعاعلیه کي طرف سے یهه عذر پیش هو که مدعي اِس قسم کا شخص هی که اُسکو رنج نهیں پهونچ سکتا *

واضح رهے که اقسام مفصله بالا میں نوعیت چال چلن مدعي کي همیشه زیر تنقیح هوتي هی اس وجهه سے که مثال اول میں اگر مدعي کم حیثیت اور بد چلن هی تو اُسکے دعوي کي مقدار بهت کم هوگي ولایت کے قانون کے موافق مدعي بغرض ثابت کرنے اپني نیک چلني کے که جسکي وجهه سے مقدار هرجه زیاده هو شهادت داخل نهیں کر سکتا جب تک که مدعاعلیه کي طرف سے عذر بدچلني مدعي پیش نهو اس واسطے که قیاس نسبت نیک چلني مدعي کے هوتا هی اور بار ثبوت اُسکي بدچلني کا ذمه مدعاعلیه کے هی *

اور مثال دوم میں اُصول یهه هی که شوهر یا باپ کو زوجه یا دختر کے ساتهه زنا کا هرجه بمقدار اُس تکلیف رنج کے جو که شوهر یا باپ کو بوجهه فعل مدعاعلیه کے پیدا هوا هو که جس فعل کي وجهه سے مدعي کي خانگي خوشي و راحت میں خلل آیا اور اُسکے خاندان کي عوام میں ذلت هوئي دلایا جاتا هی اور چونکه نوعیت دعوي کي یهه هی تو ظاهر هی که جیسے وقعت اور چال چلن جورو یا بیتي کا تها اُسي کي نسبت سے هرجه دلایا جاتا هی پس اگر مدعاعلیه زاني یهه بات ثابت کر سکے که زوجه یا بیتي جسکے ساتهه زنا کیا هی بدچلن تهي یا یهه که مدعي نے اپني زوجه کو گهر سے نکال دیا تها یا نان و نفقه سے انکار کیا تها تو ایسي شهادت اس دفعه کے موافق قابل ادخال هی کیونکه اگر خانگي خوشي

و راحت جو کہ بوجہہ بیتی یا جورو کے تھی وھی کم تھی تو اُسکے جانے سے جو ھرجہ ھوگا وہ بھی کم ھوگا [۴] *

نسبت مثال تیسری کے واضح رھے کہ اگر چال چلن مدعی ایسا خراب ھو کہ جسکی وجہہ سے مدعاعلیہا مدعی سے شادی نکر سکتی ھو تو عدالت کم ھرجہ دلاویگی *

نسبت تشریح کے واضح رھے کہ لفظ چال چلن میں دو چیزیں شامل کی گئی ھیں ایک شہرت اور دوسرے خاصہ طبیعت *

شہرت و خاصہ طبیعت کسکو کہتے ھیں

خاصہ طبیعت اُن اسباب دلی کو کہتے ھیں کہ جنکی وجہہ سے انسان کو کوئی فعل کے کرنے کی رجحان ھوتی ھی اور پھر عادت اُسکی اُس طرح پر عملدر آمد کرنے کی پڑجاتی ھی *

شہرت اُس خیال اشخاص عام کو کہتے ھیں جو کہ بوجہہ خاصہ طبیعت کے اشخاص غیر کے دل میں قائم ھوتی ھی اور وہ لوگ اُسکی نسبت ایسا خیال کرنے لگتے ھیں پس واضح رھے کہ شرح دفعہ ھذا متعلق دفعہ ھذا سے اور نیز تین دفعات ماقبل سے ھی اور اُسمیں صراحت کے ساتھہ یہہ منع کردیا گیا ھی کہ اُن خاص افعال کی جنسے کہ خاصہ طبیعت یا شہرت ظاھر ھوا ھو شہادت ندی جاویگی اور وجہہ اِسکی یہہ ھی کہ بہت سی تنقیح در تنقیحیں قائم ھو جاتی ھیں - پس دفعات مذکورۂ ماقبل کے موافق گواہ سے سوال یوں ھو سکتا ھی کہ تمہارے علم میں فلاں کا چال چلن عام کیسا ھی اور اُسکی نسبت شہرت کیا ھی - دفعہ ۱۲ - ایکٹ ھذا ھم مضمون دفعہ ھذا ھی اور اس دفعہ کے مقاصد کے لیئے بھی کام آسکتی ھی *

باب اول اس ایکٹ کا جو تعلق واقعات سے متعلق ھی اور اُسمیں صورتیں تعلق واقعات اور قابل ادخال شہادت بیان کی گئی ھیں ختم ھو گیا - لیکن ظاھر ھی کہ قابل ادخال ھونا شہادت کا ایک بات ھی اور وقعت شہادت اور بات ھی یہہ ضرور نہیں کہ سب شہادت جو قابل ادخال قرار دی گئی ھی وہ سب ھم وقعت ھو *

---

[۴] دیکھو دفعہ ۳۳ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۹ع

یہہ ایک اُصول مسلمہ قانون شہادت کا ہی کہ قابل ادخال قرار دینا کام قانون کا ہی اور اُسکي وقعت قائم کرنا راے حاکم پر منحصر ہی *

جبکہ اس ایکٹ کا مسودہ تیار ہوا تھا تو ایک الگ دفعہ اس مضمون کي قائم کي گئي تھي لیکن اُسکو بوجہہ غیر ضروري ہونے کے نہیں رکھا لیکن اُصول معروف اب بھي ایکٹ ہذا سے متعلق ہی *

باب ٢ ثبوت

باب اول ایکٹ ہذا میں بحث اس امر کي تھي کہ کون کونسي شہادت داخل ہو سکتي ہی اور باب ہذا میں بحث ثبوت کي ہی — شہادت اور ثبوت میں جو فرق ہی اُسکا ذکر مقدمہ کتاب ہذا میں ہم کر آئے ہیں یعني یہہ کہ شہادت وسیلہ ہی جس سے کہ واقعہ قائم ہوتا ہی اور ثبوت اُسکا نتیجہ ہی — پس باب اول میں بحث اُن صورتوں سے تھي جنمیں کہ واقعات متعلقہ قرار پاتے ہیں اور اُنکي نسبت شہادت داخل کیجاسکتي ہی اور باب ہذا میں وقعت اور نوعیت شہادت سے بحث ہی گویا کہ باب اول میں یہہ بحث ہی کہ شہادت آسکتي ہی یا نہیں اور باب ہذا میں یہہ بحث ہی کہ اگر آسکتي ہی تو اُسکے ساتھہ کس طرح پیش آنا چاهیئے *

فصل ٣

واقعات جنکا ثبوت ضروري نہیں ہی

دفعہ ٥٦ کوئي واقعہ جسے عدالت وجہہ ثبوت میں تسلیم کرے محتاج ثبوت کا نہیں ہی *

واقعات مسلمہ عدالت کے ثابت کرنے کي ضرورت نہیں

لفظ جسکا ترجمه وجهه ثبوت میں تسلیم کرنا کیا گیا هی وه جوڈیشل نوٹس " هی اور اُسکا ترجمه اسطرح پر محض نا کافي اور غلط هی *

جوڈیشل نوٹس کي تعریف ایکٹ هذا میں نهیں هی لیکن جوڈیشل نوٹس اُس واقفیت کو کهتے هیں جو که جج بحیثیت اپنے منصب کے بلا داخل هوئے کسي ثبوت کے کام میں لاوے مثلا قانون تمادي یا اور کوئي قانون جو اُسکو بوجهه اپنے منصب کے جاننا چاهیئے *

فصل هذا میں صرف دو صورتوں میں ثبوت کي ضرورت نهیں هوتي ایک صورت تو وه هی جو مندرج هی دفعه ۵۷ میں - اور دوسري وه هی جو مندرج هی دفعه ۵۸ میں - لیکن اگر عدالت چاهے تو دونوں صورتوں میں ثبوت طلب کر سکتي هی دیکهو فقره دفعه ۵۷ و جزو آخر دفعه ۵۸ ایکٹ هذا *

ان دو صورتوں کے سواے باقي کل صورتوں میں شهادت دیني اور ثابت کرني لازم هی *

دفعه ۵۷ عدالت واقعات مفصله ذیل کو وجهه ثبوت میں تسلیم کریگي :—

واقعات جنکا تسلیم کرنا عدالت پر لازمي هی

(۱) تمام قوانین یا قواعد جو حکم قانون کا رکهتے هوں اور بزمانه حال یا ماضي یا مستقبل کسي جزو برٹش انڈیا میں نافذ هوں *

(۲) قوانین متعلقه عامه خلایق جو پارلیمنٹ کے حضور سے صادر هو چکے هوں

یا آیندہ صادر هوں اور تمام ایکٹ مختص المقام
اور مختص الاشخاص جنکو پارلیمنٹ نے
بابن حکم صادر کیا هو که وه وجهه ثبوت
میں تسلیم کیئے جائیں *

(۳) جناب ملکه معظمه کي فوج
بري یا بحري کے آر ٹکلس آف وار یعني
قانون جنگي *

(۴) پارلیمنٹ مذکور اور اُس
کونسل کا ضابطه جو واسطے توضیع آئین و
قوانین کے حسب ایکٹ مصدره کونسل
هند مقرر کي گئي هو یا اور کوئي قانون جو
اِس باب میں نافذالوقت هو *

تشریح — ضمن ۲ و ۴ میں لفظ
پارلیمنٹ حاوي معني مفصله ذیل کا هی

۱ — پارلیمنٹ مملکت متحده
برتانیه عظمی اور ائرلنڈ

۲ — پارلیمنٹ برتانیه عظمی *

۳ — پارلیمنٹ انگلستان *

۴ — پارلیمنٹ اسکاٹلنڈ *

۵ — پارلیمنٹ ائرلنڈ *

(۵) تخت نشینی اور دستخط فرمانروائی وقت مملکت متحدہ برٹانیہ عظمیٰ اور ایرلینڈ کے *

(۶) تمام مواهیر جو انگریزی عدالتوں میں وجهہ ثبوت میں منظور هو سکتی هیں اور مواهیر تمام عدالتهاے برٹش انڈیا کی اور تمام عدالتهاے بیرون برٹش انڈیا کی جو بحکم نواب گورنر جنرل بهادر اجلاس کونسل یالوکل گورنمنٹ اجلاس کونسل کے مقرر کی گئی هوں اور مواهیر عدالت هاے ایڈ مرلٹی اور عدالت علاقہ بحری اور نوٹری پبلک کی اور تمام مواهیر جنکو کوئی شخص از روے کسی ایکٹ مصدرہ پارلیمنٹ یا اور ایکٹ یا قانون کے جو برٹش انڈیا میں حکم آئین کا رکھتا هو مستعمل کرنیکا مجاز هو *

(۷) تسلط عہدہ اور نام اور خطاب اور منصب اور دستخط اُن اشخاص کے جو بوقت موجودہ کسی سرکاری عہدہ پر برٹش انڈیا کے کسی جزو میں مامور ہوں بشرطیکہ اُنکا تقرر اُس عہدہ پر گزٹ آف اِنڈیا میں یا کسی لوکل گورنمنٹ کے سرکاری گزٹ میں مشتہر ہوا ہو *

(۸) ہر ایسی ریاست یا ایسے بادشاہ کی موجودگی اور خطاب اور قومی جھنڈا جسے فرمان فرماے برٹانیہ نے تسلیم کیا ہو *

(۹) تقسیم زمان اور زمین کی تقسیم جغرافی یعنی ممالک وغیرہ اور تیوہار اور روزہ کے ایام اور تعطیلات جو سرکاری گزٹ میں مشتہر ہوں *

(۱۰) ممالک قلمرو فرمانرواے برٹانیہ *

(۱۱) آغاز اور قیام اور اختتام جنگ کا مابین ملکہ معظمہ اور کسی اور ریاست یا گروہ اشخاص کے *

(١٢) نام حاکمان اور عہدہداران عدالت اور اُنکے نائبوں اور عہدہ داران ماتحت اور اسسٹنٹوں کے اور نیز تمام عہدہداروں کے جو عدالت کے حکمنامجات کي تعمیل میں مامور ھوں اور تمام ایڈوکیٹ اور اٹرني اور پروکٹر اور وکلاء وغیرہ اشخاص کے جو قانوناً مجاز حاضري عدالت کے یا اُسکے روبرو سوال و جواب کرنے کے ھوں *

(١٣) قواعد درباب شارع عام * (خشکي یا تري کے [٦]) *

ان تمام صورتونمیں اور تمام اُمور متعلقہ تاریخ عام یا علم ادب یا علوم یا فنون میں عدالت کو جائز ھی کہ کتب یا کاغذات مناسب سے جو مفید حوالہ ھوں استمداد کرے *

اگر عدالت سے کوئي شخص استدعا کرے کہ فلان امر واقعہ کو عدالت اپني تجویز میں تسلیم کرے تو اُسے اختیار انکار کرنے کا ھی مگر اُس حال میں اور اُسوقت تک کہ وہ شخص ایسي کتاب یا دستاویز

[٦] ترمیم بموجب دفعہ ٥ ایکٹ ١٨ سنہ ١٨٧٢ ع

نہ پیش کرے جسکی رو سے عدالت کی دانست میں اُسکا تسلیم کرنا ضروری ہو *

نسبت نمبر ۹ کے واضح رہے کہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں مختلف قسم کے سنہ جاری ہیں مثلاً سنہ عیسوی سنہ ہجری سنہ سمت سنہ فصلی سنہ جلوس سنہ بنگلہ وغیرہ یہہ سب جنتری سے عدالت دریافت کر سکتی ہی *

دفعہ ۲۶ قانون تمادی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے موافق تمادی کا حساب گریگوری کلندرہ کے موافق ہوگا *

نسبت نمبر ۱۲ کے دیکھو دفعہ ۷ — ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۵ع جسکے موافق وکیل ہونے یا نہونے کے نسبت عدالت کو خود دیکھنا چاہیئے *

نسبت نمبر ۱۳ کے عدالت تاریخ وغیرہ کے معاملات میں خود کتابوں کو دیکھہ سکتی ہی چنانچہ مقدمات میں ہائی کورٹ کلکتہ نے تاریخ مولفہ مسٹر مل والفنسٹن و دیگر مورخین اور اور کتابوں سے حوالہ کیا تھا ۷ *

اسی طرحپر اصلی کتاب سنسکرت کی انگریزی ترجمہ کا جسکے صحت کی نسبت حلف ہو چکا تھا پریوی کونسل نے شہادت میں داخل ہونا منظور کیا ۸ *

دفعہ ۵۸ کوئی واقعہ کسی ایسے مقدمہ میں ثابت کرنا ضرور نہیں ہی جس میں فریقین یا اُنکے

واقعات مسلمہ فریقین

---

۷ ٹھکرانی داسی بنام بشیشر مکرجی ویکلی جلد ۳ صفحہ ۱۹ نظائر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع اجلاس کامل — و جیمس بل بنام ایسر گھوس ویکلی نمبر خاص صفحہ ۸۲ ۱۳۱ و ۱۲۸

۸ کلکٹر مدھورا بنام موٹو را منالنگا ن وہارپٹی مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۸

مختار بذریعه تحریر دستخطي کے بر وقت سماعت مقدمه تسلیم کرنے پر اتفاق کریں یا پیشي مقدمه سے پہلے اسکے تسلیم کیئے جانے پر اتفاق کریں یا جو از روے کسي قاعده سوال و جواب مقدمه مجریه وقت کے انکے سوال و جواب سے تسلیم کیا هوا متصور هو مگر شرط یهه هی که عدالت کو اپني راے کے موافق اختیار هی که بجز اس اقبال کے اور نہج پر واقعات مقبوله کے ثابت کیئے جانے کا حکم دے *

دفعه هذا اس اُصول پر مبني هی که جب فریقین میں کوئي امر متنازعه فیه نهیں هی تو اُسکي نسبت شهادت داخل کرنے سے اوقات عدالت اور خرچ فریقین کیوں ضایع کرنا چاهیئے *

ضابطه دیواني میں کوئي خاص قاعده نسبت اس امر کے نهیں هی که فریقین تحریري رضامندي نسبت واقعات کے داخل کریں لیکن جو اُمور بیانات تحریري سے قبول هوں اُنکي نسبت شهادت دینے کي ضرورت نهیں هی *

دستاویزات جو که داخل مسل هوئي هوں اور جنکي صحت کي نسبت فریق ثاني نے انکار نه کیا هو واقعات مسلمه حسب منشاء دفعه هذا سمجھي جاوینگي – چنانچه پریوي کونسل نے ایک مقدمه میں ایسا هي تجویز کیا ۹ اور هائي کورٹ کلکته نے بهي بحواله مقدمه مذکور ایسا هي تجویز کیا ا *

۹ ٹي بي ڈقي سرو بنام بگلاس موورزانڈاین اپیل صفحه ۵۲۴

ا ننی کشور داس مهنت بنام رام جگت راے بنگال جلد ۹ صفحه ۲۹ سه ضمیمه

فیصلجات مذکور دونوں ماقبل اِجراء ایکٹ ھذا کے ھیں اور دفعه ۹۷ – ایکٹ ھذا کے موافق بخوبي ظاھر ھی که ثبوت دستاویزات کي نسبت دینا چاھیئے *

نسبت اقبال مختار جس میں که بھي داخل ھی اسقدر لکھنا ضرور ھی که اقبال مختار صرف نسبت واقعات کے مؤثر ھی نسبت قانون کے نہیں *

نسبت اُمور تنقیح کے عدالت کو خود اُمور تنقیح طلب قائم کرني چاھیئیں [۲] وکالتنامه سے وکیل کو نسبت تسلیم کرنے واقعات کے اختیار ھی [۳] لیکن جب تک که وکالتنامه میں اجازت خاص نہو اُسکو کوئي اختیار راضینامه دینے کا نہیں ھی اور نه وہ راضینامه موکل پر قابل پابندي ھی [۴] لیکن جس وکالتنامه میں ایک عام طور پر اختیار دیا گیا ھو تو اُس وکالتنامه کے ذریعه سے وکیل کو ضابطه دیواني کے بموجب بازدعوي اجازت مقدمه جدید کرنے کا اختیار ھی [۵] اور حصر کرنے کا بھي اختیار وکیل کو بلا اجازت خاص موکل کے نہیں ھی [۶] اور اسي طرح پر جزو دعوي کے واگذاشت کرنے کا بھي اختیار وکیل کو بلا اجازت موکل کے نہیں ھی [۷] *

---

۲ جودھا کنور بنام بابو گوري بیجناتھه پرشاد ۱۰ اگست سنه ۱۸۶۶ع مندرجه انڈین جورِسٹ صفحه ۳۶۵

۳ خواجه عبدالغني بنام گررمتي دیبي ویکلي جلد ۹ صفحه ۳۷۵ و کنور نواین سنگھه بنام سري ناتھه متر ویکلي جلد ۹ صفحه ۲۸۵ رکاي کانت بھتا چارج بنام گري بالا دیبي ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۳۲۲ وماتا دئي راے بنام مادھو سدھن سنگھه ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۳۹۳

۴ برھمه سنگھه بنام پرتھي رام منفصله ھائيکورٹ شمال و مغرب مورخه

۵ رام نفرو راے بنام کلکٹر بیر بھوم ویکلي جلد ۵ صفحه ۸۱ نظایر دیواني مسماة حق النساء بنام بلدیو وغیرہ منفصله ھائي کورٹ شمال و مغرب مورخه

۶ شیخ عبدالسبحان چودھري بنام شبکر شیودین بنگال جلد ۳ صفحه ۱۵

فصل ۴ — شهادت زباني

يهه وه شهادت هي جسكو اوپر هم شخصي لكهه آئي هيں اور اسكي وقعت دو امر پر منحصر هي *

اول — نوعيت شهادت پر *

دوم — وقعت صداقت بيان كننده پر يعني اسپر كه شاهد سچ بولتا هي يا جهوتهه *

دفعه ٥٩ تمام واقعات بجز مضامين دستاويزات كي شهادت زباني كے ذريعه سے ثابت كيئے جا سكتے هيں *

اثبات واقعات بذريعه شهادت لساني

اس دفعه كي الفاظ صريح اور صاف نهيں اور بادي‌النظر ميں معلوم هوتا هي كه جب كبهي كوئي واقعه ايك دفعه دستاويز ميں بيان هو جاوے تو پهر اُس واقعه كي نسبت شهادت بغير خود اُس دستاويز كے نهيں گذر سكتي ليكن واقعات مندرجه دستاويز ميں اور مضمون دستاويز ميں فرق هي مثلاً اگر كوئي واقعه كسي خط ميں بيان هوا هو اور يهه منظور هو كه صرف اُس واقعه كا وقوع پذير هونا ثابت كيا جاوے تو كچهه ضرور نهيں كه وه خط جسميں وه واقعه بيان هوا پيش كيئے بغير وه واقعه ثابت نكيا جاوے جيسا كه تشريح ۳ و تمثيلات (د) و (ه) دفعه ۹۱ سے ظاهر هي ليكن اگر يهه ثابت كرنا منظور هو كه فلاں خط ميں يهه واقعه بيان هوا تها تو شهادت اس امر كي كه در حقيقت اُس خط ميں وه واقعه تحرير هوا نه ليجاويگي جب تك كه وه خط پيش نه كياجاوے يا وه صورتيں نه موجود هوں جنكا ذكر دفعه ٦٥ ميں هي علاوه اسكے جن صورتوں ميں دستاويزات كے مضامين كي نسبت درجه دوم كي شهادت جائز هي اُن صورتوں ميں شهادت لساني گذر سكتي هي مثلاً بيانات تحريري و تقريري اشخاص متذكره دفعه ۳۲ = اور جبكه دفعه ٦٥ كي شرايط صادق هو جاويں تب

دفعه ۶۳ — ايکت هذا ضمن ٥ کے موافق لساني شہادت ليجا سکتي هی نسبت دستاويزات کے دفعات ۶۴ و ۹۱ — ايکت هذا منعه اُنکي شرحوں کے قابل ملاحظه هيں *

شہادت لساني بلا واسطه هوني چاهيئے

دفعه ۶۰ شہادت زباني تمام صورتوں ميں جو کچهه که وه هوں بلا واسطه هوني چاهيئے يعني —

اگر نسبت ايسے واقعه کے هو جسے ديکهه سکتے هيں تو لازم هی که وه شہادت شہادت ايسے گواه کي هو جو يهه کهے که ميں نے اُس واقعه کو ديکها *

اگر نسبت ايسے واقعه کے هو جسے سن سکتے هيں تو وه شہادت ايسے گواه کي شہادت هوني چاهيئے جو يهه کهے که ميں نے اُس واقعه کو سنا *

اگر نسبت ايسے واقعه کے هی جو کسي اور حس سے يا اور کسي طور پر محسوس هو سکتا هی تو وه شہادت ايسے گواه کي هوني چاهيئے جو يهه کهے که ميں نے

اُسکو اُسی حس سے یا اُسی طور پر محسوس کیا *

اگر نسبت کسی راے یا ایسی وجوہ کے ہو جنکی بناء پر وہ راے قائم کی جائے تو چاہیئے کہ وہ شہادت ایسے شخص کی ہو جو اُن وجوہ پر ایسی راے رکھتا ہو *

مگر شرط یہہ ہی کہ جو راے ماہرین نے ایسے رسالہ میں ظاہر کی ہو جو عموماً فروخت کے لیئے ہو اور وجوہ جنکی بناء پر وہ راے قائم کی گئی ہو جائز ہی کہ اگر مصنف فوت ہو گیا ہو یا پایا نہ جاتا ہو یا شہادت دینے کے ناقابل ہو گیا ہو یا بغیر ایسی تاخیر یا صرف کے جسے عدالت نامناسب تصور کرے طلب نکیا جا سکتا ہو تو اُس رسالہ کے پیش کرنے سے ثابت کی جائیں *

نیز شرط یہہ ہی کہ اگر شہادت زبانی نسبت وجود یا حالت کسی شی مادی کے بجز دستاویز کے ہو تو عدالت کو جائز ہی

کہ اگر مناسب جانے تو اُس شی مادي کو معائنہ کے لیئے پیش کرنے کا حکم دے *

دفعہ ھذا اُس اُصول نمبر ۲ مندرجہ مقدمہ شرح کتاب ھذا پر مبنی ھي یعنی اس پر کہ :—

"اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کي شہادت داخل کرنی چاہیئے" اور اُسکی نسبت مقدمہ میں ذکر ہوچکا [7] تین پہلی صورتیں متعلق ہیں واقعات سے اور چوتھی صورت رائے سے متعلق ھی جسکا ذکر دفعات ۴۵ و ۴۶ — ایکٹ ھذا میں ہوچکا ھی [8] *

نسبت شرط اول کے واضح رہے کہ دفعہ ۳۲ — ایکٹ ھذا میں جس میں کہ آٹھہ صورتیں بیانات اشخاص متوفی وغیرہ کي قابل ادخال قرار دي گي ہیں مگر اُن آٹھوں میں سے کوئي صورت ایسی نہیں ھی کہ جسمیں ماہر متوفی وغیرہ کي شہادت (جبکہ وہ شرایط صادق آویں جنکا ذکر فقرہ اول دفعہ ۳۲ — ایکٹ ھذا میں مندرج ھی) [9] قابل ادخال ھو حسب دفعہ ھذا شہادت رائے ماہر کي جو کہ خود بطور گواہ کے طلب نہیں ہوا ھی لیجاسکتی ھی — بار ثبوت اس امر کا کہ جس ماہر کي رائے داخل شہادت کرنی منظور ھی اُسپر چاروں میں سے کوئي شرط صادق آتی ھی ذمہ اُس شخص کے ھی جوکہ اُسکو داخل کرنا چاہتا ھی [1] *

شرط دوم متعلق اُس شہادت مادي کے ھی جسکا ذکر مقدمہ کتاب ھذا میں ہم بتشریح و تصریح تمام کرچکے ہیں *

---

۷ دیکھو صفحہ ۸

۸ دیکھو صفحہ ۱۵۰ سے ۱۵۳ تک

۹ دیکھو صفحہ ۱۲۷ و ۱۲۸ و شہپرہ پوقاپلہ صفحہ ۱۲۸

۱ دیکھو دفعہ ۱۰۴

فصل ۵ شہادت دستاویزی

دفعہ ۶۱ جائز ہی کہ مضامین دستاویزات بذریعہ شہادت اصلي یا منقولي کے ثابت کیئے جائیں *

اثبات مضامین دستاویزات

دفعہ ہذا حکمي نہیں بلکہ مطیع ہی دفعہ ۶۴ اور دفعہ ۹۱ کي اور اختیاري ہی *

دفعہ ۶۲ شہادت اصلي سے مراد في نفسہ دستاویز ہی جو کہ عدالت کے معائنہ کے لیئے پیش کي جائے *

شہادت اصلي اسکو کہتے ہیں

تشریح ۱ — جب کسي دستاویز کے کئي حصے ہوں ہر حصہ اُسکا شہادت اصلي ہی *

جب کوئي دستاویز بہ تحریر مقابل تکمیل پائے اور ہر تحریر مقابل کي تکمیل صرف ایک یا منجملہ چند فریق کے بعض نے کي ہو تو ہر تحریر مقابل بمقابلہ اُن

فریق کے جنهوں نے اُسکي تکمیل کي هو شهادت اصلي هی *

تشریح ۲ — جب چند نسخۂ دستاویزات ایک هي عمل سے طیار کي گئي هوں جیسے کہ عمل چهاپۂ سیسہ یا چهاپۂ سنگین یا عکس سے اُتارنیکا تو هر ایک اُنمیں سے واسطے مضامین مندرجہ باقي کے شهادت اصلي هی مگر جس حال میں کہ وہ سب نقلیں ایک هي اصل کي هوں تو وہ اصل کے مضامین کے واسطے شهادت اصلی نهیں هیں *

تمثیل

ایک شخص کي نسبت ثابت کیا گیا کہ اُسکے پاس چند قطعات اعلاننامہ هیں جو سب ایک هي وقت میں ایک هي اصل سے چهاپے گئے تهے هرایک اُنمیں سے واسطے مضمون مندرجہ دوسرے کے شهادت اصلي هی لیکن اصل کے مضامین مندرجہ کے واسطے اُنمیں سے کوئي شهادت اصلي نهیں هی *

دفعہ ۶۱ میں واضعان قانون نے دو طرح ثبوت مضامین دستاویزات کے بیان کیئے هیں اور اُس دفعہ میں تعریف شهادت اصلي کي بیان کي

هی اور دفعہ ۶۳ — میں تعریف شہادت نقلي کي بیان کي هی — الکے سوا اور الفاظ کي تعریفات فصل اول میں دفعہ ۳ و ۴ میں بیان کیگئي هیں لیکن ان الفاظ کي تعریفات یہاں بیان کرني مناسب سمجھیں گئیں *

اقسام طریقہ تحریر دستاویزات

واضح رهے کہ دستاویزات تین طرح پر لکھي جاسکتي هیں :—

اول — جبکہ صرف ایک هي تحریر هو اور اُس صورت میں حسب متن دفعہ هذا سواے اُسکے اور کوئي شہادت اصلي نہیں هی *

دوم — جبکہ دو مختلف تحریروں کے ذریعہ سے ایک هي عبارت ادا کیجاوے اور هرایک پر دستخط کل تکمیل کنندگان کے هوں اس صورت میں هر دستاویز کو دوسرے کا مثنی کہہ سکتے هیں اور اُنمیں سے هرایک حسب فقرہ اول دفعہ هذا شہادت اصلي هی *

سوم — جبکہ دو دستاویزیں هم مضمون جس سے کہ فریقین پابند هوں الگ الگ لکھي جاویں اور ایک پر ایک فریق کے دستخط هوں اور دوسري پر دوسرے فریق کے تو اُس صورت میں حسب فقرہ دوم تشریح اول جس شخص کے دستخط هیں اُسکے مقابلہ پر شہادت اصلي هی اور دوسرے فریق کے مقابلہ پر جس کے دستخط نہیں هیں شہادت نقلي هی — جیسا کہ ضمن ۴ دفعہ ۶۳ کي عبارت سے اور نیز تشریح اول و دوم دفعہ ۹۱ سے ظاهر هوگا *

نسبت تشریح دوم دفعہ هذا کے واضح رهے کہ چھپي هوئي نقلوں کو اس وجہہ سے یہ نسبت هاتھہ کے لکھے هوئے کے زیادہ وقعت دي گئي هی کہ دستي دستاویزات میں ممکن هی کہ کاتب نے غلطي کي هو یا قصداً کچھہ بنادیا هو لیکن چھاپہ وغیرہ میں جوکہ کل کے ذریعہ سے نقلیں اُترتي هیں یہہ ممکن نہیں *

اس قسم کي شہادت زیادہ‌تر مستعمل هوتي هی نالشات ازالہ حیثیت عرفي میں جوکہ اخبار میں درج هوں تو هر پرچہ اخبار ایک دوسرے کے مضمون کي شہادت اصلي هی جبکہ مالک اخبار مدعاعلیہ هو کیونکہ وہ ذمہ‌دار اُن بیانات کا هی جوکہ اُسکے اخبار میں نکلے هیں — لیکن (جیسا کہ

جزو اخير اس تشريح سے معلوم ہوتا ہى) اگر مقصود يہہ ہو کہ مضمون اُس تحرير کا ثابت کيا جاوے جوکہ کسي شخص کي لکھي ہوئي ہو اور پھر اخبار ميں چھپي ہو تب يہہ چھپا ہوا کاغذ شہادت اصلي اس دستاويز کي نہيں ہى بلکہ اصل مدعاعليہ کے ہاتھہ کا لکھا ہوا کاغذ شہادت اصلي ہى اور چھپا ہوا اخبار شہادت نقلي *

نسبت اس بحث کے کہ کون کونسي شہادت کن کن صورتوں ميں داخل ہوسکتي ہى ديکھو دفعات ٦٤ و ٦٥ و ٩١ — ايکت ھذا *

دفعہ ٦٣ شہادت منقولي مشعر معني اور حاوي اُمور مفصلہ ذيل کي ہى :—

شہادت نقلي کسکو کہتے ہيں

(١) نقول مصدقہ جو بموجب اُن احکام کے کہ ايکت ھذا ميں بعد ازيں مندرج ہيں حوالہ کي جائيں *

(٢) نقول جو اصل سے بذريعہ کل کي ترکيبات کے کي جائيں اور وہ ترکيبات في نفسہ تيقن صحت نقل کا کرتي ہوں اور وہ نقول جنکا مقابلہ ان نقول سے کيا گيا ہو *

(٣) نقول جو اصل سے کي گئي ہوں يا اُسکے ساتھہ اُن کا مقابلہ کرليا گيا ہو *

(۴) دستاویزات کی تحریرات مقابل (جیسے پٹہ و قبولیت وغیرہ) بمقابلہ اُن فریق کے جنہوں نے اُن کی تکمیل نہ کی ہو *

(۵) زبانی بیان کسی دستاویز کے مضامین کا ایسے شخص کا کیا ہوا جس نے کہ خود اُس کو دیکھا ہو *

تمثیلات

(الف) ایک نقل عکسی کسی اصل کی اُس اصل کے مضامین مندرجہ کی شہادت منقولی ہی گو کہ اُن دونوں کا مقابلہ نہ کیا گیا ہو مگر ثابت ہونا اِس بات کا شرط ہی کہ جس شی کا عکس لیا گیا وہ اصل تھی *

(ب) نقل جو کہ کسی خط کی ایسی نقل سے مقابل کرلی گئی ہو جو نقل کرنے کے آلہ سے طیار کی گئی ہی وہ اُس خط کے مضامین کی شہادت منقولی ہی مگر بشرط ثابت ہونے اِس امر کے کہ نقل جو نقل کے الہ سے طیار کی گئی وہ اصل سے کی گئی تھی *

(ج) جو نقل کہ ایک نقل سے کی جاے مگر من بعد اصل کے ساتھہ اُسکا مقابلہ کرلیا گیا ہو وہ شہادت منقولی ہی مگر جس نقل کا کہ اصل سے مقابلہ نہ کیا گیا ہو وہ اصل کی شہادت منقولی نہیں ہی گو کہ جس نقل سے اُسکی نقل ہوئی اُسکا مقابلہ اصل سے کیا گیا ہو *

(د) زبانی بیان کسی نقل کا جسکا مقابلہ اصل سے کیا گیا ھو اور زبانی بیان کسی اصل کی نقل عکسی کا یا ایسی نقل کا جو بذریعہ الہ کے کی گئی ھو شہادت منقولی اصل کی نہیں ھی *

اِس دفعہ میں تعریف شہادت نقلی کی بیان کی گئی ھی اور اُسکی پانچ تقسیمیں کی گئی ھیں *

نسبت نمبر اول کے دیکھو دفعہ ۷۶ سے ۷۹ تک اِس قسم کی نقول کی نسبت ایک قیاس قانونی صحت کا قائم کیا گیا ھی *

نسبت نمبر دوم کے واضح رھے کہ اُن نقول سے جنکا ذکر اس نمبر میں ھی اس قسم کی چیزیں مراد ھیں جنکا ذکر تمثیل الف میں ھی یعنی اگر یہہ ثابت ھو جاوے کہ ایک فوتو گراف لیا گیا ھی تو وہ اصل کی شہادت نقلی تصور ھوگی اور نیز ایسے فوتو گراف جو اُس نقل سے پھر نقل اُتاری گئی اور اُسکا مقابلہ ھوگیا ھو تو وہ بھی اصل کی نقلی شہادت خیال کیجاویگی اور وہ نقل النقل قرار پاکر ناقابل ادخال نہ تصور کیجاویگی جیسا کہ تمثیل (ب) سے ظاھر ھی *

نسبت نمبر سوم کے واضح رھے کہ اُس میں اُن نقول کا ذکر ھی جو کہ اصل سے نقل اُتار کر مقابلہ کی گئی ھوں تو ایسی صورت میں وہ نقلی شہادت اصل کی کہلاوینگی اور نقل کنندہ کی شہادت درکار ھوگی تمثیل (ج) اس سے متعلق ھی — لیکن یہہ امر کہ یہہ نقل اصل کی ٹھیک نقل ھی کوئی ثبوت اسکا نہیں کہ اصل ٹھیک تھی اور اُسپر اُس شخص کے دستخط تھے یا اُسنے لکھا تھا جسکی نسبت بیان ھی [۲] *

نسبت نمبر چہارم کے دیکھو فقرہ دوم تشریح اول دفعہ ۶۲ جس سے معلوم ھوگا کہ ایک ھی دستاویز اُس شخص کے مقابلہ پر جسکے دستخط ھیں شہادت اصلی ھی اور اُسکے مقابلہ میں جسکے دستخط نہیں ھیں شہادت نقلی ھی اس ضمن کے لیئے کوئی تمثیل نہیں دی گئی *

نسبت نمبر پنجم — کے اس ضمن سے تمثیل (د) متعلق ھی *

۲ رام جادو گنگولی بنام الکھی نراین منڈل ویکلی جلد ۸ صفحہ ۲۸۸

واضح رهے که اس دفعه میں صرف نقلي شہادت کي تعریف بیان کي گئي هی اور نسبت اُسکے قابل ادخال یا ناقابل ادخال هونے کي کچهه نهیں هی لیکن دفعه ۶۴ و ۶۵ و ۹۱ - اس مضمون سے متعلق هیں *

دفعه ۶۴ لازم هی که دستاویزات بذریعه شہادت اصلي کے ثابت کیجائیں بجز اُن حالات کے جنکا بیان قانون هذا میں بعد ازیں کیا جاتا هی *

اثبات دستاویزات بذریعه شہادت اصلي

یهه دفعه صریح طور پر مبني هی اصول دوم قانون شہادت پر جسکا ذکر بوضاحت شرح هذا کے مقدمه میں هو چکا هی یعني " اعلی سے اعلی درجه کي شہادت جو بهم پهنچ سکے داخل کرني چاهیئے " کیونکه نسبت مضامین دستاویز کے تجربه سے یهه ثابت هو گیا هی که معتبر سے معتبر گواه کے بیان پر وه بهروسه نهیں هو سکتا جو که خود دستاویز پر هو سکتا هی اس وجهه سے که اگر گواه کي صداقت میں کچهه شک نه هو تو اُسکے حافظه پر همیشه اعتبار نهیں هو سکتا اور ممکن هی که نهایت عزت دار شخص غلط اظهار دے اور اُسکو خود معلوم نه هو که میں نے غلط اظهار دیا هی - اسي اصول پر حکام پریوي کونسل نے بارها یهه تجویز کیا هی که جب کبهي شہادت لساني آپس میں نقیض هوں تو شہادت دستاویزي اصل رهنما هی که جس سے سچ حال معلوم هوتا هی [۳] *

واضح رهے که مقدمه شرح هذا میں اقسام شہادت کا ذکر هوچکا هی یعني شہادت مادي اور شہادت دستاویزي اور شہادت لساني *

جس ترتیب سے ان اقسام کا ذکر هوا هی اُسي ترتیب سے اُنکي وقعت قائم کرني چاهیئے یعني یهه که سب سے اعلی درجه کي شہادت شہادت مادي هی مثلاً ایک شخص مرده کي لاش به ثبوت اُسکي وفات کے اُسکے بعد شہادت دستاویزي یعني وه دستاویز جسمیں نسبت وفات شخص

---

۳ مسماة امام باندي بنام هرگوبند گهوس مورزاندین اپیل صفحه ۲۰۳ - و اوریا سنگهه بنام هیرا لال سیده بنگال جلد ۲ صفحه ۸ پریوي کونسل

مذکور کے تحریر ہوئی وقعت ہی اُسکے بعد تیسرے درجہ پر بیانات اشخاص جنکے سامنے وہ شخص مرا قابل اعتبار ہیں — اسي طرح پر بیانات گواہ سے بڑہ کر دستاویزي شہادت کي وقعت سے زیادہ اشخاص کي عملدرآمد پر بھروسا ہو سکتا ہی چنانچہ حکام پریوي کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ عملدرآمد اشخاص اُنکے الفاظ سے زیادہ معتبر ہی [۴] *

اس دفعه میں لفظ دستاویز سے مراد مضمون دستاویز نہیں ہی کیونکہ اگر ہر واقعہ کي نسبت جسکو که ایک دفعہ کسي دستاویز میں بیان کیا ہو شہادت بغیر دستیابي اصل دستاویز کے نہ لیجاتي تو بہت سے واقعات جنکا ذکر اتفاقي طور پر خطوط اور رقعہجات میں ہو جاتا ہی بلا پیشي اُن خطوط و رقعجات کے اور بدون اُن حالات کے جنکا ذکر دفعه ۶۵ میں ہی کسي قسم کي شہادت سے ثابت نہو سکتي مثلا زید نے اپنے دوست عمرو کو ایک خط لکھا جسمیں یہہ بیان کیا کہ میرے یہاں ایک بیٹا پانچویں رمضان کو پیدا ہوا اور اُسکا نام بکر رکھا ہی — بعد انقضاے مدت دراز کے ایک مقدمہ میں بکر کي عمر کي نسبت بحث پیدا ہوئي پس في نفسہ بکر کي پیدایش کي نسبت خط لکھا جانا مانع ادخال اور قسم کي شہادت کا نہیں ہی [۵] اور فریقین مقدمہ ہر قسم کي شہادت بلا لحاظ مضمون دفعه ۶۴ کے داخل کر سکتے ہیں لیکن اگر فریقین میں سے کسیکو بغرض مسئلہ اقبال بالنسب یا اور کسي غرض کے یہہ ثابت کرنا منظور ہو کہ زید نے اس مضمون کا خط لکھا تہا تو وہ خط البتہ دستاویز حسب منشاء دفعه هذا کے ہی اور اقبال زید کا (نسبت نسب بکر کے جو کہ خط میں مندرج ہی) بلا خط کے پیش ہوئے یا بلا اُن شرایط کے جنکا ذکر دفعه ۶۵ میں ہی ثابت نہیں ہو سکتا — اسي طرح پر اگر نالش اس بات کي ہو کہ مدعاعلیہ نے کسي اخبار میں کچھہ الفاظ تہتک آمیز نسبت مدعي کے چھاپے ہیں تو اصل اخبار پیش کرنا چاہیئے یااگر کسي خاص شخص کي نسبت ہتک عزت کي نالش ہو تو اُس تحریر کو خود پیش کرنا چاہیئے اور سوائے اُن حالات کے جنکا ذکر دفعه ۶۵ میں ہی اُس عبارت کي نسبت شہادت نہیں لیجا سکتي لیکن اگر بلا لحاظ وجود

---

۴ پورن ماڑند چودھري بنام تتانند ساہ بنگال جلد زائد اجلاس کامل صفحہ ۳

۵ دیکھو تشریح ۳ دفعه ۱۱ سے ایکٹ هذا

دستاویز کے اُس واقعہ کا ثبوت دینا منظور ہو جسکا ذکر دستاویز میں ہی
تو شہادت دیجا سکتی ہی سواے دفعہ ۹۱ کے مثلاً طے ہونا حساب کا
مابین دو فریقوں کے بلا داخل کیئے بہی کھاتہ کے ثابت کیا جاسکتا ہی *

متن دفعہ ہذا میں ان الفاظ سے کہ ,, بجز اُن حالات کے جنکا ذکر
قانون ہذا میں بعد از ایں کیاجاتا ہی ,,
صاف مقصد واضعان قانون کا معلوم نہیں ہوتا اور ترجمہ جو کہ گورنمنٹ
نے مشتہر کیا ہی اس میں لفظ ,, بیان کیا جاتا ہی ,, ٹھیک ترجمہ
انگریزی کا نہیں ہی ترجمہ یوں ہونا چاہیئے ,, بجز اُن حالات کے جنکا
ذکر قانون ہذا میں بعد ازیں ہوا ہی ,, —
ان حالات سے صریح طور پر اشارہ ہی دفعہ ۶۵ سے اور ظاہرا استثناء
اول و دوم و تشریح سوم دفعہ ۹۱ ایکٹ ہذا سے *

دفعہ ۶۵ جایز ہی کہ شہادت

وہ صورتیں جن میں کہ دستاویزات کی شہادت نقلی گذر سکتی ہی

منقولی بابت وجود یا حالت یا مضامین مندرجہ دستاویز کے صورت ہاے مفصلہ ذیل میں ادا کی جائے :—

(الف) جب کہ اصل کی نسبت ثابت کیا جاوے یا معلوم ہوتا ہو کہ وہ قبضہ یا اختیار میں اشخاص مفصلہ ذیل کے ہی *

ایسے شخص کے جس کے مقابلہ میں دستاویز کا ثابت کیا جانا مطلوب ہی —

ایسے شخص کے جو عدالت کے حکمنامہ کی رسائی یا اطاعت سے باھر ھی —
ایسے شخص کے جو قانوناً اُس کے حاضر کرنے پر مجبور ھے —
اور ان سب صورتوں میں بعد اطلاعنامہ متذکرہ دفعہ ٦٦ کے وہ اُس کو نہیں پیش کرتا ھی *

(ب) جب کہ وجود یا حالت یا مضامین مندرجہ اصل کی نسبت ثابت ھوچکا ھو کہ بذریعہ تحریر کے اُس شخص نے جس کے مقابلہ میں وہ ثابت کی گئی یا اس کے قایمقام حقیت نے اس کو تسلیم کیا ھی *

(ج) جس حال میں کہ اصل تلف یا گم ھوگئی ھو یا وہ فریق جو اسکے مضامین کی شہادت دیا چاھتا ھی کسی ایسی وجہہ سے جو اُس کے قصور یا غفلت سے نہ پیدا ھوئی ھو وقت مناسب کے اندر نہیں پیش کرسکتا *

(د) جب کہ اصل اس قسم کي هو کہ اُس کو بآساني اُس کي جگہہ سے نہ هٹا سکتے هوں *

(ه) جب کہ اصل ایک دستاویز سرکاري بحسب معني قرار دادہ دفعہ ۷۴ کے هو *

(و) جس حال میں کہ اصل ایسي دستاویز هو جسکي نقل مصدقہ کو ازروے ایکت هذا یا کسي اور قانون نافذ برتش اندیا کے شهادت میں پیش کرنے کي اجازت هو *

(ز) جبکہ اصل مشتمل چند حسابات یا اور کاغذات پر هو جنکو عدالت بسہولت معائنہ نکر سکتي هو اور امر ثبوت طلب عام نتیجہ اُس تمام مجموعہ کا هو *

صورتهاے (الف) و (ج) و (د) میں شهادت منقولي مضمون دستاویز کي منظور هو سکتي هي *

داخل هو سکتي هي

ﻻ
اصل دستاويز
سرکاري هو

و
نقل مصدقه کي
اجازت هو

ز
اصل حساب طول
و کثير هو

ـــ نقل باضابطه قابل
هي

ادخال

اُس ماهر کي راے جسنے حساب
جانچا هو قابل ادخال هي

صورت (ب) میں اقبال تحریري منظور هو سکتا هی *

صورت (٥) یا (و) میں نقل مصدق دستاویز کي قابل منظوري هی لیکن اور کسي قسم کي شہادت منقولي قابل منظوري نہیں هی *

صورت (ز) میں نسبت نتیجه عام دستاویزات کے هر شخص جسنے اُنکا معائنه کیا هو اور ایسي دستاویزات کے معائنه کرنے کي مہارت رکھتا هو اداے شہادت کر سکتا هی *

اس دفعه میں وه صورتیں بیان هوئي هیں جنمیں شہادت نقلي نسبت وجود یا حالت یا مضامین دستاویز کے سواے خود اُس دستاویز کے منظور هو سکتي هی *

سات صورتیں جائز رهنے شہادت نقلي کے به ثبوت وجود یا حالت یا مضمون دستاویز کے بیان کي گئي هیں لیکن هر صورت میں هر قسم کي شہادت نقلي داخل نہیں هو سکتي بلکه اُس تصریح کے موافق جسکا ذکر جزو آخر دفعه هذا میں مندرج هی شہادت نقلي داخل هوني چاهیئے *

چونکه یهه دفعه ایک نہایت مقدم دفعه هی اور اُس میں کل اُن صورتوں کا حاوي طور پر بیان هی جنمیں شہادت نقلي نسبت وجود یا حالت یا مضمون دستاویز کے داخل هو سکتي هی هم ایک شجره پیش کرتے هیں جس سے مضمون دفعه هذا سمجهه میں آویگا اور نیز تحصیل کننده کو مضمون دفعه بآساني یاد هو جاویگا *

واضح رھے کہ ھر حال میں بار ثبوت اس امر کا کہ دستاویز کی شہادت نقلی گذر سکتی ھی ذمہ اُس شخص کے ھی جو کہ اُسکو گذرانا چاھے [۶] اور اسلیئے اُسکو یہہ ثابت کرنا چاھے کہ دستاویز بہ قبضہ فریق مخالف میں ھی — دستاویز کا کسی دوسری عدالت میں داخل ھونا کافی وجہہ قابل ادخال کرنے نقلی شہادت کی نہیں ھی لیکن جبکہ یہہ ثابت کردیا جاوے کہ اصلی دستاویز پر جسپر مدعی اپنا دعوی مبنی کرتا ھی قبضہ میں مدعاعلیہ کے ھی اور مدعاعلیہ اصل دستاویز بروقت پیش نکرے تو نقل اصل دستاویز کی (جو کہ ایک مثل مقدمہ سابق میں بر وقت واپسی اصل دستاویز کے حسب ضابطہ چھوڑ دی گئی تھی) قابل ادخال تصور ھوگی [۷] *

نسبت تلف ھونے دستاویز کے یہہ لازم ھی کہ کچھہ ثبوت اس بات کا دیا جاوے کہ کبھی اصل موجود تھی ورنہ شہادت نقلی نہ لیجاویگی چنانچہ شہادت نقلی نسبت مضمون ایک ڈگری کے جسکے صادر ھونے کا کافی ثبوت نہ تھا نامنظور ھوئی [۸] — اور پھر اِس بات کا ثبوت دینا چاھیئے کہ وہ تلف ھوگئی [۹] پریوی کونسل نے ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ جب تک کہ کافی ثبوت اس امر کا ندیا جاوے کہ اصل دستاویز کی نسبت اُن جگہوں پر جہاں کہ اُسکا ھونا غالب تھا تلاش کامل کی گئی تھی شہادت نقلی قابل ادخال نہیں ھو سکتی [۱] *

اور ایک اور مقدمہ میں جس میں کہ بیان یہہ تھا کہ تمسک کو چوھوں نے کتر ڈالا اور پرزے پیش کیئے گئے تھے مگر کوئی ثبوت اس کا نہ تھا کہ وہ پرزے اُس اصل تمسک کے تھے تو پریوی کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ شہادت نقلی داخل نہیں ھو سکتی اور ڈگری عدالت ماتحت

---

۶ دیکھو صفحہ ۱۰۴ تمثیل (ب) ایکٹ ھذا

۷ مقبول علی بنام سری متی مند بی بی بنگال جلد ۳ صفحہ ۵۴ دیوانی

۸ مفیض الدین بنام مہر علی ویکلی جلد ۱ صفحہ ۲۱۲ دیوانی

۹ ایش چندر چودھری بنام بھیرب چندر چودھری ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۱ دیوانی

۱ میر اسد اللہ بنام بی بی اماھن مورزانڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۴۱

کي جو بر بناء تمسک کے تهي منسوخ کردي - [۲] ليکن جبکه ثبوت کافي لکهے جانے تمسک اور اُسکے کهوئے جانے کا دیا جاوے تو عدالت کو لازم هی که شهادت نقلي داخل کرے اور يهه ضرور نهين که تمام گواهان نسبت مضمون دستاويز گواهان حاشيه هون [۳] *

نسبت ضمن (د) کے ـــ اِس سے مراد کتبه نشانات وغيره هين *

ضمن (و) مين دفعات ٧٦ و ٧٨ سے اشاره هی *

ضمن (ز) کے ساتهه دفعه ۱۸۱ ـــ ايکت ۸ سنه ۱۸۵۹ع پڑهني چاهيئے *

بعض صورتيں ايسي واقع هوتي هين که دستاويز اصلي دو صورتوں کي وجهه سے پيش نهين هوتين چنانچه ايک مقدمه مين مثل ضلع سے هائي کورت کلکته کو جاتے هوئے راه مين تلف هو گئي عدالت مذکور نے تمام اُن کاغذات کي جن سے مثل مرتب تهي شهادت نقلي لينے کي اجازت دي [۴] *

اور ايک اور مقدمه مين بوجهه تلف هو جانے ڈگري کے ايام غدر مين ڈگريدار کو بر بناء ڈگري تلف شده کے واسطے ما بقي اپنے زر ڈگري کے نالش کرنے کي اجازت ملي اور بناء مخاصمت تاريخ تلف هونے ڈگري کي قرار پائي [۵] *

ايک مقدمه مين جس مين که ڈگري تلف هو گئي تهي اور ڈگريدار نے اجرا کي درخواست دي اور محکمه اجراے ڈگري سے اُسکو مقدمه نمبري کي هدايت هوئي عدالت هائي کورت شمال و مغرب نے يهه تجويز کيا که محکمه اجراے ڈگري مين عدالت ماتحت کو لازم تها که نسبت وجود

---

۲ سيد عباس علي بنام مادبم امني رومي مورزانڈين اپيل جلد ۳ صفحه ۱۰۵

۳ سيد لطف الله بنام محماة نصيباً ويکلي جلد ۱۰ صفحه ۲۳ ديواني ـــ و رويهمن چودهري بنام رام لعل سرکار ويکلي جلد ۱ صفحه ۱۲۵ ـــ و سکهرام شکل بنام رام لال شکل ويکلي جلد ۹ صفحه ۴۲۸

۴ بابو گرو ديال سنگهه بنام درباري لال تيواري ويکلي جلد ۷ صفحه ۱۸ ديواني و بنواري لال بنام مسٹر جيمس ولايک ويکلي جلد ۸ صفحه ۳۰۸

۵ راے مادهو بنام هرديال سنگهه ويکلي جلد سنه ۱۸۶۴ع صفحه ۳۰۱

یاعدم وجود ڈگري کے تجویز کرتي اور عدالت محکمہ اجراے ڈگري کے حکم سے کوئي عدالت اُسکي سماعت نہیں کر سکتي [٦] *

دفعہ ھذا فوجداري اور دیواني دونوں سے متعلق ھی *

ایک قسم کي دستاویز تحریري کي نسبت مطلق شہادت نقلي کسي قسم کي نہیں گذر سکتي یعني جبکہ وہ دستاویز اقرار یا وعدہ حسب دفعہ ۲ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع قانون تمادي کے ھو لیکن اُسکي تاریخ کي نسبت شہادت گذر سکتي ھی الا یہہ حکم خاص بوجہہ منشاء قانون کے ھی اور قاعدہ عام مندرجہ دفعہ ٦٥ سے ایک مستثنی ھی *

دفعہ ٦٦ شہادت منقولي مضامین

قواعد نسبت دینے اطلاع قانوني واسطے پیشي دستاویزات

دستاویزات کي جنکا ذکر دفعہ ٦٥ کي ضمن (الف) میں آیا ھی نہ دي جائیگي اِلا اُس حال میں کہ جو شخص ایسي شہادت منقولي دیا چاھتا ھو وہ پیشتر اُس فریق کو جسکے قبضہ یا اختیار میں وہ دستاویز ھی [[٧] یا اُسکے وکیل یا اٹرني کو] اطلاع معینہ قانون واسطے اُسکے پیش کرنے کے دے چکا ھو اور جس حال میں کہ کوئي اطلاع قانون کي رو سے معین نہو تو

٦ رنجیت بنام چني لال منقولہ ھائي کورٹ شمال و مغرب مورخہ ٦ جولائي سنہ ۱۸٦٦ع

٧ ترمیم بموجب دفعہ ٦ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

ایسي اطلاع دے چکا هو جو حسب حال مقدمہ عدالت کي دانست میں مناسب هو :

مگر شرط یہہ هی کہ اطلاع مذکور واسطے قابل منظوري هونے دستاویز منقولي کے صورت هائے مفصلہ ذیل یا کسي اور ایسي صورت میں ضروري نہوگي جس میں کہ عدالت اُس سے درگذر کرنا مناسب جانے :—

(١) جب کہ دستاریز ثبوت طلب في نفسہ ایک اطلاع هو *

(٢) جبکہ مقدمہ کي نوعیت سے فریق مخالف کو بالضرور معلوم هو کہ اُسکو پیش کرنا پڑیگا *

(٣) جب کہ یہہ معلوم هو یا ثابت کیا جائے کہ فریق مخالف نے قبضہ اصل کا بفریب یا بزور حاصل کیا هی *

(٤) جبکہ فریق مخالف یا اُسکے مختار نے اصل کو عدالت میں داخل کردیا هی *

(۵) جبکہ فریق مخالف یا اُسکے مختار نے اُس دستاویز کا گم ہونا تسلیم کیا ہو *

(۶) جبکہ شخص قابض دستاویز عدالت کے حکمنامہ کي رسائي یا اُسکي اطاعت سے باہر ہو *

دفعہ ہذا میں نسبت اطلاع کے مندرج ہی کہ قبل داخل ہونے شہادت نقلي کے دفعہ ۶۵ کے موافق اطلاع دیني چاہئے — نسبت مقدمات دیواني کے دیکھو ضابطہ دیواني یہہ امر قابل غور ہی کہ عدالت کو اختیار ہی کہ ایسي اطلاع کو ضروري نہ سمجھے *

اشخاص جنکو ایسي اطلاع دیجاوے اور وہ دستاویز پیش نکریں حسب دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند کے مجرم قرار پاسکتے ہیں *

ثبوت نسبت دستخط کاتب دستاویز پیش شدہ

دفعہ ۶۷ جبکہ کسي دستاویز کي نسبت یہہ بیان کیا جائے کہ اُسپر کسي شخص نے دستخط کیئے ہیں یا کسي شخص نے اُسکو کلاً یا جزءً لکھا ہی تو دستخط یا شان خط اس قدر دستاویز کي جو اس شخص کے ہاتھہ کي لکھي ہوئي بیان کي جائے اُسي شخص کے خط کي شان سے ثابت ہوني چاہیئے *

الفاظ دفعہ هذا نسبت ثابت کرنے دستخط کے لازمي هيں اور دفعات ٤٧ و ٧٣ کے دیکھنے سے طریقے ثبوت خط کے معلوم هونگے *

ایکٹ هذا میں کہیں تعریف لفظ دستخط کي نهیں دي گئي لیکن قانون رجسٹري ایکٹ ٨ سنہ ١٨٧١ع میں جو تعریف دستخط کي بیان هوئي هی وہ علامت اور نشاني پر بهي حاوي هی اور دفعہ ٥٠ قانون وراثت هند ایکٹ ١٠ سنہ ١٨٦٥ ع میں بهي موصي کے دستخط کرنے یا علامت بنانے کا بیان هی قانون تمادي ایکٹ ٩ سنہ ١٨٧١ع کي دفعہ ٢٠ کي تشریح ٢ کي تمثیل کے دیکھنے سے واضح هوگا کہ واسطے اغراض تمادي کے هاتھہ کے دستخط کرنے لازمي هیں اور مہر کافي نهوگي *

ثبوت تکمیل دستاویزات جنپر گواهي هوني قانوناً لازمي هی

دفعہ ٦٨ اگر کسي دستاویز کے واسطے قانوناً گواهوں کي گواهي سے مصدق هونا ضرور هو تو وہ شہادت میں اُس وقت تک مستعمل نهوگي کہ اسکا تکمیل پانا اقل درجہ ایک گواہ تصدیق کنندہ کي گواهي سے ثابت کیا جائے بشرطیکہ کوئي گواہ تصدیق کنندہ زندہ هو اور اُسپر حکمنامہ عدالت جاري هوسکتا هو اور وہ شہادت دینے کي قابلیت رکھتا هو *

هندوستان میں نهایت کم ایسي دستاویزیں هیں جنپر تصدیق ضرور هی اور زیادہ تر متعلق هیں وصیت ناموں سے اُن اشخاص کے جو کہ هندو یا مسلمان یا بدھ نهوں — اسکي نسبت دفعات ٥٠ و ٣٣١ — ایکٹ ١٠ سنہ ١٨٦٥ع و ایکٹ ٢١ سنہ ١٨٧٠ع کے دیکھنے سے حال معلوم هوگا *

دفعہ ٦٩ اگر کوئي ایسا گواہ تصدیق کنندہ نہ پایا جائے یا دستاویز سے یہہ معلوم هوتا هو کہ اُسکي تکمیل مملکت متحدہ میں هوئي هی تو اسکي نسبت یہہ ثابت هونا چاهیئے کہ اقل درجہ ایک گواہ کي گواهي سے خود بقلم اسکي تصدیق کي گئي هی اور دستخط تکمیل کنندہ دستاویز کے خود بقلم اُسي شخص کے هوں *

ثبوت جبکہ گواہ حاشیہ نہ ملیں

مملکت متحدہ سے مراد سلطنت گریٹ برٹن یعني انگلنڈ و اسکاٹلنڈ و ائرلنڈ مراد هی *

دفعہ ٧٠ اقبال ایک فریق کا نسبت دستاویز مصدقہ کے اس امر میں کہ اسکي تکمیل خود اُسنے کي بمقابلہ اُسي فریق کے اسکي تکمیل کا ثبوت کافي هوگا گو کہ وہ دستاویز ایسي هو جسکا مصدق بگواهي هونا قانوناً ضرور هی *

اقبال فریق دستاویز نسبت اُسکي تکمیل کے

واضح رهے کہ اقبال مندرجہ دفعہ هذا نسبت تکمیل دستاویز کے هی اور اقبالات مندرجہ دفعہ ٢٢ و دفعہ ٦٥ ضمن (ب) نسبت مضمون وغیرہ دستاویز کے هي *

پس اقبال مضمون دستاویز اور اقبال تکمیل دستاویز میں بہت فرق هی اور اس فرق کي تصریح دفعہ ۶۴ کي شرح پڑھنے سے معلوم هوگي [۸] *

دفعہ ۷۱　اگر گواہ تصدیق کنندہ دستاویز پر اپني گواهي کرنے سے انکار کرے یا اس کو یاد نهو تو جایز هی که اسکي تکمیل اور شهادت سے کي جائے *

ثبوت جبکہ گواہ حاشیہ تکمیل دستاویز سے منکر هو

دفعات ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ — ایکمت هذا متعلق هیں اُن دستاویزات سے جنکا مصدقہ هونا ضرور هی — پس ان چاروں دفعات کے پڑھنے سے معلوم هوگا کہ خلاصہ مضمون ان چاروں کا یہہ هی :—

اول — جب کبھي کوئي گواہ تصدیق کنندہ زندہ هو اور اُسپر حکمنامہ عدالت جاري هو سکتا هو اور وہ قابل اداے شهادت هو تو اُسکا بلانا لازمي هی *

دوم — جبکہ کوئي گواہ تصدیق کنندہ زندہ نهو یا اُس پر حکمنامہ عدالت جاري نهو سکتا هو یا قابل اداے شهادت نهو تو یہہ دو امور ثابت کرنے ضرور هیں —

۱ — تصدیق کم سے کم ایک گواہ تصدیق کنندہ کي خاص اُسیکے هاتھہ کي لکھي هوئي هو *

۲ — دستخط تکمیل کنندہ دستاویز کے اُسیکے هاتھہ کے لکھے هوئے هوں *

سوم — جبکہ فریق دستاویز مصدقہ کا اُسکي تکمیل سے اقبال کرے تو بمقابلہ اُسکے کسي شاهد تصدیق کنندہ کے بُلانے کي ضرورت نهیں *

چهارم — جبکہ گواہ تصدیق کنندہ تکمیل دستاویز سے انکار کرے یا بھول گیا هو تو اور شهادت داخل هو سکتي هی — لیکن دفعہ ۷۱ کے الفاظ سے جسمیں کہ لفظ گواہ کا مفرد هی یہہ معلوم نهیں هوتا کہ اگر

[۸] دیکھو صفحہ ۲۹۱ —

ایک گواہ تصدیق کنندہ بھول گیا ہو یا انکار کرتا ہو اور آور گواہ حکمنامہ عدالت کي رسائي کے اندر ہو تو کیا کرنا چاہیئے *

حسب دفعہ ۹۰ - ایکٹ ہذا دستاویز سي سالہ کے ثابت کرنیکے لیئے گواہ تصدیق کنندہ کے بُلانے کي ضرورت نہیں ہی *

دفعہ ۷۲ دستاویز مصدقہ جسکے مصدق بگواہي ہونے کے لیئے قانون میں حکم نہو اس طور پر ثابت کي جا سکتي ہی کہ گویا وہ مصدق نہ تھي *

ثبوت دستاویزات جنکا گواہي ہونی قانوناً لازمي نہیں

مضمون دفعہ ہذا یہہ ہی کہ جس دستاویز کے مصدق بگواہي ہونے کے لیئے قانون میں کوئي حکم نہیں ہی اُسکے ثابت کرنے کے لیئے گواہ تصدیق کنندہ کي شہادت لیني لازمي نہیں ہی بلکہ ہر قسم کي شہادت جو کہ موافق اِس ایکٹ کے قابل ادخال قرار دي گئي ہی داخل ہو سکتي ہی پس مضمون دفعہ ہذا اُس قاعدہ عام سے جو نسبت دستاویزات واجب التصدیق کے جنکا ذکر دفعہ ۶۸ میں ہی صریح ایک مستثنی صورت ہی پس دستاویزات جنکي شہادت گذر سکتي ہی یا تو اُس قسم کي ہوتي ہیں جنکو قانون نے مصدق ہونا لازمي قرار دیا ہی اور اُنکي نسبت احکام دفعات ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ میں مندرج ہیں اور یا ایسي دستاویزات ہیں جنکا مصدق ہونا قانوناً لازمي نہیں ہی — اِس قسم کي دستاویزات ہر قسم کي شہادت سے ثابت ہو سکتي ہیں *

دفعہ ۷۳ واسطے تحقیق اِس امر کے کہ فلاں دستخط یا تحریر یا مہر اُسي شخص کي ہی یا نہیں

خطوط کا مقابلہ

جس کے ظاہر ہوتے ہي جایز ہی کہ وہ دستخط یا تحریر یا مہر جو اسي شخص کي تسلیم کي گئي ہو یا حسب اطمینان عدالت ثابت ہوچکي ہو اسکے ساتھہ جسکا ثبوت مطلوب ہی مقابل کي جائے گو کہ وہ دستخط یا تحریر یا مہر واسطے کسي اور غرض کے پیش یا ثابت نہو چکي ہو *

عدالت کو جایز ہی کہ کسي شخص کو جو حاضر عدالت ہی کسي لفظ یا رقم کے لکھنے کا بایں غرض حکم دے کہ عدالت اس لفظ اور رقم کو جو اس نہج پر لکھي جاے کسي لفظ یا رقم کے ساتھہ جو اس شخص کے ہاتھہ سے لکھي ہوئي بیان کي گئي ہو مقابل کرسکے *

منجملہ اُن طریقوں ثبوت دستاویزات کے جنکا ذکر مفصل شرح دفعہ ۶۷ میں ہوچکا ہی اس دفعہ میں ایک طریقہ ثابت کرنے اور تحقیق کرنے کا ہی — دوسرے فقرہ دفعہ ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ یہہ طریقہ اطمینان عدالت کے لیئے واضعان قانون نے قائم کیا ہی *

واضح رہے کہ واسطے مقابلہ کرنے کے ایک دوسري تحریر عدالت کو دیکھني چاہیئے وہ تحریر یا تو مسلمہ ہو یا مثبتہ ہو ورنہ اگر وہ بھي متنازعہ فیہ ہی اور اُسکي اصلیت کي نسبت کوئي ثبوت نہیں ہی تو

اُس سے مقابله کرنا جائز نهيں هی [۹] پريوي کونسل نے يهه تجويز کيا
که جبکه کسي هندوستان کي زبان کے دستخط يا تحرير کي نسبت
بحث هو تو هندوستاني حاکم کي راے به نسبت حکام هائي کورٹ کي
راے کے زيادہ قابل اعتبار هی [۱] – ليکن مقابله خط ميں نهايت احتياط
لازم هی اور حکام پريوي کونسل نے ايک اور مقدمه ميں يهه تجويز کيا
هی که ايسي صورت ميں جبکه اور قسم کي شهادت نسبت جعل کے طلب
هو سکتي تهي ليکن طلب نکرائي گئي هو تو صرف محض مقابله خط پر
کسي دستاويز کا جعلي قرار دينا قابل پسند نهيں هی [۲] *

سرکاري دستاويزات

دفعه ۷۴ دستاويزات مفصله

دستاويزات سرکاري

ذيل سرکاري دستاويزات هيں :—

(ا) دستاويزات مشتمل ايکٹ يا کاغذات متعلقه ايکٹ :—

۱ — مصدره سلطان وقت *

۲ — مصدره سرکاري جماعتوں اور عدالتوں کے *

۳ — مصدره عهده داران سرکاري من قبيل واضعان قوانين و حاکمان

---

۹ پورن چندر چٹرجي بنام گريش چندر چٹرجي ويکلي جلد ۹ صفحه ۳۵۰ ديواني

۱ چندرناتهه پهلدار بنام جگندرناتهه پهلدار بنگال جلد ۷ صفحه ۲۱۹

۲ کرالي پرشاد مصر بنام اننترام مصرا بنگال جلد ۸ صفحه ۲۹۰

عدالت و عاملان برٹش انڈیا یا کسي اور حصہ قلمرو ملکہ معظمہ یا ملک غیر کے *

(۲) سرکاري دفاتر خانگي دستاويزات کے جو برٹش انڈیا میں کسي جگہہ محفوظ رکھے گئے ہوں *

مضمون فقرہ اول دفعہ ہذا جس میں تصریح دستاويزات سرکاري کي ہی صاف ہی اور اُسکي شرح لکھنے کي ضرورت نہیں ہی *

لیکن فقرہ نمبر ۲ دفعہ ہذا قابل غور ہی اور وہ نقلیں دستاويزات کي جو کہ حسب قانون رجسٹري رجسٹرار کے دفتر میر میں رہتي ہیں دستاويزات سرکاري ہیں اور اُن نقلوں سے جو باضابطہ نقل لیجاوے اُس سے ضمن ہذا متعلق ہی — اس قسم کي دستاويزات کي نسبت ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ع کي دفعہ ۵۱ و ۵۷ پڑھني چاهیئے اور فیلڈ صاحب نے نہایت تلاش سے یہہ بیان کیا ہی کہ موافق منشاء ایکٹ مذکور جو حال کا قانون رجسٹري ہی پانچ رجسٹر رکھنے کا حکم ہی جنمیں اول چار تو ہر رجسٹري کے دفتر میں رهتے ہیں اور ایک پانچواں رجسٹر ہر رجسٹرار کے دفتر میں رهتا ہی *

رجسٹر نمبر اول میں تمام وہ دستاويزات مندرج ہوتي ہیں جو متعلق جائداد غیر منقولہ کے ہوں *

رجسٹر نمبر ۲ میں وجوہات انکار رجسٹري مندرج ہوتے ہیں *

رجسٹر نمبر ۳ میں وصیت نامے اور اجازت نامجات تبنیت داخل ہوتے ہیں *

رجسٹر نمبر ۴ میں متفرق دستاويزات داخل ہوتي ہیں جو کہ متعلق جائداد غیر منقولہ کے نہوں *

رجسٹر نمبر ۵ میں وصیت نامے جو کہ بند لفافوں میں امانت رکھے جاتے ہیں مندرج ہوتے ہیں *

رجسٹر نمبر ۱ و ۲ و فہرست رجسٹر نمبر ۱ کو ہر شخص ملاحظہ کر سکتا ہی اور جس شخص کا جي چاہے اُسکي نقل کي درخواست کر کے حاصل کرلے *

دستاویزات رجسٹر نمبر ۳ و ۴ کي نقل صرف اُن لوگوں کو مل سکتي ہی جنکو اُسکي تکمیل سے علاقہ ہو یا اُسکي بناہ پر دعوي کرتے ہوں اور وہ بہ ثبوت مضمون دستاویز اصلي کے حسب دفعہ ۵۷ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ع داخل ہو سکتي ہی *

اسي طرح پر اشخاص اُن رجسٹروں کے دیکھنے اور نقل حاصل کرنے کے مجاز ہیں جو کہ نکاح کے رجسٹر رہتے ہیں حسب منشاء ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ع کے دفعات ۷۹ و ۸۰ کے - اقرارنامجات چھاپہ‌خانہ والوں کے حسب دفعہ ۹ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع کے دیکھے جا سکتے ہیں اور اُنکي نقل حاصل ہو سکتي ہی *

رجسٹر حق تصنیف کتابوں کا جو کہ گورنمنٹ آف اِنڈیا کے سیکرٹري کے دفتر میں رہتا ہی حسب منشاء ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ع وہ بھي دیکھا جا سکتا ہی اور نقل اُسکي حاصل ہو سکتي ہی - رجسٹر جائینٹ اسٹاک کمپني کا جو حسب منشاء ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۶ع رہتا ہی دیکھا جا سکتا ہی اور اُنکي نقل حاصل ہو سکتي ہی *

جن قوانین کا اُوپر ذکر ہوا ہی اُنمیں سے کسي میں بھي چارہ کار اس امر کا نہیں لکھا کہ اگر نقل دینے سے انکار ہو تو کیاکیا جاوے *

مابقي رجسٹرونکا ہم ذکر کر چکے ہیں *

دفعہ ۷۵ تمام دیگر دستاویزات خانگي ہیں *

دستاویزات خانگي

مضمون دفعہ ہذا یہہ ہی کہ جو دستاویزیں دفعہ ۷۴ کي کسي قسم میں سے نہیں وہ سب دستاویزات خانگي تصور ہونگي اور اُنکي وہ وقعت باعتبار آساني ثبوت کے نہیں ہی جو کہ دستاویزات سرکاري کي حکماً ایکٹ ہذا نے قائم کي ہی *

دفعه ۷۶ هر عهده دار سرکاري

دستاویزات سرکاري کي نقول مصدقه

محافظ کسي ایسي سرکاري دستاویز کا جس کے معائنه کرنے کا هر شخص کو استحقاق هی اُس شخص کو نقل اُس دستاویز کي بروقت ادا هونے اُس کي رسوم معینه قانون کے حواله کریگا اوراُس نقل کے ذیل میں تصدیق اس امر کي لکهه دیگا که وه نقل مطابق اصل دستاویز مذکور یا اُسکے جزو کے هی یعنی جیسي که صورت هو اور وه تصدیق بقید تاریخ هوگي اور اُس کے ذیل میں عهده‌دار مذکور اپنا نام اور عهده کا نام مرقوم کریگا اور جس حال میں که اُس عهده دار کو قانوناً مهر کے استعمال کرنے کي اجازت هو مهر بهي اُسپر ثبت کي جائیگي اور وه نقلیں جنپر اس طور کي تصدیق هو نقول مصدق کہلائینگي *

تشریح — هر عهدہ دار سرکاري جس کو اُسکي سرکاري خدمت معمولي کے ذریعہ سے ایسي نقول کے حوالہ کرنے کي اجازت هو محافظ اُن دستاویزات کا بحسب معني مقررہ دفعہ هذا متصور هوگا *

ضابطہ دیواني کے بموجب ڈگري اور فیصلہ عدالت ابتدائي اور عدالت اپیل کي ڈگري کي نقل فریقین مقدمہ کو مل سکتي هی لیکن اور کسي کاغذات مسل کي نقل کي نسبت کوئي حکم نهیں هی لیکن اکثر نقلیں عطا هوتي هیں *

احکام ضوابط دیواني و فوجداري نسبت عطاے نقول

فوجداري کے مقدمات میں جو ملزم هائي کورت میں سپرد کیا جاوے اُسکو نقل فرد قرار داد جرم کي بلا کسي اُجرت کے ملتي هی اور اظهاروں کي نقل بهي مل سکتي هی [۳] *

اور نقل فیصلہ کي بهي حسب ضابطہ مذکور ملزم کو عطا هو سکتي هی [۴] *

اور جو شخص قید هو اور اپیل کرنا چاهے اُسکو بلا استامپ کے نقل مل سکتي هی لیکن سواے اُن کاغذات کے جنکا ذکر هوا اظهارات وغیرہ کي نقل ملنے کا لازمي حکم نهیں هی ایک مقدمہ میں هائي کورت مدراس نے سشن جج کو نقل اظهارات وغیرہ دینے کي هدایت کرنے سے انکار کیا [۵] لیکن هائي کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ مجسٹریٹ کو جنکی کاغذات کي نقل دینے سے انکار کرنا درست نهیں هی [۶] *

نسبت نقول باضابطہ کے حسب دفعہ ۷۹ — ایکٹ هذا قیاس قانوني صحت کا هی *

---

۳ دیکهو دفعہ ۱۹۹ و ۲۰۱ ضابطہ فوجداري یعني ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع

۴ دیکهو دفعہ ۲۷۶ — ضابطہ فوجداري ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع

۵ ملکہ بنام سبهاپاگونڈہ جلد ۱ مدراس صفحہ ۱۳۸

۶ مقدمہ شبپرشاد پانڈے جلد ۳ بنگال صفحہ ۵۹ ضمیمہ

دفعه ۷۷ جایز هی که ایسي نقول مصدق به ثبوت مضامین اُن دستاویزات سرکاري یا جزو دستاویزات سرکاري کے جنکي وه نقلیں معلوم هوتي هوں پیش کي جائیں *

نقول مصدقه دستاویزات سرکاري داخل هوسکتي هیں

دفعه ۷۸ جایز هی که دستاویزات سرکاري مفصله ذیل حسب ذیل ثابت کي جائیں :—

دیگر دستاویزات سرکاري کا طریقه ثبوت

(ا) ایکت یا حکم یا اشتهارات ایکزکیوتف گورنمنت برتش انڈیا کے جو کسي صیغه سے هوں یا کسي لوکل گورنمنت یا کسي صیغه لوکل گورنمنت کے *

چاهیئے که وه اُس صیغه کي تحریر مصدقه سر دفتر صیغه مذکور کے ذریعه سے ثابت هوں *

یا کسي ایسي دستاویز سے جس سے ظاهر هوتا هو که اُس گورنمنت کے حکم سے مطبوع هوئي هی *

(۲) عمل تحریري واضعان قانون *
واضعان مذکور کي تحریرات موقت الشیوع
سے یا ایکت یا ایکتوں کے خلاصه مشتهره
سے یا اُن نقول سے جنسے معلوم هوتا هو
که بحکم گورنمنت چھاپے گئے هیں *

(۳) اشتهارات اور احکام یا قوانین
جو حضور ملکه معظمه یا پریوي کونسل یا
ملکه معظمه کي گورنمنت کے کسي صیغه
سے جاري هوئے هوں *

بذریعه نقول یا انتخابات کے جو لندن
گزٹ میں درج هوں یا جنسے ظاهر هوتا
هو که ملکه معظمه کے مهتمم مطبع کے
چھاپي هوئي هیں ثابت کیئے جائیں *

(۴) ایکت مصدره حاکم عامل یا
عمل تحریري واضعان قانون کسي ملک
غیر کے *

بذریعه تحریرات موقت الشیوع کے جو
وهاں کے حاکم نے مشتهر کي هوں یا اُس
ملک میں عموماً وه ایسے سمجھي گئي هوں

یا بذریعہ نقل مصدق بمہر ملک یا فرماں رواے ملک کے ثابت کیئے جائیں یا کسی سرکاری ایکٹ مصدرہ نواب گورنر جنرل بہادر ھندہ اجلاس کونسل میں وہ تسلیم کیئے گئے ھوں *

(۵) عمل تحریری کسی جماعہ میونیسپلیٹی برتش انڈیا کا *

بذریعہ نقل عمل تحریری مذکور کے جسپر تصدیق اُسی تحریر کی مصدقہ محافظ قانونی کی ھو یا بذریعہ کتاب مطبوعہ کے جس سے ظاھر ھوتا ھو کہ اُس جماعہ کے حکم سے مشتہر کی گئی ھی ثابت کیا جاے *

(۶) اور قسم کی سرکاری دستاویزات جو ملک غیر میں ھوں بذریعہ اُن کی ایسی اصل یا نقل کے ثابت کی جائیں جو اُن کے محافظ قانونی تصدیق کی ھو اور اُسپر تصدیق بمہر نوتری پبلک یا سرکا

انگریزی کے وکیل یا مختار مہام ملکی کی بابت مضمون هو که اس نقل کی تصدیق حسب ضابطه اُس عهده دار نے جو قانوناً محافظ اُسکی اصل کا هی کی هی اور اُس دستاویز کی حیثیت کو حسب قانون اُس ملک غیر کے ثابت کرلیا هی *

قیاسات نسبت دستاویزات کے

دفعه ۷۹ عدالت کو لازم هی که

قیاس نسبت صحت نقول مصدقه

هر ایسی دستاویز کو جس سے پایا جاتا هو که وه ایک تصدیق یا نقل مصدق یا اور دستاویز هی جو قانوناً بطور شهادت کسی امر واقعه خاص کے قابل منظوری قرار دی گئی اور جس سے معلوم هوتا هو که برتش انڈیا میں یا کسی هندوستانی ریاست میں جس کو ملکه معظمه کے ساتھه رابطه اتحاد هی کسی ایسے عهده دار نے اُس کی تصدیق کی هی جسکو نواب گورنر جنرل

بهادر كي حضور سے حسب ضابطه اجازت
اسكے تصديق كرنے كي دي گئي هى غير
جعلي قياس كرے مگر شرط يهه هى كه وه
دستاويز ازروے اسكے مضمون مندرجه كے
اُس طرز كي اور اُس طور پر تكميل يافته
معلوم هوتي هو جسكي قانوناً اسكے واسطے
هدايت هى اور عدالت كو يهه بهي قياس
كر لينا لازم كه هر عهدهدار جسكے دستخط
يا تصديق كي هوئي وه دستاويز معلوم
هوتي هو بر وقت دستخط كرنے كے وهي
منصب ازروے عهده ركهتا تها جو اس
دستاويز ميں اُسنے اپنے واسطے لكها هو *

اس دفعه ميں دو قسم كے قياسات لازمي قرار ديئے هيں *
اول — نسبت دستاويز مصدقه كے *
دوم — نسبت منصب عهدهداران تصديق كننده كے *

جو خاص حالتيں كه ايسے قياس كے قائم كرنے كے لئيے ضروري هيں
وه متن دفعه هذا سے صريح معلوم هوتي هيں اور اس جگهه پر فقره اوسط
دفعه ۴ كے ديكهنے سے يهه معلوم هوگا كه لزوم قياس كسكو كهتے هيں اور
قياس كے لازمي هونے اور ثبوت قطعي ميں بڑا فرق هى پس كل قياسات
نسبت دستاويزات كے جو كه دفعه هذا اور گياره دفعات مابعد ميں بيان
كيئے گئے هيں ايسے هيں كه فريق مخالف كو اُن قياسات كے خلاف ثبوت
ديكر اُنكو معدوم كرنے كا اختيار هى اور وه يهه ثابت كر سكتا هى كه جس
عهدهدار كے دستخط اُسپر هيں اُسكو منصب دستخط كرنے كا نهيں تها *

دفعه هذا میں جو قیاس که نسبت دستاویز کي نقل کي اصلي هونے کے هی وه قیاس درستي دستخط و مهر سے بهي متعلق هی *

نسبت سارٹیفکٹ کے دیکھو دفعات ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۳۲ ضابطه فوجداري ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع جس میں که مثالیں اُس کي مندرج هیں *

دفعه ۸۰ جب کوئي ایسي دستاویز کسي عدالت میں پیش کي جاے جس سے معلوم هوتا هو که وه تحریر یا یادداشت شهادت یا جزو شهادت کسي گواه مقدمه عدالت کي یا ایسے گواه کي هی جسنے روبرو کسي ایسے عهدهدار کے شهادت اداکي جو قانونا مجاز اُسکي گواهي لینے کا تها یا وه ایک بیان یا اقبال کسي قیدي یا شخص ملزم کا هو اور قانون کے مطابق قلمبند کیا گیا هو اور اس سے یهه معلوم هوتا هو که وه دستخطي کسي جج یا مجسٹریت یا کسي ایسے عهدهدار کا هی جسکا ذکر کیا گیا تو عدالت کو یهه قیاس کر لینا لازم هی که *

قیاس نسبت شهادت کے جو مسل میں تحریر هوکر رکهي گئي هو

وه دستاویز غیر جعلي هی اور جو بیانات نسبت اُن حالات کے کیئے گئے جن

میں که وه لي گئي هو اور اُنسے یهه معلوم هوتا هو که شخص دستخط کننده کے هیں وه راست هیں اور نیز یهه که وه شهادت یا بیان یا اقبال حسب ضابطه قلمبند کیا گیا تها *

هر مقدمه میں جس میں کوئي اظهار داخل هو تو اس دفعه کے موافق اُسکي نسبت قیاس قائم هوتا هی چنانچه مقدمات فوجداري میں جس میں که مدعاعلیه پر الزام جرم حلف دروغي کا لگایا جاوے اُس کا اظهار جسکي نسبت که حلف دروغي کا بیان هی شهادت میں داخل هوکر اُسکے خلاف استعمال هو سکتا هی لیکن ملزم کو اختیار اس امر کا هی که ثابت کرے که جو بیان اُس نے پهلے کیا تها وه فيالحقیقت اظهار میں نهیں لکها گیا *

ان لفظوں کے که " قانون کے مطابق قلمبند کیا گیا هو " یهه معني هیں که بعد حلف ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ع کے هوا هو لیکن اگر دیسي زبان میں اظهار لکها گیا هو اور افسر عدالت نے اپنے هاتهه سے نه لکها هو تو وقعت اظهار میں کچهه فرق نهیں اتا چنانچه ایک مقدمه میں هائي کورت کلکته نے یهه تجویز کیا که گو کلکٹر نے اپنے هاتهه سے مظهر کے بیان کي یادداشت انگریزي میں نهیں لکهي تاهم چونکه دیسي زبان میں پورا اظهار لکها گیا تها تو وه اظهار بمقابله اُس ملزم کے جسپر الزام حلف دروغي کا لگایا گیا هی مستعمل هو سکتا هی ۷ *

دفعه ۸۱ عدالت ایسي هر دستاویز

قیاس نسبت گزٹوں کے

کو جس سے معلوم هوتا هو که وه لندن گزٹ آف انڈیا یا کسي لوکل گورنمنت کا سرکاری گزٹ یا

۷ مقدمه بهاري لال بوس ویکلي رپورٹر جلد ۹ صفحه ۲۹ ضمیمه فوجداري

کسی نوآبادی یا مضافات یا مقبوضات قلمرو شاہ برتانیہ کا سرکاری گزٹ یا کوئی اخبار یا کاغذ موقت الشیوع یا نقل کسی مخصوص ایکت پارلیمنت کی چھاپی ہوئی مہتمم مطبع ملکہ معظمہ کی ہی اور نیز ہر دستاویز کو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ ایسی دستاویز ہی جسکی نسبت قانونا حکم ہی کہ کوئی شخص اسکو مرتب رکھے غیر جعلی قیاس کر لیگی بشرطیکہ اس دستاویز کو بحسب محکومہ قانون بجنسہ مرتب رکھا ہو اور جو ذریعہ مناسب کہ اسکی حفاظت کا ہی اس سے نکال کر پیش کی گئی ہو *

نسبت واقعہ نوع عام مندرجہ کسی ایکت یا نوتیفکیشن کی دفعہ ۳۷ ایکت ہذا اور نسبت دستاویزات کی دفعہ ۹۰ – ایکت ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ تیس برس سے زیادہ کی دستاویز کی نسبت کیا قیاس ہی *

دفعہ ۸۴ جب کوئی دستاویز کسی عدالت میں پیش کی جاے اور اُس سے پایا جاتا ہو کہ وہ ایسی دستاویز ہی جو ازروے قانون مجریہ وقت ملک انگلستان

قیاس اُن دستاویزات کی نسبت جو انگلستان میں بغیر ثبوت مہر یا دستخط قابل ادخال ہیں

یا ایرلینڈ کے به ثبوت کسي امر کے کسي
عدالت انگلستان یا ائرلینڈ میں بغیر ثبوت
مهر یا استامپ یا دستخط تصدیق کننده کے
یا منصب عدالت یا عهده اُس شخص کے
جس کے دستخط کا ثبت هونا اُس سے پایا
جاتا هو قابل منظوري هی تو عدالت کو
یهه قیاس کرلینا لازم هی که وه مهر یا استامپ
یا دستخط اصلي هی اور اُسپر دستخط
کرنے والا بروقت دستخط کرنے کے وهي
منصب عدالت یا عهده کا رکهتا تها جو اُسنے
اپنے واسطے لکها *

اور وه دستاویز اُسي غرض کے لیئے قابل منظوري هوگي که جس کے
واسطے انگلستان یا ایرلینڈ میں قابل منظوري هوسکتي *

چونکه جس قسم کي دستاویزات کا ذکر دفعه هذا میں هی
هندوستان میں بهت کم پیش هوتي هیں اِس لیئے اُنکي نسبت یهاں
کچهه لکهنا ضرور نهیں هی *

دفعه ۸۳ عدالت کو لازم هی

ثبوت نقشه جات جو کسي خاص غرض کے لیئے طیار کیئے گئے هوں

که جن نقشه جات زمین یا
عمارت سے پایا جاتا هو که
وه بحکم گورنمنٹ طیار کیئے گئے تهے اُنکا

اُسي طور پر طیار کیا جانا اور صحیح ہونا قیاس کرلے لیکن جو نقشہ جات زمین یا عمارت کہ کسي اور غرض سے طیار کیئے گئے ہوں اُن کا صحیح ہونا ثابت کرنا پڑیگا *

یہہ ظاہر ہی کہ جو نقشجات ماقبل نزاع بحکم گورنمنٹ تیار کیئے گئے ہو اُنکي وقعت اُن نقشجات سے جو کہ بعد نزاع طیار کیئے گئے ہوں بہت زیادہ ہی اس اُصول کا مقابلہ اُصول مندرجہ ضمن ۴ و ۵ و ۷ دفعہ ۳۲ سے کرو — اور نسبت نقشجات کے دفعہ ۳۶ دیکھو *

دفعہ ۸۴ عدالت کو اصلیت

قیاس نسبت مجموعہ ہاے قانون یا نظایر مقدمات منفصلہ

ہر ایسي کتاب کي قیاس کرلیني لازم ہی جس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ بحکم گورنمنٹ کسي ملک کے چھپي یا مشتہر کي گئي تھي اور اُس میں کوئي قوانین اُس ملک کے درج ہیں *

اور نیز ہر ایسي کتاب کے جس سے پایا جاتا ہو کہ اُس میں اُس ملک کي عدالت کے فیصلہ جات کي رپورٹ بطور نظایر مندرج ہی *

اِس مضمون سے متعلق ۳۸ ہی اُسکو اِسکے ساتھہ پڑھو *

دفعه ۸۵ عدالت کو لازم هی

قیاس نسبت مختارنامه کے

که جس دستاویز سے پایا جاتا هو که وه مختارنامه هی اور اُسکي تکمیل روبرو اور به تصدیق کسي نوٹري پبلک یا عدالت یا جج یا مجسٹریٹ یا وکیل یا نائب وکیل ملکي سرکار انگریزي یا وکیل ملکه معظمه یا گورنمنٹ هند کے هوئي تهي اُسکو قیاس کرلے که وه اُسي طور پر تکمیل اور تصدیق کیا گیا تها *

اس دفعه کے ساتهه مختار نامه کے متعلق دیکهو ضمن ۷ دفعه ۱۸ و نیز دفعه ۳۳ قانون رجسٹري ایکٹ ۸ سنه ۱۸۷۱ع *

دفعه ۸۶ عدالت کو یهه قیاس

قیاس نسبت نقول مصدقه مسل عدالت هاے ملک غیر

کر لینے کا اختیار هی که هر دستاویز جس سے پایا جاتا هو که وه نقل مصدق کسي ایسے ملک کے دفتر عدالت کي هی جو که جزو قلمرو ملکه معظمه کا نهیں هی وه اصل اور صحیح هی بشرطیکه اُس دستاویز کا مصدق هونا

اُس طور پر پایا جاتا ہو جسکي نسبت کسي سفیر متعینہ جناب ملکہ معظمہ یا گورنمنت ہند نے جو اُس ملک میں رہتا ہو یہہ تصدیق کي ہو کہ کاغذات عدالت کي نقول کي تصدیق کے واسطے اُس ملک میں عموما یہي دستور ھی *

اس دفعہ کے ساتھہ پڑھو دفعہ ۷۸ کي ضمن ۶ و دفعہ ۸۲ — ایکٹ ھذا

قیاس نسبت کتابوں اور نقشہ جات کے

دفعہ ۸۷ عدالت کو یہہ قیاس کر لینے کا اختیار ھی کہ ہر کتاب جس سے وہ اِستدلال واسطے دریافت اُمور متعلقہ اغراض سرکاري یا عام کے کرے اور ہر نقشہ مشتہرہ جسکے اُمور مندرجہ واقعات متعلقہ ہوں اور معائنہ کے واسطے پیش کیا جائے وہ اُسي شخص کا اور اُس وقت اور مقام کا لکھا یا مشتہر کیا ہوا ھی جو اُس سے ظاہر ہوتا ہو *

اِس دفعہ کے ساتھہ دیکھو دفعہ ۳۶ و ۳۸ و فقرہ ما قبل فقرہ اخیر دفعہ ۵۷ — ایکٹ ھذا

دفعہ ۸۸ عدالت کو یہہ قیاس

قیاس نسبت خبر تاربرقي

کرلینے کا اختیار ھی کہ جو پیام کہ کسي دفتر تاربرقي سے کسي ایسے شخص کے پاس بھیجا گیا ھو جس کے نام اُس پیام کا بھیجا جانا پایا جاتا ھو وہ مطابق اُسي پیام کے ھی جو روانگي کے واسطے اُس دفتر میں جہاں سے اُس پیام کا بھیجا جانا معلوم ھوتا ھی دیا گیا تھا لیکن عدالت کوئي قیاس اپني طرف سے* نسبت اُس شخص کے قایم نہ کریگي جس نے کہ وہ پیام بھیجنے کے واسطے دیا تھا *

واضعان قانون نے اِس مضمون کو مسودہ ایکت ھذا میں اس طرح پر لکھا تھا :—

دفعہ ۷۹ عدالت کو یہہ تسلیم کرنا لازم ھی کہ تصویر عکسي اور

تسلیم تصاویر عکسي

کلوں کي نقلیں اور دیگر شبیہات اشیاء مادي کي جو ایسي تدبیر سے بنائي گئي ھوں جنسے اطمینان اُنکي صحت کا پایا جاتا ھو وہ شبیہات صحیحہ ھیں اور جو پیام کہ کسي دفتر تار برقي سے کسي ایسے شخص کے پاس بھیجا گیا ھو جسکے نام اُس پیام کا بھیجا جانا پایا جاتا ھو وہ مطابق اُسي پیام کے ھی جو روانگي کے واسطے اُسي شخص نے جسکي طرف سے اُسکا بھیجا جانا پایا جاتا ھو حوالہ کیا تھا یا حوالہ کرایا تھا *

اِس دفعہ کے ساتھہ تشریح ۲ دفعہ ۶۲ و ضمن ۲ دفعہ ۶۳ دیکھو *

دفعہ ۸۹ عدالت کو یہہ قیاس کر لینا لازم ھی کہ ھر دستاویز جس کے حاضر کرنے کا حکم دیا گیا اور بعد اُس اطلاع کے جو اُس کے پیش کرنے کے لیئے دي گئي نہ پیش کي گئي وہ مصدق اور مُہري اور تکمیل یافتہ حسب قاعدہ محکومہ قانون تھي *

قیاس نسبت تکمیل اُن دستاویزات کے جو پیش نہیں ھوئیں

مضمون دفعہ ھذا اُس اصول پر مبني ھی کہ جو دستاویز پیش نکرے اُس کا مضمون اُس شخص پیش نکرنیوالے کے خلاف سمجھنا چاھیئے جیسا کہ تمثیل (ز) دفعہ ۱۱۴ – ایکٹ ھذا سے ظاھر ھی اِس لیئے کہ اِستامپ وغیرہ سے اُس دستاویز کي وقعت قایم ھوتي ھی اِس لیئے اُس دستاویز سے فایدہ اُس شخص کا ھی جو کہ اُسکو طلب کرتا ھی اور نقصان اُس شخص کا ھی جو کہ اُسکو پیش نہیں کرتا — اور علاوہ اِسکے حسب منشاء تمثیل و دفعہ ۱۱۴ — ایکٹ ھذا کے قیاس کارروائیوں کے ٹھیک ھونے پر ھوتا ھی — دفعات ۶۶ و ۱۶۴ – ایکٹ ھذا اس دفعہ کے ساتھہ دیکھو *

دفعہ ۹۰ جبکہ کوئي دستاویز جس سے معلوم ھوتا ھو یا ثابت ھو کہ وہ تیس برس کي ھی کسي شخص کي ایسي حراست سے جس کو عدالت اُس خاص مقدمہ میں

دستاویزات جو تیس برس سے پہلے کي ھوں

واجبي تصور کرے پیش کي جاوے تو
عدالت کو یهه قیاس کرلینا جائز هی که
دستخط اور هر جزو اُس دستاویز کا جو
کسي خاص شخص کے هاتهه کا لکها هوا
معلوم هوتا هو اُسي خاص شخص کا لکها
هوا هی اور جس حال میں که کسي
دستاویز کي تکمیل یا تصدیق بگواهي کي
گئي هو تو یهه قیاس کر لینا جایز هوگا که
جن اشخاص کي تکمیل یا مصدق بگواهي
کي هوئي وه معلوم هوتي هی اُنهیں نے
اُسکي تکمیل اور تصدیق حسب ضابطه کي
تهي *

تشریح — اُن دستاویزات کا حراست
واجبي میں رهنا کها جائیگا جو اُس مقام
میں اور اُس شخص کے پاس هوں جس
میں اور جسکے پاس اُنکا هونا خاصة
چاهیئے اور کوئي حراست درصورت اس
ثبوت کے که وه در اصل جائز تهي یا یهه

کہ حالات اُس خاص مقدمہ کے ایسے هیں
کہ اسکا در اصل جایز هونا قرین قیاس هی
غیر واجب متصور نہ هوگي *
یہہ تشریح دفعہ ۸۱ سے بهي متعلق
هی *

تمثیلات

(الف) زید ملکیت اراضي پر ایک مدت دراز سے قابض هی اور اُسنے اپني حراست سے اُسي اراضي کي بابت وثایق پیش کیئے جنسے اُسکي حقیت ظاهر هوتي هی یہہ حراست واجبي هی *

(ب) زید نے وثایق ملکیت اراضي کے جسکا وہ مرتہن هی پیش کیئے اور راهن قابض اُس اراضي کا هی پس یہہ حراست واجبي هی *

(ج) زید نے جو عمرو کا رشتہ‌دار هی اراضي مقبوضہ عمرو کے وثایق پیش کیئے جنکو عمرو نے حفاظت سے رکھنے کے لیئے اُسکے حوالہ کیا تها یہہ حراست واجبي هی *

تجربہ انساني سے یہہ ثابت هو گیا هی کہ تیس برس ایک ایسي مدت هی کہ جسمیں اکثر ایسے لوگ جنهوں نے کسي دستاویز پر گواهي کي هو زندہ نہیں رهتے اسلیئے وہ قواعد اور لوازمات جو ثبوت دستاویزات جدید کے لیئے درکار هیں ایسي دستاویزات کے ثابت کرنے کے لیئے متعلق کرنے

سے اکثر وہ قابل ادخال نرھتے پس گو وہ آسانی جو اِس دفعہ میں ایسی دستاویزات کی نسبت بخشی ھی خالی از نقص نہیں ھی لیکن حقیقت میں ایسی دستاویز کے مطلق داخل ھونے سے اُس کا با وجود اُس نقص کے داخل کرنا اولی ھی لیکن عدالتوں کو اِس امر کی احتیاط چاھیئے کہ ھر دستاویز کو جس پر تاریخ قبل تیس سال کی لکھی ھوئی ھو صحیح نہ تصور کرلے ھائی کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ فی نفسہ ایک پٹہ پر قدیم تاریخ لکھی ھونے سے ایسی صورت میں جبکہ کوئی شہادت نسبت اُسکے قدیم ھونے کی نہیں ھی کافی ثبوت اُسکے صحت کا نہیں ھی [۸] ایک اور مقدمہ میں ھائی کورٹ مذکور نے یہہ تجویز کیا کہ در حالیکہ کوئی ثبوت اس امر کا نہیں ھی کہ دستاویز کسکی حراست سے پیش کی گئی ھی اور وہ کسکی حراست میں رھی ھی فی نفسہ صرف تاریخ قدیم ھونے سے اُسکی وقعت نہیں [۹] اور نہ اُسکے قدیم ھونے سے خواہ مخواہ یہہ ثابت ھوتا ھی کہ وہ حراست مناسب میں رھی بلکہ بحالت نہ ھونے ایسے ثبوت حراست کے تیس برس کی دستاویز اپنے تئیں خود ثابت نہیں کرے [۱] لیکن واضح رھے کہ ایک مقدمہ میں پریوی کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ اگر کوئی تمسک اُن لوگوں کے قبضہ میں رھا ھو جنکو اُس سے حق ھی اور جنکو اُسکے قبضہ کا حق ھی تو یہہ حراست مناسب ھی [۲] اور اسی اُصول کو حکام ھائی کورٹ کلکتہ نے بھی ایک حال کے مقدمہ میں مانا ھی [۳] *

نسبت فرمان شاھی وغیرہ کے جس سے کوئی معافی وغیرہ عطا ھوئی ھو ایک خاص حکم قانون ۲ سنہ ۱۸۱۹ع کی دفعہ ۲۸ میں درج ھی *

۸　اُنکا بنام کاشی چندردت ویکلی جلد ۱ صفحہ ۳۱ صیغہ دیوانی

۹　گرو پرشاد رائے بنام کاشی چندردت ویکلی جلد ۱ صفحہ ۱۳۱ صیغہ دیوانی

۱　گروداس دی بنام شمبھو ناتھہ چکروتی جلد ۳ بنگال صفحہ ۲۵۸ دیوانی

۲　داراجی گیاجی بنام گودا بھائی گورنہاے جلد ۲ بنگال صفحہ ۸۶ پریوی کونسل

۳　محمد عزالدین شاہ بنام شفیع اللہ بنگال جلد ۸ صفحہ ۲۶ و ۲۹

فصل ۲ — نامنظوري شہادت زباني كي بمقابلہ شہادت دستاويزي كے

دفعہ ۹۱ جس صورت ميں كہ شرايط كسي معاهدہ يا عطيہ يا كسي اور انتقال جائداد كي بشكل ايك دستاويز كے ضبط تحرير ميں آئيں اور نيز ايسي تمام صورتوں ميں جن ميں كسي معاملہ كا قانوناً بشكل دستاويز منضبط كيا جانا ضرور هي جايز نهوگا كہ بہ ثبوت اُس معاملہ كے كوئي اور شہادت بجز خود اُسي دستاويز كے يا بجز شہادت منقولي كے جس حال ميں كہ شہادت منقولي بموجب احكام مندرجہ ماسبق قابل منظوري هي داخل كيجاے*

شہادت نسبت شرايط معاهدہ تحريري

فصل پانچ ايكت هذا ميں شہادت دستاويزي كا ذكر هي اور دفعات ۵۹ و ۶۴ سے بخوبي ظاهر هوتا هي كہ شہادت نسبت مضمون دستاويز كے جبكہ اُسكو بطور مضمون دستاويز كے ثابت كرنا منظور هو تو سواے بذريعہ خود دستاويز كے ثابت نهيں كيا جا سكتا = اس مسئلہ قانوني كيا

تصریح مفصل طور پر دفعات مذکورہ کی شرح میں ہم لکھہ چکے ہیں فصل پنجم کی باقی دفعات نوعیت طریقہ ثبوت دستاویزات سے متعلق ہیں اور اُن قیاسات سے جو کہ دستاویز کے صحیح ہونے کی نسبت قانون نے قائم کیئے ہیں *

لیکن دفعہ ۹۱ سے ایک نئی فصل ایکٹ ھذا کی شروع ہوتی ہی اور اس فصل میں طریقہ ثبوت دستاویز سے کچھہ غرض نہیں ہی لیکن واضح طور پر یہہ بیان کیا گیا ہی کہ کن کن صورتوں میں بحالت موجودگی شہادت دستاویزی کے شہادت لسانی نسبت اُسی مضمون کے داخل نہوگی - لیکن دفعہ ھذا میں ہر دستاویز کی نسبت بحث نہیں ہی بلکہ خاص اُس قسم کی دستاویزات سے جنمیں کہ معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد داخل ہو *

پس متن دفعہ پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اُسمیں دو صورتوں کا ذکر ہی جسکی وجہہ سے شہادت دستاویزی موجود ہوتے ہوئے شہادت منقولی داخل نہوگی اور وہ یہہ ہیں :—

اول — جبکہ فریقین نے شرایط معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد کی دستاویز میں مندرج کی ہوں *

دوم — جبکہ قانوناً تحریری ہونا دستاویز کا لازمی ہو *

نسبت حکم اول کے واضح رہے کہ وجہہ اس قسم کی شرط کے لگانے کی یہہ ہی کہ جبکہ فریقین ایک معاہدہ نے یا تکمیل کنندہ دستاویز نے خود اپنی مرضی سے باہم یہہ قرار دیا کہ شہادت اُس معاملہ کی جو کہ اُنکے باہم طی ہوا ہی تحریر ہو تو اُنکو لازم ہی کہ جس قسم کی شہادت پر اُنہوں نے سب سے زیادہ بھروسہ کیا تھا اُسی قسم کی شہادت پیش کیجاوے اور وجہہ اسکی یہہ ہی کہ اگر وہ معاملات جنکو بعد کافی صلاح مشورہ کے فریقین احاطہ تحریر میں لاتے ہیں اور اُسکے بھروسہ پر رہتے ہیں اگر اُس معاملہ کی نسبت شہادت داخل کی جاوے تو جو اصل مقصود شرایط کے تحریر کرنے سے ہی وہ فوت ہو جاتا ہی اور بہت موقع معاہدات میں فرق ڈالنے کا بددیانت شخص کو ملتا ہی - اس مضمون کے ساتھہ دفعہ ۱۳۳ ایکٹ ھذا کو دیکھنا چاہیئے *

نسبت حکم دوم کے واضح رهے که یهه امر صاف هی که جب قانون نے کسي خاص مضمون کے تحریر هونے کي نسبت حکم نافذ کیا هی تو اُس مضمون کي نسبت سواے تحریري شهادت کے اور کوئي شهادت نهیں لي جاسکتي اور وجهه اِسکي یهه هی که جس قسم کي صورتوں میں قانون نے تحریري هونے کا لازمي حکم جاري کیا هی وہ ایسي صورتیں هیں که جنکا انسان کے حافظه میں رهنا سخت دشوارهی بلکه محال هی *

مثلاً مفصله ذیل صورتیں هیں جنمیں حسب احکام قانون کے مضمون تحریري هونا چاهیئے :—

اظہارات گواهان بمقدمه دیواني (بموجب ضابطه دیواني) *

اظہارات گواهان بمقدمه فوجداري (دفعه ۳۳۲ و ۳۳۳ – ایکت ۱۰ سنه ۱۸۷۲ ع *

تحریرات و ڈگریات عدالت دیواني (ضابطه دیواني) *

تحریرات و احکام اخیر عدالت فوجداري (دفعه ۲۶۳ و ۲۶۴ – ایکت ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع) *

بیانات اشخاص ملزم فوجداري (دفعه ۳۴۶ – ایکت ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع) *

اقرارات جنکي وجهه سے تمادي محفوظ هوتي هی (دفعه ۲۰ و ۲۱ ایکت ۹ سنه ۱۸۷۱ع *

معاملات بلا معاوضه (حسب دفعه ۲۵ – ایکت ۹ سنه ۱۸۷۲ع) *

معاهدات ثالثي (استثناء ۲ دفعه ۲۸ – ایکت ۹ سنه ۱۸۷۲ع)

* احکام دفعه ۵۰ – ایکت ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع جو که هندیوں سے بهي متعلق کیئے گئے هیں (حسب ایکت ۲۱ سنه ۱۸۷۰ع *

جن صورتوں میں که بےضابطه طور پر بیان ملزم کا مقدمه فوجداري میں لکھا گیا هو تو حسب منشاء دفعه ۳۴۶ ضابطه فوجداري کے بیانات ملزم کي نسبت شهادت لساني گذر سکتي هی *

الفاظ " احکام مندرجہ ماسبق سے " جو کہ دفعہ ھذا میں مستعمل ہوئے ھیں دفعہ ۶۵ — ایکٹ ھذا مراد ھی جسکي شرح ھم پورے طور پر اُپر لکھہ آئے ھیں *

مستثنی ۱ — جبکہ کسي عہدہ دار سرکاري کا تقرر بذریعہ تحریر کے عمل میں آنا قانوناً ضرور ھي اور یہہ ثابت کیا جاے کہ کسي خاص شخص نے بطور اُس عہدہ دار کے عمل کیا ھی تو وہ تحریر جسکي رو سے کہ وہ مقرر کیا گیا محتاج ثبوت کي نہیں ھی*

مستثنی ۲ — جائز ھی کہ وصیت نامجات [[۲] جنکا پرو بیٹ برٹش انڈیا میں حاصل کیا گیا ھو] بذریعہ پرو بیٹ کے ثابت کیئے جائیں *

مستثنی اول مبني ھی اِس قیاس اغلب پر کہ جسنے بحیثیت کسي عہدہ کے عملدرآمد کیا ھی تو قریب الیقین ھی کہ اُسکو وہ عہدہ واقع میں حاصل ھوا تھا اِس لیئے کہ عہدہ ایسي ایک عام اور مشہور چیز ھی کہ کوئي شخص بلا واقعي منصب کے کار منصبي کسي عہدہ دار کا کرے تو لوگوں کو اُسکي حقیقت کہل سکتي ھی *

مستثنی دوم کا اُصول بھي ظاھر ھی کہ جب پروبیٹ بعد تحقیقات کے نسبت ایک وصیت نامہ کے مل چکا ھو تو اصل وصیت نامہ کي نسبت

[۲] ترمیم بموجب دفعہ ۷ — ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

پوري تحقيقات هوچكي هى اور إس ليئے اُسكي ضرورت زيادہ نهيں رهتي هى *

نسبت مضمون وصيتنامجات كے دفعات ۵۷ و ۶۰ و ۲۰۸ و ۲۰۹ ايكٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع قابل ملاحظہ هيں اُن دفعات كے ديكهنے سے جو احكام قانون نسبت وصيتنامجات كے هيں كهل جاوينگے چونكہ وہ ايكٹ هندو اور مسلمانوں سے متعلق نهيں هى إس ليئے اُسكي نسبت زيادہ بحث كي ضرورت نهيں هى *

تشريح ۱ — يهہ دفعہ اُن صورتوں سے جنميں كہ معاهدہ يا عطيہ يا انتقال جائداد متذكرہ بالا كا ايک دستاويز ميں مندرج هو اور اُن صورتوں سے جنميں كہ كئي دستاويزات ميں مندرج هو يكسان متعلق هى *

تشريح ۲ — جس حال ميں كہ كئي اصل دستاويزات هوں تو صرف ايک كا ثابت كرنا ضرور هى *

تشريح ۳ — كسي دستاويز ميں بيان كيا جانا كسي واقعہ كا بجز واقعات متذكرہ دفعہ هذا كے مانع إسكا نهوگا كہ اُس واقعہ كي شهادت زباني منظور كي جائے *

تشریحات ۱ و ۲ کے ساتھہ مضمون دفعہ ۹۲ دیکھنا چاھیئے جسکی شرح میں هم بیان کر آئے هیں کہ کن صورتوں میں اصل دستاویز کی ایک سے زیادہ هو سکتی هی تشریح نمبر ۳ سے تمثیل (د) و (ه) دفعہ هذا متعلق هی اور ان دونوں تمثیلوں پر غور کرنے سے معلوم هوگا کہ کس قسم کے واقعات متذکرہ دستاویز کی نسبت شہادت لسانی داخل هو سکتی هی مثلاً تمثیل (د) میں بیان ادائے قیمت نیل کا هی اُسکو اُس دستاویز کے معاهدہ سے کچھہ علاقہ نہیں اور اس لیئے وہ غیر متعلق واقعہ هی جسکا کہ عارضی طور پر اتفاقاً ذکر اُس دستاویز میں هی اور دستاویز کے معاهدہ کی شرایط سے کچھہ علاقہ نہیں رکھتا علی هذالقیاس تمثیل (ه) میں رسید صرف ایک یادداشت هی ادائے روپیہ کی اور نہ ایسی دستاویز جسکی بنا پر کوئی معاهدہ قائم هو جسکی شرایط کے موافق روپیہ ادا هوا هو *

غرضکہ اصول عام یہہ هی کہ جب کسی شرایط معاهدہ مندرجہ دستاویز کی بحث هو تو اُس صورت میں اُس دستاویز کا فی نفسہ خود پیش هونا لازمی هی لیکن جبکہ اتفاقی و عارضی طور پر کسی واقعہ کا بیان اُسمیں درج هو جاوے تو ایسا اندراج مانع ادخال شہادت لسانی نہیں هی مثلاً کوئی شخص جو بذریعہ ایک رهننامہ کے مرتہن هوکر قابض هوا اور کسی مقدمہ میں صرف یہہ بحث هی کہ آیا فلاں شخص واقع میں قابض جایداد کا هی یا نہیں تو رهن‌نامہ کا پیش کرنا لازمی نہیں هی بلکہ لسانی شہادت قبضہ کی گذر سکتی هی لیکن اگر کسی مقدمہ میں یہہ بحث هو کہ شرایط اُس رهننامہ کی کیا تھیں یا کہ کس قدر روپیہ کی عوض وہ رهن هوا تھا تب البتہ رهنامہ کا پیش هونا لازمی هی — اسیطرح پر اگر کوئی کرایہ‌دار بذریعہ ایک پتہ کے قابض اراضی هو تو صرف بغرض ثابت کرنے اُسکے قبضہ کے یا ادا کرنے کرایہ کے شہادت لسانی بلا پیش کیئے کرایہ‌نامہ کے گذر سکتی هی لیکن شرایط مندرجہ کرایہ‌نامہ کی نسبت شہادت لسانی داخل نہیں هو سکتی — اسی طرح پر جبکہ دو شخص شریک هوکر ایک تجارتی کام کریں تو فی نفسہ یہہ بات کہ فلاں دو شخص شریک کوٹھی هر قسم کی شہادت سے ثابت هو سکتی هی لیکن شرایط شراکت کی نسبت شراکت‌نامہ پیش کرنا لازم هی *

تمثیلات

(الف) اگر ایک معاهده کئي خطوط میں مندرج هو چاهیئے که تمام خطوط جنمیں که وه درج هو ثابت کیئے جائیں *

(ب) اگر ایک معاهده کسي بل اف ایکسچینج میں مندرج هو تو اُس بل اف ایکسچینج کا ثابت کیا جانا ضرور هی *

(ج) اگر کسي بل آف ایکسچینج کے تین پرت هوں تو اُن میں سے صرف ایک کا ثابت هونا چاهیئے *

(د) زید نے بذریعه تحریر عمرو سے واسطے حوالگي نیل کے مشروط بچند شرایط معاهده کیا اور اُس معاهده میں یهه لکها گیا که عمرو نے زید کو قیمت دوسرے نیل کي جسکا زباني معامله کسي اور وقت هوا تها ادا کردي *

زباني شهادت اِس امر کي پیش کي گئي که اُس دوسرے نیل کي قیمت نهیں ادا هوئي هی یهه شهادت قابل منظوري هی

(ه) زید نے عمرو کو رسید اُس روپیه کي حواله کي جو که عمرو نے دیا تها *

زباني شهادت اُسکے ادا هونے کي پیش کي گئي *

یهه شهادت قابل منظوري هی *

دفعه ۹۲ جبکه شرایط کسي معاهده یا عطیه یا اور انتقال جائداد کي یا کسي معامله کي جس کا قانوناً بشکل ایک دستاویز کے منضبط هونا چاهیئے حسب دفعه ماسبق کے ثابت هو جائیں تو کوئي شهادت کسي زباني اقرار یا بیان کي جو مابین اُنهیں فریق دستاویز قسم مذکور کے یا اُن کے قایمقامان حقیت کے هوا هو بغرض تردید یا تبدیل یا ازدیاد اُن شرایط کے یا اخراج کسي امر کے اُن شرایط میں سے منظور نه کي جائیگي *

خارج کرنا شهادت نسبت اقرار لساني کے

دفعه هذا مبني هی اُسي اصول اخراج شهادت پر جسپر که دفعه ۹۱ مبني هی دفعه ۹۱ میں اِس امر کي بحث هی که جس حالت میں دستاویز مشعر معاهده وغیره پیش کیجاوے تو اُسکي نسبت شهادت لساني نگذریگي اور دفعه هذا میں اِس امر کي بحث هی که جب ایسي دستاویز پیش بهي هو جاوے تو اسکے مضمون کے ذریعه سے کسي بیان کي نه تردید کیجا سکتي هی نه تبدیل کیجا سکتي هی نه ازدیاد هو سکتا هی نه اخراج هو سکتا هی غرض که واضعان قانون کا یهه منشاء هی که سوا اُن چهه حالتوں میں جنکا شرایط دفعه هذا میں ذکر کیا گیا هی جب ایک معاهده کي شرایط احاطه تحریر میں آ چکي هوں تو اُسکي نسبت افراط تفریط جایز نهیں *

لیکن دفعہ ۹۱ و ۹۲ میں فرق یہہ ھی کہ دفعہ ۹۱ متعلق ھی تمام اشخاص سے گو وہ فریق دستاویز ھوں یا نہ ھوں لیکن دفعہ ھذا صرف اُن لوگوں سے متعلق ھی جو فریق دستاویز یا اُنکے قائم‌مقام ھوں اور دفعہ ۹۹ کی رو سے یہہ امر صاف کردیا گیا ھی کہ جو اشخاص فریق دستاویز یا اُنکے قائم‌مقام نھوں اس قسم کی افراط تفریط ثابت کرنے کے مجاز ھیں *

پس دفعہ ھذا میں امور مفصلہ ذیل قابل ملاحظہ ھیں *

اول — یہہ کہ نوعیت دستاویز کی اُس قسم کی ھو جسکا ذکر ھی اور وہ حسب دفعہ ۹۱ داخل ھو چکی ھو *

دوم — کوئی شہادت کسی زبانی اقرار کی نہ داخل ھوگی *

سوم — بشرطیکہ ادخال چاھنے والا فریق دستاویز یا اُسکا قائم‌مقام ھو *

چہارم — جبکہ ادخال بغرض افراط تفریط کے ھو *

اس قاعدہ عام سے مفصلہ ذیل شرایط مستثنٰی ھیں :—

شرط ۱ — جایز ھی کہ ھر ایسا امر واقعہ ثابت کیا جائے جس کے سبب سے کوئی دستاویز نا جایز ھو جاتی ھو یا جس کے سبب سے کوئی شخص مستحق ڈگری یا حکم کا اُس کی بابت ھوتا ھو مثلاً فریب یا تخویف یا ناجوازی بحسب قانون یا عدم تکمیل حسب ضابطہ یا بے منصبی کسی فریق کی متعاقدین میں سے یا نہ ادا کرنا [° یا عدم ادائے] یا قصور ادائے

° ترمیم بموجب دفعہ ۸ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

زر ثمن یا غلطي کسي امر واقعه یا امر قانوني کي *

یهه امر ظاهر هی که جب سرے سے دستاویز کو بےاثر کرنا منظور هو تب اُسي شخص کو جسکو اُس دستاویز سے ضرر پهونچتا هی منصب اُس دستاویز کے بےاثر ثابت کرنے کا هی کیونکه مثلا بحالت غلطي یا فریب وغیرہ کے یهه ظاهر هی که منشاء فریق معاهده کا وہ نهیں تها جو که غلطي سے دستاویز سے ظاهر هوتا هي اور اِس لیئے اُس قسم کي شهادت کا داخل هونا جائز رکها گیا هی اور ایسي هي هر قسم کي شهادت کا داخل کرنا جائز رکها گیا هی که جس سے ایک ایسي غلطي ثابت هو جس سے فریق دستاویز کو ایک ڈگري ملنے کا استحقاق هو تمثیل پانچ قابل ملاحظه هی *

شرط هذا میں اُمور مفصله ذیل سے دستاویز بےاثر هو جاتي هی *

۱ — فریب — دفعه ۱۷ و ۱۹ و ۸۳ — ایکت ۹ سنه ۱۸۷۲ع و دفعه ۲۸ — ایکت ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع *

۲ — تخویف — دفعه ۱۵ — ایکت ۹ سنه ۱۸۷۲ع قانون معاهده *

۳ — ناجوازي بحسب قانون — دفعه ۲۳ و ۲۴ ایکت ۹ سنه ۱۸۷۲ع و دفعه ۱۴ — ایکت ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع و دفعه ۲۳ تعزیرات هند *

۴ — عدم تکمیل حسب ضابطه *

۵ — بےمنصبي کسي فریق کي — دفعه ۱۱ و ۱۲ قانون معاهده ایکت ۹ سنه ۱۸۷۲ع *

۶ — نه ادا کرنا زر ثمن کا — دفعه ۲۵ — ایکت ۹ سنه ۱۸۷۲ع *

۷ — غلطي کسي امر واقعه یا قانوني کي — دفعه ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ — ایکت ۹ سنه ۱۸۷۲ع و تمثیل (د) و (۲) لیکن کسي فریق کو یهه منصب نهیں که کسي معاهده کو اپنا فائده اُتهانے کے لیئے فریبي ثابت کرے اور فریق مخالف کو اُسي سے پابند قرار دے [۶] *

---

۶ . ساد مکهن لال بنام سري کشن سنگهه بنگال جلد ۲ صفحه ۴۹ پریوي کونسل

شرط ۲ — موجودگي کسي عليحده اقرار زباني کي نسبت کسي امر کے جو که دستاويز ميں نه لکها گيا هو اور اسکي شرايط کے مغاير نهو جائز هی که ثابت کي جاے اور به تجويز اِس امر کے که يهه شرط قابل لحاظ هی يا نهيں عدالت اِس بات پر غور کريگي که دستاويز کس درجه تک حسب ضابطه هی *

اس شرط کي تمثيلات (و) (ز) (ح) ملاحظه طلب هيں *

واضح رهے که متن شرط هذا ميں عدالت پر يهه لازمي رکها گيا هی که نوعيت دستاويز پر جسکي نسبت شهادت لساني شرط هذا کي داخل کرني جائز کي گئي هی غور کرے اور تمثيل (ح) کے ديکهنے سے ظاهر هوگا که صورت اول ميں جبکه دو سو روپيه ماهواري پر زيد نے بکر سے مکان کرايه پر ليا اور اُسکي نسبت صرف مجمل طور پر ايک بےضابطه دستاويز ميں ذکر اُس معاهده کا لکهديا تو زباني شهادت اُسکے مضمون پر ايزاد کرنے کے ليئے داخل کرني جائز رکهي گئي اور دوسري صورت ميں جبکه زيد نے کرايه نامه ايک نهايت باضابطه تحرير کيا اُس صورت ميں زباني شهادت واسطے ايزاد مضمون دستاويز کے داخل نهوگي وجهه اسکي يهه هی که ايک اُصول قانون شهادت کا هی که قياس اغلب هی که جس شخص نے کسي معاهده کو اسقدر احتياط سے کرايا هو وه کوئي امر بيرون دستاويز نچهوڑيگا اور پهلي صورت ميں چونکه خود معاهده کے تحرير هونے کي نسبت احتياط نهيں کي گئي تو قياس قانوني مانع اِس امر کا نهيں هی که شايد کوئي امر زباني ته‍ر گيا هو — ايک مقدمه ميں جس ميں که اس امر کي بحث تهي که پټه ميں کسقدر زمين داخل

هی اور اُس پٹه میں کچهه حدود اراضي کي جو بذریعه اُس پٹه کے دي گئي تهي مندرج نه تهین هائي کورت کلکته نے یهه تجویز کیا که زباني شهادت نسبت وسعت حدود اراضي کے جسکا که پٹه دیا گیا هی لیجا سکتي هی اس لیئے که شرایط کے متغایر نهیں بلکه پٹه اُسکي نسبت ساکت هی [۷] لیکن واضح رهے که اگر بعوض هونے ایسے ایک بیضابطه پٹه کے اگر ایک بیعنامه باضابطه تحریر هوا هوتا اور اُس میں حدود اربع کسي اراضي کي تحریر نهوتیں تو حسب شرایط هذا اجازت ادخال شهادت نسبت کسي اقرار زباني کے متعلقه وسعت حدود داخل نهوسکتي جیسا که تمثیل (ج) دفعه هذا سے ظاهر هی *

شرط ۳ — موجودگي کسي علحده اقرار زباني کي جو ایک ایسي شرط هو که کسي معاهده یا عطیه یا انتقال جائداد سے جو ذمه داري عاید هوتي هو اُس پر وه مقدم هی جایز هی که ثابت کي جاے *

اس شرط کے ساتهه تمثیل (ي) قابل ملاحظه هی *

شرط ۴ — موجودگي کسي صاف و صریح اقرار زباني ما بعد کي در باب تنسیخ یا ترمیم کسي معاهده یا عطیه یا انتقال جائداد مذکور کے جائز هی که ثابت کي جائے بجز اُن مقدمات کے جن میں که معاهده یا عطیه یا انتقال جائداد کا ازروے

---

[۷] موهن لال راے بنام ارلوبر ماداسپي ویکلي جلد ۹ صفحه ۵۶۲ دیوانی

قانون تحریراً ہونا ضروري ھی یا مطابق قانون رجسٹري دستاویزات مجریہ وقت کے جس کي رجسٹري ہو چکي ہو *

یہہ شرط اس أصول قانون پر مبني ھی کہ جو چیز ایک قسم کے وسائل سے قائم کي گئي ہو تو وہ أس سے کم درجہ کے وسیلوں سے معدوم نہیں ہو سکتي پس شرط ھذا میں معاھدہ —

جسکا قانوناً تحریري ہونا لازمي ہو — یا —

جسکي رجسٹري حسب قانون رجسٹري ہو چکي ہو —

وہ زباني معاھدہ سے نہ ترمیم ہو سکتا ھی نہ باطل ہو سکتا ھی *

واضح رھے کہ لفظ زباني قابل غور ھی کیونکہ تحریري معاھدے یا رجسٹري شدہ معاھدہ کے وجود کي نسبت جس سے کوئي معاھدہ تحریري یا رجسٹري شدہ سابق ترمیم ہوتا ہو یا باطل ہوتا ہو أسکي شہادت قابل ادخال ھی لیکن چونکہ فصل ھذا میں صرف أن صورتوں کا بیان ھی جنمیں شہادت لساني بمقابلہ شہادت دستاویزي کے داخل نہیں ہو سکتي اس وجہہ سے واضعان قانون نے یہاں صراحت نہیں کي اور في الحقیقت بے محل ہوتي *

شرط ۵ — جائز ھی کہ ہر رسم یا رواج ثابت کیا جائے جس کے ذریعہ سے وہ لوازم جو کہ کسي دستاویز معاھدہ میں صراحتاً مرقوم نہوئے ہوں اس قسم کے معاھدات میں معمولاً لاحق ہوتے ہوں مگر شرط یہہ ھی کہ لاحق ہونا کسي ایسے

لوازم کا اس دستاویز کي شرایط صریح کے خلاف یا مغایر نهو *

اس قسم کے دستورات کا ثبوت قانون نے اِسي وجهه سے قابل ادخال تصور کیا هی که قیاس اغلب همیشه یهه هوتا هی که جبکه ایک دستور کسي امر کي نسبت پورے طور پر قائم هی تو جب اُس امر کي نسبت کوئي معاهده هو تو گو صراحتاً ظاهر نه کیا گیا هو ضمناً همیشه مفهوم هوتا هی مثلاً بعض مقاموں میں آم بحساب سیکره کے بکتے هیں اور هر سو پر پانچ آم زیاده ملتے هیں پس اگر ایسے مقام پر کهیں معاهده نسبت خریداري پانچ سیکره کے هو تو حسب شرط هذا کے نزاع باهمي میں یهه امر ثابت کیا جا سکتا هی که گو دستاویز میں پانچ سیکره مندرج هیں لیکن مراد پانسو پچیس تهي *

پریوي کونسل نے ایک مقدمه میں یهه تجویز کیا که جس معاهده میں سود کي نسبت کچهه شرط نهو تو سود عدالت نه دلواویگي جب تک پورے طور پر یهه ثابت نه هو که رواج تجارتي اسقدر عام تها که بلا اندراج شرط سود کے سود ملتا تها [۸] لیکن خلاف منشاء صریح دستاویز کے شهادت رسم کي نسبت هنڈوي کے داخل نهیں هو سکتي کیونکه وقعت ضمني شرط رسم کي اُس صورت میں هوتي هی جبکه صراحت دستاویز میں نه هو [۹] لیکن ایک مقدمه میں جس میں که یهه رسم مهاجني طور پر ثابت هوئي که گماشته پر هنڈوي کي ذمهداریه عاید نهیں هو سکتي هائي کورت کلکته نے یهه تجویز کیا که ایسي رسم قابل پذیرائي هی [۱] چنانچه ایک مقدمه میں جسمیں که ایک خاص فصل اناج کي خریداري کي دستاویز میں شرط تهي اور بایع نے اُس معاهده کے پورا کرنے میں بعوض اسکے که کل اناج فصل مذکور کا مشتري کو دے دو فصلوں کا اناج مشتري کو ملاکر دیا اور یهه عذر پیش

---

۸ جگموهن گهوس بنام کیسري چندر جلد ۹ مورزانڈین اپیل صفحه ۲۵۶

۹ اندر چندر ڈونگر بنام لچهمیں بیبي جلد ۷ بنگال صفحه ۲۸۲

۱ هري موهن بیساکهه بنام کرشنو موهن بیساکهه جلد ۹ بنگال صفحه ۱ ضمیمه

کیا کہ ایسي رسم هی کہ ایک قسم کا اناج کو دو مختلف فیصلوں کا ہو ملا کر بیچ سکتے هیں عدالت هائي کورٹ کلکتہ نے یہہ قرار دیا کہ درصورتیکہ دستاویز میں شرط اناج کي فلاں فصل کے هونے کي صریح هی تو کوئي شہادت خلاف ایسے معاهدہ کے نہ لیجاویگي [۲] لیکن ایک اور مقدمہ میں جبکہ پورے طور پر یہہ ثابت کردیا کہ حسب رسم ممالک مغربي و شمالي کے رعیت کو خاص ضلع میں اختیار کھودنے کنوے یا لگانے درخت کا هی اراضي زمیندار پر تو اُسکا یہہ فعل نقض معاهدہ کاشتکاري سمجھا گیا [۳] *

لیکن عدالتوں کو شرایط معاهدہ پر رسم کي وجہہ سے معني پہنانے میں از حد احتیاط لازم هی اور جب تک نہایت صریح طور پر وجود رسم ثابت نہو تو دستاویز کي پوري تعمیل هوني چاهیئے *

شرط ۶ — هر ایسا واقعہ جائز هی کہ ثابت کیا جائے جس سے ظاهر هوتا هو کہ کس طور پر عبارت دستاویز کي واقعات موجودہ سے علاقہ رکھتي هی *

جبکہ کوئي وسیلہ اس امر کے تحقیق کرنے کا نہیں هی کہ دستاویز کس شی سے یا کس امر سے متعلق هی تو البتہ شہادت لساني دستاویز کے معني صاف کرنے کي غرض سے لیجا سکتي هی مثلا اگر کسي شخص نے بیعنامہ میں یہہ لکھا کہ میرے نیم والي حویلي فلاں شخص کے هاتھہ بیع کردي اور بایع کي دو حویلیاں هوں جنمیں نیم کا درخت هی تو اس امر کي شہادت لیجا سکتي کہ اُن دونوں میں سے کونسي حویلي مراد تھي علیٰ هذالقیاس *

لیکن اِس مثال میں اور تمثیل (ج) میں فرق یہہ هی کہ ایک میں یہہ لا معلوم هی کہ کونسي حویلي مراد هی اور تمثیل (ج) میں حدود جایداد واقع رام کے نقشہ سے ظاهر هیں *

---

۲ مکفرلین بنام کار جلد ۸ بنگال صفحہ ۴۵۹

۳ گنج بہاري پہاتک بنام شہر پالک هائي کورٹ آگرہ

تمثيلات

(الف) ايک تحرير بيمه كي بابت اُس مال كے عمل ميں آئي جسپر يهه لكها تها كه — كلكته سے لندن جانيوالے جهازوں ميں — اور وه مال ايک خاص جهاز ميں لادا گيا جو كه تباه هو گيا پس يهه واقعه كه وهي خاص جهاز زباني تحرير بيمه سے مستثني كيا گيا تها ثابت كيا جا سكتا هى *

(ب) زيد نے بذريعه تحرير كے مطلقاً اقرار كيا كه عمرو كو ايک هزار روپيه يكم مارچ سنه ۱۸۷۳ع كو دونگا ثبوت اس واقعه كا نه ليا جائيگا كه اُسي وقت يهه زباني اقرار هوا تها كه روپيه ۳۱ مارچ تک ادا نه هونا چاهيئے *

(ج) ايک محال جو رامپور كي چاے كا محال كهلاتا هى بذريعه ايک وثيقه كے جس ميں نقشه جائداد معينه كا مندرج هى بيع كيا گيا پس ثبوت اِس واقعه كا كه جو اراضي نقشه ميں داخل نهيں هى جزو اُس محال كي متصور هوتي رهي هى اور بذريعه وثيقه كے اُسكا منتقل هو جانا مراد تها نه ليا جائيگا *

(د) زيد نے كسي كان ميں جو كه عمرو كي ملكيت سے هى خاص شرايط پر كام كرنے كے ليئے عمرو كے ساتهه معاهده كيا زيد كو اِس بات كي ترغيب اِس وجهه سے

ھوئي تھي کہ عمرو نے اُس کان کي حیثیت کو خلاف واقع بیان کیا تھا جائز ھی کہ یہہ واقعہ ثابت کیا جائے *

(ہ) زید نے عمرو پر بحسب مندرجہ معاھدہ معاھدہ کي تعمیل کے لیئے نالش دایر کي اور مستدعي ھوا کہ اُس معاھدہ کي ایک شرط کي اصلاح کي جائے اِس واسطے کہ وہ شرط اُس میں بغلطي درج ھوئي تھي جائز ھی کہ زید یہہ ثابت کرے کہ وہ ایسي غلطي تھي جسکي اصلاح کرانے کا وہ قانوناً مستحق ھی *

(و) زید نے بذریعہ ایک خط کے عمرو کو مال بھیجنے کے لیئے لکھا اور اُس میں در باب وقت اداے قیمت کے کچھہ مرقوم نہ ھوا اور بر وقت حوالگي کے اُسنے وہ مال لے لیا عمرو نے اُس قیمت کي زید پر نالش کي جائز ھی کہ زید یہہ ثابت کرے کہ وہ مال ایک ایسي مدت کے اودھار پر بھیجا گیا تھا جو اب تک منقضي نہیں ھوئي ھی *

(ز) زید نے عمرو کے ھاتھہ ایک گھوڑا بیچا اور اُسکے اطمینان کے لیئے زباني کہا کہ یہہ تندرست ھی زید نے عمرو کو ایک کاغذ بایں عبارت لکھہ دیا کہ زید سے ایک گھوڑا پانچ سو روپیہ کو خرید کیا گیا جائز ھی کہ عمرو اُس زباني کلام کو ثابت کرے *

(ح) زید نے عمر سے مکان کرایہ لیا اور عمر کو ایک پرچہ بایں الفاظ لکھدیا کہ مکان دو سو روپیہ ماھوار

پر زید کو اِس زبانی اقرار کا ثابت کرنا جائز ھی کہ اُس شرط میں کھانے کا خرچ بھی داخل تھا *

زید نے عمرو کا مکان ایک سال کے لیئے کرایہ پر لیا اور ایک اقرارنامہ حسب ضابطہ کاغذ اسٹامپ پر جسکا مسودہ ایک اٹرنی نے کیا تھا مابین اُنکے لکھا گیا اور اُس میں کھانے کا ذکر کچھہ نہیں لکھا ھی تو زید سے اِس بات کا ثبوت نہ لیا جائیگا کہ کھانے کا خرچ زبانی اُن شرایط میں داخل کیا گیا تھا *

(ط) زید نے عمرو سے بابت اُس قرضہ کے جو یافتنی زید کا تھا درخواست کی اور روپیہ کی رسید بھیجدی عمرو نے وہ رسید رکھہ چھوڑی اور روپیہ نہ بھیجا پس اُس روپیہ کی بابت جو نالش دایر ھو اُس میں زید اِسبات کا ثبوت داخل کر سکتا ھی *

(ی) زید اور عمرو نے ایک معاھدہ تحریری کیا جو ایک امر کے وقوع پر عمل میں آنے والا تھا اور وہ تحریر عمرو کے پاس چھوڑی گئی اور اُسنے اُسکے ذریعہ سے زید پر نالش کی زید کو جائز ھی کہ وہ حالات ثابت کرے جنمیں کہ وہ تحریر حوالہ کی گئی تھی *

دفعہ ۹۳ جب کہ عبارت کسی دستاویز کی بادی النظر میں مبہم یا ناقص ھو تو جایز

خارج ہونا شہادت کا جس سے توضیح دستاویز مبہم کی ہوتی ہو

نہیں ھی کہ شہادت ایسے واقعات کی پیش
کی جائے جن سے اُس کے معنی کی توضیح
یا سقم کا دفعیہ ہوتا ہو *

تمثیلات

(الف) زید نے بذریعۂ تحریر کے عمرو کے ہاتھہ ایک گھوڑا ایک ھزار یا پندرہ سو روپیہ پر بیچنے کا اقرار کیا *

شہادت اسبات کی داخل نہ ھو سکیگی کہ کس قیمت پر گھوڑا دینا چاھیئے *

(ب) ایک دستاویز میں چند خالی جگھہ ھیں شہادت اُن واقعات کی داخل نہیں ھو سکتی ھی جنسے یہہ ظاھر ھو کہ اُن جگھوں کو کس طرح پر کرنا مرکوز تھا *

دفعہ ۹۱ میں واضعان قانون نے شہادت لسانی کو نسبت اُن شرایط معاھدہ کے قائم کرنے کے جوایک دفعہ دستاویز میں مندرج ھو چکی ھوں منع کیا ھی اور دفعہ ۹۲ میں اُسی قسم کی دستاویزی شرایط کی بذریعہ شہادت لسانی کے تردید یا تبدیل یا ازدیاد نہیں ھو سکتا *

دفعہ ۹۳ سے دفعہ ۹۷ تک واضعان قانون نے ترتیب وار وہ قاعدے بیان کیئے ھیں کہ جنکے موافق بحالت مبہم ہونے دستاویز کے شہادت لسانی لیکر معنی صاف کیئے جا سکتے ھیں اور کن صورتوں میں نہیں - واضح رھے کہ دستاویزات کے مطلب میں دو قسم کا ابہام واقع ھو سکتا ھی *

اول — ابہام جلی یعنی ایسا ابہام کہ جس سے منشاء صریح دستاویز کا صریح طور پر بیمعنی ھوتا ھو اور اِس وجہہ سے قانوناً اُسکے منشاء کا نفاذ ھو *

دوم — ابہام خفی یعنی ایسا ابہام جو کہ گو صریح طور پر دستاویز کو بیمعنی نہیں کرتا لیکن جبکہ واقعات موجودہ سے منشاء دستاویز کو متعلق کرنا ھوتا ھی تب اُس کا مبہم ھونا معلوم ھوتا ھی *

قانون شہادت میں اُصول یہہ هی کہ جس صورت میں کہ دستاویز میں ابہام جلي هو تو اُسکے منشاء کو ظاهر کرنے کے لیئے شہادت لساني نہیں لیجا سکتي هی کیونکہ در حقیقت ایسي شہادت کے لینے سے جو اصل منشاء تحریر دستاویز سے هوتا هی اُس میں بآساني افراط تفریط هو سکتي هی پس ایسي دستاویز جو کہ جلي طور پر مبہم هو باعتبار شہادت محض بیکار هی اور یہي اُصول قانون معاهدہ میں بھي مانا گیا هی اور دفعہ ۲۹ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع اور اُسکي تمثیلات کے دیکھنے سے واضح هوگا کہ قانوناً ایسے معاهدات جنکے معني سمجھہ میں نہ آتے هوں کالعدم هیں *

نسبت ابہام جلي

البتہ ابہام خفي ایک ایسا ابہام هوتا هی کہ جو صریح دستاویز کو لغو نہیں کر دیتا بلکہ جسمیں صرف بوجہہ هونے ایک شبہہ کے شرایط دستاویز کا قانوناً نافذ کرنا مشکل هوتا هی — وہ شبہہ اِس قسم کا هوتا هی کہ جس سے آدھا بیان نسبت کسي چیز کے متعلق هوتا هی اور آدھا غلط جیسا کہ تمثیل دفعہ ۹۵ کے دیکھنے سے معلوم هوگا — پس اِس قسم کے ابہام کي نسبت معني صاف کرنے کے لیئے شہادت زباني قابل ادخال هی — دفعہ هذا اور دفعات ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ — ایکٹ هذا یا تو ابہام جلي کي صورتیں هیں یا ابہام خفي کي اور هر ایک کے نیچے مختصر طور پر اُسکي شرح بیان هوگي *

نسبت ابہام خفي

یہہ امر ظاهر هی کہ دفعہ هذا صورت ابہام جلي کي هی اور اِس وجہہ سے دستاویز کے معني متعین کرنے کے لیئے قانوناً شہادت زباني قابل ادخال نہیں *

دفعہ ۹۴ جبکہ عبارت کسي دستاویز کي في نفسہ صاف هو اور وہ واقعات موجودہ سے صحت کے ساتھہ متعلق کي جاے تو ایسي شہادت داخل نہیں

خارج کرنا ایسي شہادت کا جس سے مضمون دستاویز واقعات غیر سے متعلق هو جاوے

ہو سکتی ہی جس سے ظاہر ہو کہ اُن واقعات سے اُسکا متعلق ہونا مقصود نہ تھا *

تمثیل

زید نے عمرو کے ہاتھہ بذریعہ وثیقہ کے بایں عبارت بیع کی کہ میرا محال واقع رامپور مشتمل اوپر اراضی سو بیگھہ ــــ اور زید کا محال رامپور میں ہی اور وہ سو بیگھہ کا ہی پس شہادت اس بات کی داخل نہیں ہو سکتی ہی کہ وہ محال جسکا بیع کرنا مقصود تھا وہ کسی اور جگہہ اور کسی اور مقدار کا تھا *

دفعہ ہذا میں فی الحقیقت کوئی ابہام نہیں ہی بلکہ معنی صاف ہیں اور واقعات موجودہ سے منشاء دستاویز متعین ہو سکتا ہی پس اُسی اصول پر جسپر کہ دفعہ ۹۲ مبنی ہی شہادت زبانی نسبت مضمون صریح دستاویز کے اس وجہہ سے نہیں لیجا سکتی کہ ایسی شہادت زبانی سے مضمون دستاویز کی تردید ہوتی ہی لیکن دفعہ ہذا اور دفعہ ۹۲ میں فرق یہہ ہی کہ

فرق مابین دفعہ ۹۲ و ۹۴

گو دونو دفعات ایک اصول پر مبنی ہیں لیکن دفعہ ۹۲ صرف دستاویز معاہدہ سے جسکا ذکر دفعہ ۹۱ میں ہی متعلق ہی اور یہہ دفعہ ہر قسم کی دستاویز سے علاقہ رکھتی ہی چونکہ تحریر ایک اعلی قسم کی شہادت ہی بہ نسبت بیان زبانی کے اس لیئے اصول عام قانون کے موافق کہ ادنی چیز اعلی کو باطل نہیں کر سکتی لسانی شہادت سے اُس دستاویز کے معنیوں کی تردید نہیں ہو سکتی لیکن ابزاد یا تبدیل یا اخراج کی نسبت احکام دفعہ ۹۴ کے اس قدر سخت معلوم نہیں ہوتے جیسے دفعہ ۹۲ کے اور وجہہ اسکی یہہ ہی کہ دفعہ ۹۲ میں صرف اُن دستاویزات کا ذکر ہی جو کہ یا تو دستاویزات معاہدہ وغیرہ ہیں یا ایسی ہیں جنکا تحریری ہونا قانوناً لازمی ہی اور اس دفعہ میں اس قسم کی کوئی قید نہیں ہی *

شہادت جس سے دستاویز کے معني کا تعلق واقعات موجودہ سے ظاہر ہو

دفعہ ۹۵ جبکہ عبارت کسي دستاویز کي في نفسہ صاف ہو لیکن بلحاظ واقعات موجودہ کے بے معني ہو تو شہادت اِس امر کي داخل ہو سکتي ہی جس سے ثابت ہو کہ وہ کسي خاص معني میں مستعمل کي گئي تھي *

تمثیل

زید نے عمرو کے ہاتھہ بذریعہ وثیقہ کے بایں عبارت بیع کي کہ میرا مکان واقعہ کلکتہ *

زید کا کوئي مکان کلکتہ میں نہیں ہی لیکن معلوم ہوتا ہی کہ اُسکا ایک مکان ہوڑا میں ہی اور اُسپر عمرو اُس وثیقہ کي تکمیل کے وقت سے قابض ہی *

اُن واقعات کا ثبوت یہہ بات ظاہر کرنے کے لیئے داخل ہو سکتا ہی کہ وہ وثیقہ اُس مکان سے متعلق تھا جو کہ ہوڑا میں ہی *

اس دفعہ میں ابہام خفي کي صورت بیان ہوئي ہی اور اس وجہہ سے اُسکے معني معین کرنے کے لیئے شہادت داخل ہو سکتي ہی مثلاً تمثیل کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہی کہ لفظ میرا مکان مطلب دستاویز کو صاف کر دیتا ہی لیکن لفظ واقع کلکتہ سے ابہام واقع ہوتا ہی اور ایسا ابہام رفع ہو سکتا ہی کیونکہ اُس سے دستاویز کے معنوں میں کوئي فرق نہیں آتا *

دفعه ۹۶ جبکه واقعات ایسے هوں که عبارت مستعمله کے معني چند اشخاص یا اشیاء میں سے ایک سے متعلق هو سکتے هوں اور ایک سے زیادہ سے متعلق نهو سکتے هوں تو شہادت اس بات کي داخل هوسکتي هی که اُن اشخاص یا اشیاء میں سے کس سے متعلق هونا مقصود تها *

شہادت نسبت تخصیص تعلق مضمون دستاویز جب که وہ مضمون چند اشخاص یا اشیاء میں سے صرف ایک سے متعلق هوسکتا هی

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو کے هاتهه گهوڑا ایک هزار روپیه کو بایں الفاظ فروخت کرنے کا اقرار کیا که میرا سفید گهوڑا اور زید کے دو سفید گهوڑے هیں پس شہادت اُن واقعات کي داخل هو سکتي هی جنسے ظاهر هو که کونسا گهوڑا مقصود تها *

(ب) زید نے عمرو کے ساتهه حیدرآباد جانے کا اقرار کیا شہادت اس بات کي داخل هو سکتي هی که کونسا حیدرآباد مقصود تها آیا حیدرآباد واقعه دکن یا حیدرآباد واقعه سندہ *

اس دفعه کے دیکهنے سے ظاهر هوگا که اِس دفعه میں ایک صورت ابہام خفي کي هی کیونکه دونوں تمثیلوں میں یهه امر تو صاف هی که

زید نے ایک سفید گھوڑا بیچنے کا یا حیدرآباد جانیکا اقرار کیا تھا صرف یہہ امر کہ کونسا گھوڑا بیچنے کا اقرار اور کونسے حیدرآباد جانے کا اقرار کیا تھا صاف نہیں ھی پس در حالیکہ منشاء نویسندہ دستاویز میں کوئی مخالفت واقع نہیں ہو سکتی تو شہادت زبانی سے یہہ امر صاف کیا جا سکتا ھی کہ زید کو اور نیز مشتری کو بیع کے وقت کونسا گھوڑا مراد تھا یا دوسری صورت میں کونسا حیدرآباد مراد تھا *

دفعہ ۹۷ جبکہ عبارت مستعملہ

شہادت نسبت تعلق مضمون دستاویز جبکہ اسکی عبارت دو قسم کے واقعات میں سے کسی سے متعلق نہیں ہوسکتی

جزء ایک قسم کے واقعات موجودہ سے متعلق ھو اور جزء دوسری قسم کے واقعات موجودہ سے لیکن کل عبارت صحت کے ساتھہ کسی ایک سے بھی متعلق نہو سکتی ھو تو شہادت اس بات کی داخل ھوسکتی ھی کہ اُن دونوں اقسام میں سے کونسی قسم کے واقعات سے متعلق ھونا مقصود تھا *

تمثیل

زید نے عمرو کے ھاتھہ بایں لفظ بیچنے کا اقرار کیا کہ میری زمین واقعہ مقام (غ) مقبوضہ (ف) اور زید کی زمین بمقام (غ) موجود ھی لیکن (ف)

کے قبضہ میں نہیں ہی اور اُسکی زمین جو (ف) کے قبضہ میں ہی وہ بمقام (غ) نہیں ہی پس شہادت اُن واقعات کی داخل ہو سکتی ہی جنسے ظاہر ہو کہ اُسے کسکا پہچنا مرکوز تھا *

اِس دفعہ میں ایک صورت ابہام خفی کی ہی اور تمثیل کے دیکنے سے منشاء دفعہ کا صاف ہوتا ہی *

دفعہ ۹۸ شہادت بہ ثبوت معنی

شہادت نسبت حروف غیر مفہوم وغیرہ

ایسے حروف کے جو پڑھے نہ جاتے ہوں یا عموماً سمجھہ میں نہ آتے ہوں یا معنی عبارات ملک غیر اور متروک اور اصطلاحی اور مختص المقام اور مستعملہ ملک خاص کے اور معنی مخففات کے اور ایسے الفاظ کے جو کیسی خاص معنی میں مستعمل ہوں داخل ہوسکتے ہیں *

تمثیل

اگر ایک سنگتراش عمرو سے اپنی دستکاری کی اشیاء کی بابت بیچنے کا اقرار کرے اور اُن اشیاء کے بیان میں صرف شروع کے حروف لکھدے اور وہ حروف دلالت اُسکی مصنوعات اور آلات دونوں پر کرتے ہوں تو

جائز هی که شہادت اسبات کي داخل کي جائے که کس
چیز کے بیچنے سے اُسکي مراد تھي *

اِس دفعه کے ساتھه فقره ماقبل فقرهٔ آخر دفعه ۴۹ قابل ملاحظه هی *

دفعه ۹۹ جو اشخاص که متعاقدین

دستاویز کے مضمون کے خلاف شہادت دینے کا کس کو منصب هی

کسي دستاویز کے یا اُنکے
قایمقام حقیت نہوں اُنکو
جائز هی که شہادت ایسے واقعات کي ادا کریں
جنسے اُسیوقت کا ایک ایسا اقرار ظاهر
هوتا هو جو که دستاویز کي شرایط سے
مغایر هو *

تمثیل

زید و عمرو نے بذریعه تحریر کے یهه معاهده کیا که
عمرو زید کے هاتھه کچھه روئي بیچیگا جس کي قیمت
بروقت حوالگي ادا کي جائیگي اور اُسي وقت اُن دونوں
میں زباني باهم یهه اقرار هوا که تین مهینے کي مهلت
زید کو دي جائیگي پس ثبوت اس کا مابین زید و عمرو کے
نه لیا جائیگا لیکن اگر بکر کے حق میں وه کسي نهج سے
موثر هو تو وه اُس کا ثبوت دے سکتا هی *

دفعه ۹۲ کي شرح میں هم بیان کرچکے هیں که شرایط مندرجه
دفعه مذکور صرف اُن لوگوں سے متعلق هیں جو دستاویز کے فریق یا اُنکے

قایمقام ہوں اور ایساہی اُس دفعہ کے متن سے ظاہر ہی اور دفعہ ہذا میں
صاف کردیا گیا ہی کہ جو لوگ فریق دستاویز نہیں ہیں اُن کو اختیار
ہی کہ اُسی وقت کا ایسا اقرار ثابت کریں جو دستاویز کی شرایط کے
مغایر ہو *

لفظ مغایر جو کہ اس دفعہ کے ترجمہ میں استعمال ہوا ہی وہی لفظ
ہی جس کا ترجمہ دفعہ ۹۲ میں بہ لفظ تبدیل ہوا ہی اور دفعہ ہذا
میں تردید و ابزاد و اخراج کا ذکر نہیں ہی لیکن میرے نزدیک جبکہ
غیر شخص مغایر معاہدہ کو ثابت کرسکتا ہی تو اُس کو تردید اور ابزاد
اور اخراج کا بھی منصب ہونا چاہیئے *

دفعہ ۱۰۰ کوئی امر مندرجہ فصل ہذا قانون وراثت مجریہ ہند (نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ ع) کے کسی احکام کا مخل دربابِ تصریح معنی وصیت نامجات کے نہوگا *

بحالی احکام قانون وراثت مجریہ ہند

ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ ع سے اُس کا باب ۱۱ دفعات ۶۱ لغایت ۹۸
مراد ہی *

باب ۳

شہادت کا پیش کرنا اور اُسکی تاثیر

باب اول ایکٹ ہذا میں اس امر کا ذکر ہی کہ کن کن صورتوں
میں اور کون کون امر واقعات متعلقہ ہیں اور موثر شہادت تصور کیئے
جا سکتے ہیں یعنی کونسی شہادت داخل ہو سکتی ہی *

باب دوم میں اس امر کا ذکر ہی کہ کس کس شہادت کی کیا کیا
وقعت ہی *

اور باب سوم میں یعنی باب ہذا میں واضعان قانون نے اس امر کا
ذکر کیا ہی کہ شہادت کس طرح پر پیش ہونی چاہیئے اور جب پیش

هوچکے تو اُس کا کیا اثر هوگا پس مختصر طور سے اس ایکٹ کے مضمون کو یوں بیان کرسکتے هیں که باب اول متعلق شہادت سے اور باب دوم متعلق وقعت شہادت سے اور باب سوم اثر شہادت سے متعلق هی *

فصل ۷ — بار ثبوت

دفعہ ۱۰۱ جو فریق عدالت سے

بار ثبوت کي تعریف

درخواست صدور فیصله کي نسبت ایسے قانوني حق یا ذمه داري کے گذرانے جس کا مدار ایسے واقعات پر هو جنپر وه اصرار کرتا هی اُسي فریق کو لازم هوگا که واقعات مذکور کا وجود ثابت کرے *

اور جب کسي شخص پر کسي واقعه کے وجود کا ثابت کرنا لازم هو تو یهه امر باین عبارت تعبیر کیا جاتا هی که اُس شخص پر بار ثبوت هی *

تمثیلات

(الف) زید عدالت سے یهه فیصله صادر هونے کا مستدعي هوا که عمرو کو بعلت اُس جرم کے جس کا ارتکاب عمرو نے کیا هی سزا هوني چاهیئے *

زید کو ثابت کرنا چاهیئے که عمرو نے ارتکاب جرم کیا هی *

(ب) زید عدالت سے یهه فیصلہ صادر هونے کا مستدعي هوا که وہ مستحق اراضي مقبوضه عمرو کا از روے ایسے واقعات کے هی جنپر وہ یعني زید اصرار کرتا هی اور عمرو اُن کي صداقت سے انکار کرتا هی *

زید کو لازم هی که اُن واقعات کا وجود ثابت کرے *

اِس فصل میں قانون شہادت کے ایک نہایت مشکل اور پر از دقت مسئله کي بحث هی اور جس قدر وہ مسئله مشکل هی اُسیقدر وہ اهم اور مقدم هی کیونکه هر قسم کي کارروائي قانوني میں اِس امر کي بحث آتي هی که فریقین میں سے بار ثبوت کس پر هی اور اکثر مقدمات میں جیتنا هارنا اِس مسئله کي تنقیح پر منحصر هوتا هی پس هم اِس فصل میں حتی الوسع واضح طور پر اِس مسئله کي تشریح کرینگے اور اُسکو جہاں تک هو سکیگا آسان کرینگے *

اُصول جسپر بار ثبوت مبني هی

اصل اُصول بار ثبوت کا اِس اُصول منطقي پر مبني هی که جو شخص کسي امر کا وجود بیان کرتا هو اور فریق ثاني اُس امر کے وجود سے منکر هو تو اُس شخص پر جو که وجود بیان کرتا هی اُس امر کا ثابت کرنا چاهیئے اِس لیئے که قیاس نسبت عدم هر چیز کے هوتا هی اور اُسکو معدوم سمجهنا چاهیئے جب تک ثابت نہو مثلاً جیسا که تمثیلات دفعه هذا کے دیکهنے سے ظاهر هوگا که ایک صورت میں زید یهه کهتا هی که عمرو نے ایک جرم کیا هی پس صاف هی که عمرو کي شکل دیکهنے سے یهه ظاهر نهیں هوتا که اُسنے جرم کیا هی یا نهیں اور جب تک که زید یهه ثابت نکرے که عمرو نے جرم کیا هی یا نهیں اُسکو سزا نهیں مل سکتي اور دوسري صورت میں بهي جبکه بقول "القبض دلیل الملک" مالک اپني جائداد پر قابض هوتا هی اور زید باوجود قبضه عمرو کے چند ایسے واقعات کا وجود بیان کرتا هی جنسے عمرو منکر هی تو بار ثبوت زید پر هی *

یہہ اُصول بار ثبوت کا اِس سبب سے قائم نہیں کیا گیا ہی کہ ہر واقعہ کا عدم ثابت کرنا محال ہی بلکہ اِس وجہہ پر کہ واقعہ کا وجود ثابت کرنا سیدھے طور پر ہو سکتا ہی اور اُسکا عدم ثابت کرنا نہایت ہیر پھیر کے ساتھہ ممکن ہی مثلاً اگر یہہ ثابت کرنا منظور ہو کہ عید کے دن زید دھلی کی جامع مسجد میں تھا پس جو شخص یہہ بیان کرتا ہی اُسپر اُسکا بار ثبوت ہی اِس لیئے کہ وہ بآسانی ایسے گواہ طلب کرا سکتا ہی جنھوں نے زید کو اُس روز اُس جگہہ دیکھا تھا لیکن جو شخص کہ زید کے دھلی میں ہونے سے منکر ہی اُسکو یہہ ثابت کرنا کہ زید عید کے دن دھلی میں نہ تھا سخت دشوار ہی گو محال نہیں ہی البتہ عدم اِس واقعہ کا مفصلہ ذیل اُمور سے ثابت ہو سکتا ہی *

۱ — یہہ کہ زید عید کے دن دوسری جگہہ تھا *

۲ — یہہ کہ اُس جگہہ سے دھلی کی جامع مسجد تک اِسقدر فاصلہ ہی کہ کسی وسیلہ سے زید جامع مسجد میں موجود نہو سکتا تھا *

پس ظاہر ہی کہ اُس شخص کو جو زید کا جامع مسجد میں موجود ہونا بیان کرتا ہی زیادہ آسانی ہی بہ نسبت اُس شخص کے جو کہ اُس امر سے منکر ہی اور یہہ بات اکثر پیش آتی ہی کہ منکر کسی واقعہ کے عدم کو ثابت نکر سکے مثلاً اِس تمثیل میں اگر شخص منکر کو یہہ معلوم نہو کہ زید عید کے دن کہاں تھا تو زید کا جامع مسجد میں نہونا ثابت نہیں کر سکتا — لیکن یہہ اُصول بار ثبوت محض دشواری اور آسانی پر مبنی نہیں ہی بلکہ اِس اُصول اِنصاف پر مبنی ہی کہ جو شخص جس بیان سے مستفید ہونا چاھتا ہی اُس بیان کو وہ ثابت کرے اور یہہ خلاف اِنصاف ہوتا کہ اُس شخص پر جسکا کہ کسی اور واقعہ کے ثابت ہونے سے ضرر ہوتا ہی اُس واقعہ کا بار ثبوت قرار دیکر ثابت کرایا جاوے — اِس امر کے طی کرنے میں کہ جو شخص واقعہ کا وجود بیان کرتا ہی اُسپر بار ثبوت پڑنا چاھیئے یہہ احتیاط لازمی ہی کہ فقرہ کی عبارت کے منفیہ یا مثبتہ ہونے سے گھپلا واقع نہو — اِس امر کی بحث کہ ایک ہی بات کو مثبتہ اور منفیہ طور پر کیونکر بیان کر سکتے ہیں ہم پہلے لکھہ آئے ہیں ۴ اور صورت فقرہ سے عدم اور وجود واقعہ کی

۴ دیکھو صفحہ ۲۰ و ۱۳

نسبت بحث طی نہیں ھو سکتي بلکہ بیان کا اصل مقصد دیکھنا چاھیئے مثلاً کسي کرایہ‌دار پر مالک مکان دعوي اِس امر کا کرے کہ کرایہ دار مذکور نے اپنے معاہدہ کے موافق مکان کو حالت مرمت میں نرکھا اور اِس وجھہ سے ذمہ‌دار مطالبہ هرجہ کا هي بار ثبوت اِس امر کا کہ مدعاعلیہ کرایدار نے مکان کو بحالت مرمت نرکھا بذمہ مالک مکان کے هی اِس لیئے کہ اگر وہ خستہ حالت مکان کي ثابت نکرے تو اُسکا دعوي ڈسمس هو جاویگا ۔ اِس تمثیل سے ظاهر هوتا هی کہ گو نحوي حالت اِس فقرہ کي منفیہ هی تاهم در حقیقت مضمون اُس فقرہ کا مثبتہ هي کیونکہ وجود خستگي مکان ایک واقعہ هی جسکي بنا پر دعوي مدعي مبني هی اور اگر وہ وجود اُس واقعہ کا ثابت نکر سکے تو دعوي ڈسمس هو جاویگا *

مفصلہ ذیل تمثیل سے اِس اُصول کي اور صراحت هو گي *

زید یہہ کہتا هی کہ موضع اِسلامپور پانچ هزار روپیہ کو بکا تھا عمرو بیان کرتا هی کہ موضع مذکور نو هزار کو بکا اب جو لوگ کہ منطق سے واقف نہیں هیں

تصریح پڑنے بار ثبوت کي

وہ خیال کرینگے کہ دونو بیان مثبتہ واقعات هیں اور زید کو چاهیئے کہ پانچ هزار ثابت کرے اور عمرو کو چاهیئے کہ نو هزار ثابت کرے اور هر ایک پر اپنے بیان کا بار ثبوت هی لیکن کسي مقدمہ میں بارثبوت ایک هي امر کا فریقین پر نہیں پڑسکتا اور اس مثال میں مقدار زر ثمن کا ثبوت فریقین پر عاید نہیں هوسکتا — بیان زید و بیان عمرو نسبت زر ثمن کے درحقیقت یوں هیں :—

عمرو زید کے اِس بیان کو کہ زر ثمن میں پانچ هزار شامل تھے تسلیم کرتا هی اور نو هزار کے کہنے سے یہہ مراد هی کہ چار هزار اور زیادہ تھے پس وجود پانچ هزار مسلمہ فریقین هی باقي چار هزار کے وجود سے زید منکر هی پس صریح بار ثبوت ذمہ عمرو کے هي *

اس قدر تقریر سے یہہ ظاهر هوگا کہ جس شخص کے حق میں قیاس هوتا هی اُس شخص کے مخالف پر بار ثبوت هوتا هی اس دفعہ کي شرح میں قیاسات کا ذکر کرنا بیجا هوگا اور اُن اصول کا بھي ذکر کرنا جن کي وجہہ سے بار ثبوت اُلٹ جاتا هی اِس جگھہ ضرور نہیں هی لیکن آیندہ اس فصل کي دفعات کي شرح میں اُن اصول کا ذکر هوگا *

دفعه ۱۰۲ بار ثبوت کا هر نالش

کسپر بار ثبوت هوتا هی

یا کارروائي میں اُس شخص پر هوتا هی جو طرفین سے مطلق کسي شهادت کے نه گذرنے کي صورت میں مقدمه هار جاے *

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو پر بابت اراضي مقبوضه عمرو کے نالش کي اور وه یهه بیان کرتا هی که اُس کے واسطے عمرو کا باپ ازروے وصیت چهوڑ مرا تها *

اگر اس مقدمه میں طرفین سے شهادت نه گذرے تو عمرو بحالي قبضه کا مستحق هوگا *

بنابراں بار ثبوت زید پر هی *

(ب) زید نے بابت زر تمسک کے عمرو پر نالش کي *

تمسک کي تکمیل سے اقبال هی لیکن عمرو یهه کهتا هی که وه تمسک فریب سے کرالیا گیا تها اور زید کو اس بات سے انکار هی *

اگر طرفین سے کوئي شهادت نه گذرے تو زید مقدمه میں کامیاب هوگا اس واسطے که تمسک کي نسبت انکار نهیں هی اور فریب ثابت نهیں کیا گیا *

پس بار ثبوت عمرو پر هی *

بار ثبوت کي علامت

اس دفعہ میں واضعان قانون نے ایک علامت بار ثبوت کے تنقیح کرنے کي بیان کي هی اور وہ نتیجہ جو کہ ثبوت نگذرنے سے پیدا هوتا هی بیان کیا هی لیکن اس دفعہ کے پورے طور پر سمجھنے کے لیئے اور کام میں لانے کے لیئے اُن اُصولوں پر جنکا کہ هم دفعہ ۱۰۱ کي شرح میں ذکر کر آئے هیں خیال رکھنا لازمي هی — ایک اور علامت بار ثبوت کے دریافت کرنے کي یہہ هی کہ جس امر کے بار ثبوت کو دریافت کرنا منظور هو کہ کس فریق پر هی اُس امر کو فرض کیا جاوے کہ بیان هي نہیں هوا تھا اور پھر دیکھنا چاهیئے کہ مقدمہ کا کیا نتیجہ هوتا هی — جو شخص اُس بیان کے معدوم هوجانے سے هار جاوے اُسي پر بار ثبوت هی — مثلاً زید نے عمرو پر موضع اسلامپور کي مقابضت کا دعوی کیا بیانات فریقین حسب ذیل هیں :—

زید کہتا هی کہ موضع اسلامپور میري جائداد موروثي هی اور شرعاً میں بعد وفات اپنے باپ کے اُسکا مالک هوں اور مجھکو قبضہ ملنا چاهیئے *

عمرو کہتا هی کہ زید کے باپ نے یہہ جائداد میرے پاس پانچھزار روپیہ کو رهن کردي هی اور وہ روپیہ اب تک ادا نہیں هوا اسلیئے مجکو حق مقابضت حاصل هی *

اب جائداد کا زید کي ملکیت هونا تسلیم هی زید واقعہ رهن سے منکر هی پس عمرو کو رهن ثابت کرنا چاهیئے کیونکہ اگر بیان رهن کالعدم تصور کیا جائے تو زید کو قبضہ اسلامپور کا ملجاویگا اور اسلیئے بار ثبوت عمرو پر هی لیکن اگر عمرو یہہ بیان کرتا کہ جائداد زید کي نہیں هی تو بار ثبوت اس امر کا کہ جائداد زید کي هی ذمہ زید کے هوتا کیونکہ اگر بیان زید نسبت اُسکي ملکیت کے کالعدم تصور کیا جاوے تو عدالت اُسکو مقابضت کي ڈگري ندیگي *

اس بیان سے ظاهر هوگا کہ علاوہ قیاس کے اقبال بھي بار ثبوت کو اُلٹ دیتا هی جیسا کہ تمثیل مذکور میں عمرو کا یہہ تسلیم کرنا کہ موضع اسلامپور زید کے باپ کي ملکیت تھا بار ثبوت ثابت کرنے اپنے حق کا یعني حق مقابضت مرتہنانہ کا اُسکے ذمہ ڈال دیتا هی ورنہ زید پر اپني ملکیت ثابت کرنے کا بار ثبوت هوتا *

یهه امر که بار ثبوت کیونکر قاعدہ عام کے برخلاف (جسکا ذکر دفعه ۱۰۱ کي شرح میں هوچکا هی[۱])* فریق مخالف پر اُلٹ جاتا هی اور اثر یهه هوتا هی که بدلے اسکے که اُس شخص پر جو مثبت امر بیان کرتا هی بارثبوت پڑے اُس شخص پر بار ثبوت جا پڑتا هی جو که اُس واقعه کے وجود سے مطلقاً انکار کرتا هی — وہ دو سبب یهه هیں :—

اُلٹنا بار ثبوت کا

اول — جبکه منکر نے کبهي صحیح هونے بیان فریق ثاني کو تسلیم کیا هو یعني اُسکا اقبال *

دوم — جبکه قیاس بحق شخص منکر هو *

ان دونوں صورتوں مفصله بالا میں شخص منکر پر عدم واقعه کے ثابت کرنے کا بار ثبوت قانوناً عاید هوتا هی *

یهه امر که اقبالات کس قسم کي شهادت هیں اور اُنکا اثر کیا هوتا هی اور کن کن صورتوں میں وہ شهادت میں داخل هو سکتے هیں هم پهلے بیان کر آئے هیں ۵ اب چند صورتیں ایسي بیان کرینگے جنسے ظاهر هوگا که بارثبوت کیونکر اقبال کي وجهه سے اُس شخص پر جا پڑتا هی جو که وجود کسي واقعه سے منکر هو مثلاً کسي مقدمه میں جس میں که زید نے عمرو پر بر بناے تمسک نوشته عمرو دعوی دایر کیا تمسک مذکور میں عمرو نے یهه لکها تها که میںنے پورا روپیه وصول پایا اُس مقدمه میں عمرو مدعاعلیه نے تحریر تمسک سے اقرار کیا لیکن یهه بیان کیا که روپیه وصول نهیں هوا پس ظاهر هی که اس مقدمه میں اثبات کرنیوالا اس امر واقعه کا روپیه ادا هوا زید مدعي هی اور منکر وجود واقعه سے عمرو هی پس اُس عام قاعدہ کے موافق جسکا ذکر دفعه ۱۰۱ کي شرح میں کر آئے هیں بار ثبوت اداے زر کا ذمه زید کے هوتا نه ذمه عمرو کے جو منکر هی لیکن چونکه دستاویز تمسک میں ایک اقبال اداے زر کا منجانب عمرو کے هی اسلیئے بار ثبوت اداے زر کا زید کے ذمه سے اُلٹ کر عمرو کے ذمه جا پڑا یهي صورت بعینه تمثیل (ب) دفعه هذا کي هی اور

اُلٹنا بار ثبوت کا بوجهه اقبال کے

۵ دیکهو صفحه ۹۵ سے ۹۸ تک و ۱۱۹ سے ۱۲۱ تک

وہ تمثیل غالباً ایک فیصلہ اجلاس کامل ہائي کورٹ کلکتہ [۶] پر مبني هی جسکو حکام پریوي کونسل نے بهي تسلیم کیا [۷] *

قیاس ایک دوسري وجہہ هی جسکے سبب سے بار ثبوت خلاف قاعدہ عام متذکرہ دفعہ ۱۰۱ کے فریق مخالف پر اُلٹ جاتا هی مسئلہ قیاس و مسئلہ بارثبوت في الحقیقت ایک هیں کیونکہ جب یہہ معلوم هو جاوے کہ دو فریق کے حق میں سے کسکے حق میں قیاس هی تو اُسکے خلاف یہہ نتیجہ نکلتا هی کہ جس شخص کے حق میں قیاس نہیں هی اُسکے اُوپر بار ثبوت هی — مضمون قیاسات اور بار ثبوت اسقدر متحد هیں کہ واضعان قانون نے فصل هذا میں بارثبوت کے ساتھہ اُن قیاسات کا بهي ذکر کیا هی جیسا کہ اس فصل کي دفعات آیندہ سے ظاهر هوگا *

اُلٹنا بارثبوت کا بوجہہ قیاس کے

نوعیت قیاس کا ذکر هم پہلے کرچکے هیں اور یہاں مناسب معلوم هوتا هی کہ اقسام قیاسات کا ذکر کریں تاکہ مسئلہ بار ثبوت کے سمجھنے میں آساني هو *

قیاسات دو قسم کے هوتے هیں —

اقسام قیاسات

اول قیاسات قانوني *

دوم قیاسات واقعاتي *

قیاسات قانوني وہ قیاسات هیں جو کہ اصول انصاف و قواعد قدرت اور تجربہ مجمع عقول انساني پر مبني هیں اور جنکو قانون نے صاف طور پر بغرض وقعت دینے کے قائم کیا هی *

قیاسات واقعاتي وہ قیاسات هیں جنکو کہ قانون نے کوئي خاص وقعت عطا نہیں کي هی تاهم وہ غالب هونے واقعات پر مبني هیں *

قیاسات واقعاتي اور قیاسات قانوني میں یہہ فرق هی کہ قیاسات قانوني هر حالت میں اور هر مقدمہ سے پورے طور پر متعلق هوتے هیں اور

[۶] علي بي بي بنام نصیرالدین مقتها بنگال جلد ۲ صفحہ ۵۶ اجلاس کامل و واماتک لال بابو بنام رامداس مورزمدار بنگال جلد ۱ صفحہ ۹۲ — و رگهو ناتهہ بنام لچهمین نراین سنگهہ ویکلي جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۷

[۷] چودهري دیبي پرشاد بنام چودهري دولت سنگهہ مورزانڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۳۴۷ — و صاحب پرهلاد سین بنام بدهو سنگهہ مورزانڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۵

قیاسات واقعاتي هر مقدمہ خاص کے حالات سے جانچے جاتے هیں اور اُنکي وقعت حسب حالات مختلف مقدموں کے مختلف هوتي هی اور قیاسات قانوني کے برابر وقعت نہیں هوتي هی *

قیاسات قانوني کي دو قسمیں هیں —

اقسام قیاسات قانوني

۱ — قیاسات قطعي (جنکو که ایکٹ هذا نے ثبوت قطعي کہا هی) *

۲ — قیاسات غیر قطعي *

قیاس قطعي

قیاسات قطعي اُن قواعد قانون کو کہتے هیں جنسے که قانون نے یہه امر معین کردیا که کس قسم کي شہادت (کسي واقعه کے غالب هونے کي) درجه ثبوت کو پہونچ جاتي هی *

یہه قیاسات اُس تجربه انساني پر مبني هیں که جب دو واقعات اِس قدر عام طور پر اور بلا استثناء کے همیشه ساتهه وجود پذیر هوتے هیں اور کبهي یا نہایت شاذ و نادر وہ ساتهه نہیں هوتے تو قانون نے اس تجربه کي بناء پر اُن واقعات کے تعلق کو بغرض مصلحت قائم رکهنے امن گروہ انساني کے درجه تحقیق کے خلاف شہادت دینے کي اجازت نہیں دي *

ایکٹ هذا میں دفعه ۱۱۲ و ۱۱۳ میں وہ صورتیں بیان هیں جنمیں قیاس غالب کو قیاس قطعي قرار دیکر ثبوت قطعي قرار دیا هی اور حسب دفعه ۴ کے اُسکے خلاف شہادت دینے کي عدالت اجازت نہیں دیتي سوائے اُن قیاسات کے ایکٹ هذا میں اور کسي کو درجه قیاس قطعي یا ثبوت قطعي کا عطا نہیں کیا *

لیکن اور ایکٹوں میں بوجهه خاص حکم قانون کے قیاسات قطعي اور ثبوت قطعي قانون نے قائم کیا هی [8] *

قیاسات غیر قطعي

قیاس غیر قطعي وہ قیاسات قانون هیں جنکو گو قانون نے بوجهه اُغلب هونے کے قایم کیا هی اور اُسي اصول پر مبني هیں جنپر که قیاسات قطعي هیں لیکن اُن میں درجه اغلب هونے کا اس قدر قوي نہیں هوتا که اُنکو قانون ثبوت

---

۸ دیکهو دفعه ۱۷۱ ضابطه فوجداري ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ و دفعه ۹ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۰ع و دفعه ۵ — ایکٹ ۲۷ سنه ۱۸۷۱ع ، دفعه ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع

قطعي قرار دے لیکن تب بهي چونکه ایسا اکثر هوتا هی که دو واقعات اکثر ساتهه هوں تو قانون میں یهه بیان کر دیا هی که قیاسات کس طرف هوتے هیں اور اس وجهه سے فریق مخالف پر بار ثبوت همیشه هوتا هی اس قسم کے قیاسات قانوني اول تو ایکٹوں میں بیان هوئے هیں اور دوسرے اصول قانون پر مبني هیں مثلاً تمام قیاسات نسبت دستاویزات کے جنکا ذکر ایکٹ هذا کي دفعه ۷۹ سے ۹۰ تک مندرج هی قیاسات غیر قطعي هیں اور اُنکے خلاف شهادت دي جا سکتي هی — اسي طرح پر ایکٹ میں دفعات ۱۰۷ سے ۱۱۱ تک اور صورتیں قیاسات غیر قطعي کي بیان کي هیں اور اُنکي تشریح هر دفعه کي شرح میں کیجاویگي — سواے ان دفعات کے اور بهي خاص صورتیں ایسي هیں جنمیں ایکٹوں کا قیاس قائم کیا هی مثلاً دفعه ۱۱ — ایکٹ ۴ سنه ۱۸۷۲ع کے دیکهنے سے معلوم هوگا که قانوناً پنجاب احاطه کے هر گانوں میں وجود شفع قیاس کرلیا گیا هی جب تک که خلاف اُسکے ثابت نهو علاوه اسکے اور بهي مختلف قانونوں میں احکام نسبت قیاسات غیرقطعي کے مندرج هیں [9] *

یهه مثالیں اُن قیاسات قانوني غیرقطعي کي هیں جنکو که ایکٹوں نے قایم کیا هی اب جو قیاسات غیرقطعي اُصول قانون پر مبني هیں اُنکي چند مثالیں بیان کیجاتي هیں *

مثلاً هر شخص بیگناه تصور کیا جاویگا جب تک که اُسپر جرم ثابت نهو *

هندو خاندان کي جائداد مشترک سمجهي جاویگي جبکه اُسکي تقسیم ثابت نهو *

اور اس قسم کے قیاسات کا آئنده ذکر کیا جاویگا *

قیاسات واقعاتي

قیاسات واقعاتي کي تعریف پهلے هوچکي اور ایکٹ هذا میں واضعان قانون نے صرف ایک دفعه میں اس قسم کے قیاسات کا ذکر کیا هی اور اُنکے قائم کرنے کي اجازت دي هی گو اُنکا قائم کرنا لازمي نهیں تهیرایا وه دفعه ۱۱۴ هی جسکي تمثیلات کے دیکهنے سے واضح هوگا که کن کن صورتوں میں کس کس قسم کے قیاسات عدالت قائم کرسکتي هی لیکن ان قیاسات کا قائم کرنا بالکل عدالت کي راے پر چهوڑ دیا هی جیسا که دفعه ۴ میں جواز قیاس کي تعریف سے معلوم هوگا *

---

۹ دفعات ۳ و ۴ و ۵ و ۱۵ و ۱۶ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ع — و دفعه ۱۳ ایکٹ ۵ سنه ۱۸۶۶ع — و دفعات ۳۰ و ۳۶ و ۱۷۰ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۶ع و دفعه ۹ ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع

مفصله ذیل شجرہ سے اقسام قیاسات کي معلوم هونگي اور جو جو

شجرہ اقسام قیاسات

قسم جس دفعه ایکٹ هذا سے متعلق هی وہ بهي واضح هوگي - اور یهه امر قابل لحاظ هی که قیاسات واقعاتي کل ایسے هوتے هیں که جنکا قائم کرنا راے عدالت پر چهوڑا گیا هی پس وہ لازمي نهیں لیکن قیاسات قانوني قطعي تو سب لازمي هیں اور قیاسات غیر قطعي کي دو قسمیں هیں ایک تو وہ هیں جو لازمي هیں اور دوسري قسم اختیاري عدالت هیں جیسا که شجرہ سے ظاهر هوگا —

هم یهه امر بیان کر چکے هیں که اقبال کي وجهه سے کیونکر بار ثبوت

نظائر متعلق جنمیں که قیاس کي وجهه سے بار ثبوت الٹ گیا
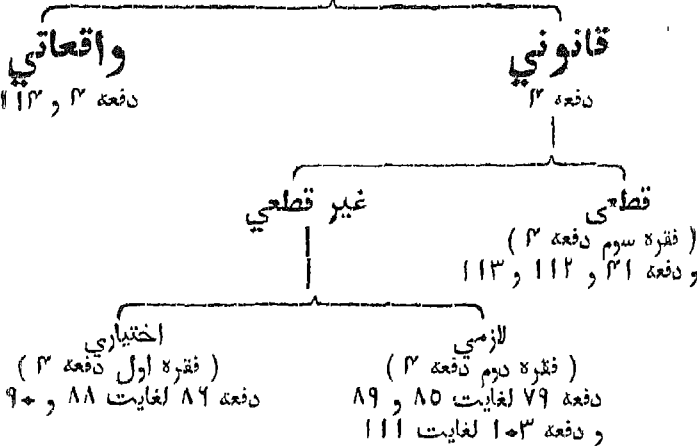
اُلٹ سکتا هی اور قیاس قانوني قطعي کا بهي دفعات سے حواله هوچکا هی اور یهه قیاسات غیر قطعي قانوني جنکا که ایکٹوں کي دفعات میں ذکر هی بیان هوچکا هی اب اُن چند صورتوں کا ذکر کرتے هیں که جنمیں قانوني قیاس کي وجهه سے بار ثبوت اُلٹتا هی گو وہ قانوني قیاس کسي ایکٹ کي دفعه کي وجهه سے قائم نهوئے هوں *

یهه ایک اصول عام قانوني هی که کسي کارروائي کو فریبي یا سازشي

بار ثبوت فریب و سازش

نهیں تصور کیا جاتا جب تک فریب یا سازش ثابت نه کیجاوے اور جب کبهي کوئي شخص کسي معامله کو فریبي یاسازشي قرار دینا چاهتا هی اور اُسکي بنا پر اُس

معاملہ کو ناجائز ٹہرانا چاهتا هی تو اُسکا ذمہ بار ثبوت [1] اِس لیئے کہ همیشہ قیاس بحق درستي معاملہ کے هوتا هی *

جن نظائر کا همنے حوالہ دیا هی اُن کے دیکھنے سے مختلف اقسام کے فریب معلوم هونگے اور دفعہ ۱۷ و ۱۵ قانون معاهدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع کے دیکھنے سے تعریف فریب قانوني واضح هوگي لیکن فریب و سازش کے سوا اور بهي ایسي وجوهات قانوني هیں جنکي وجهہ سے معاهدات وغیرہ واجب‌التعمیل نہیں رهتے دفعات ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ ایکٹ مذکور کے دیکھنے سے نوعیت دباؤ ناجائز کي معلوم هوگي — پس اگر کسي مقدمہ میں کوئي شخص اِس قسم کا عذر پیش کرے تو بار ثبوت دباؤ ناجائز وغیرہ کے ثابت کرنے کا اُسکے ذمہ هی حکام پریوي کونسل نے اِس اُصول کو چند مقدمات میں تسلیم کیا هی [2] *

بار ثبوت نسبت دباؤ ناجائز یا جبر کے

تمام مقدمات میں جنمیں کہ مدعي کا دعوي صرف اُس صورت میں قابل سماعت عدالت متصور هوتا هی جبکہ وہ مابین میعاد هو تو بار ثبوت اِس امر کا کہ دعوي مابین میعاد هی همیشہ مدعي کے ذمہ هوتا هی کیونکہ حسب دفعہ ۱۰۲ یعني دفعہ هذا اگر وہ اپنے دعوي کو مابین میعاد نہ ثابت کرے تو وہ هار جاویگا چنانچہ بارها یہہ تجویز هوچکا هی کہ جبکہ مدعي کسي اراضي سے مدعاعلیہ کو بیدخل کرنا چاهتا هی اور مدعاعلیہ عذر قبضہ مخالفانہ دوازدہ سالہ پیش کرتا هی تو بار ثبوت اِس امر کا کہ مدعي مابین دوازدہ سال قابض تها ذمہ مدعي کے هی اور

بار ثبوت نسبت مقدمہ کے مابین میعاد هونے کے

---

[1] راچندر ناراین بنام بجے گوبند سنگهہ مورزانڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ — و مسماۃ سودر کنور بنام جے نراین سنگهہ ویکلي جلد ۱ صفحہ ۳ — و اجیت سنگهہ بنام کشن پرشاد سنگهہ ویکلي جلد ۱ سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۳۷ — و انند موئي دیبي بنام شب دیال پٹواري ویکلي جلد ۲ صفحہ ۲ دیواني — و گریش چندر چاتو جي بنام مهیش چندر بهالنکو ویکلي جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۳ دیواني — و رام گهي بنام مختار بي بي ویکلي جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۰ — و لالہ روپ رام‌سادا بنام بنودیرام سین ویکلي جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۱ —

[2] موتي لال اوپدها بنام جگناتهہ گرگ مورزانڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۱ و راني نازیب وردي قاچیز بنام جساور ارما کهوا یناتا ماتکا مورزانڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۲۴۱ — و چندر ناتهہ گهوس بنام شمس‌النساء بیگم مورزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۰ ; —

نہ یہہ کہ مدعاعلیہ اپنا قبضہ مخالفانہ دوازدہ سال ثابت کرے ۳ اور اِسی أصول کو حکام پریوي کونسل نے تسلیم کیا ہی ۴ — بمقدمات شفع جبکہ بغرض انفصال عذر تمادي یکسالہ یہہ امر طی کرنا ضرور ہو کہ آیا قبضہ واقعي مشتري کا بتاریخ بیعنامہ ہوا یا بعد ازین تو بار ثبوت اس امر کا کہ قبضہ مشتري تاریخ بیعنامہ سے نہین ہی اور دعوی مابین میعاد ہی ذمہ مشتري کے ہی ۵ *

بار ثبوت نسبت مقدار زر ثمن بمقدمات شفع

جبکہ کسي مقدمہ مین مابین شفیع مدعي اور مشتري مدعاعلیہ کے نسبت مقدار زر ثمن کے نزاع ہو اور مدعاعلیہ مشتري کي طرف سے بیعنامہ بہ ثبوت اپنے بیان کے پیش کرے تو بار ثبوت اِس امر کا کہ مقدار زر ثمن مندرجہ بیعنامہ غلط ہی ذمہ مدعي شفیع کے ہوتا ہی اِس وجہہ سے کہ قیاس نسبت درستي بیعنامجات کے ہوتا ہی — هائي کورت کلکتہ نے ایساهي تجویز کیا ہی ۶ لیکن یہہ ایک متنازعہ فیہ مسئلہ ہی اور دفعہ ۱۰۶ ایکت هذا قابل ملاحظہ ہی *

قیاس قانوني نسبت مشترک ہونے جائداد اہل ہنود کے

حکام پریوي کونسل نے ایک بڑے نامي مقدمہ انوهر بنام رام سہارین یہہ تجویز کیا ہی کہ نوعیت جائداد اہل هنود کي مشترک تصور ہوگي اور همیشہ حسب احکام شاستر هر جائداد مشترکہ قیاس کي جاویگي جب تک کہ اُسکا منقسم ہونا ثابت نہو ۷ *

۳ دینانند هوسیاے بنام جي فرلاڈک ویکلي جلد ۹ صفحہ ۱۵۵ دیواني و جگد مسا چودهراین بنام چندر دیو بخشي ویکلي جلد ۶ صفحہ ۳۲۷ دیواني و اکثر رنگپور بنام پرسنو کمار ٹهاکر ویکلي جلد ۵ صفحہ ۱۱۵ دیواني — و پرمانند گرشگین بنام سرکار ویکلي جلد ۵ صفحہ ۱۳۶ دیواني — و برلي سنگهہ بنام هوبنس نراین ویکلي جلد ۷ صفحہ ۲۱۲ دیواني — و ناظر سندي بابو علي جان بنام اومیش چندر متر ویکلي جلد ۲ صفحہ ۷۵ دیواني — و مرزا محمد حسن بنام سارۃالنسا خانم ویکلي جلد ۲ صفحہ ۸۹ دیواني — و گروداس راے بنام هرناتهہ راے ویکلي جلد ۲ صفحہ ۲۲۶ دیواني — و رام لوچن چودهري بنام جے درگا داسی ویکلي جلد ۹ صفحہ ۲۸۳

۴ کنور متهورا سنگهہ بنام نند لال مورزانڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۹۹

۵ قمر علي بنام عظمت علي ویکلي جلد ۸ صفحہ ۳۸۳ — و هر نراین سنگهہ بنام نواب محمد علي خان منفصلہ هائي کورت الہآباد مورخہ ۳ مئي سنہ ۱۸۷۶ع

۶ شیخ محمد نورالحسن بنام شیخ حیدر بخش ویکلي جلد سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۳۰۲ — و شیخ محمد نورالحسن بنام شیخ حیدر بخش ویکلي جلد ۱۳ صفحہ

۷ انوهر بنام رام سہارین مورزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۷۵

پس بار ثبوت جائداد اهل هنود کے منقسم هونے کا ذمه أس شخص کے هی جو أسکا منقسم هونا بیان کرتا هی ۸ اور قیاس شاستري یهه بهي هی که هر جائداد هندوں کي موروثي متصور هوگي اور جوشخص أسکو مکسوبي قرار دینا چاهتا هی أسي کے ذمه أسکا بار ثبوت هی ۹ *

بار ثبوت نسبت منقسم هونے جائداد هنود کے

یهه اکثر مسئله مسلمه شاستري هی که بیوه کو صرف قبضه حین حیاتي کا اختیار هی اور جب کبهي کوئي بیوه رهن یا کسي قسم کا انتقال جائداد کا کرے تو وه ناجایز تصور کیا جاتا هی جبتک که کسي ضرورت شاستري کا پورا ثبوت نهو — پس جو شخص که بغرض جایز کرنے کسي ایسے انتقال کے جس کو بیوه نے کیا هو بیان کرتا هی أس کے ذمه بار ثبوت ثابت کرنے ایسي ضرورت کا هی ۱ *

قیاس قانوني نسبت عدم اختیار نسبت انتقال جائداد کے

---

۸ مسماۃ جوسیا بنام بابو موهن لال موررزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحه ۳۸۰ و رام چندردت بنام چندر کمار منڈل موررزانڈین اپیل جلد ۱۳ صفحه ۱۸۱ — و پران کشن مار چودهري بنام متهرا موهن مار چودهري موررزانڈین اپیل جلد ۱۰ صفحه ۲۰۳ — و لچهمن راو سداسئو بنام ملهر راؤ باجي سدر ایڈ پریوي کونسل ججمنٹ صفحه ۱ — و کهاماتا چند بنام راجه شیو گنگا موررزانڈین اپیل جلد ۹ صفحه ۵۳۹ — و شیوغلام سنگهه بنام پرن سنگهه بنگال لارپورٹ جلد ۱ صفحه ۱۶۴ و امرت ناتهه چودهري بنام گوري ناتهه چودهري بنگال جلد ۶ صفحه ۲۳۲ پریوي کونسل — و سرنراین سرکار بنام بیکدري هادي ویکلي جلد ۸ صفحه ۳۱۶ — و یشهر سرکار بنام سرودهي داسي ویکلي جلد ۳ صفحه ۲۱ — و گرو پرشاد مکرجي بنام کالي پرشاد مکرجي ویکلي جلد ۵ صفحه ۱۲۱

۹ رام پرشاد تراري بنام شیو چرن داس موررزانڈین اپیل جلد ۱۰ صفحه ۳۹۱ و سري راجه بلاصلا ویکیاما بنام سري راجه بیاصلا اوجیا ریکندرا موررزانڈین اپیل جلد ۳ صفحه ۳۳۳ — و شیورتن کنور بنام گور بهاري بهگت ویکلي جلد ۷ صفحه ۲۳۹ دیواني — و رادها امن کشندو بنام پهول کماري بيبي ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۲۸ دیواني — و لاله بهاري لال بنام لاله مادهو پرشاد ویکلي جلد ۶ صفحه ۲۹ دیواني

۱ کرلي دنکیا نراین ما بنام کلکٹر مسلي پٹم موررزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحه ۶۱۹ — و کلکٹر مسلي پٹم بنام کرلي دنکیا نراین ما موررزانڈین اپیل جلد ۸ صفحه ۵۲۹

اسي طرح پر انتقالات ولي نابالغ هندو پر بهي يهي شرايط عايد هوتي هيں. اور ضرورت کا ثابت کرنا ذمه اُس شخص کے هی جو اُس انتقال جايداد سے مستفيد هونا چاهتا هی ۲ *

يهه بهت سے مقدمات ميں طے هو چکا هی که جب زميندار کاشتکار پر اضافه لگان کي نالش کرے تو اُسپر بار ثبوت وجوهات اضافه کا هونا چاهيئے ۳ اسي طرح پر جب که کاشتکار زميندار پر تخفيف لگان کا دعوی کرے تو بار ثبوت وجوهات تخفيف لگان کا ذمه کاشتکار کے هی ۴ *

بار ثبوت بمقدمات اضافه و تخفيف لگان

جو کارروائي که عدالت کرتي هی يا معرفت اپنے کسي اهلکار کے کراتي هی اُسکو صحيح تسليم کرنا چاهيئے جب تک که اُسکے خلاف نه ثابت هو اور اسليئے بار ثبوت اُن اُمور کا جو که خلاف کارروائي عدالت ثابت کيئے جاتے هيں ذمه اُن اشخاص کے هی جو کارروائيوں کو باطل کرنا چاهتے هيں چنانچه ايک مقدمه ميں جسميں که ايک مدعي دعويدار منسوخي نيلام کا بر بناء عدم اختيار کلکٹر تها هائي کورٹ کلکته نے يهه تجويز کيا که بار ثبوت عدم اختيار کلکٹر ثابت کرنے کا ذمه مدعيکے هي ۵ اسي طرح پر جبکه ايک مدعي تنسيخ فيصله عهدهداران گورنمنٹ کا جو بحيثيت عهدهداران سروے کے صادر کريں دعويدار هو اور بيان کرے که حدود قايم کرده افسران مذکور غلط هيں تو بارثبوت ذمه اُس مدعي کے

قياس بحق درستي کارروائيهاے عدالت

۲ لاله بنسي دهر بنام کنور بنسري ديپ سنگهه مورزانڈين اپيل جلد ۱۰ صفحه ۲۵۵ — و هنومان پرهاد پانڈے بنام مساة ببوي منسراج کنور مورزانڈين اپيل جلد ۶ صفحه ۳۹۳

۳ راج کرشنا مکوجه بنام کالي چرن درياني بنگال جلد ۹ صفحه ۱۲۲ — و غلام علي بنام گوپال لال ٹهاکر ويکلي جلد ۹ صفحه ۶۵ ديواني

۴ ٹامسن سي دي بنام اوديے ناتهه بهوس ويکلي جلد ۲ صفحه ۲۷ — ايکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ ع — و بنواري لال بنام چے فرلانگ ويکلي جلد ۹ صفحه ۳۳۹ ديواني

۵ کالي کمار مکرجه بنام مهاراجه بردوان ويکلي جلد ۵ صفحه ۳۹ ديواني

هی [6] اسیطرح پر جو شخص که صحت رپورٹ امین پر معترض هو تو بارثبوت اعتراض کے ثابت کرنے کا اُسکے ذمه هی گو وه مدعاعلیه کیوں نهو ایسي صورت میں مدعي پر بارثبوت صحت رپورٹ امین ثابت کرنے کا نهیں هی [7] *

بار ثبوت بمقدمات اجرائڈگري

جبکه ایک ڈگریدار نے حکمنامه اجرائڈگري مدیون کي جائداد پر حاصل کرلیا هو اور مدیون کے پاس کچهه جائداد نهیں هی تو ڈگریدار کو اختیار هی که مدیون کي ذات پر ڈگري جاري کرے اور بارثبوت اس امر کا که مدعاعلیه کے پاس کوئي وسیله اداے ڈگري کا نهیں هی ذمه مدیون ڈگرے کے هی اور ڈگریدار پر اس امر کا بارثبوت نهیں هی که یهه ثابت کرے که مدیون کو قید میں بهیجنے سے اُسکے قرضه کے ادا هونے کي کوئي صورت نکلیگي [8] اور جبکه ایک شخص ثالث ایک ایسي جائداد پر جوکه اجرائڈگري میں قرق هوچکي هی دعویدار هی تو بارثبوت اس امر کا که جائداد اُسکي هی اور قابل قرقي نهیں هی ذمه مدعي کے هی [9] اسیطرح پر جبکه کوئي شخص بموجب ضابطه دیواني اُس امر کا دعویدار هو که جائداد جوکه اجرائڈگري میں قرق هوئي هی اُسکے قبضه میں هی اور مدعاعلیه سے اُسکو کچهه تعلق نهیں هی تو بارثبوت جائداد کو قرقي سے بري ثابت کرنے کا ذمه اُس شخص کے هی لیکن یهه کچهه ضرور نهیں هی که وه اپنے استحقاق ملکیت کا کچهه ثبوت دے بلکه محض اپني مقابضت ثابت کرنا کافي هوگا *

---

۶ راجه لهلانند سنگهه بهادر بنام مهاراجه مهیشر سنگهه موروزانڈین اپیل جلد ۱۰ صفحه ۸۱ *

و راجه بهلانند سنگهه بهاڑ بنام راجه مهندر نراین موزوانڈین اپیل جلد ۱۳ صفحه ۵۷

۷ گوري نراین موزمدار بنام مادهو سرن هت ویکلي جلد ۲ صفحه ۱ نظایر ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ ع

۸ سي سیٹن بنام اے ایس باني جان بنگال جلد ۸ صفحه ۲۵۵ دیواني

۹ گنگا تهانا بنام ایف ان برن بنگال جلد ۲ صفحه ۹۱ اجلاس کامل

قیاسات واقعاتي کا ذکر دفعہ ۱۱۴ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا یہہ وہ قیاسات ہیں جو کہ حسب حالت مقدمہ عدالت خود قائم کرسکتي ہی اور جبکہ وہ قائم ہوجاتے ہیں تو بارثبوت خواہ مخواہ فریق ثاني پر جا پڑتا ہی اِن قیاسات کا ذکر دفعہ ۱۱۴ کي شرح میں کیا جاویگا *

اُلٹنا بارثبوت کا بوجہہ قیاسات واقعاتي

دفعہ ۱۰۳ بارثبوت نسبت ہر خاص واقعہ کے اُس شخص پر ہوتا ہی جو عدالت کو اُسکے وجود کا باور کرانا چاہتا ہو اِلا اُس حال میں کہ قانوناً حکم ہو کہ داخل کرنا اُس واقعہ کے ثبوت کا ذمہ فلاں شخص ہی *

بار ثبوت نسبت واقعہ خاص کے

تمثیل

زید نے عمرو پر سرقہ کي نالش کي اور عدالت کو یہہ باور کرانا چاہا کہ عمرو نے اُس سرقہ کا اقبال بکر سے کیا تھا زید کو وہ اقبال ثابت کرنا چاہیئے *

عمرو نے عدالت کو یہہ باور کرانا چاہا کہ اُس وقت وہ کہیں اور تھا پس اُسکو لازم ہی کہ یہہ بات ثابت کرے *

دفعہ ہذا درحقیقت اُس اُصول پر مبني ہی جسپر کہ دفعہ ۱۰۱ مبني ہی لیکن مابین دفعہ مذکور اور دفعہ ہذا کے یہہ فرق ہی کہ دفعہ ۱۰۱ میں کل اُن واقعات کا بار ثبوت جنپر نتیجہ مقدمہ

کا منحصر هی ذمه اُس شخص کے ڈالا گیا هی جو اُنکے وجود کو بیان کرتا هو اور نتیجه اُن واقعات کے ثابت نکرنے کا وه هوگا جو که دفعه ۱۰۲ میں بیان هوا هی یعني یهه که وه شخص مقدمه هار جاویگا . دفعه هذا صرف واقعات خاص سے متعلق هی اور اُس شخص کو جو کسي واقعه خاص کا وجود بیان کرتا هو اُس واقعه کا وجود ثابت کرنا چاهیئے لیکن اگر وه وجود ثابت نکر سکے تو خواه مخواه اُسکا نتیجه یهه نهوگا که وه مقدمه هار جاوے - اس فرق کي تشریح دفعه ۱۰۱ کي تمثیل الف اور دفعه هذا کي تمثیل سے مقابله کرنے سے ظاهر هوگي - تمثیل الف دفعه ۱۰۱ کے دیکھنے سے معلوم هوگا که مقدمات فوجداري میں بار ثبوت اِس امر کا که مدعاعلیه نے جرم کیا هی ذمه مدعي کے هوتا هی اور اگر وه جرم ثابت نکر سکے تو مدعاعلیه رها هوگا اور تمثیل دفعه هذا میں یهه ضرور نهیں هی که اگر عمرو مدعاعلیه اپنا کهیں اور هونا ثابت نکر سکے تو خواه مخواه اُسکو قید هو یعني اُسکے خاص واقعه کے ثابت نکرنے سے وه نتیجه پیدا نهوگا جسکا ذکر دفعه ۱۰۲ میں مندرج هی اور ممکن هی که عمرو مدعاعلیه اپنا کسي دوسري جگهه هونا نه ثابت کر سکے اور تب بهي وه اس وجهه سے که زید مدعي نے وقوع جرم ثابت نهیں کیا رها هو جاوے *

واضح رهے که جزو اول تمثیل دفعه هذا میں اقبال عمرو کا ثابت کرنا ایک ایسا خاص واقعه هی که جسکا بار ثبوت ذمه مدعي کے هی اور جزو اخر میں اُسکا دوسري جگهه هونا ایک ایسا واقعه هی جسکا بار ثبوت ذمه مدعاعلیه کے هی مگر ان دونوں کے ثبوت یا عدم ثبوت سے وه نتیجه نهیں پیدا هوتا جسکا ذکر دفعه ۱۰۲ میں هی یعني عمرو کے اقبال جرم نه ثابت هونے سے نه خواه مخواه وه رها هو جاویگا اور عمرو کے جاے دیگر هونے کے نه ثابت کرنے سے نه وه خواه مخواه قید هو جاویگا - پس حکم مندرجه دفعه ۱۰۲ متعلق دفعه ۱۰۱ سے هی نه دفعه ۱۰۳ سے *

قیاس بحق درستي حالت ظاهري اشیاء کے

جبکه ظاهرا اشیاء کي حالت ایک خاص طرح پر هی تو بار ثبوت اِس امر کا که در حقیقت واقع میں اور کچهه حالت هی ذمه اُس شخص کے هی جو که ایسا بیان کرتا هی [۱] *

۱ لیاقت علي بنام کورٹ آف وارڈس ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۴۴۳ دیواني

اسي طرح پر جبکه کوئي شخص کسي دستاويز کے ايسے معني بيان کرتا هی جو خلاف اُسکے بادي‌النظري معني کے هو تو بار ثبوت اس امر کاکه کسي خاص رواج کي وجهه سے دستاويز کے معني دوسرے هونے چاهيئيں ذمه اُس شخص کے هی جو يهه بيان کرتا هی [۲] *

اسي طرح پر جو شخص بيان کرتا هو که کوئي خاص بيع بينامي هوئي هی اور در حقيقت اجراے ڈگري کے نيلام ميں خود مدعي مديون ڈگري هی تو بار ثبوت اس امرکا که روپيه مديون ڈگري نے ادا کيا ذمه اُس شخص کے هی جو اُس بيع کو فرضي قرار ديتا هی [۳] اور جب کبهي کوئي شخص سلسله وراثت کو بوجهه کسي خاص رسم کلاچر کے قائم کرنا چاهتا هی اور جايداد کو عام اصول وراثت سے بري کرنا چاهتا هی تو بار ثبوت اس خاص رسم کا ذمه اُس شخص کے هی جو اُسکو بيان کرتا هی [۴] اس طرح پر اگر کوئي هندو حيات ميں بيوه کے اُسکو بيدخل کرنا چاهتا هی تو وجهه اِس بيدخلي کي ثابت کرنا ذمه اُس شخص کے هی [۵] اور اگر کوئي مديون اداے زر سود سے اس بنا پر بري هونا چاهتا هی که اُسنے قرضه کا روپيه داين کو دينا چاها تها اور اُسنے اُسکو نه ليا اس وجهه سے اُس تاريخ سے سود نه ملنا چاهيئے تو بار ثبوت اس طرح پر روپيه پيش کرنے کا ذمه اُس شخص کے هی جو که سود سے بري هونا چاهتا هی [۶] جبکه ايک کاشتکار کسي زميندار کي بهت سي اراضي کي کاشت کرتا هی ليکن چند خاص قطعات کي نسبت کوئي خاص شرط نامناسب بيان کرتا هی تو بار ثبوت اُسکے ثابت کرنے کا ذمه کاشتکار کے هی [۷] *

---

۲ مهاراج تيج چند بهادر بنام سري‌چند ننتهه گهوس موورزانڈين اپيل جلد ۳ صفحه ۲۶۱

۳ سري چندر ديو بنام گوپال چندر چکربتي موورزانڈين اپيل جلد ۱۱ صفحه ۲۸

۴ گردهاري سنگه بنام ملايک موورز انڈين اپيل جلد ۲ صفحه ۳۴۴

و پاربتي چرن چودهري بنام سوردا سندري داسي بنگال جلد ۳ صفحه ۱۵۹ ديواني

۵ پر خونشور داسي بنام سري ناتهه بهوس ويکلي جلد ۹ صفحه ۲۶۳ ديواني

۶ راني سرپ سندري ديبي بنام ڈاکٹر ميهن سنگه ويکلي جلد ۵ صفحه ۴۹ نظاير ايکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ ع

۷ رام کمار راے بنام بيچے گوبند پتل ويکلي جلد ۷ صفحه ۵۳۵ ديواني

دفعه هذا کے احکام کے موافق تمام اقبالات فریق ثاني کے جو که کسي کارروائي میں ثابت کرنے منظور هوں تو بار ثبوت اُن اقبالات کے ثابت کرنے کا اُس شخص کے ذمه هی جو اُن اقبالات کا کیا جانا بیان کرتا هی *

بار ثبوت نسبت اقبالات کے

حسب دفعه ۸۹ ضابطه فوجداري کے هر شخص پر اُن دفعات تعزیرات هند کے جرائم کي نسبت پولیس یا مجسٹریٹ کو اطلاع دینا لازمي هی اور بار ثبوت اس امر کا که کیوں نهیں اطلاع دي ذمه اُس شخص کے هی جسپر که اطلاع دینا لازمي تها *

دفعه ۱۰۴ اگر کوئي ایسا واقعه هو که جب وه ثابت هو جائے تب کوئي شخص کسي اور واقعه کي نسبت شهادت داخل کرسکے تو اُس واقعه اول الذکر کا ثبوت ذمه ایسے شخص کے هی جو شهادت داخل کیا چاهتا هو *

بار ثبوت نسبت ایسے واقعه کے جس سے شهادت قابل ادخال هو جاوے

تمثیلات

(الف) زید چاهتا هی که عمرو کا اقرار جو اُسنے وقت نزع کیا ثابت کرے *

پس زید کو عمر کي وفات ثابت کرني چاهیئے *

(ب) زید بذریعه شهادت منثوابي کے ایک دستاویز گمشده کے مضمون کو ثابت کیا چاهتا هی *

زید کو ثابت کرنا چاهیئے که وه دستاویز گم هو گئي *

تمثیلات دفعه هذا کے دیکھنے سے معنی متن دفعه کے صریح معلوم هونگے - ظاهر هی که تمثیل (الف) متعلق هی دفعه ۳۲ سے اور تمثیل (ب) متعلق هی دفعه ٦۵ سے دفعات سابق کی شرح میں بارها دفعه هذا کا حواله دیا گیا هی اور یهه قاعده عام هی که جب کبھی کسی شهادت کے داخل هونے کے لیئے شرایط لازمی هیں تو بار ثبوت اِس امر کا که وه شرایط موجود هیں ذمه اُس شخص کے هي جو که اُس شهادت کو داخل کرنا چاهتا هی - مضمون دفعه هذا سے مقابله کرنا چاهیئے دفعه ۱۳٦ - ایکٹ هذا سے علی الخصوص اُسکے فقره دوم سے جو که قریب قریب اِس دفعه کے مضمون سے متعلق هی *

دفعه ۱۰۵ جب کسی شخص

بار ثبوت اِس امر کا که مقدمه متعلق مستثنیات هے

پر الزام کسی جرم فوجداری کا رکھا جاے تو بار ثبوت موجودگی ایسے حالات کا جنکی سبب سے مقدمه مستثنیات عامه مندرجه مجموعه تعزیرات هند سے متعلق هو جائے یا کسی اِستثناے خاص یا حکم خاص مندرجه کسی اور جزو مجموعه مذکور یا کسی قانون سے جس میں اُس جرم کی تعریف لکھی هو متعلق هو اُسی شخص پر هوگا اور عدالت اُن حالات کا عدم تصور کریگی *

تمثیلات

(الف) زید جسپر قتل عمد کا اِلزام رکھا گیا یہہ بیان کرتا ھی کہ بوجہہ فتور عقل کي اُسنے نوعیت اُس فعل کي نہیں جاني تھي *

بار ثبوت زید پر ھی *

(ب) زید جسپر اِلزام قتل عمد کا رکھا گیا یہہ بیان کرتا ھی کہ بوجہہ سخت اور ناگہاني اِشتعال طبع کے وہ اپنے تئیں ضبط کرنے کي طاقت نہیں رکھتا تھا —

بار ثبوت زید پر ھی *

(ج) از روئے دفعہ ۳۲۵ مجموعہ تعزیرات ھند کے یہہ حکم ھی کہ جو شخص بجز صورت متذکرہ دفعہ ۳۳۵ کے بالارادہ ضرر شدید کا باعث ھوتا ھی وہ مستوجب فلاں سزاؤں کا ھی *

زید پر بالارادہ ضرر شدید پہونچانے کا اِلزام حسب دفعہ ۳۲۵ کے رکھا گیا *

بار ثبوت اُن حالات کا جنسے مقدمہ داخل دفعہ ۳۳۵ ھو جاے زید پر ھی *

تعزیرات ھند میں ھر جرم کي تعریف اور اُسکي سزا درج ھی لیکن باب چہارم میں مستثنیات عامہ کا ذکر ھی جنکي وجہہ سے خاص حالتوں میں نوعیت اُن افعال کي جو کہ تعزیرات ھند کے موافق جرم قرار دیئے گئے ھیں بدل جاتي ھی اور ملزم بري الذمہ قرار پاتا ھی باب مذکور میں مستثنیات عامہ کا ذکر ھی لیکن علاوہ اُن مستثنیات کے تعزیرات ھند کي مختلف دفعات میں علحدہ علحدہ ایسي صورتیں بھي

بیان کی گئی ہیں کہ جنکی وجہہ سے جرایم کی سزا میں نہایت فرق واقع ہوتا ہی اُن مستثنیات کو مستثنیات خاصہ کہتے ہیں *

جبکہ کسی شخص پر الزام کسی دفعہ تعزیرات ہند کا قائم کیا جاوے تو اُسکی نسبت فرد قرارداد جرم طیار کیجاتی ہی اور احکام نسبت فرد قرارداد جرم کے دفعہ ۴۳۹ ضابطہ فوجداری میں مندرج ہیں اُس میں مستثنیات کا کچھہ ذکر نہیں ہی قانوناً یہہ تصور کیا گیا ہی کہ ہر شخص کا فعل جو کہ جرم ہی مستثنیات عامہ اور خاصہ سے خارج ہی جبتک کہ ملزم یہہ ثابت نکرے کہ نوعیت اُسکے فعل کی اُن مستثنیات میں داخل ہی جنکی وجہہ سے وہ فعل جرم تصور نہیں ہوتا پس بار ثبوت ثابت کرنے مستثنیات کا حسب دفعہ ھذا ذمہ مدعاعلیہ ملزم کے ہی – ہندوستان میں اکثر ملزم جو کہ اقبال جرم کرتے ہیں اُنکو باوجود موجود ہونے صورت مستثنیٰ کے وہ اُس عذر کو پیش نہیں کرتے پس حاکم عدالت کو لازم ہی کہ حسب احکام دفعہ ۲۵۶ و ۲۶۴ ضابطہ فوجداری و دفعہ ۱۶۵ – ایکٹ ھذا کے اگر شہادت سے مستثنیٰ حالت ہونا کسی خاص جرم کا ثابت ہو تو اُسکو لحاظ رکھے *

دفعہ ۱۰۶ جب کوئی امر واقعہ بالخصوص کسی شخص کے حد علم میں ہو تو بار ثبوت اُس امر واقعہ کا اُسی شخص پر ہی *

بار ثبوت ایسے واقعہ کا جو خصوصاً علم میں ہو

تمثیلات

(الف) جب کہ کوئی شخص ایک فعل کسی ایسے ارادہ سے کرے جو اُس فعل کے خاصہ اور حالات سے نہ پیدا ہوتا ہو تو بار ثبوت اُس ارادہ کا اُسی شخص پر ہی *

(ب) زید پر یهه الزام رکها گیا که اُسنے بغیر ٹکٹ کے ریلوے پر مسافت طے کي بار ثبوت اِس امر کا که زید کے پاس ٹکٹ تها زید کے ذمه هی *

دفعه هذا ایک اور طریقه تنقیح بار ثبوت کا هی اور تحقیقات سے ظاهر هی که اگر یهه آساني ندي جاتي تو اُن لوگوں پر جنکو کچهه وسائل ثابت کرنے کے نہیں هیں نہایت ظلم هوتا *

عموماً مقدمات رهن میں مقدار زر رهن کا ثابت کرنا اور حساب نسبت منافع جائداد کے ثابت کرنا ذمه مرتہن کے هوتا هی اول اس وجهه سے که رهنامه همیشه بقبضه مرتہن هوتا هی اور بعد اُسکي وفات کے اُسکے ورثاء کے قبضه میں آتا هی دوسرے اسوجهه سے که جائداد مرتہن کے قبضه میں رهتي هی اور اُسکے منافع اور خرچ کا حال اُسکو معلوم رهتا هی - پس جب کبهي مابین راهن اور مرتہن کے بحث نسبت مقدار زر رهن کي پیش هو تو بار ثبوت ثابت کرنے کا ذمه مرتہن کے هوتا هی [8] *

اسي طرح پر جبکه کسي اهل هنود کے وارث منتقل الیه مورث پر دعوي تنسیخ انتقال کا بر بناء بد چلني مورث منتقل له کے دایر کریں تو گو بارثبوت اس امر کا که بروقت انتقال جائداد داین یا مشتري نے یهه دیکهه لیا تها که ضرورت شاستري موجود هی بذمه داین یا مشتري کے هی لیکن ثبوت مورث کي بد چلني یا فضول خرچي کا ذمه ورثاء مورث کے هوتا هی اسلیئے که اُنکو زیادہ وسائل واقفیت کے هیں *

جب کبهي کوئي دستاویز ایسي پیش هو که جس میں چند لفظ کاٹ کر بنائے گئے هوں تو بار ثبوت اس امر کا که وہ الفاظ قبل تکمیل اُس دستاویز کے بنائے گئے تهے ذمه اُسي شخص کے هی جو که اُس سے فائدہ اُٹهانا چاهتا هی [9] *

---

۸ بهجن لال بنام رام لال منفصله هائيکورٹ شمال و مغرب مورخه اپیل خاص نمبر ۳۴ سنه ۱۸۷۵ع

۹ پتهبو مانک جي بنام موتي چند مانک جي مورزانڈین اپیل جلد ۱ صفحه ۳۴۰ و مسماۃ خوب کنور بنام بابو مدنراین سنگهه مورزانڈین اپیل جلد ۹ صفحه ۱

اس دفعه کا متعلق کرنا عدالت کے اختیار میں هی کیونکه اُسکو تجویز کرنا چاهیئے که کس فریق کو نظر بحالات مقدمه زیاده وسائل ثابت کرنے کسي امر کے هیں لیکن جب تک که یهه تحقیق نهو که کسکے پاس زیاده وسائل واقفیت کے هیں اُس وقت تک یهه دفعه متعلق نهوگي *

دفعه ۱۰۷ جب بحث اس امر کي هو که فلان شخص زنده هی یا مرگیا اور یهه ثابت کیا جائے که وه ۳۰ سال کے اندر زنده تها تو بارثبوت اُسکے فوت هوجانے کا ذمه اُس شخص کے هی جو اُسکا مر جانا بیان کرتا هی *

بار ثبوت وفات ایسے شخص کے جو تیس برس کے اندر زنده هو

اس دفعه سے وه قیاسات قانوني شروع هوتے هیں جنکو قیاسات قانوني غیر قطعي کهتے هیں اِنکي نوعیت کی نسبت هم پهلے ذکر کر آئے هیں[1] دفعه هذا اس قیاس پر مبني هی که هر شخص جو که تیس برس کے اندر زنده پایا گیا تها وه اب بهي زنده هوگا اور اُس شخص کو جو که اپنے حق کو شخص مذکور کي وفات پر مبني کرتا هی اُسکي وفات ثابت کرني چاهیئے *

دفعه ۱۰۸ [مگر شرط یهه هی که[2]] جب بحث اس امر کي هو که فلان شخص زنده

بار ثبوت وفات ایسے شخص کی جسکی سات برس سے کچهه خبر نه ملي هو

۱ دیکهو صفحه ۳۶۴

۲ ترمیم بموجب ۹ سه ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع

هی یا فوت هوگیا اور یهه بات ثابت کیجائے
که جن شخصوں کو درصورت اُسکی حیات
کے اُسکی خبر ضرور ملتی اُنکو سات برس سے
اُسکی کچهه خبر نهیں ملی هی تو بار ثبوت
اُسکے زنده هونے کا اُس شخص [کیطرف
منتقل هوتا هی ۳] جو اُسکا زنده هونا
بیان کرے *

دفعه هذا بهی قیاس قانونی غیر قطعی پر مبنی هی قیاسات قانونی کا ذکر اوپر هوچکا هی ۴ *

حسب احکام شرع محمدی کے مقدمات وراثت میں یهه قاعده هی که شخص مفقودالخبر کی تاریخ ولادت سے نوے برس کے بعد اُسکو متوفی سمجهینگے اور بهه اُصول بذاته اور کتابوں سے لیکر هائی کورٹ شمال و مغرب نے بهی اختیار کیا هی چنانچه چند مقدمات میں اسی بناء پر فیصله کیا هی ۵ اور حسب احکام شاستر بهی مفقودالخبر کی جائداد بعد اُسکے باره برس تک مفقودالخبر رهنے کے اُسکے ورثاء میں تقسیم هوتی هی ۶ لیکن دفعه هذا سے یهه بحث قائم هوتی هی که مفصله بالا قواعد شرع و شاستر نسبت اشخاص مفقودالخبر کے عدالتوں پر واجب التعمیل هیں یا نهیں اِس وجهه سے که در حقیقت اُن دونوں مسئلوں کو مسئله قانون شهادت تصور کرنا چاهیئے لیکن چونکه یهه قانون وراثت سے نهایت متعدد

۳ ترمیم بموجب دفعه ۹ — ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ ع

۴ دیکهو صفحه ۳۶۲

۵ امام علی خان بنام عبدالعلی خاں منفصله هائی کورٹ شمال و مغرب مورخه ۷ جنوری سنه ۱۸۶۷ ع و مسماة دولت خاتون بنام خواجه علی خاں ایضا مورخه ۱۵ جنوری سنه ۱۸۶۷ ع و مسماة راهی بی بی بنام مسماة الفت بی بی ایضا مورخه ۲۰ مارچ سنه ۱۸۷۵ ع

۶ جمنا جتی مرزمدار بنام کیشب لعل گهوس بنگال جلد ۲ صفحه ۱۳۴ دیوانی و گورداس ناگ بنام موتی لعل ناگ بنگال جلد ۶ صفحه ۱۶ ضمیمه

هي تو گو ایک مسئلہ قانون شہادت کا هی تاهم مثل مسئلہ اقبال بالنسب و قیاس صحبت دایمي مادر کے حکام عدالت هاے برٹش انڈیا اُنپر معاملات وراثت کے طے کرنے میں لحاظ رکھتے هیں چنانچہ منجملہ اُن نظائر کے جنکا حوالہ اِبھي دے چکے هیں ایک فیصلہ سنہ ۱۸۷۵ع کا هی جو بعد نفاذ ایکٹ هذا صادر هوا هی مگر ایک مقدمہ حال میں جسمیں کہ مدعیان نے اِس بیان سے دعوي کیا تھا کہ وہ بعد جانکي راے شخص مفقودالخبر کے وارث سالگ راے متوفي کے هوتے هیں اور بیوہ سالگ راے متوفي نے مدعاعلیہما کے نام انتقال جائداد غیر منقولہ کا کردیا لہذا وہ انتقال منسوخ کیا جاے مدعاعلیہما کي طرف سے یہہ عذر پیش هوا کہ هرگاہ شاستر کے موافق جب تک کہ بارہ برس مفقودالخبر کو نہ گذر جائیں وہ مردہ تصور نہیں کیا جا سکتا اور جانکي راے کو مفقودالخبر هوئے صرف آتھہ یا نو برس هوئے هیں پس ایسي صورت میں مدعیان کو بحالت عدم ثبوت وفات جانکي راے کے کوئي حق دعویداري کا نہیں هی ـ فریقین کي طرف سے کوئي شہادت نسبت زندہ یا متوفي هونے جانکي راے کے نہ تھي پس بحث اِس امر کي تھي کہ ایسي صورت میں شاستر متعلق هوگا یا قانون شہادت اور قیاس قانوني کس طرف هی اور بار ثبوت کس فریق پر هی — عدالت هائي کورٹ الہ‌آباد نے اجلاس کامل سے یہہ تجویز کیا کہ بحالت عدم موجودگي ثبوت کے جانکي راے مفقودالخبر متوفي تصور کیا جاے اور دفعہ هذا اِس صورت سے متعلق هی نہ دهرم شاستر [۷] *

دفعہ ۱۰۹ جب بحث اِس امر کي هو کہ فلاں اشخاص شریک اور زمیندار اور رعایا هیں یا مالک اور گماشتہ هیں اور یہہ بات ثابت کیجاے کہ وہ اُسیطور پر باهم عمل

بار ثبوت نسبت شراکت کرایہ‌داري و گماشتگي

[۷] پرمیشري راے بنام بشیشورسنگھ منقولہ هائي کورٹ الہ‌آباد مورخہ ۲۲ اگست سنہ ۱۸۷۵ع

کرتے رھے ھیں تو بار ثبوت اِس امر کا کہ یہہ واسطہ اُنکے درمیان نہیں ھی یا موقوف ھوگیا ھی ذمہ اُس شخص کے ھی جو اُس واسطہ کا ھونا بیان کرتا ھو *

متن دفعہ ھذا گورنمنٹ کے ترجمہ سے نقل کي گئي ھی اور اُسکے الفاظ کو بجنسہ اوپر نقل کردیا ھی لیکن اُس میں ایک سخت غلطي واقع ھوئي ھی بدلے اِس عبارت کے کہ بار ثبوت اُس شخص پر ھی جو اُس واسطہ کا ھونا بیان کرتاھو یہہ عبارت چاھیئے بار ثبوت اُس شخص پر ھی جو کہ ایسا بیان کرتا ھو (یعني واسطہ کا موقوف ھو جانا) *

بار ثبوت محکومہ دفعہ ھذا مبني ھی اِس قیاس پر کہ جسطرح پر حالت ایک شی کي تھي اُسي طرح پر اُسکا رھنا تصور کرنا چاھیئے جب تک کہ اُسکے خلاف نہ ثابت ھو دفعہ ھذا میں تین تعلقوں کا ذکر ھی *

۱ — رشتہ شرکاء *

۲ — رشتہ زمیندار و کاشتکار *

۳ — رشتہ اصل مالک و گماشتہ *

نسبت رشتہ اول کے باب ۱۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع و علی الخصوص دفعہ ۲۶۳ قابل ملاحظہ ھی *

نسبت رشتہ دوم کے واضح رھے کہ چند نظائر اِس اُصول پر قبل نافذ ھونے ایکٹ ھذا کے قائم ھوچکي ھیں — چنانچہ ایک مقدمہ میں یہہ تجویز ھوا کہ جب کاشتکار اراضي کے چھوڑنیکي اِطلاع حسب ضابطہ دے چکا ھو تو بار ثبوت اِس امر کا کہ باوجود اِس اطلاع کے کاشتکار اراضي پر قابض رھا ذمہ زمیندار کے ھی لیکن جبکہ کاشتکار نے با ضابطہ اطلاع نہیں دي تو زمیندار کا قبضہ اور اپني بیدخلي ثابت کرنا ذمہ کاشتکار کے ھی [۸] لیکن جبکہ پٹہ ایک میعاد معینہ کے لیئے کاشتکار کو دیا گیا ھو اور وہ میعاد منقضي ھوچکي ھو تو بار ثبوت اِس امر کا کہ باوجود انقضاے میعاد معینہ

۸ مسٹر جیمس ارسکن بنام رامنھار واسے ویکلي جلد ۸ صفحہ ۲۲۴ دیواني

کے کاشتکار اراضي پر قابض رها ذمه زمیندار کے هی جو که کاشتکار پر دعوي واسطے لگان کے کرتا هی [۹] *

نسبت رشته سوم کے باب ۱۰ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع قابل ملاحظه هی علی الخصوص دفعه ۱۰۶ *

بار ثبوت نسبت ملکیت شی مقبوضه

دفعه ۱۱۰ جب بحث اِس امر کي هو که ایک شخص جو ایک شی کا قابض هی وه اُسکا مالک هی یا نهیں تو بار ثبوت اِس امر کا که وه مالک نهیں هی ذمه اُس شخص کے هی جو اُسکا مالک نهونا بیان کرتا هو *

بار ثبوت محکومه دفعه هذا مبني هی مسئلهٔ القبض دلیل الملک پر اور اِسي وجهه سے جب کبهي کوئي شخص کسي شخص قابض کو کسي جائداد منقوله یا غیر منقوله سے بیدخل کرنا چاهتا هو تو بار ثبوت اِس امر کا که مدعاعلیه کو حق ملکیت حاصل نهیں هی ذمه اُس شخص کے هی جو که اُس کو بیدخل کرنا چاهتا هی *

اِس قسم کے مقدمات میں استحقاق مدعاعلیه قابض سے کچهه بحث هوتي هی اور جب تک که مدعي کوئي اپنا حق اعلی ثابت نکرے اُس وقت تک اُس کو ڈگري نهیں مل سکتي [۱] چنانچه جب کبهي گورنمنت کسي جائداد کي نسبت اِس بنا پر که متوفی لاوارث مرا اور اِس لیئے گورنمنت کو اُس کي جائداد کي نسبت استحقاق پیدا هوا ذمه گورنمنت کے هی اور جب تک گورنمنت یهه

۹ تلک پاتک بنام مهابیر پانڈے بنگال جلد ۷ صفحه ۱۱ ضمیمه

۱ جوالا بخش سنگهه بنام دهرم سنگهه مورزانڈین اپیل جلد ۱۰ صفحه ۵۲۸ — و رام نواین رام بنام فرخ النساء مورزانڈین اپیل جلد ۴ صفحه ۲۳۳ — و راجه پورن کنهی رام بنام بابو چند کهار رام مورزانڈین اپیل جلد ۱۲ صفحه ۱۲

نہ ثابت کرے تو مدعاعلیہ قابض کي بے استحقاقي سے کچھہ سروکار نہیں ہوسکتا ۲ لیکن جبکہ ایک مدعي اپنا استحقاق بادي‌النظري طور پر ثابت کردے اور دستاویزات اپنے نام کي نسبت جائداد کے پیش کرے تو بار ثبوت ثابت کرنے اپنے حق کا ذمہ مدعاعلیہ کے جا پڑتا ھی ۳ *

مقدمات مقابضت حسب دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع

لیکن بعض مقدمات مقابضت حسب احکام دفعہ ۱۵ — ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کے دایر ہوتے ہیں اور اُنسے اصول مفصلہ بالا متعلق نہیں ھی اُس قسم نالشات کي نوعیت جو دفعہ ۱۵ — ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کے ملاحظہ سے ظاھر ہوگي اور اُس دفعہ کو ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع قانون تمادي نے منسوخ نہیں کیا اور حسب دفعہ ۲۶ — ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ع احکام مصدورہ دفعہ مذکور قابل اپیل و تجویز ثاني نہیں ہیں — دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ ع یہہ ھی —

دفعہ ۱۵ — ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۹ ع

"اگر کوئي شخص سواے بذریعہ عمل قانوني کے اپني کسي جائداد غیر منقولہ سے بلا رضامندي اپنے اور طرح پر بیدخل کیا جاے تو اگر شخص مذکور یا شخص دیگر جو اُس کے ذریعہ سے دعویدار ہو نالش دلا پانے قبضہ اوپر جایداد مذکورہ کے عدالت میں رجوع کرے تو شخص مذکور باوصف پیش ہونے کسي اور استحقاق کے قبضہ پانے کا مستحق ہوگا مگر شرط یہہ ھی کہ نالش مذکور تاریخ بیدخلي سے چھہ مہینہ کے اندر دایر کي جاے اور ملحوظ رھے کہ اِس دفعہ کي کسي عبارت سے اُس شخص کو جس سے قبضہ چھوڑا لیا گیا ہو یا کسي اور شخص کو ممانعت اِس بات کي نہ ہوگي کہ وہ نالش بغرض ثبوت استحقاق اپنے اور حصول قبضہ جایداد اندر میعاد مقررہ ایکٹ ھذا پیش کرے" *

اِس دفعہ کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ اِس قسم کے مقدمات میں مدعاعلیہ کا قبضہ جایداد پر بجبر یا فریباً دھوکے سے حاصل ہوتا ھی

۲ گردھاري لال راے بنام گورنمنٹ بنگال مورزانڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۸ و ایضا ایضا ایضا بنگال جلد اول صفحہ ۴۴ پریوي کونسل

۳ سوار صامني اور بنام سري نیاس کرنل بنگال جلد ۶ صفحہ ۱۲۵

اور اِس وجہہ سے اُسکي مقابضت کے حق میں وہ قیاس قانوني نہیں پیدا هوتا جسکي وجہہ سے بار ثبوت ذمہ مدعي یعني شخص بیدخل شدہ کے پڑے پس جبکہ مدعي اپنا قابض هونا قبل ایسي بیدخلي کے ثابت کردے تو بار ثبوت اپنے استحقاق ملکیت ثابت کرنے کا اِس قسم کے مقدمات میں مدعاعلیہ کے ذمہ هوتا هی لیکن استحقاق کي تجویز ان مقدمات میں نہیں هوتي اور مدعي کو صرف اپنا قبضہ سابق ثابت کرنا کافي هی [۴] اور جبکہ حسب منشاء دفعہ ۱۵ ایکت ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کسي شخص کا قبضہ بحال کردیا جاوے اور پھر نمبري نالش اُس شخص پر نسبت جایداد مذکور کے دایر هو تو بار ثبوت نسبت استحقاق ملکیت حسب قاعدہ عام ذمہ مدعي کے پڑیگا [۵] *

قبضہ جو کہ فریباً و جبراً حاصل کیا گیا هو قیاس ملکیت نہیں پیدا کرتا اور صرف بار ثبوت نہیں هی

یہہ قیاس جو کہ کسي شخص کے جائداد پر قابض رهنے سے هوتا هی اُن صورتوں میں جبکہ کسي فریب یا جبر کي وجہہ سے قبضہ حاصل کیا گیا هو تو نسبت شخص قابض کے نہیں هوتا اور گو کسي شخص بیدخل شدہ نے دفعہ ۱۵ — ایکت ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کے موافق قبضہ نہ حاصل کیا هو اور حسب منشاء ضمن ۳ ضمیمہ ۲ — ایکت ۹ سنہ ۱۸۷۱ع اُسکے اس قسم کے دعوے میں تمادي عارض هوجاوے تاهم اگر وہ نالش نمبري میں جس میں کہ وہ خود مدعي هو یہہ بات ثابت کردے کہ میں فریباً یا جبراً بیدخل کیا گیا هوں تو بارثبوت اپنے استحقاق ثابت کرنے کا ذمہ مدعاعلیہ کے هوگا اسلیئے کہ کوئي شخص اپنے خلاف قانون فعل سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا اور گو مدعاعلیہ قابض هو لیکن چونکہ اُسنے فریباً یا جبراً قبضہ حاصل کیا هی اسلیئے اُسکے حق میں قیاس قانوني نہیں هی اور اُسکے ذمہ بارثبوت نسبت حق

---

۴ گوبواري بنام ادما پسنداسي دیبي ویکلي جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۲ دیواني — و رادھا نتھ گرشائیں بنام کشن گوبند اوڈھائیں ویکلي جلد ۹ صفحہ ۷۱ دیواني — و چندر ناتھ بنام رام سندر سوامیا ویکلي جلد ۷ صفحہ ۱۷۴ دیواني — و موهن چندر پنتا پادیبي بنام سري مني پرودا دیبي بنگال جلد ۲ صفحہ ۲۷۵ — اپیل دیواني

۵ مولوي معین الدین بنام گریش چندر راے چودھري ویکلي جلد ۷ صفحہ ۴۳ دیواني

ملکیت کے هی [۶] اور مدعي اپني مقابضت سابق لساني شهادت سے ثابت کرا سکتا هی [۷] وجهه اس قاعدہ قانوني کي یهه هی که مقابضت سابق ایک اعلی حق هی به نسبت اُس شخص کے حق کے جسنے ناجائز طور پر قبضه حاصل کیا هائي کورت کلکته نے چند مقدمات کي تجویزوں کے ساتهه اس مسئله کي بحث کي هی اور وہ قابل ملاحظه هیں [۸] لیکن اب باب ۳ قانون تمادي ایکت ۹ سنه ۱۸۷۱ع نے اس امر کو صاف کر دیا هی اور وہ قابل ملاحظه هی [۹] لیکن قبضه ظاهري خیال ملکیت پیدا کرتا هی اور اگر مدعي یهه بیان کرے که مدعاعلیه بحیثیت سربراہ کاري قابض هی تو بارثبوت ایسي سربراہ کاري ثابت کرنے کا ذمه مدعي کے هی [۱] *

دفعه ۱۱۱ جب فیمابین فریقین کسي معامله میں نیک نیتي کے باب میں گفتگو هو اور ایک اُنمیں سے ایسے منصب میں هو که اُسپر کوئي عمل کرنے کا اعتماد کیا جائے تو بارثبوت راستي معامله کا اُسي فریق کے

بار ثبوت نیک نیتي ایسے معامله کا جو معتمدعلیه کے ساتهه کیا گیا هو

---

۶ تاراچند گهوس بنام سدهنتو سیونک بهتا چارج جلد ۳ بنگال صفحه ۲۹۸ اپیل دیواني

۷ منیرام دیپ بنام دیبي چرن دیپ بنگال جلد ۳ صفحه ۹۷ — اجلاس کامل

۸ خواجه عنایت الله چودهري بنام کشن چندر سوما ویکلي جلد ۸ صفحه ۳۸۷ دیواني — و عایشه بي بي بنام کوني مولا ویکلي جلد ۱۲ صفحه ۱۳۶ دیواني و مسامات سندري دیبي بنام کلکٹر مالدہ ویکلي جلد ۱۲ صفحه ۱۶۳ دیواني

۹ دیکهو صفحه ۷۵ لغایت ۸۲ و دفعه ۲۹ — ایکت ۹ سنه ۱۸۷۱ع

۱ کیسري سنگهه بنام رامداس ویکلي جلد ۸ فیصلجات اجلاس کامل سنه ۱۸۶۲ع

ذمه هی جو اُس عمل میں معتمدعلیه هونے کامنصب رکھتا هی *

تمثیلات

(الف) ایک موکل نے ایک مختار پر درباب ایک بیع کے اعتماد کیا اور موکل نے جو ایک نالش اسی باب میں دائر کي اُسمیں راست معاملگي کي بحث هی پس بارثبوت راست معاملگي کا اُس مقدمه میں ذمه مختار کے هی *

(ب) ایک بیع کے معامله میں بیٹے کي جانب سے جو ابھي بالغ هوا هی باپ کي نسبت نیک نیتي سے معامله کرنے کي بحث ایک مقدمه میں واقع هی اور وه مقدمه بیٹے کي طرف سے دائر هوا هی بارثبوت نیک نیتي سے معامله کرنے کا باپ کے ذمه هی *

یهه اصول تجربه انساني پر مبني هی کیونکه اکثر وه لوگ جنکو که منصب صلاح کاري کا حاصل هوتا هی اپنے نفع ذاتي کے لیئے ایسے معاملات کر لیتے هیں جنسے اُنکا فایده متصور هوتا هی *

نوعیت اس رشته اعتماد کي تمثیلات دفعه هذا سے ظاهر هوگي لیکن علاوه ان تمثیلات کے تمام اور رشته اعتمادي کي وجهه سے بھي بار ثبوت ذمه اُس شخص کے هوگا جو ایسے معامله سے مستفید هونا چاهتا هی — اس قسم کي بحث هندوستان میں اکثر مستورات پرده نشین کي نسبت واقع هوتي هی اور حکام پریوي کونسل نے بارها یهه تجویز کیا هی که جب کبھي کوئي پرده نشین عورت کسي ایسے شخص کے حق میں جو اُسکا صلاح کار هو کوئي دستاویز لکھے یا اور کسي قسم کا معامله کرے تو وه معامله نیک نیتي کا نه سمجھا جاویگا جب تک که کوئي شخص جو اُس سے مستفید هونا چاهتا هی تحریري ثبوت نیک نیتي کا نه داخل

کرے اور بار ثبوت ایسي نیک نیتي کا اُسکے ذمہ هوتا هی [۲] اور هائي کورٹ کلکتہ نے بهي اُسي اصول پر بہت سے فیصلہ‌جات نافذ کیئے هیں [۳] اور ایک مقدمہ میں جسمیں کہ ولیہ پردہ نشین نے اپنے نابالغوں کي جایداد منتقل کر دي تهي اور نابالغوں نے بعد بلوغ کے مشتریان پر تنسیخ کا دعوي کیا تو بار ثبوت نیک نیتی معاملہ کا ذمہ مشتریان قایم هوا [۴] اسي طرح پر جبکہ معاملہ مابین صلاح‌کار قانوني اور اُسکے موکل کے تها تو یہہ تجویز هوا کہ معاملہ بوجہہ دباؤ ناجایز کے تصور کیا جاویگا جب تک کہ اُسکے خلاف ثبوت نہ هو اور بار ثبوت ذمہ اُس شخص کے هی جو ایسے معاملہ سے مستفید هونا چاهتا هی [۵] غرض کہ اِس قسم کے معاملات میں قانون نے نہایت صاف طور پر بار ثبوت نیک نیتي کا بذمہ اُس شخص کے رکها هی جسنے کہ بحالت معتمد الیہ هونے کے اپنے معتمد سے کوئي معاملہ کرلیا هو اور اُسکي مختلف نظایر دیکهنے سے نوعیت اس قسم کے مقدمات کي معلوم هوگي [۶] *

ولادت بایام ازدواج ثبوت قطعي صحت نسب

دفعہ ۱۱۲ یہہ واقعہ کہ کوئي شخص بایام قایم رهنے ازدواج جایز مابین اُسکي والدہ اورکسي اور شخص کے پیدا هوا تها یا اُس ازدواج

۲ منشي بذل‌الرحیم بنام شمس‌النسا بیگم موررانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۱ — و تکور دین تیواري بنام نواب سید علي حسین خان ویکلي جلد ۲۱ صفحہ ۳۴۰ — و مسماۃ عظیم‌النسا بنام بقر خان بنگال جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۵

۳ عبدالعلي بنام کریم النسا ویکلي جلد۹ صفحہ ۱۵۳ نظایر دیواني — و سندر کماري دیبي بنام کشوري‌لعل ویکلي جلد ۵ صفحہ ۲۳۴ دیواني

۴ روپ‌نراین سنگهہ بنام گنگا پرشاد ویکلي جلد ۹ صفحہ ۳۹۷ دیواني

۵ کشنگ بنام مینا حلواین بنگال جلد ۱ صفحہ ۹۵ اپیل دیواني

۶ کنهیا لعل جوهري بنام کامني دیبي بنگال جلد ۱ صفحہ ۳۱ و ۳۲ — و منوهرداس بنام بهگ متي داسي بنگال جلد ۱ صفحہ ۲۸ ابتدائي — و پنا لعل پهل بنام سري متي باما سندري داسي بنگال جلد ۲ صفحہ ۷۳۲ — و گروسي بنام امرناماني داسي بنگال جلد ۲ صفحہ ۱ ابتدائي — و رام پرشاد مصر بنام راني پهول‌متي ویکلي جلد ۷ صفحہ ۹۹ دیواني — و رام پرشاد مصر بنام راني پهول متي موررانڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۱

کے فسخ ہونے کے بعد مابین ۲۸۰ یوم کے پیدا ہوا اور اُسکي والدہ بے شوہر رہي ثبوت قطعي اِس امر کا ہوگا کہ وہ صلبي بیٹا اُس شخص کا ہی الا اُس حال میں کہ یہہ ثابت ہو کہ زوجہ اور شوہر اُس زمانہ میں کہ اُسکا حمل ہو سکتا تھا باہم صحبت نہیں رکھتے تھے *

لفظ صلبي بیٹا انگریزي عبارت قانوني کا صحیح ترجمہ نہیں ہی— صحیح النسب بیٹا مراد ہی *

پانچ دفعات ماسبق میں جو قیاسات کا ذکر ہی وہ قیاسات قانوني غیر قطعي ہیں دفعہ ہذا و دفعہ ۱۱۳ میں وہ دو قیاس قائم کیئے گئے ہیں جنکو قیاسات قانوني قطعي کہنا چاہیئے اور انکي نسبت ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں ۷ قیاس قطعي اور ثبوت قطعي ایک چیز ہیں *

مسئلہ قانون شہادت مندرجہ دفعہ ہذا مصلحت ملکي پر مبني ہی اور نیز قیاس پر جو کہ انسان کے روز مرہ تجربہ سے قائم ہوتا ہی *

شرع محمدي میں بھي قیاس صحت نسب ایک نہایت اعلی درجہ کا قیاس تصور کیا گیا ہی اور حکام عدالتہاے دیواني نے بارہا یہہ تجویز کیا ہی کہ جو اولاد کہ ایسے ایام میں پیدا ہو کہ جو مدت سے ایک مرد اور ایک عورت بطور زن و شو کے ساتھہ رہے ہوں اور کوئي امر مانع نکاح مابین اُس مرد اور عورت کے نہو تو وہ اولاد صحیح النسب تحقیقاً تصور ہوگي ۸ اور بلا ثبوت کامل اس امر کے کہ آیا اُس عورت اور مرد کے باہم نکاح شرعي ہوا ہی یا نہیں اُنکي اولاد صحیح النسب تصور ہوگي ۹

۷ دیکھو صفحہ ۳۶۳ — ۳۶۵

۸ خواجہ ہدایت اللہ بنام راے جان خانم مورزانڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۹۵

۹ محمد باقر حسین خاں بہادر بنام شرف النسا بیگم مورزانڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۳۶ — و ولس بنام صفدل النسا چودھراین مورزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۷

اور جو اولاد که بعد نکاح ایام قیام نکاح میں پیدا هو وہ شرعاً لازمي طور پر صحیح‌النسب قرار پاویگي جب تک که پورا ثبوت اس امر کا نهو که والدین ایک دوسرے تک رسائي اُن ایام میں نهیں رکھتے تھے که جس میں اولاد کا پیدا هونا ممکن هو [1] نسبت تعریف ثبوت قطعي کے دیکھو دفعه ۴ [2] *

دفعه ۱۱۳ اشتهار مندرجه گزت

> ثبوت تفویض ملک

آف انڈیا باین مضمون که ایک حصه عملداري سرکار انگریزي کا کسي هندوستاني ریاست یا والي ملک یا فرمانروا کو مفوض کیا گیا هی ثبوت قطعي اس امر کا هوگا که تفویض ملک کي اُس تاریخ میں جو اُس اشتهار کے اندر لکھي هو جوازاً عمل میں آئي *

دفعه ۱۱۴ عدالت کو جائز هی

> عدالت کو بعض واقعات کا وجود قیاس کرلینا جایز هی

که وجود کسي واقعه کا جو اُسکي دانست میں غالباً وقوع میں آیا هو قیاس کرلے البته معمولي طریقه واقعات طبعي اور رویه انساني اور

1 جسونت سنگهه جي بنام جیت سنگهه جي مورز انڈین اپیل جلد ۳ صفحه ۲۴۵

2 دیکھو صفحه ۳۵ و ۳۷ و ۳۸

سرکاري اور خانگي کار وبار کا بنظر اُس نسبت کے جو اُس مقدمه کے واقعات کے ساتهه اُنکو هی ملحوظ رکهنا هوگا *

تمثیلات

عدالت کو اُمور مفصله ذیل کے قیاس کرلینے کا اختیار هی *

(الف) یهه که جس شخص کے پاس سرقه کے بعد زمانه قریب مین مال مسروقه هو وه خود چور هی یا دانسته اُسنے مال مسروقه لیا هی الا اُس حال مین که وه اپنے پاس اُسکے آنے کي وجهه بیان کرے *

(ب) یهه که شریک جرم اعتبار کے قابل نهین هی الا اُس حال مین که مقدم کے اهم اُمور جزئي مین اُسکے بیان کي تائید اور طور سے هوتي هو *

(ج) یهه که ایک هنڈي جو سکاري هوئي یا پشت پر بیچا لکهي هوئي هی وه بابت معاوضه کافي کے سکاري گئي هوگي یا اُسکي پشت پر بیچا لکها گیا هوگا *

(د) یهه که ایک شي یا حال اشیاء کا موجود هونا ثابت کیا گیا اور اُس وقت سے اُس قدر عرصه نهین گذرا جسکے اندر ایسي اشیاء یا حالات اشیاء معدوم هوجایا کرتے هون تو اُنکي نسبت یهه قیاس کرلینا جائز هی که اب تک موجود هونگي *

(ہ) یہہ کہ عدالت اور دفتر کے کام حسب ضابطہ انجام دیئے گئے ہیں *

(و) یہہ کہ معمولي طریقہ کاروبار کا خاص اُمور میں مرعي رکھا گیا ہی *

(ز) یہہ کہ جو شہادت پیش ہو سکتي تھي اور پیش نہیں کي گئي اگر وہ پیش کیجاتي تو جس شخص نے کہ اُسکو دبا رکھا اُسکے حق میں مضر ہوتي *

(ح) یہہ کہ ایک شخص ایک سوال کا جواب نہیں دیتا ہی اور وہ جواب دینے پر قانوناً مجبور نہیں کیا جاسکتا ہی اُسکا جواب اگر وہ دیتا تو اُسکے حق میں مضر ہوتا *

(ط) یہہ کہ ایک دستاویز جس سے کوئي ذمہداري پیدا ہوتي ہی دستاویز کے لکھہ دینے والہ کے پاس ہی تو اُس ذمہداري سے برأت حاصل ہوئي ہوگي *

لیکن عدالت کو ایسے واقعات جنکا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہی بہ‌تجویز اس امر کے ملحوظ رکھنے ضرور ہیں کہ یہہ قاعدے خاص مقدمہ مرجوعہ سے متعلق ہوتے ہیں یا نہیں *

تمثیلات جو متعلق اس دفعہ کے ہیں یہاں ختم ہوچکي ہیں لیکن واضعان قانون نے بغرض صراحت مزید ہر تمثیل کي نسبت ایک صورت بیان کي ہی اور اُس ہر صورت کو اُس تمثیل کے ساتھہ پڑھنا چاہیئے جس سے کہ وہ متعلق ہی *

مثلاً　تمثیل (الف) ایک دوکاندار کے روپیہ کي تھیلي میں ایک نشان کیا ھوا روپیہ اُسکے چورائے جانے کے بعد عرصۂ قریب میں موجود ھی اور وہ بتصریح نہیں کہہ سکتا ھی کہ اُسکے پاس کیونکر آیا لیکن اپنے معمولي اثناء کاروبار میں ھمیشہ روپیہ لیا کرتا ھی *

تمثیل (ب) ایک شخص نہایت مہذب کي تجویز بعلت باعث ھلاکت ھونے ایک شخص کے اس نہج سے کہ اُسنے ایک کل کي ترکیب میں غفلت کي پیش ھی اور عمرو ایک شخص ویسا ھي نیک نام جو اُسکي ترکیب میں شریک تھا بصحت اُن حالات کو جو وقوع میں آئے بیان کرتا ھی اور تسلیم کرتا ھی اور بوجوہ کہتا ھی کہ زید سے اور اُس سے جیسا کہ ھو جایا کرتا ھی بےاحتیاطي ھوئي *

تمثیل (ب) ایک جرم کا ارتکاب چند اشخاص سے ھوا اور مجرموں میں سے تین شخص زید اور عمرو اور بکر موقع واردات پر پکڑے گئے اور ایک دوسرے سے علاحدہ رکھا گیا اور اُنمیں سے ھر ایک جرم کا ایسا بیان کرتا ھی جس سے خالد بھي ماخوذ ھو اور وہ بیانات مؤید ایک دوسرے کے اس طور پر ھیں کہ سازش سابقہ نہایت قرین قیاس ھی *

یہاں ترجمه گورنمنٹ میں غلطي هی سے بدلے لفظ قرین قیاس کے لفظ بعید قیاس هونا چاهیئے *

تمثیل (ج) زید ایک هنڈي کا لکھنے والا ایک شخص کاروباري هی اور عمرو اُسکا سکارنیوالا نو عمر اور ناواقف اور بالکل زید کي داب میں هی *

تمثیل (د) ثابت کیا گیا که پانچ برس پیشتر ایک دریا ایک سمت میں بهتا تها لیکن معلوم هوا که اس عرصه میں طغیاني پاني کي هوئي جس سے دهار اُسکي بدل گئي هوگي *

تمثیل (ه) ایک عمل عدالت کا جسکے با ضابطه هونے کے بابت شبهه هی خاص حالات میں انجام دیا گیا تها *

تمثیل (و) بحث اس امر کي هی که ایک خط پهونچا تها یا نهیں اور اُسکي نسبت ڈاک میں ڈالا جانا ثابت کیا گیا لیکن مفسدے کے باعث ڈاک کا معمولي راسته بند هوگیا تها *

تمثیل (ز) ایک شخص ایک دستاویز کو پیش نهیں کرتا هی جو ایک چهوٹے سے معامله میں جسکي بابت اُسپر نالش هی موثر هوتي لیکن ایسابهي هی که پیش هونا اُسکا اسکے گهرانے کي ناگواري اور بد نامي کا موجب هوتا *

تمثیل (ح) ایک شخص ایسے سوال کا جواب نہیں دیتا ھی جسپر قانوناً جواب دینے کے لیئے جبر نہیں کیا جا سکتا ھی لیکن اُسکا جواب دینا ایسا ھی کہ جس معاملہ میں اُس سے سوال کیا گیا اُسی سے علیحدہ معاملات میں اُسکا نقصان ہوتا ھی *

تمثیل (ط) ایک تمسک اُسکے لکھہ دینے والے کے پاس ھی لیکن حالات مقدمہ کے ایسے ھیں کہ اُسنے اُسکو چورا لیا ھوگا *

دفعہ ھذا کے الفاظ سے ظاہر ھی کہ جن قیاسات کا ذکر اس میں کیا گیا ھی وہ قیاسات اختیاری ھیں دفعہ ۴ میں یہہ الفاظ " جایز ھی کہ قیاس کرلے " کے معنی بیان ہوئے ھیں ــ قیاسات کی نسبت دفعہ ۱۰۱ کی شرح میں مفصل طور پر ذکر کراے ھیں ۳ تمثیلات دفعہ ھذا میں چند قسمیں قیاسات واقعاتی کی جوکہ قدرتی اُصول پر مبنی ھیں بیان کی گئی ھیں ــ ان قیاسات سے بھی اُسی فریق پر جو کہ مخالف قیاس ھی بارثبوت جا پڑتا ھی مثلاً تمثیل (الف) کے دیکھنے سے اُمور مفصلہ ذیل ظاہر ہونگے *

اول یہہ کہ ھر شخص کے بیگناہ ہونے کا قیاس ہوتا ھی *

اس قیاس کے مقابلہ پر دوسرا قیاس یہہ ھی کہ اُس شخص کے قبضہ میں مال مسروقہ ھی اور جبکہ یہہ ثابت ہوجاوے تو دونوں قیاس برابر ہوجاتے ھیں اور یہہ بات کہ سرقہ کے مال کا خود قبضہ بھی ایک قیاس خلاف اُس شخص کے قایم کرتا ھی پس جب تک کہ وہ اپنی بیجرمی نہ ثابت کرے وہ مجرم تصور ہوگا پس بار ثبوت اس طرح پر اس قسم کے قیاس سے بھی اولٹ جاتا ھی ــ علاوہ ان قیاسات کے جنکا کہ ذکر تمثیلات دفعہ ھذا میں ھی صدھا اور قسم کے قیاسات ھیں جنکا ذکر ممکن نہیں ھی *

۳ دیکھو صفحہ ۳۶۲ لغایت ۳۶۵ ۔

فصل ٨ موانع تقرير مخالف

دفعه ١١٥ جب کسي شخص نے اپنے اظهار يا فعل يا ترک سے عمداً دوسرے شخص کو کسي چيز کي نسبت يهه باور کرايا هو يا اسکو باور کرنے ديا هو که وه راست هى اور اُسي اعتبار پر اس سے عمل کرايا هو يا اسکو عمل کرنے ديا هو تو وه يا اسکا قايم مقام مجاز اسکا نهوگا که کسي نالش يا کارروائي ميں جو فيمابين اسکے اور اس شخص يا اسکے قايمقام کے هو اس چيز کي صداقت سے انکار کرے *

موانع تقرير مخالف

تمثيل

زيد نے عمداً اور بدروغ عمرو کو يهه باور کرايا که فلاں زمين زيد کي هى اور اس طور سے عمرو کو اُس زمين کے خريدنے اور اُسکي قيمت کے ادا کرنے کي ترغيب دي *

بعد ازآں وه زمين زيد کي ملک ميں آئي اور زيد نے چاها که وه بيع اِسي بناء پر منسوخ هو جاے که

بروقت بیع کے وہ اُس پر کچھہ اِستحقاق نہیں رکھتا تھا پس زید مجاز اُسکا نہوگا کہ اپنے عدم اِستحقاق کا ثبوت پیش کرے *

ہم دفعہ ۴ کی شرح میں نوعیت قیاس قانونی قطعی کی جسکو ثبوت قطعی کہتے ہیں بیان کر آے ہیں اور دفعہ مذکور کے متن کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ جہاں کہیں ثبوت قطعی موجود ہو اُسکے خلاف عدالت شہادت داخل نہ ہونے دیگی ـ مانع تقریر مخالف جسکا ذکر دفعہ ہذا میں ہی بمقابلہ خاص شخص کے وہی اثر رکھتا ہی جو کہ ثبوت قطعی بمقابلہ ہر شخص کے رکھتا ہی یعنی اُسکے خلاف شہادت نہیں داخل کی جاسکتی لیکن ثبوت قطعی اور مانع تقریر مخالف میں یہہ فرق ہی کہ ثبوت قطعی ہمیشہ قیاس راستی واقعہ پر مبنی ہوتا ہی اور مانع تقریر مخالف ایک حجت الزامی بلا لحاظ راستی واقع کے بطور جواب دنداں شکن کے ہوتا ہی ـــ دفعہ ۱۱۲ میں ایک صورت ثبوت قطعی کی مندرج ہی اور دفعہ ہذا میں صورت مانع تقریر مخالف کی بیان کی گئی ہی *

مانع تقریر مخالف کے صادق آنے کی شرایط

دفعہ ہذا کے صادق آنے کے لیئے اُمورات مفصلہ ذیل ضرور ہیں :ـــ

اول ـــ یہہ کہ کسی شخص نے اپنے قول فعل سے یا ترک فعل سے دوسرے کو یقین دلایا ہو یا یقین کرنے دیا ہو *

دوم ـــ یہہ کہ اُس شخص کا ایسا قول یا فعل یا ترک فعل ارادتاً ہوا ہو *

سوم ـــ یہہ کہ دوسرے شخص نے اُس قول یا فعل یا ترک فعل کے بھروسہ پر کوئی کام کیا ہو *

چہارم ـــ وہ شخص اول کسی مقدمہ میں جو کہ مابین اُسکے اور اُس دوسرے شخص کے دایر ہو اپنے قول یا فعل یا ترک فعل کی راستی سے منکر نہیں ہو سکتا *

مگر یہہ امر واضح رہے کہ اور مقدمات میں جو کہ بھروسہ کرنے والے کے مقابلہ پر نہیں ہیں وہ شخص اول اُس سے انکار کرنے کا مجاز ہی

چنانچہ چونکہ دو شخصوں نے ملکر ایک جھوٹ امر ایک شخص ثالث کے دعوی کے جواب میں بیان کیا تھا بعد ازآن اُن دونوں شخصوں کے خود مابین ایک مقدمہ قائم ہوا تو یہہ قرار پایا کہ چونکہ اِن دونوں فریق نے ایک دوسرے کے بیان پر کچھہ بھروسہ نہیں کیا تھا بلکہ دانستہ جھوٹ بیان کیا تھا اِس لیئے ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ اُن دونوں کے باہم ہو اُنکا کذب سابق مانع تقریر متخالف نہیں تصور ہو سکتا اور فریقین کو اختیار ہی کہ اپنے بیان سابق کا جھوٹ ہونا ثابت کریں [۴] اور نیز یہہ امر قابل لحاظ ہي کہ قبل اِسکے کہ مسئلہ مانع تقریر متخالف صادق آوے دوسرے شخص کا بھروسہ کر کے کچھہ عملدرآمد کرنا ضروری ہی ورنہ مانع تقریر متخالف پیدا نہیں ہوتا [۵] *

تمثیل دفعہ ہذا ایک سادہ بیان مسئلہ مانع تقریر متخالف کا ہی قریب قریب اِسی قسم کا ایک مقدمہ کلکتہ میں پیش ہوچکا ہی اُسکے واقعات یہہ تھے کہ زید نے اپنے نام کا بیعنامہ نسبت اپنے ایک بھائی کی جائداد کے لکھہ لیا اور بکر کو یہہ دھوکا دیکر کہ جائداد مذکور میری ہی اُسکے ہاتھہ بیع کردی بعد ازآن بیعنامہ جعلی جو کہ زید نے اپنے نام لکھہ لیا تھا منسوخ ہوا اور اُسکے بعد زید کے بھائی کا انتقال ہوگیا اور وہ وارث شرعی اپنے برادر متوفی کا قرار پایا پھر زید کا بھی انتقال ہو گیا اور اُسکے وارثوں نے بحیثیت ورثاء زید بکر پر دعوی واسطے دلا پانے اُس جائداد کے جسکو زید نے بلا منصب فروخت کیا تھا دایر کیا یہہ تجویز ہوا کہ چونکہ زید نے خود اپنے فعل سے بکر کو ایک امر واقعہ کا جھوٹ یقین دلاکر بکر کے ہاتھہ جائداد بیچی تھی تو اُسکو منصب انکار کا ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ مابین زید اور بکر کے نسبت جائداد مذکور کے ہوتا حاصل نہ تھا اور اُسکی اولاد کو بھی حاصل نہیں ہی جو کہ اُسکو خود حاصل نہیں تھا اور مانع تقریر متخالف اُنکے دعوی میں عارض ہی [۶]

---

۴ رامسرن سنگھہ بنام پران پیاری ویکلی جلد ۱ صفحہ ۱۵۶

۵ گریشچندر گھوس بنام ایشرچندر مکرجی بنگال جلد ۳ صفحہ ۳۳۷ — اپیل دیوانی و چندرکیس چکر بتی بنام بہاری موہن دت ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۰۹

۶ منشی سید امیرعلی بنام سیف علی ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۸۹ دیوانی و بابو رادھاکشن بنام مسماۃ شرف النساء ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۱۱ دیوانی و دردالنساء بنام رحمت ویکلی جلد ۲ صفحہ ۳۶

اسي اصول پر يهه بهي تجويز هوا هى كه ايسي صورت ميں كه جب كسي شخص كو ايک حق محدود حاصل هى اور وه اُس حق سے زياده كسي شخص كو منتقل كرے اور بعد اُس انتقال كے وه حق زائد بهي اُسكو حاصل هوجاوے تب اپنے انتقال سابق كو وه منسوخ نهيں كرا سكتا هى چنانچه ايک مقدمه ميں جسميں كه ايک شخص كو ذيلي پٹه دينے كا اختيار تها ليكن اُسنے پٹه دوامي دو هزار روپيه كے عيوض ميں ديديا اور اُسكي حق ملكيت اُس پٹه دهنده كو حاصل هوا تو يهه تجويز هوا كه گو بروقت پٹه دينے كے اُسكو اختيار پٹه دوامي دينے كا نه تها اور اب اُسكو حاصل هوگيا تاهم اُس پٹه دوامي كو منسوخ نهيں كرا سكتا [7] *

مانع تقرير مخالف بوجهه ترک قول و فعل

يهه ايک صورت مانع تقرير مخالف بوجهه قول اور فعل كے هى اب هم نوعيت اُن موانع تقرير مخالف كي جو كه بوجهه ترک قول يا فعل كے قائم هوتي هيں بيان كرتے هيں مثلا اگر ايک جائداد كو جو كه ملكيت زيد كي هى عمرو اپني بيان كر كے بكر كے هاتهه بيچتا هى اور زيد باوجود اپني موجودگي كے معترض نهيں هوتا تو اُسكو بعد ازآں يهه منصب باقي نهيں رهتا كه بكر مشتري پر به بيان اِس امر كے كه عمرو بائع كو منصب بيع كرنے كا نه تها اور يهه جائداد ميري هى دعوي دائر كرے چنانچه ايک مقدمه ميں جس ميں كه اصل مالک نے ايک اسم فرضي مشتري كو اِس امر كي اِجازت دي كه اشخاص غير كو يهه يقين دلائے كه وه جائداد واقع ميں اُسكي هى اور اُن اشخاص غير نے اسم فرضي مالک كو مالک واقعي تصور كركے رهننامه اپنے نام لكهوايا يهه تجويز هوا كه مالک اصلي بوجهه اپنے عملدرآمد كے مرتهنان پر دعوى تنسيخ رهن نهيں كرسكتا اور مانع تقرير مخالف اُسكے مقابله ميں عارض هى اور وه مالک اسم فرضي كے افعال كا پابند هى [8] اور ايک اور مقدمه ميں جسكي واقعات همشكل مقدمه مذكور

---

۷ كرن چوبے بنام جانكي پرشاد مفصله هائيكورٹ ممالک مغرب مورخه ۲۲ اگست سنه ۱۸۶۶ع

۸ باپا سندري ديبي بنام رشماني ديبي ويكلي جلد ۲ صفحه ۳۶ ديواني

تهي اور سواے اسکے مالک اصلي نے رهنامه پر گواهي بهي کردي تهي تو وهي أصول اس مقدمه سے بهي متعلق هوا ۹ يهي أصول جو که مالک سے متعلق هی مرتهن سے بهي متعلق هی چنانچه ایک مقدمه میں جبکه ایک جائداد ایک شخص کے پاس رهن تهي اور بعد ازآن راهن نے أسي جائداد کي کفالت پر اور روپیه قرض لینا چاها اور مرتهن نے أس کے قرض دلوانے میں مدد کي اور اپنے مطالبه کا کچهه ذکر نهیں کیا تو هائي کورٹ شمال و مغرب نے یهه تجویز کیا که مرتهن اول نسبت اپنے مطالبه کے یهه حق رکهتا هی که بدلے اِسکے که أسکے مطالبه کو سبقت ملے مرتهن ثاني کو سبقت ملیگي اور بعد اداے أسکے مطالبه کے اگر جائداد میں سے کچهه بچے تو مطالبه مرتهن اول ادا کیا جاویگا ۱ اسي طرحپر جبکه ایک شخص داین نے باجراے ڈگري زر نقد مدیون کي ایک جائداد قرق کرائي لیکن اِسبات کا کچهه ذکر نهیں کیا که وہ جائداد ایک اور مطالبه داین مذکور میں مستغرق هی اور أس جائداد کو ایک شخص ثالث نے خرید لیا اور أسکے بعد دائن مذکور نے بر بناء کفالت مذکور أس جائداد کو پهر قرق کرایا اور جبکه عذرداري مشتري نیلام کي بصیغهٔ متفرقه نامنظور هوئي اور أسنے نالش نمبري ڈگریدار پر بغرض تنسیخ حکم متفرقه دایر کي تو هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا که داین مذکور کا بر وقت اجراے ڈگري زر نقد کے اپنے مطالبه کفالت کا کچهه ذکر نکرنا ایک ایسا ترک فعل هی که جو أسکو مشتري کے مقابله پر کامیاب هونے سے باز رکهتا هی اور مانع تقریر مخالف أسکے خلاف عائد هی ۲ اسي طرح پر ایک مقدمه میں جس میں که ایک شخص نے بحیثیت مشتري حقوق مدعي بجاے نام مدعي کے اپنا نام داخل کرایا اور مدعاعلیه نے اسپر کچهه عذر نهیں کیا تو یهه تجویز هوا که مدعاعلیه کو کوئي ایسا حق نهیں هی که بعد ازآن اس امر کي بحث کرے که مشتري قایم‌مقام جائز مدعي کا نهیں هی اور اسلیئے مقدمه ختم هونے کے لایق هی ۳ *

---

۹ برجناتهه گهوس بنام کیلاس چندربانرجي ویکلي جلد ۹ صفحه ۵۹۳ دیواني

۱ راے سیتارام بنام کشنداس منفصله هائي کورٹ شمال و مغرب مورخه ۸ دسمبر سنه ۱۸۶۸ ع

۲ داس سرکار بنام کشن‌کمار بخشي بنگال جلد ۳ صفحه ۲۰۷

۳ پهو چندر بنام پنسي دهر بنگال ۳ صفحه ۲۱۴ دیواني

مسئلہ مانع تقریر مخالف بوجہہ سکوت کے سمجھنے کے لیئے نوعیت اقبالات بوجہہ عمل درآمد اشخاص سمجھنا چاہیئے اور اُسکا ذکر پہلے ہوچکا ہی تشریح دفعہ ۱۷ ایکٹ ھذا - اور دفعہ ۱۴۳ و ۱۶۴ و ۲۳۸ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع قانون معاہدہ کی قابل ملاحظہ ہیں *

اُصول شرح محمدی نسبت زایل ہوجانے حق شفع سکوت کی وجہہ سے اِسی اُصول پر مبنی ہی اور اگر شفیع خریداری سے اِنکار کرے اور اُسکے بعد ایک شخص غیر نے اُس جائداد کو خرید لیا اور بعد ازآن اُس شفیع نے پہر دعوی شفع کا اُس مشتری پر کیا تو یہہ قرار پایا کہ فعل مدعی بر وقت بیع متنازعہ فیہ ایک مانع تقریر مخالف ہی کہ جو اُسکے دعوی میں عارض ہی اور دعوی ڈسمس ہوا ۴ ایک اور مقدمہ میں جسمیں کہ بحث اِس امر کی تھی کہ آیا وصیتنامہ حسب شرع محمدی جائز ہی یا نہیں اور مدعی نے وصیتنامہ تنسیخ طلب پر دستخط کر دیئے تھے یہہ تجویز ہوا کہ اُسکا حق تنسیخ وصیتنامہ زائل ہوگیا ۵ پس یہہ ایک اُصول عام یاد رکھنا چاہیئے کہ بیعنامجات اور رہن‌نامجات پر گواہ حاشیہ ہونا ایک ایسا فعل ہی کہ جو اُن دستاویزات کے اثر معدوم کرنے کو مانع ہی ایک ہندو بیوہ نے ایام نابالغی اپنے پسر میں چند اِنتقالات بلا ضرورت شاستری کیئے تھے بعد بلوغ پسر مذکور کے مشتریان اور بیوہ مذکور کے مابین جائداد مذکور کی مقابضت کی نسبت نزاع ہوئی اور مسماۃ کی طرف سے اُسکے بیٹے نے جوابدعوی داخل کیا جسکا مضمون جواز اِنتقالات مذکور تھا بعد ازآن پسر مذکور نے دعوی تنسیخ بیعنامجات مذکور بمقابلہ مشتریان کے دایر کیا تو یہہ قرار پایا کہ فعل پسر مذکور یعنی اُسکا اپنی ماں کی طرف سے جوابدعوی داخل کرنا ایک ایسا فعل ہی جو وقعت مانع تقریر مخالف کی رکھتا ہی ۶ *

---

۴ برجاکشور سورما بنام کرتی چندر سورما بنگال جلد ۷ صفحہ ۱۹

۵ خدیجہ بی بی بنام صفر علی ویکلی جلد ۴ صفحہ ۳۶ دیوانی

۶ کپل کرشتو داسی بنام رام کمار ساہا ویکلی جلد ۹ صفحہ ۵۷۱ دیوانی

جبکه کوئي شخص کسي جائداد کو اس نيت سے که اُسکي ملکيت کي نسبت اصلي واقفيت لوگوں کو نهو اسم فرضي خريدے اور پهر اُس شخص کو جسکے نام جائداد اسم فرضي خريدي گئي هی ايسا عملدرآمد کرنے دے که گويا وه اُسکا مالک واقعي هی تو بعد ازآں اُسکو منصب نهيں رهيگا که اُس جائداد کا اُن لوگوں کے مقابله ميں جو اس بهروسه پر عملدرآمد کريں دعویٰ کوسکے بجز ايسي صورت کے که يهه امر ثابت هو که منتقل اليه کو اسم فرضي هونے کي واقفيت تهي [7]

مانع تقرير مخالف بوجهه معاملات اسم فرضي

چنانچه ايک مقدمه ميں جسميں که جائداد اس غرض سے که دائنان اپنا روپيه نه وصول کرسکيں مديون يعني مالک واقعي نے اسم فرضي منتقل کردي تهي يهه تجويز هوا که اُسکے بعد مالک واقعي يا اُسکے قائم مقام بغرض تنسيخ اُن انتقالات اسم فرضي کے به بيان فريب دعويدار نهيں هوسکتے [8] اور اسي اُصول پر اور مقدمات بهي اسي قسم کے تجويز هوئے هيں [9] *

احکام قوانين نسبت خريد اسم فرضي کے قابل غور هيں — حسب دفعه ۲۶۰ ضابطه ديواني (ايکٹ ۸ سنه ۱۸۵۹ع) جو اراضي اجرائدگري ميں نيلام هو اور سارٹيفکٹ خريدار نيلام کے نام طيار کيا جائے تو نالش واسطے بيدخلي مشتري نيلام سارٹيفکٹ يافته کے مقابله ميں ڈسمس هوجائيگي اور مدعي اس بيان کرنے سے منع کيا جائيگا که جس شخص کے نام سارٹيفکٹ طيار هی وه محض اسم فرضي هی اور واقعي مشتري ميں هوں يهي قاعده نسبت مشتري نيلام سارٹيفکٹ يافته جسنے که جائداد کو بعلت نيلام بقايا مالگذاري کے خريدا هو متعلق

احکام قانون نسبت خريداري اسم فرضي

---

۷ بهگوانداس بنام اپرج سنگهه ويکلي جلد ۱۰ صفحه ۱۸۵ ديواني — و بيني پرشاد بنام مان سنگهه ويکلي جلد ۸ صفحه ۶۷

۸ لکهي نراين چکربتي بنام تارماني داسي ويکلي جلد ۳ صفحه ۹۲ ديواني

۹ بهواني پرشاد بنام احيدن ويکلي جلد ۵ صفحه ۱۷۷ ديواني — و روشن بيبي بنام شيخ کريم بخش ويکلي جلد ۳ صفحه ۱۲ ديواني — و رتن داني بنام راے گرري شنکر ويکلي جلد ۳ صفحه ۷۲ ديواني و مارکيش ساهو بنام رادهاکشن ساهو ويکلي جلد ۳ صفحه ۲۱۱

سمجھا جائیگا دفعہ ۳۶ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۵۹ع نسبت نیلام بقایا مالگذاري ملک بنگالہ اور دفعہ ۱۸۳ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ نسبت اضلاع شمال مغربی متعلق اسي مضمون کے هیں اور اُنمیں یہہ احکام مندرج هیں — اور ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۴۵ع کي دفعہ ۲۱ میں بھي ایسے هي احکام مندرج تھے *

لیکن اُصول مذکورہ بالا متعلق مدعي هی اور اگر خریدار واقعي قابض جائداد هوجائے اور پھر اُسپر دعوی منجانب سارٹیفکٹ یافتہ کے دائر هو تو پریوي کونسل سے یہہ تجویز هوا هی کہ خریدار واقعي کو اختیار هی کہ بمقابلہ سارٹیفکٹ یافتہ کے یہہ عذر پیش کرے کہ اُسکا نام سارٹیفکٹ میں اسم فرضي داخل کیا گیا تھا اور اصلي مالک میں هوں [1] *

بمقدمہ رامپرشاد بنام شیوپرشاد جسکے واقعات یہہ تھے کہ مالکان واقعي جائداد نے بغرض محفوظي اجراے دستک بقایا مالگذاري کے اسم فرضي بیع ایسے شخصوں کے هاتھہ کردي جو کہ ملک غیر میں سکونت پذیر تھے اور محکمہ مال نے اُس جائداد کو مستاجري بندوبست کرکے زر باقي مالگذاري وصول کیا اور بعد ازآں مالکان کو جائداد واپس کردي اور پھر مشتري اسم فرضي نے دعوي دلاپانے جائداد کا بمقابلہ بایعان قابض کے دائر کیا عدالت هائي کورٹ سے یہہ تجویز هوا کہ گو اگر بایعان بیدخل هوتے اور مشتریان اسم فرضي دخیل هوتے بایعان مداخلت کا دعوی نہیں کر سکتے تھے لیکن تاهم چونکہ اس صورت میں بایعان قابض هیں اور مصلحت ملکي بھي یہہ هی کہ اصل مالک قابض رهیں لہذا دعوی قابل ڈسمس هی [2] *

کل شرایط مانع تقریر مخالف کا صادق آنا ضرور هی ورنہ نتیجہ اثر نہیں پیدا هوتا

مگر قبل اِسکے کہ مانع تقریر مخالف کا مسئلہ صادق آوے لازم هی کہ تمام وہ صورتیں صاف طور پر ظاهر کي جائیں جنکے بغیر مانع تقریر مخالف قائم نہیں هوتا [3] چنانچہ ایک مقدمہ میں جسمیں کہ مدیون نے تمسک میں یہہ اقرار کیا تھا کہ جو رقومات دائن کو بابت قرضہ تمسک کے دني جاوینگي وہ پشت تمسک پر وصول

1 مسماۃ بھنس کنور بنام لالہ بھورے لعل بنگال جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۹

2 رامپرشاد بنام شیوپرشاد منفصلہ هائي کورٹ شمال مغرب مورخہ ۲ جولائي سنہ ۱۸۶۶ع

3 مسٹر اریڈي بنام پورن چندر گنگولي ویکلي جلد ۸ صفحہ ۲۲۵ دیواني

دیدی جایا کرینگی اور اگر ایسا نکیا جاویگا تو عذر ادائے زر قرضہ بطریق دیگر پیش نہ چلیگا عدالت ہائی کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ باوجود ایسے اقرار کے جب مدیون پر داین بابت قرضہ کے نالش کرے تو مدعاعلیہ مدیون کو اختیار ہی کہ ادائے قرضہ دوسرے طریقہ سے ثابت کرے اور اُسکے مقابلہ پر مانع تقریر مخالف عاید نہیں ہی ۴ اسی طرح پر عدالت مذکور نے یہہ تجویز کیا کہ محض بیان بیدخلی سے جو کہ کسی شخص دعویدار نے حسب منشاء دفعہ ۲۶۹ ایکت ۸ سنہ ۱۸۵۹ع اپنی عرضی میں درج کیا ہو شخص مذکور پر ایسی پابندی لازم نہیں آتی کہ اگر وہ دعوی نمبری واسطے استقرار حق وبحالی قبضہ کے دائر کرے تو اُس دعوی میں اپنا قابض جائداد ہونا بیان نہ کر سکے اور مانع تقریر مخالف اُسکے مقابلہ پر عاید نہیں ہی گو اُسکا بیان مندرج عرضی نسبت بیدخلی کے سچ ہو یا جھوت ۵ *

ایک ہندو نامی بلدیوبخش مالک اصلی جائداد متنازعہ فیہ نے ایک بیوہ مسماۃ لاڈو اور دو پسران کلیان و شب‌لعل چھوڑکر وفات پائی کلیان بحیات بلدیوبخش اپنے باپ کے لاولد اپنی زوجہ اودےکنور چھوڑکر مرگیا بعد اُسکے شب‌لعل پسر نابالغ بھی فوت ہوگیا اور مسماۃ لاڈو اُسکی ماں نے دعوی وراثت حصہ شب‌لعل کا کیا لیکن اُودےکنور کی طرفسے یہہ عذر پیش ہوا کہ قبل اِس نزاع کے مسماۃ لاڈو اُس حصہ کی نسبت بھی اُودےکنور کا حق بذریعہ ایک عرضی کے تسلیم کر چکی ہی اور اپنے حق سے دستبرداری کرچکی ہی اور اُسکا نام خانہ ملکیت میں داخل کرا چکی ہی عدالت ہائی کورت شمال مغرب نے یہہ تجویز کیا کہ چونکہ عرضی مذکور مسماۃ لاڈو نے بغرض رفع کرنے عذر مرتہنان کے مقدمہ اِنفکاک رہن میں دی تھی اُسکا اثر یہہ نہیں ہو سکتا کہ مسماۃ لاڈو کو مقدمہ ہذا میں منصب اِثبات کا باقی نرہے کہ اُس جائداد کو اپنا قرار دیکر دعوی کرے اور مانع تقریر مخالف اُسکے مقابلہ پر عاید نہیں ہی ۶ *

۴ کالیداس متر بنام تاراچند رائے ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۱۶ دیوانی
۵ مسماۃ بی بی خانم‌جان بنام رتن‌لال ویکلی جلد ۸ صفحہ ۹۵ دیوانی
۶ مسماۃ لاڈو بنام مسماۃ اُودےکنور منفصلہ ہائی کورت شمال مغرب باجلاس کامل مورخہ ۲۱ اگست سنہ ۱۸۶۶ع

ایک هندو بیوه نے جس نے بوراثت اپنے شوهر کے جائداد پائی تھی اور ایک جزو اُس جائداد کا به بیان ضرورت شاستری مندرجه بیعنامه کے بیع کیا اور اُس بیعنامه پر اُس شخص نے جو که بعد وفات بیوه کے وارث جائداد کا هوتا دستخط ثبت کیئے بعد ازان وه مرگیا اور اُس شخص نے جو که شخص متوفی دستخط کننده کے بعد وارث هوتا دعوی تنسیخ بیع مذکور کا دایر کیا لیکن بر وقت تحریر بیعنامه کے دعویدار پیدا نہیں هوا تھا تو یهه تجویز هوا که رضامندی وارث ما قبل دستخط کننده کی وقعت مانع تقریر متخالف کی بمقابله دعویدار حال کے نسبت وجود ضرورت شاستری کے نہیں رکھتی گو که شاستری کی نیک نیتی کی نسبت وارث ما قبل کا دستخط کرنا ثبوت متصور هی ۷ اور اُسکی وجهه یهه هی که مدعی اِسمقدمه کا جائداد کا دعوی بذریعه وراثت شخص متوفی دستخط کننده کے دعویدار نه تها بلکه اُسکا دعوی بوراثت شوهر بیوه تها اور اِس لیئے وارث ادنی کے دستخط کرنے سے کوئی پابندی اُسپر لازم نہیں آتی کیونکه وارث اولی وارث ادنی کا مورث نہیں هوتا *

ایک هندو ایک پسر نابالغ اور تین بیتیاں اور ایک بیوه چھوڑ کر مرگیا بعد اُسکی وفات کے پسر نابالغ بهی فوت هوگیا بیوه نے به بیان اجازت شوهری بذریعه وصیت‌نامه کے ایک متبنی کیا اُسکے بعد اُن بیتیوں میں سے ایک کے بیتا هوا اور اُس لڑکے کی ماں نے نالش واسطے استقرار حق نسبت ترکه مورث اور نیز واسطے تنسیخ تبنیت به بیان عدم اجازت و غیر صحت وصیت نامه کے ولائتاً دائر کی مدعاعلیه کی طرف سے یهه بحث پیش هوئی که بر وقت تبنیت کے مدعیه ولیه کو تبنیت کے هونے سے واقفیت تهی اور وه رضامند هوگی اسلیئے اب اُسکو منصب بوجهه مانع تقریر متخالف ایسی نالش کرنیکا نہیں هی یهه تجویز هوا که گو ایسا بهی هو تاهم اُسکی عمل درآمد سے اُسکی بیتی کے حقوق پر کچهه اثر نہیں پهونچ سکتا کیونکه وه اُسوقت تک پیدا بهی نہیں هوا تها جب

۷ مادر چندر هجرا بنام گوبند چندر چاتر جی ویکلی جلد ۹ صفحه ۳۵۰ تقابیر دیوانی

تبنیت ہوئی تھی ۸ اِس فیصلہ کي بھي وجہہ ویسي هي هی جیسي کہ نظیر ماقبل کي هی یعني شاستر میں نواسہ وارث اپنے نانا کا ہوتا هی اور اِس مقدمہ میں نابالغ بیٹے نے جائداد کا دعوي اپني ماں کي وراثت سے نہیں کیا تھا *

ایک هندو نے ایک بیٹا متبنی کیا اور بعد ازآن بایام حیات پسر متبنی ایک دوسرا بیٹا متبنی کیا شاستراً ایسي تبنیت ثاني ناجائز هی پسر متبنی اول نے بعد اپنے بلوغ کے اِس امر سے اپني رضامندي ظاهر کي کہ اُسکا باپ هر دو پسران متبنی کے درمیان میں جائداد تقسیم کردے یہہ تجویز هوا کہ گو بوجہہ ایسي رضامندي کے پسر متبنی اول اُس تقسیم سے جو کہ اُسکے باپ نے جائداد مکسوبہ کي کي تھي معترض نہیں هو سکتا لیکن تاهم نسبت جائداد موروثي کے وہ ایسي تقسیم کا پابند نہیں هی ۹ *

ایک مقدمہ بیع بالوفا میں مرتهنان نے قابض جائداد پر جو اپنے تئیں حقوق راهني کا مشتري بیان کرتا تھا ایک اطلاعنامہ بیعبات جاري کرایا اُسکے بعد اُس شخص نے دعوي اِنفکاک رهن کا دائر کیا تب مرتهنان نے یہہ عذر پیش کیا کہ مدعي قائمقام راهن نہیں هی پریوي کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ اُس اطلاعنامہ بیعبات کے جاري کرنے سے ایسي تسلیم مدعي کے حق کي لازم نہیں اتي کہ جس سے مرتهنان کو اب ایسا عذر پیش کرنیکا منصب باقي نرهے اور اُنکے مقابلہ پر اِس بارہ میں مانع تقریر مخالف عارض نہیں هی ۱ *

بلحاظ دفعہ ۱۳۱ ایکٹ هذا کے یہہ امر همیشہ قابل لحاظ هی کہ اقبال اُس صرف حالت میں مانع تقریر مخالف کا اثر رکھتا هی کہ جب دفعہ هذا کي شرایط صادق آجاویں ورنہ اقبال کے خلاف شہادت داخل هو سکتي هی چنانچہ ایک مقدمہ میں ایک عہدہدار سرکاري نے بغرض اپنے عہدہ کے بچانے کے ملکیت جائداد سے اِنکار کیا اور اُسکے وارثوں نے پھر بعد اُسکي

۸ تاریني چرن چودهري بنام انند چندر چودهري بنگال جلد ۳ صفحہ ۱۲۵ دیواني

۹ ریکم بنام اچھا مورزانڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۱

۱ پران ناتھہ رائے چودهري بنام رقعت بیبي مورزانڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۳۵۹

وفات کے اُسي حقیت کي نسبت دعوي پیش کیا تو اُنکے مورث کا بیان مانع تقریر مخالف نہیں قرار دیا گیا ۲ اِس لیئے کہ اُس بیان کے بھروسہ پر مدعاعلیہما نے کوئي اپني حالت نہیں تغیر کي - اِسي طرح پر جب کہ ایک فریق مقدمہ نے ایک اقبال ایک دوسرے مقدمہ میں کیا تھا جسمیں کہ اور لوگ فریق تھے تو یہہ تجویز ہوا کہ اُن لوگوں کے مقابلہ میں جنکو اُس بیان سے کچھہ اثر نہیں پہونچا وہ اقبال مانع تقریر مخالف کا نہیں رکھنا ۳ *

محض بیان سے جوکہ مقدمہ سابق میں کیا جائے مانع تقریر مخالف قائم نہیں ہوتا اور اگر شرایط مانع تقریر مخالف موجود نہوں تو جائز ہی کہ بیان سابق کے خلاف واقعات ثابت کرنے کي اجازت دیجائے گو کہ ثبوت مدخلہ مقدمہ حال سے بیان سابق کا کذب لازم آتا ہو ۴ *

ایک مسلمان نے اپنے مورث کے وصیت‌نامہ کا پروبیت حاصل کیا اور بعد ازآں اُسکے وارثوں نے اُسکي تنسیخ چاہي تو اُنکے مقابلہ میں مانع تقریر مخالف عارض نہیں قرار دیا گیا ۵ *

دفعہ ۱۱۶ کوئي دخیل جائداد غیر منقولہ کا یا وہ شخص جو بذریعہ ایسے دخیل کے دعویدار ہو بایام دخیل کاري کے اِس بات کے کہنے کا مجاز نہوگا کہ اُسکے دخل کي جائداد مذکور کا مالک بروقت شروع ہونے

مانع تقریر مخالف بمقابلہ کرایہ دار وغیرہ

۲ شیخ محمد واحد بنام مسماۃ صغیرالنساء ویکلي جلد ۶ صفحہ ۳۸

۳ چندرنتھہ چکروتي بنام پیاري موہن دت ویکلي جلد ۵ صفحہ ۲۰۹

۴ بشیشوري دیبي بنام جانکي داس مہتہ ویکلي جلد اول صفحہ ۱۶۲ - وجے نراین بنام شیخ نراین منفصلہ ہائي کورٹ شمال مغرب مورخہ ۷ اپریل سنہ ۱۸۶۸ ع و مہاراج جگندر تیواري بنام دینديال چاترجي ویکلي جلد اول صفحہ ۳۱۰

۵ محمد مدن بنام خدیجۃالنساء ویکلي جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ دیواني

اُسکي دخیلکاري کے اُس جائداد غیر منقولہ پر اِستحقاق نرکھتا تھا اور کوئي شخص جو کسي جائداد غیر منقولہ پر باجازت شخص قابض جایداد کے دخیل ھو اِسبات سے انکار کرنیکامجاز نہوگا کہ وہ شخص استحقاق قبضہ کا بروقت دینے اُس اِجازت کے رکھتا تھا *

متن دفعہ ھذا بلفظہ ترجمہ سرکاري سے نقل کر دیا گیا ھی لیکن اُس ترجمہ میں دو تین مقدم لفظوں کا غلط ترجمہ ھوا ھی - مثلا لفظ دخیلکار سے وہ معني ظاھر نہیں ھوتے جو قانون کي اصل عبارت انگریزي سے مراد ھیں - جس لفظ کا ترجمہ دخیلکار ھی وہ ٹینینسی ھی اور اِس لفظ انگریزي کے قانوني معني یہہ ھیں کہ وہ شخص جو چند شرایط پر کسي ایسي جایداد کا جسکا وہ خود مالک نہیں ھی قبضہ اور تصرف برضامندي اصل مالک کے رکھتا ھو - پس ظاھر ھی کہ اس تعریف میں کرایہدار و پٹہدار و کاشتکار شامل ھیں - اور اُس لفظ سے وجود ایسے رشتہ کا مراد ھی جو کہ مابین اشخاص مفصلہ ذیل کے ھوتا ھی —

۱ پٹہدار و پٹہ دھندہ *
۲ کرایہدار و مالک مکان *
۳ ٹھیکہدار و ٹھیکہ دھندہ *
۴ کاشتکار و زمیندار *
۵ مرتہن و راھن *

اور دیگر اسي قسم کے تعلقات جو کہ بوجہہ معاھدہ اور رضامندي مابین مالک جایداد غیر منقولہ اور شخص غیر کے پیدا ھوتے ھیں پس ظاھر ھی کہ لفظ دخیلکار ترجمہ ٹھیک نہیں ھی *

دوسرے قسم کے اشخاص جنسے دفعہ ھذا متعلق ھی وہ لوگ ھیں جو کہ نہ بوجہہ کسي معاھدہ کے بلکہ صرف برعایت و اجازت مالک کے جایداد پر قابض ھوتے ھیں *

دفعہ هذا میں امور مفصلہ ذیل قابل لحاظ هیں —

اول — یہہ کہ جس شخص کے مقابلہ پر مانع تقریر مخالف هوتا هی وہ کرایہ‌دار وغیرہ یا اُسکا قائم‌مقام هو یا ایسا شخص هو کہ جو باجازت مالک قابض هوا هو *

دوم — بایام پٹہ‌داري یا کرایہ‌داري وغیرہ یا اجازتي دخیلکاري *

سوم — ایسے اشخاص کو اس بات سے انکار کرنیکا منصب نہ هوگا *

چہارم — بوقت ابتدا اُنکے دخیلکاري کے دخل دهندہ کو استحقاق نسبت جایداد مقبوضہ کے تہا *

لیکن پٹہ‌دار یا کرایہ‌دار وغیرہ کو یہہ اختیار هی کہ یہہ بیان کریں کہ بعد ابتداءاُنکي مداخلت کے دخل دهندہ کا حق نسبت جایداد کے بوجہہ مختلف وجوهات کے زایل هو گیا گو کہ وہ اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ جب اُنکو دخل ملا تہا تب دخل دینے والے کو استحقاق نہ تہا *

اُصول مندرجہ دفعہ هذا پر چند نظایر هو چکي هیں [۶] اور یہہ تجویز هو چکا هی کہ ادا کرنا کرایہ کا اقبال کرایہ دار هونے کا هی [۷] لیکن یہہ ایک ایسا اقبال هی جو ثبوت قطعي نہیں هی بلکہ اُسکے برخلاف شہادت دیگر یہہ ثابت کیا جا سکتا هی کہ رشتہ کرایہ‌دار و مالک جائداد موجود نہیں هی [۸] اور اس لیئے مسئلہ مانع تقریر مخالف مندرجہ دفعہ ۱۱۶ — اُس سے متعلق نہیں — ایک مقدمہ میں یہہ قرار پایا هی کہ جبکہ زمیندار باوجود کل واقفیت کے اپنے کاشتکار کے مرتہن سے لگان وصول کرے تو بعد ازان اُسکو رهن مذکور کي نسبت بحث کرنیکا منصب باقي نہیں رهتا [۹] لیکن گورنمنٹ اگر کسي شخص سے جو شخص لا وارث کي جایداد پر قبضہ کرلے مالگذاري وصول کرے تو اُسکا فعل ایسا نہیں هی کہ جسکي وجہہ سے وہ اُس جایداد کي نسبت بوجہہ لا وارث هونیکے دعوي نکرے [۱] *

۶ جے نراین گہوس بنام خادم بیبي داسي بنگال جلد ۷ صفحہ ۷۲۳

۷ اوبہي گوبند چودهري بنام ببي گوبند چودهري ویکلي جلد ۹ صفحہ ۱۶۲ دیواني

۸ بیبي مادهب بنام ٹہاکر داس منڈل ویکلي جلد ۹ صفحہ ۷۱

۹ رامکشن بنام رام گت راے منفصلہ هائي کورٹ شمال و مغرب مورخہ ۱۴ جنوري سنہ ۱۸۶۷ ع

۱ گورنمنٹ بنام گردهاري لال راے ویکلي جلد ۲ صفحہ ۱۳ دیواني

اور اگر کوئي زمیندار ایک شخص سے لگان کا دعوي کرے اور بعد ازاں یہه معلوم هو که اصل میں وه شخص صرف اسم فرضي کاشتکار هی اور واقعي کاشتکار ایک دوسرا شخص هی تو زمیندار کو اختیار هی که اس شخص ثالث پر دعوي لگان کا کرے اور زمیندار کے مقابله پر مانع تقریر مخالف عارض نهیں هی ۲ *

دفعه ۱۱۷ کوئي سکارنیوالا بل

مانع تقریر مخالف بمقابله سکارنیوالا و لیسنس‌دار

آف ایکسچینج کا اِس بات سے انکار کرنے کا مجاز نهوگا که اُسکا لکھنےوالا اختیار اُسکے لکھنے کا یا اُسکي پشت پر بیچنا کرنیکا رکھتا تھا اور نه کوئي امانت‌دار یا لیسنس‌دار اِس بات سے انکار کرنے کا مجاز هوگا که امانت یا لیسنس دهنده کو بر وقت شروع هونے امانت یا لیسنس کے اختیار اُس امانت یا عطاے لیسنس کا تھا *

تشریح ۱ — کسي بل آف ایکسچینج کا سکارنیوالا یهه بات کهه سکتا هی که وه بل آف ایکسچینج حقیقت میں اُسي

۲ پرسن کمار پال چودهري بنام کھلاس چندر پال چودهري ویکلي جلد ۷ صفحه ۲۲۸ دیواني

شخص کا لکها هوا نه تها جسکا لکهنا اُس
سے پايا جاتا هی *

تشريح ۲ — اگر ايک امانتدار
مال امانتي کو بجز اُس شخص کے جسنے
امانت رکها هو کسي اور کے حواله کرے تو
اُسے يهه ثابت کرنا جايز هی که بمقابله اُس
شخص کے جسنے امانت رکهوايا تها اُس
دوسرے شخص کو استحقاق مال مذکور
کا هی *

مضمون دفعه هذا نهايت صاف هی اور اُسکے ساتهه باب ۹ قانون
معاهده ايکت ۹ سنه ۱۸۷۲ع قابل ملاحظه هی *

فصل ۹ — گواه

دفعه ۱۱۸ تمام اشخاص مجاز

کون مجاز گواهي دينے کے هين

گواهي دينے کے هونگے اِلا اُس
حال مين که عدالت يهه تصور
کرے که [بوجهه صغر سن يا نهايت عمر
رسيده هونے کے يا بباعث سقم جسماني يا
عقلي کے يا اسي طور کي اور کسي وجهه

سے اُن سوالات کے سمجھنے مین جو اُنسے پوچھے جاویں یا اُنکے جواب دینے میں معذور هیں [3]] *

تشریح — ایک شخص مجنون کا گواهي دینا ناجائز نهیں هی الا اُس حال میں کہ وہ جنون کے باعث اُن سوالات کے سمجھنے میں جو اُس سے پوچھے جائیں اور اُنکے معقول جواب دینے میں معذور هو *

یہہ دفعہ اس اُصول پر مبني هی کہ گواهوں کي قسم کا کچھہ قانون کو لحاظ نهیں هی بلکہ اُنکے قابل اعتبار هونے پر قانون نے لحاظ رکھا هی پس هر حاکم کو اس امر کا اختیار هی کہ اپني راے نسبت معتمد هونے گواہ کے قائم کرے اور محض تعداد گواهوں پر لحاظ کرنے سے کوئي نتیجہ نسبت صدق و کذب شہادت کے نهیں نکالنا چاهیئے [4] *

اس اُصول کي اس درجہ تک پابندي کي گئي هی کہ جبکہ چند شخصوں پر کوئي الزام فوجداري ساتھہ لگایا جاوے تو هر ملزم کا اظہار بمقابلہ ملزموں کے لیا جاسکتا هی [5] لیکن ملزم کا خود اظہار اپنے حق میں اسلیئے نهیں لیا جاتا هی کہ حسب دفعہ ۳۴۲ ضابطہ فوجداري اُسکو حلف نهیں دیا جا سکتا هی ورنہ کوئي وجہہ نهیں معلوم هوتي جبکہ مقدمہ دیواني میں مدعي مدعاعلیہ کے اظہار هوسکتے هیں تو مقدمہ فوجداري میں کیوں مدعاعلیہ کا اظہار نہوسکے *

۳ ترجمہ مصدقہ مندرجہ گورنمنٹ گزٹ اضلاع شمال و مغرب مورخہ ۷ دسمبر سنہ ۱۸۷۲ ع صفحہ ۱۰۵۷

۴ شاہ ذتھو بنام گھنشام سنگھہ ویکلي جلد ۸ صفحہ ۲۶۷ دیواني

۵ ملکہ بنام شیخ اشرف ویکلي جلد ۶ صفحہ ۹۱ فوجداري

دفعه ۱۱۹ جو گواہ کہ بول نہیں سکتا هی وہ کسي اور طور سے بهي جو سمجهه میں آنے کے لایق هو یا بذریعه تحریر یا اشارات کے گواهي دے سکتا هی لیکن تحریر اور اشارات بر سر اجلاس عدالت هونے چاهیئیں اور ایسي گواهي شہادت زباني متصور هوگي *

گونگا گواہ

دفعه ۱۲۰ تمام کارروائي هاے دیواني میں اهالي مقدمه اور هر فریق مقدمه کا شوهر یا اُسکي زوجه گواهي دینے کي مجاز هوگي اور کارروائي هاے فوجداري میں بمقابله شوهر کے زوجه یا زوجه کے مقابله میں شوهر گواهي دینے کا مجاز هوگا *

گواهي زوجین بمقابله یکدگر جایز هی

دفعه هذا میں صرف اجازت دینے شہادت اُن فریق کي بحق وبمقابله ایک دوسرے کے قابل ادخال هی لیکن اس دفعه کو دفعه ۱۲۲ کے ساتهه پڑهنا چاهیئے اور اُس دفعه کي شرایط کے مطیع هی *

ایک فیصله اجلاس کامل هائي کورٹ کلکته میں ایسا هي تجویز هوچکا هی [۶] *

[۶] ملکه بنام خیرالله ویکلي جلد ۶ صفحه ۲۱ فوجداري

دفعه ۱۲۱ هر جج یا مجسٹریت

گواهي جج اور مجسٹریت

بجز حکم خاص اُس عدالت کے جسکا وہ ماتحت هو بابت اپنے عمل کے جو اُسنے عدالت میں بمنصب جج یا مجسٹریت کیا هو یا بابت کسي امر کے جو اُس منصب سے عدالت میں اُسکو معلوم هوا هو کسي سوالات کے جواب دینے پر مجبور نکیا جاویگا لیکن جایز هی که بابت دیگر امور کے جو اُسکے روبرو اس وقت که وہ اُس طور پر عمل کرتا هو وقوع میں آئیں اُس سے اظهار لیا جاوے *

تمثیلات

(الف) زید نے عدالت سشن کے روبرو اپنے مقدمه کے تجویز هونے کے وقت کها که عمرو مجسٹریت نے اظهار بطور نامناسب لیا تها پس عمرو بجز حکم خاص عدالت بالا تر کے اسی باب میں سوالات کا جواب دینے پر مجبور نهیں کیا جا سکتا *

(ب) زید پر عدالت سشن کے روبرو الزام اس بات کا کیا گیا که اُسنے روبرو عمرو مجسٹریت کے

جھوٹی شہادت دی تھی عمرو سے بجز حکم خاص عدالت بالا تر کے اس امر کی بابت جو زید نے کہا کوئی سوال نہیں کیا جا سکتا *

(ج) زید پر عدالت سشن کے روبرو الزام اس بات کا کیا گیا کہ جس وقت اُسکے مقدمہ کی تجویز روبرو عمرو سشن جج کے ہو رہی تھی اُسنے اہلکاران پولیس کے قتل کا قصد کیا جایز ہی کہ جو حال وقوع میں آیا ہو اُسکی بابت عمرو سے اظہار لیا جاوے *

لفظ جج کی تعریف اس ایکٹ میں نہیں ہی لیکن دفعہ ۱۹ تعزیرات ہند قابل ملاحظہ ہی — ایک مقدمہ میں هائی کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا ہی کہ جج ایک گواہ قابل ادای شہادت کے ہی یک ایسے مقدمہ میں جو کہ اُسی کے روبرو پیش ہو بشرطیکہ اُسکی کوئی ذاتی غرض متعلق نہو جسکی وجہہ سے کہ وہ حاکم ہونے سے معذور ہو [۷] لیکن یہہ امر ضرور ہی کہ وہ خود عام طور پر اپنی شہادت کو باضابطہ مقدمہ کی مثل میں داخل کرے [۸] نسبت اسپسران وغیرہ کے دفعہ ۲۵۸ ضابطہ فوجداری قابل ملاحظہ ہی — دفعہ هذا سے لغایت ۱۳۰ تک جو ذکر شہادت کا ہی وہ شہادت زبانی و دستاویزی دونوں سے متعلق ہی

دفعہ ۱۲۲ کوئی شخص جسکا ازدواج ہو یا جسکا ازدواج ہوچکا ہو اُس امر کے ظاہر کرنے پر

اطلاع بایام ازدواج

---

۷ ملکہ بنام مکتا سنگھہ بنگال جلد ۲ صفحہ ۱۵

۸ کشوری سنگھہ بنام گنیش مکر جی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۵۲ دیوانی سے وروسو بنام کنتہ ویکلی جلد ۷ صفحہ ۱۹ دیوانی

جس سے دوران اثناء اِزدواج اُس شخص نے جسکے ساتھہ اُسکا اِزدواج ہوا ہی مطلع کیا ہو مجبور نکیا جائیگا اور نہ اُس امر کے ظاہر کرنے کی اُسکو اِجازت دی جائیگی الا اُس حال میں کہ وہ شخص جس نے کہ اُس امر کی اطلاع دی یا اُسکا قایم‌مقام حقیت راضی ہو بجز ان مقدمات کے جو فیمابین ان اشخاص کے ہوں جنکا باہم ازدواج ہوا یا ان کارروائیوں کے جنمیں کہ ایک فریق اِزدواج پر ایسے جرم کی نالش ہو جسکا اِرتکاب اسنے بمقابلہ دوسرے فریق اِزدواج کے کیا ہو *

یہہ اُصول قانون اِس دلیل پر مبنی ہی کہ اِس قسم کی شہادت کے قابل ادخال کرنے سے خانہ‌داری کے معاملات میں فساد واقع ہوتا جس سے زن و شو اُس راحت دلی کو جو کہ اُنکو آپس میں ایک دوسرے پر اعتماد کرنے سے ہوتی ہی حاصل نکر سکتے - پس یہہ قاعدہ ممانعت ادخال شہادت کا مابعد منقطع ہونے عقد نکاح کے بھی نسبت اُن اُمور کے جو ایام اِزدواج میں زن‌وشو نے آپس میں ایک دوسرے سے کہے تھے متعلق ہی لیکن اُن اُمور سے جو قبل نکاح یا بعد نکاح ایک مرد و عورت نے آپس میں ایک دوسرے سے کہے ہوں یہہ قاعدہ متعلق نہیں *

جبکہ شخص بیان کنندہ یا اُسکا قائم‌مقام راضی ہو جاوے تب البتہ اِس قسم کے اُمور کی نسبت بھی جو ایام اِزدواج میں زن و شو نے ایک دوسرے سے کہے ہیں شہادت لیجا سکتی ہی *

یہہ قاعدہ عام مطلق ہی اُس استثناء کے جو کہ جزو آخر دفعہ ہذا میں بیان ہوا ہی یعني —

اول — جبکہ مقدمہ مابین اُن اشخاص کے ہو جنکا باہم ازدواج ہوا - اِس سے مراد ہی کہ مقدمات دفعہ ۵۲ قانون طلاق ہند ہوں [۹] *

دوم — کارروائي جس میں جرم ایک فریق نکاح نے دوسرے کے مقابلہ کیا ہو مثلاً جورو کو پیٹنا یا اُسکے ساتھہ بیرحمي سے پیش آنا اِتنی قسم کي شہادت اِس لیئے قابل ادخال کي گئي ہی کہ ممکن ہی بلکہ اکثر یہہ ہوتا ہی کہ سواے خود فریق کے کوئي گواہ نہیں ہوتا * •

اِس دفعہ کے ساتھہ دفعہ ۱۲ * کو پڑھنا چاہیئے *

شہادت نسبت اُمورات سلطنت

دفعہ ۱۲۳ کوئي شخص ایسے حال کو اداے شہادت میں بیان کرنیکا مجاز نہوگا جو کہ اُسکو اُمورات سلطنت کے سرکاري دفاتر غیر مشتہرہ سے معلوم ہوا ہو بجز اجازت افسر اُس سرشتہ کے جس سے کہ تعلق ہو اور اُسکو اختیار ہوگا کہ حسب صوابدید اپنے اُسکو اِجازت دے یا نہ دے *

یہہ دفعہ مصلحت ملکي پر مبني ہی اور اِسمیں یہہ امر قابل لحاظ ہی کہ شہادت کا قابل ادخال ہونا یا نہونا حاکم عدالت کي راے پر مبني نہیں ہی بلکہ افسر سرشتہ کي راے پر ہی *

اور یہہ اُصول بمقدمہ راجہ کرک بنام ایسٹ انڈیا کمپني مانا گیا ہی *

[۹] کیاپي بنام کیلپي بنگال جلد ۲ صفحہ ۲ ضمیمہ

دفعہ ۱۲۴ جو اطلاع کہ کسي عہدہ‌دار سرکاري کو باعتبار رازداري اسکے عہدہ کے دي گئي ھو اور اُسکي دانست میں اُسکے افشا سے اغراض سرکاري میں فتور واقع ھوتا ھو اُسکے ظاھر کرنے کے لیئے وہ عہدہ‌دار مجبور نکیا جائیگا *

اطلاع عہدہ دار سرکاري

یہہ دفعہ بھی اُسي اُصول پر مبني ھی جسپر دفعہ ۱۲۳ ھی - اور اس میں یہہ امر قابل لحاظ ھی کہ خود گواہ کي راے پر قابل ادخال ھونا یا غیر قابل ادخال ھونا شہادت کا چھوڑا گیا ھی - فرق مابین دفعہ ۱۲۳ و ۱۲۴ کے یہہ ھی کہ دفعہ ۱۲۳ متعلق اُس شہادت کے ھی جو کہ غیر مشتہر کاغذات سرکاري سے حاصل کي گئي اور ھر شخص سے متعلق ھی اور دفعہ ۱۲۴ صرف افسران سرکاري سے متعلق ھی *

دفعہ ۱۲۵ کوئي مجسٹریت یا عہدہ‌دار پولیس اِس بات کے کہنے پر مجبور نکیا جائیگا کہ کسي جرم کے ارتکاب کے باب میں اُسکو اطلاع کہاں سے ھوئي *

اطلاع نسبت ارتکاب جرم

اِس دفعہ میں واضعان قانون نے صرف مجسٹریٹوں اور افسران پولیس کو ایک استحقاق دیا ھی لیکن اگر وہ چاھیں اور کچھہ اُنکو عذر

نهو تو هر قسم کا بیان اپنے اظہار میں کر سکتے هیں اور قانوناً اُسکے شہادت میں داخل کرنے کي ممانعت نہیں هی *

دفعه ۱۲۶ کوئي بیرسٹر یا اٹرني

اطلاع بحیثیت پیشه وري

یا سوال و جواب کنندہ یا وکیل بلا صریح رضامندي اپنے موکل کے کسي وقت مجاز افشا اُس امر کا نهوگا جسکي اطلاع در اثناء اور بغرض اُسکي ماموري کے بکار بیرسٹر یا اٹرني یا وکیل کے اُسکے موکل نے دي هو یا موکل کي طرف سے دي گئي هو اور نه مجاز بیان کرنے مضامین یا شرایط کسي دستاویز کا هوگا جس سے که وہ اپنے پیشه کے کام پر مامور رهنے کے اثناء میں یا اسکي غرض سے مطلع هوا هو اور نه مجاز افشاے کسي مشورہ کا هوگا جو اُسنے اپنے پیشه کے کام میں یا بغرض اُسکے اپنے موکل کو دیا هو *

مگر شرط یهه هی که از روے کسي عبارت دفعه هذا کے یهه لازم نهوگا که امور مفصله ذیل کا بهي اخفا کیا جاوے *

۱ — ھر ایسي اطلاع جو کسي غرض [خلاف قانون] کے پیش رفت کے لیئے کي جاوے *

۲ — ھر ایسا واقعہ جسکو کسي بیرسٹر یا سوال جواب کنندہ یا اٹرني یا وکیل نے در اثناء اپني ماموري کے مشاھدہ کیا ھو اور اُس سے ثابت ھوتا ھو کہ اُسکي ماموري کے اغاز کے بعد کوئي جرم یا فریب کیا گیا ھی *

اس امر سے کچھہ بحث نہیں ھی کہ اُس واقعہ کي طرف اُسکے موکل نے یا اُسکي طرف سے کسي اَوْر نے اُس بیرسٹر [یا سوال جواب کنندہ] یا اٹرني یا وکیل کو متوجہہ کیا نہیں *

تشریح — جو ذمہ‌داري کہ اِس دفعہ میں بیان کي گئي ھی کام پر ماموري کے موقوف ھونے کے بعد بھي قائم رھیگي *

ترمیم بموجب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ء

تمثیلات

(الف) زید ایک موکل نے اپنے اٹرنی عمرو سے کہا کہ میں نے جعل کیا ھی اور میں جانتا ھوں کہ تم میری طرف سے جوابدھی کرو *

جو کہ جوابدھی منجانب ایسے شخص کے جسکا مجرم ھونا معلوم ھی جرم کا کام نہیں پس ایسی اطلاع کا افشاء ممنوع ھی *

(ب) زید ایک موکل نے اپنے اٹرنی عمرو سے کہا کہ میں ایک دستاویز جعلی کے ذریعہ سے جایداد کا قبضہ حاصل کیا چاھتا ھوں تم اُسکی بناء پر نالش رجوع کرو *

یہہ اطلاع ایک غرض مجرمانہ کی پیش رفت کے لیئے کی گئی ھی اِسلیئے افشا اُسکا ممنوع نہیں ھی *

(ج) زید پر الزام غبن کا کیا گیا اور اُسنے عمرو ایک اٹرنی کو اپنی طرف سے جوابدھی کرنے کے لیئے مقرر کیا در اثناء کار روائی مقدمہ عمرو نے دیکھا کہ زید کی بھی حساب میں ایک رقم ایسی داخل ھی جو زید کے نام پر بقدر اُسی مبلغ کے لکھی ھوئی ھی جسکی غبن کا بیان کیا گیا اور وہ رقم اُسکی ماموری کے آغاز کے وقت اُس بھی میں نہ تھی *

جو کہ یہہ ایک ایسا واقعہ ھی کہ اُسکو در اثناء اپنی ماموري کے عمرو نے دیکھا اور اُس سے ثابت ھوتا ھی کہ وہ فریب کارروائي مقدمہ کے شروع ھونے کے بعد کیا گیا اِس لیئے اُسکا افشا ممنوع نہیں ھی *

یہہ دفعہ اِس مصلحت پر مبني ھی کہ اگر صلاح کار قانوني اِطلاع دینے پر مجبور ھوتا تو کبھي کوئي شخص اپنے معاملہ کا حال کسي صلاح کار سے نہ کہہ سکتا اور کوئي شخص عدالت سے ٹھیک طور پر اپنا چارہ‌کار حاصل نکر سکتا ـ لیکن رضامندي صریح موکل سے وہ بیان کر سکتا ھی *

لفظ کسي وقت سے جو کہ متن دفعہ میں استعمال ھوا ھی اُس سے وہ مراد ھی جو کہ تشریح دفعہ هذا میں بیان کي گئي ھی یعني بعد انقضاء رشتہ وکیل و موکل بھي یہہ شرط قید قانوني قائم رھتي ھی *

واضح رھے کہ ھر قسم کے بیانات و معاملات سے یہہ دفعہ متعلق نہیں ھی بلکہ صرف اُن اُمور سے جو کہ اثناء کار منصبي میں ھوں متعلق ھی خواہ قبل اِبتداء نالش اُنکي نسبت ذکر ھوا ھو یا بعد ـ اِس دفعہ میں بیرسٹر و اٹرني و پلیڈر (جسکا ترجمہ سوال جواب کنندہ ھی) و وکیل داخل ھی اور یہہ امر قابل بحث ھی کہ ایا مختار اُنکے حد و تعریف میں آتے ھیں یا نہیں ـ قبل نفاذ ایکٹ هذا ھائي کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا ھی کہ مختار اِسمیں داخل نہیں ھی اور اِس قاعدہ سے مستثني ھی [۲] *

شرایط جو کہ اِس دفعہ کے ساتھہ متعلق کي گئي ھیں وہ محض اِس امر کے لیئے قایم کي گئي ھیں کہ اِس قانون کي وجہہ سے دھوکہ و فریب نہ چھپے *

تمثیلات دفعہ هذا کو پڑھنے سے شرایط کے معني واضح ھونگے اور تشریح متعلق دفعہ ۱۲۳ ـ ایکٹ هذا بھي قابل ملاحظہ ھی [۳] *
شرط اول سے تمثیل (ب) متعلق ھی اور شرط دوم سے تمثیل (ج) *

۲ ملکہ بنام چندرکنت چکر پتي بنگال جلد ۱ صفحہ ۸ فوجداري
۳ دیکھو صفحہ ۳۱۷

← دفعه ۱۲۷ احکام دفعه ۱۲۶ کے مترجمان اور بیرسٹر اور اٹورني اور وکلا اور سوال و جواب کرنے والوں کے محرر یا ملازموں سے متعلق هونگے *

تعلق دفعه ۱۲۷ مترجمان وغیره سے

یهه دفعه اُسي مصلحت پر مبني هی جسپر دفعه ۱۲۶ کیونکه دفعه ۱۲۶ کے قاعده کا کچهه اثر نهوتا اگر ان لوگوں سے جو اکثر وسیله خط و کتابت مابین وکیل و موکل کے هوتے هیں وه قاعده متعلق نه کیا جاتا*

دفعه ۱۲۸ اگر کوئي فریق مقدمه اپني خوشي سے یا اور نهج پر اُسي مقدمه میں اداے شهادت کرے تو وه ایسا متصور نهوگا که اِس سبب سے وه واسطے افشا اُس نوع کے جسکا ذکر دفعه ۱۲۶ میں کیا گیا هی راضي هوا اور اگر کوئي فریق مقدمه یا کارروائي کسي بیرسٹر یا اٹورني [یا سوال جواب کننده ۲] یا وکیل کو بطور گواه کے پیش کرے تو راضي هونا اِس نوع

شهادت ممنوع مرضي سے دینے سے حق اخفا زائل نهیں هوتا

۲ ترمیم بموجب دفعه ۱۰ ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع

کي افشا کي نسبت صرف اُسي صورت میں متصور هوگا جب که وه بیرسٹر یا اٹرني یا وکیل سے ایسے اُمور کي نسبت سوال کرے جنکو در صورت نه کرنے ایسے سوال کے اُسے اختیار ظاهر کرنے کا نهوتا*

اس دفعه میں یهه بات صاف کردي گئي هی که منتفض طلب کرنے سے بیرسٹر وکیل وغیره کي رضامندي نسبت افشاء راز کے نه تصور هوگي جب تک که سوالات نه کیئے جاویں *

ایک مقدمه میں یهه تجویز هوچکا هی که جس مقدمه میں کوئي شخص وکیل هو اُسي مقدمه میں باوجود اسکے که وه سوال و جواب کرتا هی گواهي دے سکتا هی [a] *

دفعه ۱۲۹ کوئي شخص عدالت میں واسطے افشاء اُن اُمور رازداري کے مجبور نکیا جائیگا جنکا مشوره فیمابین اُسکے اور اُسکے مستشار قانوني کے عمل میں آیا هو اِلّا اُس حال میں که وه اپنے تئیں گواه قرار دے اور اُس صورت میں جائز هی که وه واسطے افشاء هر امر کے منجمله اُمور مذکور جو عدالت کو اُسکي شهادت کي

اُمور رازداري جو مستشار قانوني سے کیے گئے هوں

[a] رامچرن ساه بنام بسوانانهه منڈل ویکلي رپورٹر جلد ۵ صفحه ۲۸ ضمیمه

تصریح کے واسطے ضروري متصور هو مجبور کیا جائے نه واسطے کسي اور اُمور کے *

واضح رهے که دفعات ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ متعلق نهیں وکیل وغیرہ سے جبکه وہ بطور گواہ طلب هو — دفعه هذا موکل سے متعلق هی جب وہ بطور گواہ کے پیش هو اور اُسکو وهي استحقاق قانوني عطا کیا هی جو که اُسکے وکیل وغیرہ کو عطا کیا هی — یهه امر صاف نهیں معلوم هوتا که منشاء قانوني سے وهي لوگ مراد هیں جنکا که ذکر دفعات ماسبق میں هوچکا هی یا مختار وغیرہ کل داخل هیں *

دفعه ۱۳۰ کوئي گواہ جو فریق مقدمه نهیں هی اپنے قبالهجات کسي جائداد کے یا کوئي دستاویز جسکے ذریعه سے وہ کسي جائداد پر بطور مرتهن قابض هو یا کوئي دستاویز جسکے پیش کرنے سے احتمال اُسکے مجرم قرار دیئے جانے کا هوتا هو پیش کرنے پر مجبور نکیا جائیگا الا اُس حال میں که اُسنے بذریعه تحریر اُنکے پیش کرنے کا اقرار اُس شخص سے کیا هو جو اُن دستاویزات کو پیش کرانا چاهتا هی یا کسي ایسے شخص سے کیا هو جسکے ذریعه سے وہ شخص دعویدار هی *

پیشي قبالجات مملوکه گواہ

یہہ دفعہ اصل مالک سے متعلق ہی اور دفعہ ۱۳۱ گماشتہ سے — جبکہ بیرسٹر یا وکیل وغیرہ کے قبضہ میں کوئی دستاویز ہو تو دفعہ ۱۲۹ کے بموجب وہ اُسکے معنی افشا کرنے سے بری ہی *

دفعہ ۱۳۱ کوئی شخص ایسی دستاویزات کے پیش کرنے پر جو اُسکے پاس ہوں مجبور نکیا جائیگا جنکے پیش کرنے کے لیئے کوئی اور شخص درصورت اُنپر قابض ہونے کے اُنکے پیش کرنے سے انکار کرنے کا استحقاق رکھتا الا اُس حال میں کہ یہہ شخص آخرالذکر اُنکے پیش کرنے پر راضی ہو *

پیش اُن دستاویزات مقبوضہ گواہ کی جنکے پیش کرنے سے شخص دیگر انکار کر سکتا

دفعہ ہذا سے اُن لوگوں کو جنکی دستاویزات غیروں کے قبضہ میں ہوں قانون نے افشاء راز سے امن دیا ہی — اور ایسی دستاویزات بلا رضامندی اصل شخص کے لازمی طور پر پیش نہیں کرائی جا سکتیں *

دفعہ ۱۳۲ کوئی گواہ کسی سوال کے جواب دینے سے درباب کسی معاملہ متعلقہ امر تنقیح طلب کے کسی نالش یا کسی کارروائی عدالت دیوانی یا فوجداری میں اس وجہہ سے متعذر نہوگا کہ اُس سوال

غیر متعذری گواہ سوالات مستوجب افشاء جرم سے

کے جواب دینے سے وہ گواہ مجرم تھریگا یا وہ جواب صراحتاً یا من وجہ باعث اُسکے مجرم تھرائے جانے کا ہوگا یا اُسکو کسي قسم کي سزا یا تاوان کا مستوجب کریگا یا صراحتاً یا من وجہ باعث اُسکے مستوجب سزا یا تاوان ہونیکا ہوگا *

مگر شرط یہہ هی کہ کوئي گواہ اُس جواب سے جسپر وہ مجبور کیا جائے مستوجب گرفتاري یانالش فوجداري کا نہوگا اور نہ وہ کسي مقدمہ فوجداري میں بمقابلہ اُسکے ثبوت میں پیش کیا جائیگا بجز اُس مقدمہ فوجداري کے جو بذریعہ اُسي جواب کے جھوتي گواهي دینے کي علت میں ہو *

اس دفعہ میں دو اُمور قابل لحاظ هیں *

۱ — سوال متعلق کسي امر تنقیح طلب کے هو *

۲ — یہہ کہ وہ شہادت جو کہ وہ ادا کرے حسب شرط متعلقہ دفعہ هذا کسي کارروائي فوجداري میں اُسکے مقابلہ پر استعمال نہیں ہو سکتي سوائے اُس حالت کے کہ اُسپر مقدمہ دروغ حلفي قائم کیا جاے — لیکن یہہ شرط مقدمات دیواني سے متعلق نہیں هی *

دفعہ هذا کے ساتھہ دفعات ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۳۲ ضابطہ فوجداري ایکت ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع قابل ملاحظہ هیں اُنسے معلوم ہوگا کہ اهالیان پولیس کو اختیار نہیں هی گواہ سے جبراً جواب لیں *

دفعه ۱۳۳ شريک کسي جرم

گواهي شريک جرم

کا بمقابله کسي شخص ملزم کے گواه هونيکا مجاز هی اور کوئي حکم به ثبوت جرم محض اسوجهه سے ناجايز نهوگا که وه اُس شريک جرم کے ايسي گواهي کے اعتبار پر صادر هوا جسکي تائيد کسي اور شهادت سے نهيں هوتي هی*

دفعه هذا اُس ضرورت پر مبني هی جو که عدالتوں کو اکثر انفصال مقدمات فوجداري ميں پيش هوتي هی که بلا لئے اظهار شريک جرم کے مطابق حال جرم کا نهيں معلوم هوتا ليکن واضح رهے که گو قانون نے ايسي شهادت کے داخل کرنے کو اور اُسکي بنا پر سزا دينے کو جائز کيا هی تاهم نسبت وقعت شريک جرم کي شهادت کے کچهه نهيں لکها — شريک جرم اکثر وه لوگ هوتے هيں جو که صريح مجرم هونيکي وجهه سے غير قابل اعتبار هوتے هيں اور نيز اُنکو اکثر ايسي وجوهات هوتي هيں که جرم کي نسبت واقعات اس طرح پر جس سے اُنکا خود اپنا يا کسي اور شخص کا جسکو وه بچانا چاهتے هيں بچاؤ هو بيان کريں پس عدالت هاے فوجداري کو از حد احتياط موازنه وقعت شهادت بےتائيدي شريک جرم کي کرني ضرور هی — محض يهه امر که شريک جرم نے نهايت صفائي سے بلا اختلاف اظهار ديا هی کافي وجهه پوري وقعت اِس قسم کي شهادت کي نهيں هی اِس وجهه سے که گو ايک شريک جرم واقعات ٹهيک ٹهيک اور واضح طور پر بيان کرے ليکن ممکن هی که اُن واقعات کو بدلے اِسکے که زيد سے متعلق کرتا عمرو سے متعلق کردے پس سب سے زياده عدالت کو اِسي امر پر غور کرنا چاهئيے که گو فی نفسه واقعات سچ هی هوں تو آيا وه واقعات خاص اُس ملزم سے متعلق

هیں یا نہیں جس سے که شریک جرم گواہ نے اُنکو متعلق کیا هی اور ایسا نہو که بدلے اِسکے که زید سزا پاوے عمرو سزا پا جاوے *

اُصول دفعه هذا ماقبل نفاذ ایکٹ هذا کي بهي عدالت هائي کورٹ کلکته ایک نامي مقدمه میں تجویز کرچکي هی اور اُسي کے موافق ایکٹ هذا نے حکم جاري کیا هی[6] لیکن شریک جرم کي شہادت کو ضعیف سمجھنا چاهیئے یہاں تک که ایک مقدمه میں بلکه بارها یہه تجویز هوچکا هی که جن مقدمات میں تنقیح واقعات کي ذمه جوري کے هوتي هی اور جج بر وقت اختتام شہادت جوري کو یہه بات صریح طور پر نه جتائے که اِس قسم کي شہادت نہایت احتیاط کے ساتھه قابل اعتبار سمجھني چاهیئے تو وہ فیصلہ جوري کا جو بغیر ایسي هدایت کے کیا گیا هو خلاف قانون هی اور جوري کو سماعت واقعات اور تجویز دوبارہ لازمي هی[7] *

دفعه ۱۳۴ واسطے ثبوت کسي واقعه کے کسي مقدمه میں یہه ضرور نہوگا که گواہ کسي خاص تعداد کے هوں *

تعداد گواهان

دفعه هذا اِس اُصول پر مبني هی که اثبات کسي واقعه کا مقدار شہادت پر مبني نہیں هی بلکه وقعت شہادت پر اور یہه امر پہلے بیان هوچکا هی که شہادت سے نتیجه نکالنے کے لیئے عدالت کو کیفیت شہادت پر لحاظ رکھنا چاهیئے نه کمیت پر - لیکن باوجود اِس اُصول مسلمه کے قانوناً کسي حاکم عدالت دیواني کو منصب اِس امر کا نہیں هی که کسي شہادت کو جو که قانوناً قابل ادخال هی محض اِس بنا پر که وہ زاید یا فضول هی داخل نه کرے - اِس اُصول کو حکام پریوي کونسل نے

---

۶ ملکه بنام الهي بخش ویکلي جلد ۵ صفحه ۸۰ فوجداري

۷ ملکه بنام ششي بوشن ویکلي جلد ۹ صفحه ۵۱ فوجداري و ملکه بنام پہدو ویکلي جلد ۸ صفحه ۱۵ فوجداري و ملکه بنام قطب شیخ ویکلي جلد ۶ صفحه ۱۷ فوجداري

تسلیم کیا ھی اور ایک نامی مقدمہ کو اِسی بنا پر واپس بھیجا کہ صدر نے عدالت ضلع کی اِس غلطی کو کہ اُسنے اظہارات گواہان لینے سے انکار کیا درست نہیں کیا تھا [۸] یہہ اُصول ھائی کورٹ کلکتہ نے بھی بارھا تسلیم کیا ھی [۹] اور یہی اُصول مقدمات مال سے بھی متعلق ھی [۱] لیکن فوجداری کے مقدمات میں مجسٹریٹ کو حسب دفعہ ۳۵۹ – ضابطہ فوجداری نسبت طلبی گواہوں کے اختیارات دیئے گئے ھیں وہ دفعہ یہہ ھی *

دفعہ ۳۵۹ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع

اگر مجسٹریٹ کی یہہ راے ھو کہ کسی گواہ کا نام بہ نیت ایذا رسانی یا تعویق تجویز مقدمہ یا اِس نیت سے اسم نویسی میں داخل کیا گیا ھی کہ انجام کار انصاف میں حارج ھو تو جایز ھی کہ وہ شخص ملزم کو حکم دے کہ وہ مجسٹریٹ موصوف کو اِس امر سے مطمئن کرے کہ وجہہ معقول اس امر کے باور کرنے کی ھی کہ اظہار گواہ مذکور کا موثر مقدمہ ھی *

اگر مجسٹریٹ کو امر مذکورہ بالا پر اطمینان نہو تو اُسپر گواہ مذکور کے نام سمن جاری کرنا واجب نہوگا لیکن جن مقدمات میں اُس امر کا شبہہ ھو اُنمیں سے جائز ھی کہ ایسے گواہوں کے نام سمن جاری کردے بشرطیکہ اُسقدر روپیہ جو واسطے اداے اُس خرچہ کے مجسٹریٹ کے نزدیک ضرور ھو جو گواہ کے حاضر کرانے میں صرف ھوگا مجسٹریٹ کے محکمہ میں داخل ھو *

---

۸ جسونت سنگھہ جی اوبھے سنگھہ جی بنام جیت سنگھہ اوبھے سنگھہ جی مورزانڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۳۴۳

۹ راکہلداس منڈل بنام پرتاب چندر ھجرا ویکلی جلد ۱۷ صفحہ ۴۵۵ دیوانی و سوسر سنگھہ بنام راجندرلعل ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۶۴ و راٹی اوجالا کماری دھرجمالی دیبی بنام غلام مصطفی خان ویکلی جلد ۲ صفحہ ۶۰ و رام دین منڈل بنام رام بلب پرمانک بنگال جلد ۲ صفحہ ۱۰ ضمیمہ

۱ وامسن کمپنی بنام ٹھی منڈل ویکلی جلد ۲ صفحہ ۸۳ نظایر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع

لیکن مجسٹریٹوں کو بھي پورا اختیار بلا کسي شرط کے نہیں ھی بلکه صاف صورتہاے مذکور میں قانون نے اختیار دیا ھی اور ایک مقدمه میں جو که مجسٹریٹوں نے گواهوں کے طلب کرنے سے انکار کیا هائي کورٹ کلکته نے یہه تجویز کیا که بے طلبي گواه کے جو فیصله مجسٹریٹ نے صادر کیا وه خلاف قانون ھی [۲] *

دفعه ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ ضابطه فوجداري جنمیں گواهوں کي طلبي کا مقدمات فوجداري میں ذکر ھی قابل ملاحظه ھی —

فصل ۱۰ — اظہار گواهان

دفعه ۱۳۵ ترتیب گواهوں کے

ترتیب پیشي و اظہارات گواهان

پیش کیئے جانے اور اظہار لیئے جانے کي حسب قانون اور دستور عدالت مجریه وقت متعلقه عدالت دیواني اور فوجداري کے هوگي اور جب کوئي ایسا قانون نهو تو عدالت کي تجویز کے موافق هوگي *

گو دفعه هذا میں ذکر ضابطه دیواني و فوجداري کا ھی لیکن ضوابط مذکور میں ترتیب گواهان کي نسبت کوئي حکم صریح نہیں پایا جاتا لیکن عدالت هائي کورٹ کلکته نے یہه قاعده قائم کیا ھی که جس فریق پر جس امر کا بار ثبوت هو وه اپنے گواهوں کا اظہار پہلے سناتا ھی اور بعد اُسکے وه شخص اظہار کراتا ھی جسپر که بار ثبوت نہیں ھی یہي اُصول عموماً عدالت هاے دیواني و فوجداري میں اختیار کیا جاتا ھی گواهوں کے اظہار لینے میں احکام ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ع مرعي رکھنے چاهیئیں —

[۲] رام سہاے چودهري بنام شنکر بہادر بنگال جلد ۹ صفحه ۲۵ ضمیمه

دفعه ۱۳۶ جب دونوں فریق

تجویز نسبت قابل ادخال هونے شهادت کے ذمه حاکم هے

میں سے کوئي کسي امر واقعه کي شهادت گذراننا چاهے تو حاکم عدالت کو جائز هی که جو فریق شهادت گذراننا چاهتا هو اُس سے پوچهے که واقعه مبینه اگر ثابت هو جائے تو کس طور پر متعلق مقدمه هوگا اور حاکم عدالت کے نزدیک اگر وه امر واقعه درصورت ثابت هونے کے متعلق مقدمه هو تو شهادت کا لینا منظور کرے ورنه منظور نکرے *

اگر وه واقعه جسکے ثابت کرنے کي درخواست کیجائے ایسا هو که اُسکي شهادت صرف بشرط ثبوت کسي اور واقعه کے قابل منظوري هو تو یهه واقعه آخرالذکر قبل پیش هونے شهادت واقعه اول الذکر کے ثابت هونا چاهیئے الا اس حال میں که فریق مذکور اُس واقعه کا ثبوت داخل

کرنے کا ذمہ‌دار ہو اور عدالت کو اُسکي ایسي ذمہ‌داري پر اطمینان ہو *

اگر متعلق مقدمہ ہونا ایک واقعہ مبینہ کا منحصر اسپر ہو کہ دوسرا واقعہ مبینہ پہلے ثابت کرایا جاے تو حاکم عدالت کو حسب اپنے اقتضاے راے کے جائز ہی کہ واقعہ اول کي شہادت کا گذرنا قبل ثابت ہونے دوسرے واقعہ کے منظور کرے یا قبل داخل ہونے شہادت واقعہ اول کے شہادت واقعہ ثاني کي طلب کرے *

تمثیلات

(الف) ایک واقعہ متعلقہ مقدمہ کي بابت واسطے ثابت کرنے بیان ایک شخص کے جسکا فوت ہوجانا ظاہر کیا گیا درخواست کي گئي اور وہ بیان بموجب دفعہ ۳۲ کے واقعہ متعلقہ ہی *

یہہ واقعہ کہ وہ شخص مرگیا ہی اُسکے بیان کي شہادت کے گذرنے سے پہلے ثابت ہونا چاہیئے *

(ب) ایک دستاویز کے مضمون کو جسکا کہو جانا بیان کیا گیا بذریعہ نقل کے ثابت کرنے کے لیئے درخواست کي گئي *

یهه واقعه که اصل دستاویز کهوئي گئي هی نقل کے پیش هونے سے پہلے اُس* شخص کو ثابت کرنا چاهیئے جو اُس نقل کو پیش کرنے کي درخواست کرتا هو *

(ج) زید پر یهه الزام رکها گیا که اُسنے ایک شی مسروقه کو مسروقه جانکر لیا هی *

اِس بات کے ثابت کرنے کي درخواست کي گئي که اُسنے اپنے پاس اُس شی کے هونے سے انکار کیا *

متعلق هونا انکار کا اُس شی کي شناخت پر منحصر هی پس عدالت کو اپني راے کے موافق اختیار هی که اُس شخص کا انکار ثابت هونے سے پہلے اُس شی کي شناخت کا ثبوت طلب کرے یا اُس شی کي شناخت سے پہلے اُس شخص کے انکار کے ثابت کیئے جانے کي اجازت دے *

(د) ایک امر واقعه (الف) کے ثابت کرنے کي درخواست کي گئي اور بیان کیا گیا که امر تنقیحي کي وجهه یا نتیجه وهي هی اور چند واقعات درمیاني (ب) و (ج) و (د) ایسے هیں جنکے وجود کا ثابت هونا پیشتر اُس سے ضرور هی که واقعه (الف) وجهه یا نتیجه واقعه تنقیحي کا تصور کیا جاے پس عدالت کو اختیار هی که چاهے واقعات (ب) یا (ج) یا (د) کے ثابت کرنے سے پہلے واقعه (الف) کے ثابت کرنے کي اجازت دے چاهے واقعه (الف) کے ثبوت کي اجازت دینے سے پہلے واقعات (ب) و (ج) و (د) کا ثبوت طلب کرے *

حکم دفعه هذا اختياري هی اور نه لازمي اور اس دفعه کو دفعه ۱۰۳ کے ساتهه پڑهنا چاهيئے خاص کر تمثيلات (الف) و (ب) کے ساتهه *

دفعه ۱۳۷ جو سوال که گواه کا پيش کرنيوالا اُس گواه سے کرے وه فريق اول کا سوال کهلائيگا *

سوال فريق اول

اور جو سوال که فريق ثاني اُسي گواه سے کرے وه سوال فريق ثاني کہا جايگا *

سوال فريق ثاني

جو سوال که بعد سوال فريق ثاني کے گواه کا پيش کرنيوالا گواه سے کرے وه سوال مکرر فريق اول کهلائيگا *

سوال مکرر فريق اول

دفعه ۱۳۸ گواهوں سے ابتدأً سوال فريق اول کا کيا جائيگا بعد ازان اگر فريق ثاني چاهے تو سوال فريق ثاني کا هوگا اور اُسکے بعد اگر فريق حاضر کننده گواه چاهے تو اُسکا سوال مکرر هوگا *

ترتيب سوالات و غرض سوال مکرر فريق اول

سوال فریق اول اور سوال فریق ثاني واقعات متعلقہ کي بابت ہوگا لیکن یہہ ضرور نہیں هی کہ سوال فریق ثاني کا محض اونہیں واقعات کي نسبت هو جنکي گواهي گواہ نے سوال فریق اول پر دي هو *

سوال مکرر فریق اول نسبت تصریح اُن اُمور کے ہوگا جو سوال فریق ثاني میں بیان کیئے جاویں اور اگر کوئي نیا امر باجازت عدالت سوال مکرر فریق اول کي بحث میں پیدا هو تو فریق ثاني کو اختیار هی کہ اُس امر پر پھر سوال کرے *

جسسب احکام دفعہ ۱۳۵ کے اظہار گواهان کے شروع ہوتے هیں اور سوالات

مقصد سوال فریق اول

وہ شخص کرنے شروع کرتا هی جو گواہ طلب کراتا هی غرض ان سوالات سے یہہ هوتي هی کہ جس مد کا وہ گواہ هی اور جن جن اُمور کے ثابت کرنے کے لئے طلب هوا هی وہ عدالت کے روبرو ظاہر کیئے جاویں *

جس اصطلاح کو متن دفعہ ۱۳۷ و ۱۳۸ میں سوال فریق ثاني کہا هی

مقصد سول جرح

اُسکا ترجمہ سوال فریق مخالف یا سوال جرح کرنا بہتر هوا ان سوالات سے اصل مقصود یہہ هوتا هی کہ جو تعلق گواہ کو فریق مقدمہ سے هوتا هی وہ معلوم کریں اُسکي اغراض اُسکي نسبت اُسکے خیالات اُسکا چال چلن اُسکے تعلقات اور اُسکے وہ وسایل جنسے اُسکو علم پہونچا اور وہ طریقہ

جس طرح پر کہ اُسکے واقفیت حاصل کي اور قوت اُسکے حافظہ کي یہہ سب اُمور عدالت کے سامنے واضح طور پر پیش هوں تا کہ اُسکے اظہار کي وقعت معلوم هو اور اگر کہیں نقیض باتیں وہ بیان کرے یا ایسے جوابات دے کہ جنسے اُسکے حافظہ کي قوت معلوم نہو تو اُسکے اظہار کي وقعت کم هوگي — جو لوگ کہ سوالات جرح خوب کرنا جانتے هیں اُنکے سوالات کرنے کے بعد ممکن نہیں کہ گواہ کا صدق و کذب صاف طور پر معلوم نہو جاوے *

متن دفعہ هذا سے واضح هی کہ واقعات متعلقہ کي نسبت جو سوال دل چاهے وہ سوال جرح کنندہ کر سکتا هی اور یہہ اُصول هائي کورت کلکتہ نے مانا [۲] هی علاوہ اسکے دفعہ ۱۲۶ ایکت هذا قابل ملاحظہ هی *

وسعت سوال جرح

سوالات جرح کا ایک ایسا حق مستقل هی کہ کوئي شہادت کسي شخص کے مقابلہ پر داخل نہیں هو سکتي جبتک کہ اُسکو ایک منصب سوال جرح کرنیکا نہ ملا هو [۳] اور دفعہ ۳۳ کا بھي اُصول یہي هی *

سوال مکرر فریق اول سے غرض اُن امور کے مطلب صاف کرنے کي هوتي هی جو کہ فریق ثاني نے سوالات جرح کے ذریعہ سے عدالت کے سامنے پیش کیئے اور جبکہ سوالات مکرر فریق اول میں کوئي نئے امور داخل کیئے جاویں تو فریق مخالف کو باجازت عدالت پھر اختیار سوال جرح کرنیکا هی ضابطہ فوجداري کي دفعات ۱۹۱ و ۲۱۴ و ۲۴۷ قابل ملاحظہ هیں *

مقصد سوال مکرر فریق اول

دفعہ ۱۳۹ جو شخص کہ دستاویز کے پیش کرنے کے لیئے طلب کیا جاے وہ محض اِس

سوالات جرح اُس شخص سے جو بغرض پیش کرنے دستاویز کے طلب هوا هو

[۲] ملاکہ بنام ایشان دت بنگال جلد ۹ صفحہ ۸۸ ضمیمہ

[۳] رام بخش لال بنام گوري موهن سہاے بنگال جلد ۳ صفحہ ۲۷۳ دیواني و گوراچن سرکار بنام رام نراین چودهري ویکلی جلد ۹ صفحہ ۵۸۷ دیواني

جانت سے کہ اُس دستاویز کو پیش کرے گواہ
نہیں هو جاتا هی اور تا وقتیکہ وہ بطور
گواہ نہ طلب کیا جاے اُس سے سوال
طرفثانی کا نہیں هو سکتا هی *

حسب احکام ضابطہ دیوانی کے هر شخص کو جسپر کہ سمن واسطے طلبی دستاویز کے جاری هو اختیار هی کہ خود آوے یا اُس کو پیش کراوے سمن کی تعمیل کافی هوگی *

دفعہ ۱۳۰ جو گواہ کہ چال چلن کی بابت هو اُس سے سوال فریق ثانی اور سوال مکرر فریق اول هوسکتا هی *

گواہ چال چلن

یہہ دفعہ صرف تصریح کے لیئے هی لازمی نہیں هی *

دفعہ ۱۳۱ ایسا سوال جس سے وہ جواب نکلتا هو جو پوچھنے والا اُسکا چاهتا هی یا جسکی اُمید رکھتا هی وہ سوال موصل الی المقصود کہلائیگا *

سوال موصل الی المقصود

تعریف سوال موصل الی المقصود جسکو سوال هدایتی کہنا بہتر ہوتا متن دفعہ ہذا میں مندرج هی اور پہچان اُسکی یہہ هی کہ جسکے جواب میں [illegible] جواب سے [illegible] مثلاً —

تم دهلي کے رهنیوالے هو *
تمهارا نام زید هی *
تم عمرو کے نوکر هو *

یهه سب هدایتي سوالات هیں اور ان سے بدلے اسکے که کچهه اطلاع حاصل هوتي هو در حقیقت سوال کننده خود اطلاع بخشتا هی *

دفعه ۱۴۲ سوالات موصل

الی‌المقصود کي نسبت اگر فریق ثاني اعتراض کرے تو وه سوال فریق اول میں یا سوال مکرر فریق اول میں بجز اجازت عدالت کے اور نهج پر نه پوچھے جائیں *

سوالات هدایتي کب نہیں کیئے جا سکتے

عدالت سوالات موصل الی‌المقصود کي اجازت اُن اُمور کي بابت دیگي جو که مقدمه کے مبادیات یا غیر متنازعه فیه هوں یا عدالت کي راے میں پهلے بوجهه کافي ثابت هو چکے هوں *

دفعه ۱۴۱ میں نوعیت سوال هدایتي کي بیان هو چکي هی اور قاعده عام یهه هی که کوئي شخص اپنے خود گواه سے هدایتي سوال نہیں کرسکتا لیکن جیسا که فقره ثاني دفعه هذا سے ظاهر هوتا هی اور نیز حسب منشاء دفعه ۱۵۴ عدالت کو اختیار اجازت دینے اس قسم کے سوالات کا دیا گیا هی اُس دفعه میں وه اجازت صرف بمفصلهٔ ذیل تین صورتوں میں جایز کي گئي هی *

۱ نسبت مقدمه کے مبادیات یعني تمهیدي امور کے *

۲ نسبت اُن امور کے جو فریقین کو تسلیم هیں *

۳ جو امور که عدالت کي راے میں کافي ثابت هو چکے هیں *

وجهه اِس قسم کي اجازت دینے کي یهه هی که هدایتي سوال سے شهادت کم عرصه میں لیجاتي هی اور اس لیئے اس قاعده کے قائم کرنے سے نه تو انصاف کرنے میں کچهه خلل واقع هوتا هی اور نه عدالت کا وقت ضایع هوتا هی مثلا کسي شخص کو بلا کر گواه سے پوچهنا که یهه فلاں شخص هی یا نهیں ایک هدایتي سوال هی لیکن اس قسم کے سوال کي اجازت اس لیئے دي گئي هی که حلیه بیان کرنا ایک طول طویل طریقه پر هو سکتا هی اور بعض دفعه جبکه گواه کي یاد سے ایک بات نکل گئي هو لیکن اُسکے روبرو اُسکا ذکر کرنے سے اُسکو یاد آ جاوے تب بهي سوالات هدایتي کي اجازت حسب اختیار خود عدالت دے سکتي هی مثلا کسي شخص کو کسي دوکان کے شرکاد کا نام نه معلوم هو تو اُسکے سامنے نام لیکر یهه پوچها جا سکتا هی که یهه اُسکے شریک هیں یا نهیں یهه اُسي اصول پر مبني هی جسپر که دفعه ۱۵۹ مبني هی *

اسي طرح پر جبکه کسي گواه کو اُسکے بیان پر جهٹلانا منظور هو تو اُسکا بیان سابق دوهرا کر بیان کیا جا سکتا هی *

دفعه ۱۴۳ سوالات موصل الی المقصود فریق ثاني کے سوال میں پوچهے جاسکتے هیں *

سوالات هدایتي کب لیئے جاسکتے هیں

دفعه هذا کے متعلق کرنے کے لئے تعریف سوال هدایتي مندرجه دفعه ۱۴۱ کو مد نظر رکهنا چاهیئے — سوال هدایتي سے مراد یهي هی که هر سوال فریق مخالف اس طرح پر کرے که گواه کو صرف هاں یا نه کهنا پڑے اور نه اس قسم کے سوالات کي اجازت دي جا سکتي هی که جو ایک

ایسے خیال پر مبنی ہوں کہ گویا کوئی واقعہ ثابت ہو چکا ہی جو کہ درحقیقت ثابت نہیں ہو چکا ہی اور نہ اسطرحپر سوال کرنا چاہیئے کہ گواہ کو خواہ مخواہ دہوکا لگے اور اس طرحپر سوال کیا جاوے کہ فلاں بات تو آگے کہہ چکا ہی جو کہ درحقیقت وہ نہیں کہہ چکا *

دفعہ ۱۴۴ کسي گواہ سے جب

اظہار گواہ نسبت مضمون دستاویزات

کہ وہ اِظہار دیتا ہو یہہ پوچھا جا سکتا ہی کہ کوئي معاہدہ یا عطیہ یا اور انتقال جایداد جسکي بابت وہ اداے شہادت کرتا ہی کسي دستاویز میں مندرج ہی یا نہیں اور اگر وہ یہہ کہے کہ مندرج ہی یا وہ نسبت مضمون کسي دستاویز کے کچھہ بیان کرنے کو ہو جسکا پیش کرنا عدالت کي راے میں مناسب معلوم ہو تو فریق مخالف کو یہہ عذر کرنا جایز ہی کہ جب تک وہ دستاویز پیش نہ کیجائے یا جب تک وہ واقعات ثابت نہوں جنسے فریق پیش کنندہ گواہ مذکور شہادت منقولي کے داخل کرنے کا مستحق ہو وہ گواہ اداے شہادت نکرے *

تشریح — گواہ کو جائز ہی کہ جو بیانات اور اشخاص نے بابت مضمون دستاویزات کے کیئے ہوں اگر وہ فی نفسہ واقعات متعلقہ ہیں تو اُنکی زبانی شہادت دے *

تمثیل

سوال یہہ ہی کہ زید نے عمرو پر حملہ کیا یا نہیں *

بکر یہہ اظہار دیتا ہی کہ اُس نے زید کو خالد سے یہہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ عمرو نے ایک خط میں میری نسبت اتہام سرقہ کا لکھا ہی اور میں اُس سے بدلا لونگا یہہ بیان واقعہ متعلقہ ہی اس واسطے کہ اُس سے زید کے لیئے وجہہ تحریک حملہ کرنے کی پائی جاتی ہی پس اس بات کی گواہی دی جاسکتی ہی گو اور کوئی شہادت بابت اُس خط کے نہ دی جائے *

دفعہ ھذا کا اثر یہہ ہی کہ فریقین مقدمہ کو منصب اُن اعتراضات کے لازمی طور پر پیش کرنے کا ہی اور اُن قواعد کی تعمیل کرانے کا استحقاق ہی جو کہ حسب شرائط دفعہ ۹۱ و ۹۲ — اُنکو حاصل ہیں دفعات مذکور کی تعمیل ضرور ہی گو فریقین عذر پیش کریں یا نکریں *

نمبرہ آخر دفعہ ۱۶۵ ایکٹ ھذا و دفعہ ۲۵۶ ضابطہ فوجداری قابل ملاحظہ ہیں *

دفعه ۱۴۵ گواہ سے فریق ثانی نسبت اُن بیانات سابقه کے جو اُسنے بذریعه تحریر کیئے

سوالات جرح نسبت بیانات سابقه جو تحریر میں کیئے گئے هوں

هوں یا وه بضبط تحریر لائے گئے هوں اور امور تحقیق طلب سے متعلق هوں اُس تحریر کے دکھلانے یا اُس کے ثابت کیئے جانے کے بدون سوال کر سکتا هی لیکن جس حال میں که بذریعه اُس تحریر کے اُس گواه کی تردید مقصود هو تو قبل ازانکه وه تحریر ثابت کی جائے اُس گواه کو اُس تحریر کے اُن مضامین کا خیال کرانا چاهیئے جن کے ذریعه سے اُس کی تردید کرنی مقصود هی *

دفعه هذا میں صرف یهه امر قابل غور هی که جب کبھی گواه سے سوال جرح نسبت اُسکے بیان سابق کے جو که اُسنے لکھا هو مثلا کوئی خط یا دستاویز یا جو که بضبط تحریر لایا گیا هو مثلا اُسکا اظهار سابق کیا جاوے تو اُسکو جتا دیا جاوے که وه ایسا بیان پیشتر کر چکا هی *

دفعه ۱۴۶ جب کسی گواه سے فریق ثانی سوال کرے تو اُس کو علاوه سوالات متذکره دفعه ماسبق کے هر ایسا سوال

کونسے سوالات جرح جایز هیں

پوچھا جا سکتا ہی جس سے اُمور مفصلہ ذیل حاصل ہوتے ہوں —

(۱) اُس کی صداقت کا امتحان *

(۲) یہہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ کون ہی اور کس حیثیت کا ہی *

(۳) تزلزل اُس کے اعتبار میں اُسکے چال چلن میں نقص پیدا کرنے سے گو کہ ایسے سوالات کے جواب میں صراحتاً یا من وجہہ وہ گواہ مجرم ٹہرے یا اُس پر کوئی سزا یا تاوان عاید ہو یا صراحتاً یا من وجہہ سزا یا تاوان کے عاید ہونے کی طرف منجر ہو *

جن اُمور کا ذکر دفعہ ہذا میں ہی وہ ماسواے اُن اُمور کے ہیں جنکا ذکر فقرہ دوم دفعہ ۱۳۸ میں ہوچکا ہی یعنی ماسواے واقعات متعلقہ کے ہیں اور اغراض مذکورالصدر کے لیئے سوالات جرح ہوسکتے ہیں — لیکن اس اجازت سے یہہ مطلب نہیں ہی کہ گواہ سے سوالات بےمحل اور غیرمتعلق کیئے جاویں کہ جس سے غرض اُس سے تفضیح کہلانیکی نہو کیونکہ سواء اُن صورتوں کے جنکا ذکر دفعہ ۱۵۳ میں ہی اُن سوالات کے خلاف جو کہ صرف بغرض ہلانے اعتبار کے کیئے جاتے ہیں شہادت نہیں لیجا سکتی اور نہ حسب دفعہ ۱۵۵ ضمن ۳ کوئی ایسی شہادت نقیض گذر سکتی ہی جسکے خلاف شہادت دینے کا منصب نہو *

نسبت قائم کرنے وقعت اظہار گواہان کے پریوي کونسل نے یہہ تجویز کیا هی که عدالت اپیل کو رائے عدالت ابتداء سے اختلاف کرنے میں نہایت احتیاط کرني چاهیئے کیونکه عدالت ابتدائي کو هر قسم کے موقع تحریر بیان گواهان وغیرہ سے وقعت اُسکے قایم کرنے کے موقع ملتے هیں اور جو اپیل که محض اظہارونکے نامعتبر هونے کي بناء پر هی وہ اکثر کمزور اپیل هوتا هی *

دفعہ ۱۴۷ اگر کوئي ایسا سوال کسي امر متعلقہ مقدمہ یا کارروائي سے علاقہ رکھتا هو تو احکام دفعہ ۱۳۲ کے اُس سے متعلق هونگے *

گواہ سوال کے جواب دینے پر کب مجبور هی

دفعہ هذا ایک گونہ مشابہ دفعہ ۱۳۲ کے هی لیکن واضح رهے که احکام دفعہ ۱۳۲ متعلق هیں صرف اُن واقعات سے جو اُمور تنقیح طلب سے متعلق هوں اور دفعہ هذا اُسي حکم کو تمام واقعات سے جو متعلق مقدمہ هو خواہ تنقیح طلب هوں یا نہوں متعلق هی *

دفعہ ۱۴۸ اگر کوئي ایسا سوال کسي ایسے امر سے علاقہ رکھتا هو جو مقدمہ یا کارروائي سے متعلق نہیں هی بجز اسیقدر کے که اُس گواہ کے چال چلن کو عیب لگانے سے اُس کے اعتبار میں خلل ڈالے تو عدالت تجویز کریگي که گواہ اُس کے

اختیار عدالت نسبت جواز سوال و مجبوري گواہ جواب دینے پر

جواب دینے پر مجبور کیا جائے یا نہیں اور اگر مناسب جانے تو گواہ کو مطلع کرے کہ اُس سوال کا جواب دینا اُس پر لازم نہیں ہی مگر اس اختیار پر عمل کرنے میں عدالت کو لازم ہی کہ اُمور مفصلہ ذیل کو ملحوظ رکھے :—

(۱) ایسے سوالات اُس صورت میں مناسب ہیں جب کہ وہ اس نوع کے ہوں کہ صداقت اُس الزام کی جو اُن سے عاید ہوتا ہو گواہ کے اعتبار کی نسبت اُس معاملہ میں جس کی وہ گواہی دیتا ہو عدالت کی راے بدرجہ عظیم بدل جاے *

(۲) ایسے سوالات اُس صورت میں نامناسب ہیں جب کہ وہ الزام جو اُن سے عاید ہوتا ہو ایسے معاملات زمانہ بعید یا ایسی قسم کے معاملات سے علاقہ رکھتے ہوں کہ صداقت اُس الزام کی گواہ کے اعتبار کی نسبت اُس معاملہ میں جس کی وہ

گواهي دیتا هو عدالت کي راے کو نه بدلے۔ یا بدرجه خفیف بدلے *

(۳) ایسے سوالات اُس صورت مین نا مناسب هین جب که اُس کي شهادت کي ضرورت اُس قدر نهو جتنا بڑا اُس کے چال چلن کي نسبت اُن سے الزام پیدا هوتا هو *

(۴) عدالت کو اختیار هی که اگر مناسب جانے تو جواب دینے مین گواه کے انکار سے یهه استنباط کرے که اگر وه جواب دیتا تو مفید نهوتا *

دفعه هذا میں یهه بات گویا فرض کرکے که تمهید متعلق سوالوں کے جواب دینے هی کوئي گواه مجبور نهیں هو سکتا یهه قاعده قرار دیا گیا که اگر سوالات نسبت چال چلن کے کیئے جاویں تو عدالت کو اختیار هوگا که یهه تجویز کرے که کونسے سوالوں کا جواب دینا اُسکو لازمي هی اور کونسے کا نهیں – پهر دفعه ۱۵۳ میں یهه قرار دیا گیا هی که ایسے سوالوں کي حقیقت جو که صرف گواه کے چال چلن کي نسبت هون شهادت نهیں گذر سکتي اسلیئے که چال چلن گواه صرف اُسکي وقعت قائم کرنے کے لیئے ضروري هی اور درحقیقت اُمور متعلقه اور واقعات مقدمه کے متعلق نهیں *

یهه الفاظ متن دفعه هذا که (جو مقدمه یا کارروائي سے متعلق نهیں هی بجز اسقدر کے که اُس گواه کے چال چلن کو عیب لگانے سے) وه مراد هی جسکا که پهر ذکر دفعه ۱۵۳ میں اُن الفاظ کے ساتهه کیا گیا هی – (جو تحقیقات سے صرف اسقدر تعلق رکهتا هو که اُس کے چال چلن میں نقص ظاهر هونے سے اُس کے اعتبار کے تزلزل کي طرف منجر هو) *

نسبت فقره آخر دفعه هذا کے ملاحظه کرو تمثیل (۵) دفعه ۱۴ *

دفعه ۱۴۹ ایسا سوال جس کا ذکر دفعه ۱۴۸ میں هوا نه پوچها جانا چاهیئے الا اُس حال میں که پوچهنے والے کي دانست میں بوجهه معقول یهه ثابت هو که جو الزام اُس سے عاید هوتا هی وه واجبي هی *

نا جوازي سوالات نا معقول

تمثیلات

(الف) ایک بیرسٹر سے ایک اٹوني یا وکیل نے کہا که گواه جسکي گواهي اهم هی ڈکیت هی پس یهه وجهه معقول اُس گواه سے اس سوال کے پوچهنے کي هی که تم ڈکیت هو یا نهیں *

(ب) ایک شخص نے ایک وکیل سے عدالت میں یهه کها که گواه جسکي گواهي اهم هی ڈکیت هی اور وکیل نے جو اُس شخص سے وجهه پوچهي تو اُسنے وجوه اپنے بیان کے صداقت کي حسب اطمینان بیان کیں پس یهه وجهه معقول اس بات کي هی که اُس گواه سے یهه سوال کیا جائے که تم ڈکیت هو یا نهیں *

(ج) ایک گواه سے جسکا کچهه حال معلوم نهیں اتفاقاً یهه پوچها گیا که تم ڈکیت هو پس اِس صورت میں کوئي وجهه معقول ایسے سوال کي نهیں هی *

(د) ایک گواہ کا کچھہ حال معلوم نہیں ھی مگر جب اُس سے یہہ پوچھا گیا کہ تمہاري معاش کیا ھی اور کس طور پر بسر کرتے ھو تو اُس نے جواب قابل اطمینان نہ دیئے پس یہہ وجہہ معقول اس سوال کي ھی کہ کیا تم ٹھگیت ھو *

تمثیلات دفعہ ھذا سے یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ وجہہ معقول سے مراد ھی کہ جس سے شبہہ پیدا ھوتا ھو اور اُس سے ایسي وجہہ مراد نہیں کہ جسپر مختلف حالات میں کوئي شخص شبہہ یا الزام لگاوے پس وکیل کو جبکہ نسبت چلن گواہ کے سنا ھو اختیار ھی کہ ایسے سوالات کرے یہانتک کہ گواہ جواب ناقابل اطمینان دینا کافي وجہہ اس قسم کے سوالات کي ھی *

قاعدہ عدالت ایسي صورت میں کہ جب سوال بلا وجہہ معقول پوچھا جاوے

دفعہ ۱۵۰ اگر عدالت کي یہہ راے ھو کہ کوئي سوال بلا وجوہ معقول پوچھا گیا تو اُسکو اختیار ھی کہ اگر کسي بیرسٹر یا سوال جواب کنندہ یا وکیل یا اٹرني نے کیا ھو تو کیفیت حالات مقدمہ عدالت ھائي کورٹ یا اور حاکم کو جسکا کہ وہ بیرسٹر یا سوال جواب کنندہ یا وکیل یا اٹرني اپنے اُس پیشہ میں ماتحت ھو بھیجے *

دفعہ ۱۵۱ عدالت کو جائز ہی

سوالات فحش و تہتک آمیز

کہ جن سوالات یا استفسارات کو فحش یا تہتک آمیز سمجھے اُنکی ممانعت کرے گو کہ وہ سوالات یا استفسارات کچھہ تعلق اُمورات نزاعی مرجوعہ عدالت سے رکھتے ہوں الا اُس حال میں کہ اُنکو واقعات تنقیحی سے علاقہ ہو یا ایسے اُمور سے جنکا جاننا واسطے تجویز اور غور اس امر کے ضروری ہو کہ واقعات تنقیحی کا وجود ہی یا نہیں *

دفعہ ۱۵۲ عدالت کو لازم ہی

سوالات موجب رنج و توہین

کہ جو سوالات اُسکے دانست میں توہین یا رنج دینے کے لیئے ہوں یا عدالت کے نزدیک ایسے ہوں کہ گو فی نفسہ مناسب ہیں مگر اُنکے طرز سے بلا ضرورت باعث خشم انگیزی ہونگے اُنکی ممانعت کرے *

يهه تينوں دفعات اِس غرض سے قائم كي گئي هيں كه صاف طرح پر وكلاء هر درجه كو أن سوالات كے كرنے ميں جو كه بغرض گواه كے چال چلن دريافت كرنے كے ليئے كيئے جاويں يهه معلوم رهے كه كس قسم كے سوالات كرنيكا أنكو اختيار هى اور كس قسم كا نهيں اور عدالت كو اختيار ديا گيا هى كه ايسے سوالات سے منع كرے جو كه ناحق رنج ديں *

تخريج شهادت جو بغرض تكذيب جوابات متعلق صداقت گواه پيش كي جاوے

دفعه ۱۵۳ جب كسي گواه سے كوئي ايسا سوال پوچها جائے اور وه اسكا جواب دے جو تحقيقات سے صرف اسقدر تعلق ركهتا هو كه اُسكے چال چلن ميں نقص ظاهر هونے سے اُسكے اعتبار كے تزلزل كي طرف منجر هو تو اُسكي ترديد ميں كوئي شهادت نه گذراني جائيگي ليكن جس حال ميں كه وه جهوتا جواب دے تو من بعد جهوتي گواهي دينے كا الزام اُسپر عايد هوگا *

مستثنى ۱ — اگر كسي گواه سے پوچها جائے كه وه پيشتر كسي جرم كا مجرم ثابت هوا تها يا نهيں اور وه اُسكا اقبال نكرے تو اُسپر پيشتر كا جرم ثابت هونے كي شهادت گذر سكتي هى *

مستثنی ۲ — اگر گواہ سے کوئي ایسا سوال پوچھا جائے جس سے اُسکے بلا طرفدار ہونے پر حرف آتا ہو اور وہ اُن واقعات سے جو اُس سوال سے نکلتے ہوں اِنکار کرے تو جایز ہی کہ اُسکي تردید کیجائے *

تمثیلات

(الف) ایک بیمہ کرنے والے پر دعوی کیا گیا اور اُس کي جوابدهي اس نہج پر کي گئي کہ وہ مبني بر فریب ہی *

مدعي سے پوچھا گیا کہ پہلے معاملہ میں تمنے دعوی مبني بر فریب کیا تھا یا نہیں اُسنے انکار کیا *

شہادت واسطے ثبوت اس امر کے پیش کي گئي کہ اُسنے ایسا دعوي کیا تھا *

یہہ شہادت قابل منظوري نہیں ہی *

(ب) ایک گواہ سے پوچھا گیا کہ وہ بد دیانتي کي علت میں عہدہ سے موقوف کیا گیا تھا یا نہیں اُسنے انکار کیا *

شہادت واسطے ثبوت اس امر کے پیش کي گئي کہ وہ بعلت بد معاملگي کے موقوف کیا گیا تھا *

یہہ شہادت قابل منظوري نہیں ہی *

(ج) زید نے کہا کہ فلاں تاریخ اُسنے عمرو کو لاهور میں دیکھا تھا زید سے پوچھا گیا کہ وہ اُسي تاریخ کو کلکتہ میں تھا یا نہیں اُسنے انکار کیا *

شہادت یہہ بات ثابت کرنے کے لیئے پیش کي گئي کہ زید اُس تاریخ کو کلکتہ میں تھا *

یہہ شہادت قابل منظوري هی نہ بایں وجہہ کہ اُس سے تردید ایسے واقعہ کي هوتي هی جس سے اُس کا اعتبار جاتا رهے بلکہ اس وجہہ سے کہ اُس سے تردید اس واقعہ مبینہ کي هوتي هی کہ عمرو تاریخ تحقیق طلب کو لاهور میں دیکھا گیا تھا *

ان مقدمات میں سے هر ایک میں اگر گواہ کا انکار جھوتا هو تو اُسپر جھوتي گواهي دینے کا الزام عاید هو سکتا هی *

(د) زید سے پوچھا گیا کہ تمھارے خاندان اور عمرو کے خاندان سے جسکے خلاف وہ گواهي دیتا هی ایسا فساد هوا تھا یا نہیں جس میں خونریزي هوئي *

اُسنے انکار کیا پس جایز هی کہ اُس کي تردید اس بناء پر کي جائے کہ یہہ سوال اُس کي طرفداري کے ظاهر هونے کي طرف منجر هوتا هی *

دفعہ هذا کے ساتھہ دفعہ ۱۴ کي تمثیلات (ن) و (س) و نیز دفعہ ۱۵ ایکت هذا ملاحظہ کرنے کے لیئق هیں *

دفعہ ۱۵۴

سوالات فریق مقدمہ خود اپنے گواہ سے

عدالت کو بحسب اپني اقتضاے راے کے اختیار هی که جو شخص کوئي گواہ پیش کرے اُسے اجازت ایسے سوالات کرنے کي دے جو که فریق مخالف اپني طرف سے کرسکتا هو *

جو اختیار که حسب منشاء دفعہ هذا کے عدالت کو دیا گیا هی اُن صورتوں سے متعلق هی جنمیں که جو شخص ایک فریق مقدمہ کا گواہ بن کر آتا هی اُسي فریق کے خلاف عداوتاً شہادت دے ایسا خاص کر ایسي صورتوں میں هوتا هی جب که ایک فریق دوسرے فریق کو بطور اپنا گواہ قرار دیکر طلب کراتا هی تو ایسی صورت میں ظاهر هی که اظہار گواہ کا خلاف هوگا اور اِس وجہہ سے عدالت کو اختیار هی که ایک فریق مقدمہ کو خود اپنے گواہ سے سوالات جرح کرنیکے اختیارات دے — علاوہ خود فریق مقدمہ کے بعضی ایسي صورتیں بھي هو سکتي هیں که مدعیوں گواہ بوجہہ خاص حالات کے مخالف اُس فریق کے گواهي دے جسنے اُسکو طلب کرایا هی ایسي صورت میں بھي عدالت کو سوالات بھی کرنے دینے کا اختیار هی *

دفعہ ۱۵۵

اعتراض گواہ کی معتبري پر

گواہ کے اعتبار پر فریق مخالف یا بمنظوري عدالت کے وهي فریق جو اُسے پیش کرے حسب مفصلہ ذیل اعتراض کر سکتا هی :—

(۱) بشهادت اُن اشخاص کے جو اس بات کي گواهي دیں که جو کچهه وہ اُس گواہ کي نسبت پهلے سے جانتے هیں اُسکي وجهه سے وہ اس گواہ کو نامعتبر سمجهتے هیں *

(۲) به ثبوت اس امر کے که گواہ نے رشوت لي هی یا اُسنے رشوت کے دیئے جانیکو قبول کیا هی یا اور کوئي ترغیب ناجایز واسطے اداے شهادت کے اُسکو هوئي هی *

(۳) به ثبوت بیانات سابقه کے جو مغائر کسي جزو اُسکي ایسي شهادت کے هوں جسکي تردید هوسکتي هی *

(۴) جب ایک شخص پر نالش زنا بالجبر یا اقدام زنا بالجبر کي هو تو یهه ثابت کرنا جائز هی که مدعیه عموماً فاحشه هی *

تشریح ـــ جو گواہ که کسي اور گواہ کو ناقابل اعتبار ظاهر کرے اُسے جائز

نهیں هی که جس فریق نے اُسکو پیش کیا
هو اُسکے سوال پر وہ اپنے اس باور کرنے
کي وجوہ بیان کرے لیکن فریق ثاني اپنے
سوال میں اُس سے وجوہ طلب کرسکتا هی
اور جو جواب وہ دے اُسکي تردید نہیں
هوسکتي گو که در صورت جھوتے هونے اُن
جوابات کے اُسپر من بعد جھوتي گواهي
دینے کا الزام عائد هو *

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو پر بابت قیمت اُن اجناس کے جو عمرو کے هاتهه بیچي گئي تهیں اور اُسکو حواله کردي گئي تهیں نالش کي بکر نے کہا که اُس نے وہ مال عمرو کے حوالے کردیا *

شہادت به ثبوت اِس امر کے پیش کي گئي که پیشتر ایک مرتبه اُسنے یهه کہا تها که میں نے مال عمرو کو حوالے نہیں کیا تھی یهه شہادت قابل منظوري هی *

(ب) زید بعلت قتل عمد عمرو کے ماخوذ هوا *

بکر نے کہا که عمرو نے بر وقت فوت هونے کے یهه ظاهر کیا تها که زید نے عمرو کو وہ زخم لگایا تها جس سے وہ مرگیا شہادت اِسي امر کے ثابت کرنے کے لیئے پیش

کي گئي که ایک مرتبه پیشتر بکر نے کہا تھا که زید نے زخم نہیں لگایا یا یہه که اُسکے سامنے نہیں لگایا گیا *

یہه شہادت قابل منظوري هی *

تشریح دفعه هذا متعلق ضمن اول دفعه هذا سے هی اور ضمن ۲ دفعه هذا کے ساتھه مستثنی ۲ دفعه ۱۵۳ پڑهنا چاهیئے —— نسبت نمبر ۳ کے یہه امر لازمي هی که اگر وہ بیان کسي تحریر نوشته گواہ میں مندرج هو تو قبل اِسکے که تردید کي جاے دفعه ۱۴۵ کي تعمیل کرني چاهیئے یعني یہه که گواہ کي توجهه اُس تحریر کي طرف پہلے مایل کر لي جاوے — نسبت ضمن ۴ کے واضح رهے که یہه ایک خاص صورت هی جسمیں مستغیث عدالت فوجداري کے چال چلن کي نسبت شہادت داخل هو سکتي هی *

دفعه ۱۵۶ جب کوئي گواہ جسکي تطبیق کرني منظور هی شہادت کسي واقعه متعلقه کي دے تو جائز هی که اُس سے اور ایسے واقعات پوچھے جائیں جو اُسنے واقعه متذکرہ بالا کے وقوع کے وقت یا مقام پر یا اُسکے قریب دیکھے هوں مگر ایسي صورت میں که عدالت کي راے میں وہ حالات درصورت ثابت هوجانے کے موٴید گواهي اُس گواہ کے نسبت واقعه متعلقه کے هوں جسکي بابت وہ گواهي دے *

سوالات موٴید بیان گواہ نسبت واقعه متعلق

تمثیل

زید ایک سازشی نے بیان ایک سرقے کا کیا جسمیں کہ وہ شریک تھا اور اُسنے ذکر کئی واقعات کا کیا جو سرقے سے کچھہ تعلق نہیں رکھتے ھیں اور مقام ارتکاب سرقے کی راہ میں آنے اور جانے کے وقت ھوئے تھے *

اِن واقعات کی شہادت خارجی گذر سکتی ھی تا کہ اُسکی گواھی کی، جو نسبت نفس سرقہ مذکور کے ھی تائید ھو *

تعمیل دفعہ ھذا متعلق شہادت اُن شریک جرم سے ھی جنکا اظہار حسب دفعہ ۳۳۷ و ۳۳۸ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع لیا گیا ھو اور ایک مقدمہ میں ھائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ وہ تطبیق جس سے کہ شہادت شریک جرم کی قابل اعتبار قرار پاوے ایسی ھونی چاھیئے کہ جو علاوہ شہادت شریک جرم سے ھو اور مزیدے براٰں وہ تطبیق ایسی ھونی چاھیئے جس سے شہادت شریک جرم کی اُس جزو کی تائید کرتی ھو جس سے یہہ ظاھر ھوتا ھو کہ ملزم بر وقت صدور جرم کے موجود تھا اور اُس جرم کے سرزد ھونے میں شریک تھا ؎ *

دفعہ ۱۵۷ واسطے تائید شہادت

بیانات سابق گواہ کے بغرض تائید اظہار

ایک گواہ کے جائز ھی کہ کوئی بیان سابق اُسی گواہ کا جو اُسی امر واقعہ کے متعلق اُسکے وقوع کے وقت یا اُسکے قریب کیا گیا ھو یا روبرو ایسے حاکم کے کیا گیا ھو جو قانوناً اُس

؎ ملاحظہ فرماؤ مقدمہ بنام مورش پروس ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۶ فوجداری

واقعہ کي تحقيقات کا مجاز ہو ثابت کیا جائے *

دفعہ هذا کے ساتھہ تمثیلات (ي) و (ب) دفعہ ۸ قابل ملاحظہ ہیں *

امورات قابل ادخال نسبت بیانات دفعہ ۳۲ و ۳۳

دفعہ ۱۵۸ جب کوئي بيان جو حسب دفعہ ۳۲ یا ۳۳ کے واقعہ متعلقہ ہو ثابت کیا جائے تو جائز هی کہ واسطے اُسکے تائید یا تردید کے یا واسطے ضعف یا استحکام معتبري اُس شخص کے جس نے کہ وہ بیان کیا ہو تمام ایسے اُمور ثابت کیئے جائیں جو اُس صورت میں ثابت کیئے جاتے جب کہ وہ شخص بطور گواہ کے طلب کیا جاتا اور بسوال طرفثاني اُس امر کي صداقت کي نسبت انکار کرتا جو کہ اُس سوال کے جواب کي طرف منجر ہوتا ہو *

تازہ کرنا یاد کا

دفعہ ۱۵۹ گواہ کو جائز هی کہ جب اُسکا اظہار ہوتا ہو تو یاد کرنے کے لیئے کسي ایسي تحریر کو معائنہ کرے جو خود اُسے

عین بروقت اُس معاملے کے جسکي بابت اُس سے سوال کیا جائے یا اُسکے بعد اُسقدر عرصہ قلیل میں کي ھو کہ عدالت کي دانست میں وہ معاملہ اُسوقت اُسکو خوب یاد تھا *

گواہ کو ایسے نوشتے کے معائنہ کا بھي اختیار ھی جو کسي اَور شخص نے کیا ھو اور اُس گواہ نے زمانہ مذکورہ بالا کے اندر پڑھا ھو اور بر وقت پڑھنے کے اُسکو صحیح جانا ھو *

کب گواہ نقل دستاویز بغرض تازہ ہونے یاد کے مستعمل کر سکتا ھی

جب گواہ یاد کرنے کے لیئے کسي دستاویز کا معائنہ کرسکتا ھو تو اُسکو جائز کہ باجازت عدالت اُس دستاویز کي نقل کو بھي اُسکام کے لیئے مستعمل کرے بشرطیکہ عدالت کو اطمینان اس امر کا حاصل ھو کہ اصل کے نہ پیش کرنے کي وجہہ کافي ھی *

هر شخص کو بهي جو ماهر کسي فن کا هو اختیار هی که یاد کرنے کے لیئے اُس فن کي کتابوں کو معائنه کرے *

دفعه ۱۶۰ گواه کو ایسے واقعات کي نسبت بهي گواهي دینا جائز هی جو اُس قسم کي دستاویز میں مندرج هوں جسکا ذکر دفعه ۱۵۹ میں هوا یا آنکه اُسکو بصحت خود اُن واقعات کي یاد نهو مگر اس شرط سے که اُسکو یهه یقین هو که وه واقعات اُس دستاویز میں بصحت مرقوم هوئے تهے *

شهادت نسبت واقعات مندرجه دستاویز متذکره دفعه ۱۵۹

تمثیل

ایک بهي کا مرتب رکهنے والا اُن بهي جات میں لکهے هوئے واقعات کي نسبت جنکو وه اپنے کار و بار کے اجراے میں مرتب رکهتا رها هو شهادت دے سکتا هی بشرطیکه وه یهه جانتا هو که وه بهي جات بصحت مرتب رکهي گئي تهیں گو که اُن خاص معاملات مندرجه کو بهول گیا هو *

اُن دفعات کے ساتهه دفعه ۱۱۹ اور ۱۲۶ ضابطه فوجداري ایکت ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع قابل ملاحظه هیں *

استحقاق فریق مخالف نسبت تحریر کے جو بغرض تازگي یاد مستعمل هوئے هو

دفعه ١٦١ هر نوشته جسکا معائنه حسب احکام دو دفعات ملحقه بالا کے کیا جاے لازم هی که اگر فریق ثاني چاهے تو اُسکے روبرو بهي پیش کیا جائے اور اُسکو دکهلایا جائے اور اگر وه فریق چاهے تو اُسکي بابت گواه سے سوال کرے *

پیشي دستاویزا

دفعه ١٦٢ جو گواه که واسطے پیش کرنے کسي دستاویز کے طلب کیا جائے اُسے لازم هی که اگر وه دستاویز اُسکے پاس یا اُسکے اختیار میں هو تو اُسکو عدالت میں لے آئے گو اُسکے پیش کرنے یا قابل منظوري هونے کي نسبت کچهه عذر بهي هو اور جواز اُس عذر کا عدالت تجویز کریگي *

عدالت اگر مناسب سمجهے تو اُس دستاویز کا معائنه کرے الا اُس حال میں که دستاویز مذکور معاملات سرکاري سے

تعلق رکھتي هو یا اُسکو جائز هی که اُسکے قابل منظوري هونے کے باب میں تجویز کرنے کے لیئے اور شہادت طلب کرے *

ترجمه دستاویزات

اگر اس غرض کے لیئے کسي دستاویز کا ترجمه کرانا ضروري هو تو عدالت کواختیار هی که اگر مناسب جانے تو مترجم کو اُسکے مضامین کے اخفا رکھنے کے لیئے هدایت کرے الا اُس حال میں که دستاویز شہادت میں گذر نے والي هو اور اگر مترجم اُس هدایت کي خلاف ورزي کرے تو وہ مرتکب جرم محکومه دفعه ۱۶۶ مجموعه تعزیرات هند کا متصور هوگا *

نسبت فقرہ آخر دفعه هذا کے دفعه ۳۳۰ ضابطه فوجداري ایکٹ ۱۰ سده ۱۸۷۲ ع قابل ملاحظه هی — دفعه ۱۶۶ تعزیرات هند متعلق عدول حکمي افسر سرکاري کے هی *

شہادت میں داخل کرنا دستاویزات طلب شدہ کا

دفعه ۱۶۳ اگر کوئي فریق اس دستاویز کو جسکے پیش کرنے کے لیئے فریق ثاني کو اُس نے اطلاع دي هو طلب کرائے اور وہ دستاویز پیش کي جاے اور وہ فریق جسنے طلب

کرائي هو اُس کا معائنه کرے تو اُسکو لازم هی که اُس دستاويز کو شهادت گردانے بشرطيکه فريق پيش کننده اس بات پراصرار کرے *

دفعه ۱۶۴ اگر کوئي فريق کسي ايسي دستاويز کو جس کے پيش کرنے کے ليئے اطلاع اُسکو دي گئي هو پيش نه کرے تو وه فريق اُس دستاويز کو من بعد بدون رضامندي فريق ثاني يا حکم عدالت کے شهادت ميں نهيں گذران سکتا هی *

ممنوع الادخال هونا اُن دستاويزات کا جنکي پيشي سے انکار هی

تمثيل

زيد نے عمرو پر بناء ايک اقرارنامه کے نالش رجوع کي اور عمرو کو اُسکے پيش کرنے کے ليئے اطلاع دي بروقت تجويز زيد نے اُس اقرارنامه کو طلب کرايا اور عمرو نے اُسکے پيش کرنے سے انکار کيا زيد نے اُسکے مضامين کي شهادت منقولي پيش کي عمرونے اُس اصل اقرارنامه کو واسطے ترديد شهادت منقولي گذرانيده زيد کے يا واسطے ثبوت اس امر کے که اقرار نامه اسٹامپ پر نهيں هی پيش کرنا چاها پس اس صورت ميں وه ايسا مجاز نهيں هو سکتا *

دفعه هذا کے ساتھ دفعه ۶۶ و ۸۹ ايکٹ هذا قابل ملاحظه هيں *

دفعہ ۱۶۵ حاکم عدالت کو اختیار

اختیار عدالت نسبت سوالات و طلبي دستاویزات

ھی کہ واسطے انکشاف یا حصول ثبوت مناسب واقعات متعلقہ کے جو سوال چاھے کسي طور پر کسیوقت کسي گواہ سے یا کسي فریق سے کسي واقعہ متعلقہ یا غیر متعلقہ کي بابت کرے یا واسطے پیش کرنے کسي دستاویز یا کسي شی کے حکم دے اور اھالي مقدمہ یا اُن کے مختاروں کو یہہ استحقاق نہوگا کہ ایسے کسي سوال یا حکم پر عذر کریں اور نہ یہہ کہ بدون اجازت عدالت کے کسي گواہ کے جواب کي بابت جو ایسے سوال پر اُسنے دیا ھو اُس سے کوئي سوال کریں *

مگر شرط یہہ ھی کہ فیصلہ مبني ایسے واقعات پر ھو جو ازروے ایکت ھذا کے واقعات متعلقہ قرار دیئے گئے ھیں اور حسب ضابطہ ثابت کیئے جائیں *

نیز شرط یہہ ھی کہ اس دفعہ کي رو سے کسي حاکم عدالت کو یہہ اختیار نہوگا کہ

کسي گواه کو کسي سوال کے جواب دینے پر یا کسي دستاویز کے پیش کرنے پر مجبور کرے جسکي بابت بموجب دفعات ۱۲۱ لغایت ۱۳۱ — ایکت هذا کے اُسکو استحقاق جواب نه دینے یا پیش نکرنے کا اُسصورت میں حاصل هوتا جب که وه سوال فریق ثاني نے اُس سے کیا هوتا یا وه دستاویز طلب کرائي هوتي نه حاکم عدالت کو ایسے سوال کرنے کا منصب هوگا جو حسب دفعات ۱۴۸ یا ۱۴۹ کے کسي اَور شخص کو کرنا نامناسب هو اور نه کسي حاکم عدالت کو یهه اختیار هوگا که بجز اُن صورتوں کے جو دفعات ماسبق میں مستثنی کي گئي هیں کسي دستاویز کي شهادت اصلي کے پیش هونے سے درگذر کرے *

دفعه هذا دیواني و فوجداري دونوں کي کارروائیوں سے متعلق هي — دفعات ۱۶۱ لغایت ۱۶۶ ضابطه دیواني کے ملاحظه سے معلوم هوگا که حاکم عدالت دیواني کو نسبت اظهار لینے فریقین مقدمه کے یا نسبت طلبي اُن دستاویزات کے جو اُسکے قبضه میں هوں قانون نے کیا کیا اختیارات عطا کیئے هیں اور دفعه ۶ ایکت ۲۳ سنه ۱۸۶۱ع کے دیکھنے سے معلوم هوگا که ایسي قسم کے اختیارات نسبت اور گواهوں کے بهي حاکم عدالت

دیواني کو حاصل هیں دفعه ۱۹۲ و ۲۱۴ و ۳۵۱ ضابطه فوجداري کے دیکھنے سے معلوم هوگا که اسي قسم کے اختیارات حکام فوجداري کو بھي قانون نے عطا کیئے هیں *

یهه امر بحث طلب هی که مقدمات دیواني میں جب که فریق ثاني کوئي عذر پیش نکرے تو آیا حاکم عدالت کو یهه منصب هی که کسي سوالات یا شهادت کو ناقابل ادخال قرار دے لیکن یهه بات معلوم هوتی هی که حسب دفعه ۱۲۹ ضابطه دیواني جو نسبت دستاویزات کے هی عدالت کو صاف اختیار هی که شهادت دستاویزي کو اگر غیر متعلق اور ناقابل ادخال تصور کرے تو اُن دستاویزات کو منظور نه کرے اور بملاحظه دفعه ۵ و ۷ و ۶۴ ایکت هذا یهه ظاهر هوگا که منشاء واضعان قانون یهه هی که عدالت بلا لحاظ عذر فریقین کے قواعد منضبطه ایکت هذا کو ملحوظ رکھے — اور ایک فیصله عدالت هائي کورت کلکته بھي موید اِس راے کا هی [6] *

مقدمات فوجداري میں حسب دفعه ۲۵۶ ضابطه فوجداري کے حاکم عدالت کا یهه فرض هی که کل اُمور نسبت شهادت کے خود طی کرے *

جن گواهوں کو که حسب منشاء قواعد مذکور عدالت خود طلب کرے اُن سے سوالات جرح کرنے کا فریقین کو اختیار هوگا یهه امر فیصله جستس لاک صاحب جج هائي کورت کلکته سے ظاهر هوتا هی [7] *

دفعه ۱۶۶ اُن مقدمات میں

اختیار جوري و اسیسران نسبت سوالات

جنکو اهل جوري تجویز کریں یا باعانت اسیسروں کے تجویز کیئے جائیں اهل جوري یا اسیسروں کو جائز هی که کوئي سوالات جنکو حاکم عدالت خود کرتا اور جنکو

۶ ملکه معظمه بنام پتمبر سردار ویکلي جلد ۷ صفحه ۲۵ فوجداري

۷ قاریني چرن چودهري بنام سرودا سندري داسي بنگال جلد ۳ صفحه ۱۵۸

مناسب سمجھتا گواھوں سے معرفت یا باجازت حاکم عدالت کے کریں *

دفعه هذا صرف متعلق کارروائي هاے فوجداري سے هی اس لیئے که هندوستان میں دیواني کے مقدمات میں جوري کبھي نهیں بیٹھتي — دفعه ۲۳۳ و ۲۳۴ ضابطه فوجداري کے دیکھنے سے معلوم هوگا که کن کن مقدمات میں جوري بیٹھتي هی اور دفعه ۲۵۷ ضابطه مذکور کے دیکھنے سے واضح هوگا که جوري کا کیا کام هی *

فصل ۱۱ اقبال بیجا اور نامنظوري شهادت

دفعه ۱۶۷ اقبال بیجا یاشهادت

ممانعت نسبت تجویز جدید مقدمے پر بناء نامناسب اخراج یا ادخال شهادت

کي نا منظوري کسي مقدمه میں براے خودوجهه تجویز جدید یا تنسیخ فیصله کي ایسے حال میں نهوگي جب که اُس عدالت کو جسکے روبرو ایسا عذر پیش کیا جاوے یهه معلوم هو که قطع نظر اُس شهادت کے جسکي نسبت اعتراض هی یا اُس اقبال کے شهادت کافي اس بات کي هی که فیصله جائز رکها جاے یا یهه که وه شهادت نا منظور شده

اگر منظور ہوتي تو بھي فيصلہ ميں کوئي تبديل لازم نہوتي *

ترجمہ دفعہ ہذا میں لفظ اقبال کے بدلے لفظ ادخال یا لفظ منظوري ہوتا تو بہتر ہوتا *

یہہ دفعہ مقدمات دیواني اور فوجداري دونوں سے متعلق ہی ٨ اور اُسکے معني یہہ ہیں کہ اگر عدالت ماتحت مقدمہ کي تجویز ایسي شہادت کي بناء پر کرے کہ جسکا ایک جزو تو قانوناً قابل ادخال ہو اور نتیجہ قابل ادخال نہو تو یہہ لازم نہیں اتا کہ صرف اسي وجہہ سے فیصلہ عدالت ماتحت کا منسوخ ہو جاے بلکہ عدالت اپیل کو لازم ہی کہ یہہ امر طی کرے کہ آیا وہ جزو شہادت جو کہ قانوناً قابل ادخال ہی واسطے تائید تجویز عدالت ماتحت کے کافي ہی یا نہیں اور اگر کافي سمجھے تو فیصلہ بحال رکھنا چاہیئے چنانچہ ایسا ہي حکام پریوي کونسل نے قبل نفاذ ایکٹ ہذا کے تجویز کیا ہی ٩ یہہ امر واضح رہے کہ گو ایکٹ ہذا اُس زمانہ میں نافذ نہ تھا لیکن ایکٹ ٢ سنہ ١٨٥٥ع اُس زمانہ میں قانون شہادت ہندوستان میں تھا اور اُسکي دفعہ ٥٧ دفعہ ہذا سے بلفظہ مطابقت کہاتي ہی — اسي مضمون کے پریوي کونسل نے اور بھي فیصلہ کیئے ہیں ا *

لیکن اگر عدالت بالا دست کو یہہ ظاہر ہو کہ مقدمہ کے واقعات کي تجویز ناجائز شہادت پر ہوئي ہی تو اُس فیصلہ کو ناقص یا منسوخ کر سکتي ہی ٢ مگر یہہ امر کہ شہادت نامناسب وقت پر داخل کي

---

٨ ملکہ بنام ہري پرل چندر گوس انڈین لارپورٹ جلد ١ صفحہ ٢٠٧

٩ ہرمکہہ بنام فریبا بنگال جلد ٣ صفحہ ٣٩٩ نظایر پریوي کونسل

ا مہاراجہ کنور متہوراسنگہہ بنام بابو نند لال مورزانڈین اپیل جلد ٨ صفحہ ١٩٩ — و لالہ بنسي دہر بنام گورنمنٹ بنگال جلد ٩ صفحہ ٣٧١

٢ گرشائیں طوطا رام بنام راجہ رکمانی باب مورزانڈین اپیل جلد ١٣ صفحہ ٨٣

گئي هى في نفسه وجهه ناجوازي اُس شهادت كي نهيں هى جب تك كه يهه ثابت نه كيا جاوے كه فريق ثاني كو اسي كارروائي سے ضرر پهونچا *

دفعه هذا كے ساتهه دفعات ۲۸۳ و ۲۸۴ ضابطه فوجداري قابل ملاحظه هيں *

خاتمه

ایکٹ ۱ سنه ۱۸۷۲ع میں جس کی یهه شرح لکھی گئی هی
صرف وه قواعد منضبط هیں جنسے که تعلق واقعات کا امر متنازعه فیه
سے معلوم هوتا هی اور طریق ثبوت اور پیشی شهادت اور اُس کے اثر کے
قواعد بھی تین ابواب میں تحریر کیئے گئے هیں لیکن واضعان قانون نے
وقعت شهادت قایم کرنے کی نسبت کوئی قواعد مقرر نهیں کیئے اور
حقیقت یهه هی که هر مقدمه کے حالات اور قرینه اور مقدمات سے اسقدر
مختلف هوتے هیں که شهادت کی وقعت قائم کرنے کے لیئے کوئی قاعده
بطور قانون کے جاری نهیں هو سکتا پس حاکم عدالت پر یهه بات
چهوڑی گئی هی که قراین مقدمه سے اور حالت دستاویزات سے اور
حیثیت گواهوں سے شهادت کی وقعت کی نسبت اپنی راے قائم کرلے *

اس غرض سے که تحصیل کننده قانون کو اس ایکٹ کے یاد کرنے میں
آسانی هو اس کتاب کے اخیر میں تین شجرے شهادت کے لگائے هیں - مگر
ان شجروں کو کل متن قانون اور شرح کے پڑھے بغیر دیکھنے سے نه تو
ان کا مضمون بخوبی سمجھه میں آویگا اور نه اُن سے یاد کو مدد ملیگی
لیکن بعد تحصیل کل کتاب کے اُن شجروں کے سمجھنے میں کچھه
دشواری پیش نه آویگی اور اُمید هی که طالب علم کو کچھه کم آسانی
نهوگی *

شجره اول میں شهادت کو باعتبار اُس کی نوعیت کے دیکھا هی
اور جو دفعات ایکٹ هذا اس کی فروعات سے متعلق هیں اُنکا حواله دیا
گیا هی *

شجره دوم میں شهادت پر باعتبار اُصول کے نظر ڈالی هی اور بحواله
دفعات ایکٹ هذا دکھا هی که ان اصولوں کا کیا اثر هوتا هی اور کیونکر
ان کی بنا پر قواعد قائم کیئے گئے هیں *

شجره سوم سب سے بڑا هی اور اُس میں یهه دکھایا گیا هی که
ثبوت کے ذریعے کیا هیں اور کیونکر کام میں آتے هیں یعنی واقعات کا
ثبوت کیونکر کیا جاتا هی *

علاوہ ان تین شجروں کے متن کتاب میں اور شجرے بھی قابل تحصیل ہیں جن سے دقت طلب مسائل قانون شہادت حل ہوتے ہیں اور بعضی سخت مشکل دفعات کا مضمون بعد اُن کے پڑھنے کے ایک نظر میں سمجھ میں آتا ہی اور یاد ہوتا ہی *

صول

تحریری یعنی دستاویزات

رکاری (دفعہ ۷۴) خانگی (دفعہ ۷۵)

تی (دفعہ ۳۰) غیر عدالتی (فقرہ دوم دفعہ ۷۴)

اقدام

حسب قواعد ماسبق

یز نسبت قابل ادخال ہونے
ت کے ذمہ حاکم تھی (دفعہ ۱۳۵) *
ی عدالت نسبت سوالات وطلبی

(۱) بلا واسطہ

(دفعہ ۶۰
دیکھو صفحہ ۸)

۲ — وقعہ

سرکاری (

خاہ

نرہ

۱ —

۲ —

تقریري یعني گواهان

اول — باعتبار قابلیت

۱ — کون مجاز گواهي دینے کے هیں (دفعه ۱۱۸ و ۱۲۰) *
۲ — گونگا گواه (دفعه ۱۱۹) *
۳ — گواهان چال چلن (دفعه ۱۲۰) *
۴ — کوئي خاص تعداد گواهان ضروري نهیں (دفعه ۱۳۴) *

دوم — طریق اظهار گواهان

۱ — ترتیب پیشي (دفعه ۱۳۵) *
۲ — سوالات اور اُنکي اقسام (دفعه ۱۳۳) *
۳ — ترتیب اظهار گواهان (دفعه ۱۳۲) *
۴ — مجبوري گواه جواب دینے پر (دفعه ۱۴۳) *
۵ — سوالات هدایتي کباهیں اور کب هو سکتے هیں (دفعه ۱۴۱) *
۶ — سوالات جرح جوکه جائز هیں (دفعه ۱۴۶) *
۷ — اختیار عدالت نسبت کیئے جانے سوالات کے (دفعه ۱۴۸ و ۱۶۵) *
۸ — سوالات ممنوعه (دفعه ۱۴۹ تا ۱۵۳) *
۹ — سوالات بغرض غیر معتبر کرنے گواه کے (دفعه ۱۵۵) *
۱۰ — سوالات بغرض تائید بیان گواه (دفعه ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸) *
۱۱ — سوالات نسبت معامله مندرجه تحریر (دفعه ۱۴۴ و

تتمہ جات

ایکٹ نمبر ۱۸ بابت سنہ ۱۸۷۲ ع

ایکٹ بترمیم قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ

سنہ ۱۸۷۲ ع

ہرگاہ قرین مصلحت ھی کہ قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع کی ترمیم کیجاے لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ھی *

دفعہ ۱ جائز ھی کہ یہہ ایکٹ قانون ترمیم قانون شہادت مجریہ ہند کے نام سے موسوم ہو *

یہہ قانون تاریخ نفاذ سے عمل درآمد ہوگا *

دفعہ ۲ قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ع کی دفعہ ۳۲ کی ضمن ۵ و ۶ میں بعد لفظ رشتہ کے لفظ پدری یا مادری یا رشتہ ازدواجی یا تبنیت داخل کیا جائیگا *

دفعہ ۳ ایکٹ کی مذکور دفعہ ۴۱ کی سطر ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ میں بعد لفظ فیصلہ کے لفظ حکم ڈگری کا داخل کرنا چاھیئے *

دفعہ ۴ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۴۵ میں بعد لفظ ھنر کی بابت کے یہہ عبارت ہونی چاھیئے یا درباب شناخت دستخط کے *

دفعہ ۵ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۵۷ کے فقرہ ۳ میں بعد لفظ شارع عام کے لفظ خشکي یا تري کا زیادہ کرنا چاھیئے *

دفعہ ۶ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۶۶ کي سطر ۳ میں بعد لفظ دستاویز ھی کے یہہ الفاظ داخل کرنے چاھیئیں یا اُسکے اٹرني یا وکیل کو *

دفعہ ۷ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۹۱ کے مستثنی میں بجاے الفاظ حسب قانون وراثت مجریہ [illegible] یہہ الفاظ قائم کرنے لازم ھیں جنکا پروبیٹ بوتنے [illegible] میں حاصل کیا گیا ھو *

دفعہ ۸ قانون شہادت مجریہ ھند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع کي دفعہ ۹۳ کي شرط اول میں بجاے ان الفاظ کے یا قصور اداے یہہ الفاظ قائم کرنے چاھیئیں یا عدم ادا یا قصور اداے *

دفعہ ۹ اُسي ایکٹ کي دفعہ ۱۰۱ کي سطر اول میں بجاے لفظ جب کے یہہ الفاظ قائم کرنے چاھیئیں مگر شرط یہہ ھی کہ جب اور سطر اخیر میں بجاے لفظ اُس شخص پر ھی کے اُس شخص کي طرف منتقل ھوتا ھی *

دفعہ ۱۰ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۱۲۶ کي سطر ۲ میں بجاے لفظ اُسکو کے اُس بیرسٹر یا سوال جواب کنندہ یا اٹرني یا وکیل کو قائم کرنا چاھیئے اور ایکٹ مذکور کي

دفعہ ۱۲۸ کي سطر ۳ میں بعد لفظ بیرسٹر کے لفظ یا سوال جواب کنندہ کا قائم کرنا چاھیئے *

ایکٹ مذکور کي دفعہ ۱۲۹ کي سطر ۸ میں بجاے لفظ مجرمانہ کے لفظ خلاف قانون قائم کرنا چاھیئے *

دفعہ ۱۱   اُسي ایکٹ کي دفعہ ۱۵۵ کے فقرہ ۴ میں بجاے ان الفاظ کے اُسے رشوت دینے کو کہا گیا ھی یہہ الفاظ قائم کرنے چاھیئیں کہ اُسنے رشوت کے دیئے جانے کو قبول کیا ھی *

دفعہ ۱۲   † قانون شہادت مجریہ ھند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع کي کسي عبارت سے یہہ متصور نہوگا کہ وہ مخل دفعہ ۱۲ ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۴ ع کا (متضمن ترمیم قانون اداے شہادت) ھی *

سیہہ اس تصحیح میں ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ ع متذکرہ بالا کي سطور کي شمار میں طبع مندرجہ اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مشرقي مراد ھی *

† یہہ دفعہ منسوخ ہوئي ھی بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع کے

ایکٹ نمبر ۱۰ بابت سنہ ۱۸۷۳ع

قانون حلف مجریۂ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ع

ایکٹ واسطے اِجتماع قوانین متعلقہ حلف عدالت کے
اور واسطے دیگر اغراض کے

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہی کہ عدالت کے حلف کے طریقوں اور اِظہار اور اِقرار صالح کے متعلق قوانین کا اجتماع کیا جاے اور عہدہ ہاے سرکاري میں حلف اور اِظہار اور اِقرار صالح کرنے کے باب میں جو قوانین ہیں اُنکي تنسیخ ہو لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہی *

۱ — مراتب اِبتدائي

دفعہ ۱ جائز ہی کہ یہہ ایکٹ قانون حلف مجریۂ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ع کے نام سے موسوم ہو *

یہہ ایکٹ تمام برٹش اِنڈیا میں اور جسقدر کہ اُس کو تعلق رعایاے ملکۂ معظمہ سے ہی اُن ہندوستاني والیاں ملک اور ریاستوں کي قلمرو میں بھي جو حضور ملکۂ معظمہ سے رابطہ اِتحاد رکھتي ہیں نافذ ہوگا *

یہہ قانون یکم مئي سنہ ۱۸۷۳ع سے عمل درآمد ہوگا *

دفعہ ۲ قوانین کے احکام مندرجۂ ضمیمۂ منسلکۂ ایکٹ ہذا جسقدر کہ اُس ضمیمہ کے خانۂ سوم میں تصریح ہی منسوخ کیئے گئے *

دفعہ ۳ کوئي عبارت مندرجہ ایکٹ ھذا کورٹ مارشل کي کار روائیوں سے یا اُس حلف یا اظہار یا اقرار صالح سے متعلق نہ ھوگي جو از روے کسي ایسے قانون کے مقرر ھی جسکو حسب احکام قانون متعلقہ کونسل ھند مصدرہ سنہ ۱۸۶۱ع کے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اختیار منسوخ کرنے کا نہیں رکھتے ھیں *

۴ — اختیار حلف اور اقرار صالح کرانے کا

دفعہ ۴ عدالتوں اور اشخاص مفصلہ ذیل کو اِجازت ھی کہ خود یا بذریعہ کسي عہدہ دار کے جسے اُنہوں نے اِس باب میں اختیار دیا ھو بانصرام اُن خدمات کے یا در اثناے عمل میں لانے اُن اختیارات کے جو اُن سے از روے قانون متعلق ھیں یا اُن کو مفوض ھیں حلف اور اقرار صالح کرائیں *

(الف) تمام عدالتوں اور اشخاص کو جنہیں از روے قانون یا برضامندي اشخاص اختیار شہادت لینے کا ھی *

(ب) کمان افسر ھر مقام فوج کو جہاں افواج ملازم ملکہ معظمہ مقیم ھوں مگر بشرایط مفصلہ ذیل —

۱ یہہ کہ حلف یا اِقرار صالح اُسي مقام کي حدود کے اندر کرایا جاے *

۲ یہہ کہ حلف یا اِقرار صالح ایسا ھو کہ ھر جسٹس آف دي پیس برٹش اِنڈیا میں اُس کے کرانے کا مجاز ھو *

۳ — کن اشخاص کو حلف یا اقرار صالح کرنا چاہیئے

دفعہ ۵ حلف یا اقرار صالح اشخاص مفصلہ ذیل کو کرنا لازم ہی —

(الف) تمام گواہوں کو یعنی تمام اشخاص کو جن سے قانوناً کوئی عدالت یا ایسا شخص اظہار لے جسے حسب قانون یا برضامندی اشخاص ایسے اشخاص سے اظہار یا شہادت لینے کا اختیار ہو یا جو روبرو کسی ایسی عدالت یا شخص مذکور کے اداے شہادت کریں یا جن کو اداے شہادت کا حکم دیا جاے *

(ب) ایسے سوالات اور شہادت کے ترجمان کو جو گواہوں سے کیئے جائیں اور جسے گواہ ادا کریں *

(ج) اہل جوری کو *

دفعہ ہذا کی کسی عبارت سے یہہ جائز نہوگا کہ کار روائی فوجداری میں شخص ملزم سے حلف یا اقرار صالح کرایا جاے اور نہ یہہ ضرور ہوگا کہ کسی عدالت کے ترجمان مقررہ سے بعد ازآنکہ وہ اپنے عہدہ کی خدمات کے انصرام پر مامور ہوا ہو حلف یا اقرار صالح اس بات کا کرایا جاے کہ وہ بدیانت اپنی خدمات کو انجام دیگا *

دفعہ ۶ جس حال میں کہ گواہ یا ترجمان یا اہل جوری ہندو یا مسلمان ہو یا جس حال میں کہ اُس کو

حلف کرنے پر اعتراض ہو اُنھے لازم ھی کہ بجاے حلف کے اقرار صالح کرے *

دوسري ھر صورت میں گواہ یا ترجمان یا اھل جوري کو لازم ھی کہ حلف کرے *

۴ — نمونہ حلف اور اقرار صالح کا

دفعہ ۷ تمام حلف اور اقرار صالح جو حسب دفعہ ۵ کیئے جائیں وہ اُس نمونہ کے مطابق کرائے جائینگے جو کہ عدالت هائي کورت وقتاً فوقتاً مقرر کرتي رهے *

اور جب تک کہ ایسے نمونے عدالت هائي کورت کي حضور سے مقرر نہوں حلف اور اقرار صالح اُسي طور سے کرائے جائینگے جو کہ بالفعل مستعمل ھی *

تشریح — درباب حلف اور اقرار صالح عدالت ریگارڈر رنگون اور عدالت مطالبہ خفیفہ رنگون کے رنگون کا صاحب ریگارڈر حسب معني دفعہ ھذا کے ھائي کورت تصور کیا جائیگا *

دفعہ ۸ اگر کوئي فریق یا گواہ کسي کار روائي عدالت کا کسي ایسے طور کے حلف یا اقرار صالح پر جس کا پاس و لحاظ اُس قوم یا مذھب کے اشخاص جس سے کہ وہ متعلق ھی واجب سمجھتے ھوں اور خلاف قاعدہ عدالت یا شرم و حیا کے نہو اور اُسمیں ایسا کوں نہو جو کسي اور شخص پر مؤثر ھوتا ھو ادا ے

شہادت کرنا چاہئے تو عدالت کو اختیار ھی کہ باوجود کسی عبارت کے جو قبل ازیں ایکٹ ھذا میں مندرج ھی اگر مناسب سمجھے اُس سے ایسا حلف یا اقرار صالح کرائے *

دفعہ ۹ اگر کوئی فریق کسی کارروائی عدالت کا یہہ بیان کرے کہ اگر اُس طور کا حلف یا اقرار صالح جسکا ذکر دفعہ ۸ میں کیا گیا فریق ثانی یا کوئی گواہ کارروائی مذکور میں کرے تو منجہیر پابندی اُسکی لازم آئیگی تو اس صورت میں عدالت کو اختیار ھی کہ اگر مناسب جانے اُس فریق یا گواہ سے پوچھے یا پوچھوائے کہ تم ایسا حلف یا اقرار صالح کروگے یا نہیں *

مگر شرط یہہ ھی کہ کوئی فریق یا گواہ عدالت میں اصالتاً محض اسلیئے جبراً حاضر نکرایا جائیگا کہ وہ ایسے سوال کا جواب دے *

دفعہ ۱۰ اگر وہ فریق یا گواہ اُس طور کے حلف یا اقرار صالح کو منظور کرے تو عدالت کو اختیار ھی کہ اُس سے وہ حلف یا اقرار صالح کرائے یا جس حالمیں کہ وہ حلف یا اقرار صالح اس قسم کا ھو کہ زیادہ سہولت کے ساتھہ عدالت سے باھر لیا جاسکتا ھو تو عدالت کو اختیار ھی کہ کمیشن کسی شخص کے نام اُس سے حلف یا اقرار صالح کرانے کے لیئے جاری کرے تاکہ وہ شخص ایسا کرائے اور اُس شخص کو اجازت دے

جس سے حلف یا اقرار صالح کرایا جائیگا اُسکي شہادت لیکر عدالت میں بھیج دے *

دفعه ۱۱ جو شہادت که اس نہج پر ادا کي جاے بمقابله اُس شخص کے جس نے که حسب متذکره بالا اسکو واجب التعمیل ہونا اپنے اوپر تسلیم کیا اُس معامله میں جو که بیان کیا گیا ہو ثبوت قطعي ہوگي *

دفعه ۱۲ جس حال میں که وه فریق یا گواه اُس حلف یا اقرار صالح متذکره دفعه ۸ کے کرنے سے انکار کرے تو اُسپر جبر نه کیا جائیگا لیکن عدالت اپني کارروائیوں میں یہه بات قلمبند کریگي که اس قسم کا حلف یا اقرار صالح کرانا چاها گیا تھا اور نیز یہه که اُس سے پوچھا گیا تھا که وه ایسا حلف یا اقرار صالح کریگا یا نہیں اور اُس نے انکار کیا معه اس وجهه کے جو که اُس نے اپنے انکار کے واسطے بیان کي ہو *

فصل ۵ — متفرقات

دفعه ۱۳ کسي حلف یا اقرار صالح کا نه لیا جانا اور اُن میں سے ایک کے بجاے دوسرے کا لیا جانا اور کوئي بے ضابطگي جو حلف یا اقرار صالح قسم مذکور کے طریق میں واقع ہو باعث ناجوازي کسي کار روائي یا نامنظوري کسي شہادت کي نہوگي جسمیں یا جس کي بابت وه ترک یا تبدیل یا بے ضابطگي وقوع میں آئي ہو

اور نہ مخل اُس پابندي کي هوگي جو کہ گواہ پر راست بیان کرنے کے لیئے هی ٭ ،

دفعہ ۱۴ جو شخص کہ کسي عدالت یا ایسے شخص کے روبرو جسے از روے ایکٹ هذا حلف اور اقرار صالح کرانے کا اختیار هی نسبت کسي امر کے اداے شہادت کرے اُسپر واجب هی کہ اُس امر کي نسبت راست راست بیان کرے ٭

دفعہ ۱۵ مجموعۂ تعزیرات هند کي دفعات ۱۷۸ و ۱۸۱ کے معني ایسے سمجھے جائینگے کہ گویا بعد لفظ حلف کے لفظ یا اقرار صالح کا بھي اُن میں داخل تھا ٭

دفعہ ۱۶ برعایت احکام دفعات ۳ و ۵ کے کسي شخص پر جو کسي عہدہ پر مقرر کیا جاے یہہ لازم نہوگا کہ اپنے عہدہ کي خدمات کا انصرام شروع کرنے سے پہلے حلف کرے یا کسي طرح کا اظہار یا اقرار صالح کرے یا اُس پر اپنے دستخط کرے ٭

ضمیمہ

(دفعہ ۲ کو دیکھو)

حصہ ۱ — قوانین مصدرہ پارلیمنٹ

سنہ اور باب	عنوان	کسقدر منسوخ هوا
سنہ ۹ جلوس جارج چہارم باب ۷۴	قانون نو بابت اصلاح انتظام عدالت فوجداري کے ملک هند میں	دفعات ۳۱ و ۳۲

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
سنہ ۳ و ۴ جلوس ولیم چہارم باب ۴۹	ایکٹ بغرض اجازت اِس امر کے کہ اہالي فرقہ کوئیکر اور مورےویا تمام مقدمات میں جن میں کہ حلف لینا ضروري ہو اِقرار صالح کریں	کل ایکٹ جسقدر کہ برٹش انڈیا سے متعلق ہی
سنہ ۳ و ۴ جلوس ولیم چہارم باب ۸۲	ایکٹ درباب اِجازت اِس امر کے کہ وہ لوگ جو سپریٹسٹ کے نام سے موسوم ہیں بجاے حلف کے اِقرار صالح کریں	کل ایکٹ جسقدر کہ برٹش اِنڈیا سے متعلق ہی
سنہ ۵ و ۶ جلوس ولیم چہارم باب ۶۲	ایکٹ بہ‌تنسیخ ایکٹ مصدرہ اِجلاس حال پارلیمنٹ جسکا یہہ عنوان ہی ایکٹ باین مراد کہ حلف اور اِقرار صالح جو سرکار کے مختلف صیغوں میں لیا جاتا ہی اور کرایا جاتا ہی باحسن وجوہ موقوف کیاجاے اور اُسکے بجاے اِقرار کرالیا جاے اور باین مراد کہ جو حلف اور اقرار صالح بطور خود اور سواے امور متعلقہ عدالت کے کیا جاتا ہی اسکا انسداد کلي ہو اور حلف غیر ضروري کي موقوفي کے لیئے دیگر احکام منضبط کرنے کے باب میں	کل ایکٹ جسقدر کہ برٹش اِنڈیا سے متعلق ہی
سنہ ۱ و ۲ جلوس ملکہ وکٹوریا باب ۷۷	ایکٹ باجازت اِس امر کے کہ بعض صورتوں میں بجاے حلف کے اِقرار صالح کي اِجازت دیجاے	کل ایکٹ جسقدر کہ برٹش اِنڈیا سے متعلق ہی

حصہ ۲ — ایکٹ

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
۹ سنہ ۱۸۳۶ع	متضمن اس کے کہ کمان افسر کو اختیار ہی کہ حلف لیا کرے	کل

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہو
۲۱ سنہ ۱۸۳۷ع	در باب حلف اور اقرار صالح متعلقہ عہدہ	جسقدر کہ منسوخ نہیں ہوا تھا
۵ سنہ ۱۸۴۰ع	ہندو اور مسلمانوں کے حلف اور اقرار کی بابت	ایضا
۱۵ سنہ ۱۸۴۳ع	متضمن اس کے کہ عدالت میں بہ نسبت سابق زیادہ عہدہ دار غیر متعہد بھرتی کیئے جائیں	دفعہ ۲
۱۵ سنہ ۱۸۵۲ع	بغرض ترمیم قانون شہادت	دفعہ ۱۲
۱۲ سنہ ۱۸۵۶ع	ایکٹ جس سے یہہ مقصود ہی کہ جو قانون پریزیڈنسی فورٹ ولیم بنگالہ میں اس حکم سے جاری ہی کہ محکمہ جات دیوانی کے حکام امنا مقرر کریں اسمیں اصلاح دی جاوے	دفعہ ۳
۷ سنہ ۱۸۵۷ع	پریزیڈنسی مدارس کے صیغہ مال اور عدالت میں زیادہ عہدہ دار غیر متعہد بھرتی کیئے جائیں	دفعہ ۲
۱۲ سنہ ۱۸۵۹ع	متضمن اس کے کہ پریزیڈنسی فورٹ ولیم بنگالہ میں پتیات جہاز کی عدم بجا آوری کار خدمت کے مقدمات کی تجویز عمل میں آئے	دفعات ۱۲ و ۱۳
۱۸ سنہ ۱۸۶۳ع	یہہ ایکٹ درباب کارروائی دفتر ماسٹر ہائی کورٹ فورٹ ولیم بنگالہ کے ہی اور نیز بموقوفی حلف ہندو اور مسلمانوں کے عدالت مذکورہ میں اور بترمیم مجموعہ ضابطہ دیوانی بابت اجراء حکمنامجات عدالت مذکور بحیثیت اختیار عدالت ابتدائی کے	دفعہ ۹

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
۳ سنہ ۱۸۶۶ ع	ایکٹ مشعر اصلاح انضباط عدالت چیف کورٹ پنجاب و ممالک تابع پنجاب کے	دفعہ ۵
۲ سنہ ۱۸۶۹ع	بغرض تقرر صاحبان جسٹس آف دي پیس کے	دفعات ۷ و ۸
۳ سنہ ۱۸۷۱ ع	بغرض اجتماع و ترمیم قوانین متعلقہ کارونر کے	دفعہ ۷ اور دفعہ ۳۸ کي بہہ عبارت یعني اور ڈپٹي مذکور عدالت العالیہ هائي کورٹ کے حاکم واحد کے روبرو اِس امر کا حلف کریگا کہ وہ اپنے عہدہ کے امورات بدیانت انجام دیگا
۶ سنہ ۱۸۷۱ع	قانون درباب اجتماع و ترمیم اُن قوانین کے جو دیوانی کي عدالتہاے ضلع و عدالتہاے ماتحت واقع بنگالہ سے متعلق هیں	دفعہ ۱۳
۶ سنہ ۱۸۷۲ ع	ایکٹ بغرض ترمیم قوانین متعلقہ حلف اور اقرار صالح کے	کل
۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع	ایکٹ بغرض ترمیم قانون شہادت مجریہ هند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع	دفعہ ۱۲

حصہ ۳ — قوانین

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
قانون ۴ سنہ ۱۷۹۳ع مجموعہ بنگالہ	قانون درباب سماعت و تجویز وانفصال اُن مقدمات یا نالشات کے جو قابل سماعت عدالتہاے دیوانی مقررہ اضلاع و شہرہاے پٹنہ و ڈھاکا و مرشد آباد قرار دی گئیں	اُس قدر عبارت دفعہ ۲ کی جو که منسوخ نہیں ہوئی ہی
۳ سنہ ۱۸۰۳ع	قانون درباب سماعت و تجویز اور انفصال مقدمات یا نالشات قابل ارجاع عدالتہاے دیوانی کے جو اُن ممالک کے تمامی اضلاع میں جنہیں نواب وزیر نے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے تفویض کیا ہی مقرر کی گئیں	اُس قدر عبارت دفعہ ۷ کی جو منسوخ نہیں ہوئی ہی اور دفعہ ۸
۹ سنہ ۱۸۳۳ ع	قانون بہ ترمیم بعض اجزاء قانون ۷ سنہ ۱۸۲۲ ع اور قانون ۴ سنہ ۱۸۲۸ ع اور متضمن احکام کے بنظر جلد تر اور قرار واقعی انفصال پانے مقدمات قابل تجویز حاکمان مال مامورہ بندوبست کے جو حسب قوانین مذکور عمل میں آئے اور باین مراد که حساب دیہہ بہجبر پیش کرایا جاوے اور سررشتہ مال میں اہلیان ہند کی ماموری کو زیادہ وسعت دی جاوے اور درباب دعوی مالکانہ کے توضیح معنی دفعہ ۵ قانون ۷ سنہ ۱۸۲۲ ع کی جو	دفعہ ۱۹